

جلد 1

اللہ والوں کی باتیں



مؤلف: امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی المتوفی ۴۳۰ھ



صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین کے فضائل، اَقوال اور زُہد وتقویٰ کا بیان

(جلد ۱)

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاءِ

ترجمہ بنام

اللّٰہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

امام ابو نُعَیْم اَحمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد ۱)

ترجمہ بنام : اللہ والوں کی باتیں

مصنف : اِمام ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی

مترجمین : مدنی عُلَما (شعبہ تراجِمِ کتب)

سن طباعت : ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۱ ھ بمطابق اکتوبر 2010ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۰ رجب المرجب ۱۴۳۰ ھ حوالہ نمبر: ۱۵۵

الحمد للہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء'' کے ترجمہ

''اللہ والوں کی باتیں (جلد اول)''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

04-07-2009

E.mail.ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”ہمیں صحابۂ کرام سے پیار ہے“ کے 21 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”21 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دو مَدَنی پھول: ﴿١﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{١} ہر بار حمد و {٢} صلوٰۃ اور {٣} تعوُّذ و {٤} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {٥} رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گا۔ {٦} حتَّی الْوَسع اِس کا باوُضُو اور {٧} قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {٨} قرآنی آیات اور {٩} اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا {١٠} جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {١١} جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ {١٢} اس کتاب کا مُطالَعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ {١٣} (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضَّرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ {١٤} (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ {١٥} اولیا کی صفات اپناؤں گا۔ {١٦} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {١٧} اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ {مؤطا امام مالک، الحدیث: ١٧٣١، ج٢، ص٤٠٧} پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ {١٨} اس کتاب کے مُطَالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا۔ {١٩} اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کیا کروں گا اور ہر اسلامی ماہ کی دس تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا اور {٢٠} عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا کروں گا۔ {٢١} کتابت وغیرہ میں شَرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینة العلمیة

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ

مولٰینا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے۔ جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت　(۲) شعبۂ تراجمِ کُتُب　(۳) شعبۂ درسی کُتُب

(۴) شعبۂ اصلاحی کُتُب　(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب　(۶) شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیة**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطَالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارہویں اور رات

بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ ھ

{......مَدَنی اِنْقلاب......}

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے حُصُول اور باکردار مسلمان بننے کے لئے ''**دعوتِ اسلامی**'' کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے ''**مدنی اِنعامات**'' نامی رسالہ حاصل کر کے اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے اور اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لُوٹئے۔**دعوتِ اسلامی** کے سنتوں کی تربیت کے لئے بے شمار **مدنی قافلے** شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنی زندگی میں حیرت انگیز طور پر ''**مدنی اِنقلاب**'' برپا ہوتا دیکھیں گے۔

؎ اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے **دعوتِ اسلامی** تیری دھوم مچی ہو!

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عاجز بندے اوراس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدنیٰ غلام ہیں یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔ نجات تمام جہانوں کے پالنے والے خدائے اَحکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی اطاعت اور مؤمنین پر رحم وکرم فرمانے والے رسولِ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کی اتباع میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ (پ٥، النساء:٦٩)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جو مسلمان صحیح معنی میں اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض پر کاربند ہوگا، اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچے گا اور رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی سنتوں کا مُتَّبِع (یعنی پیروکار) ہوگا وہ کل قیامت اور جنت میں یا قبر وحشر وجنت میں نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ابوبکر صدیق، عمر وعثمان وعلی اور تمام مہاجرین وانصار صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے ساتھ ہوگا، (اور) ساتھ رہے گا کہ اسے ہر وقت ان محبوبوں کے جمال کی زیارت، ان کی ملاقات، ان سے گفتگو میسر رہے گی اور یہ دین ودنیا میں بڑے اچھے، نرم، نفع پہنچانے والے ساتھی ہیں کہ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھیوں پر بھی مہربانی فرما دیتا ہے۔ یہ محبوبوں کی ہمراہی، ان کا قرب اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو اس کے کرم سے ہی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے وہ جانتا ہے کہ کون ان بزرگوں کی صحبت کے لائق ہے کون نہیں۔“ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیت مبارکہ اوراس کی تفسیر واضح کررہی ہے کہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

[1] ......تفسیر نعیمی، سورۃ النساء، تحت الآیۃ:٦٩، ج٥، ص٢٠٨.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کرنے والے اہلِ ایمان کوحضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام،صدیقین،شہدااور صالحین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی رفاقت ملے گی مگر چونکہ اِطاعت ومعصیت کا انسان کواختیار دیا گیا ہےاور ساتھ ہی نفس وشیطان کو اسے بہکانے کی قدرت بھی دی گئی ہے۔لہٰذا جب اُسے دُنیوی راحتیں اور فانی آسائشیں ملتی ہیں تو اسے راہِ راست سے ہٹا کر گمراہی،سرکشی اور نافرمانی کی راہ پر ڈال دیتی ہیں اور نفسانی وشیطانی خواہشات اس کے نورِایمان کو بجھانے کی سرتوڑ کوششیں کرتی ہیں۔اور وہ عالیشان محلات اور عمدہ وپختہ مکانات کی تعمیر اور اہل وعیال کی دنیاوی راحتوں کی خاطر ہر جائز وناجائز طریقوں سے مال کمانے میں دن رات مصروف رہ کر اپنی آخرت کو بھول جاتا ہے۔اور نفس وشیطان کی حیلہ سازیوں کا شکار ہو کر گناہوں کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ انہیں چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔

گویا جب دنیا میں ہر طرف سے خوشیوں،راحتوں،نعمتوں،آسائشوں اور مال ودولت کی فراوانی کی ٹھنڈی،مہکی،مہکی مگر عارضی ہوائیں چلتی ہیں تو انسان اس دنیا کو دائمی سمجھ بیٹھتا ہے۔تو ایسے میں بیان کردہ نجات کے طریقے یعنی خدائے اَحکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی اِطاعت اور مؤمنین پر رحم وکرم فرمانے والے رسولِ کریم،رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کی اِتباع پر اِستقامت پانے کے لئے صحابۂ کرام اور سلف صالحین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے حالات وواقعات کامُطَالَعہ کرنا از حد ضروری ہے۔یقیناً ان حضرات نے اپنی زندگیاں خدائے اَحکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کی اِطاعت اور رسولِ کریم،رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کی اِتباع میں گزاریں۔ان کا زُہد وتقویٰ بے مثال تھا۔وہ مال میں رغبت رکھتے نہ دنیا سے محبت۔جذبۂ عبادت،شوقِ تلاوت اور فقر وفاقہ گویا ان کا لبادہ تھا۔خوفِ خدا ایسا کہ انہیں خشیت الٰہی میں روتا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگتے۔عشقِ مصطفٰی ایسا کہ اپنے آقا ومولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے۔یہ نُفُوسِ قُدسیہ نجات پانے کے لئے اپنے ظاہر وباطن کی اِصلاح میں لگے رہے اور اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے مقدس جذبے کے تحت حتی المقدور دوسروں پر بھی اِنفرادی کوششیں کرتے رہے۔نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے راہِ خدا میں سفر کرکے نہ صرف اپنے مال کی قربانیاں دیں بلکہ اس عظیم کام کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔انہیں ڈرایا گیا،دھمکایا گیا،مارا گیا،سخت گرمیوں کی کڑکتی دھوپ میں تپتی ریت پر لٹایا گیا،بھوکا،پیاسا رکھا گیا،قید کیا گیا،سولی پر چڑھایا گیا اور گلے میں رسیاں ڈال کر گلیوں میں گھسیٹا گیا اَلغرض ہر طرح سے اَذیت وتکلیف پہنچائی گئی

لیکن اس کے باوجود وہ دینِ اِسلام کی ترویج واِشاعت سے پیچھے نہ ہٹے اور اس راہ میں اپنا تن، من، دَھن سب قربان کر دیا گویا وہ ان اَشعار کے حقیقی مِصداق تھے:

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو — تلاطُم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے
غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے — یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے وہ پرواہ نہیں کرتے
زباں پر شکوۂ رنج و اَلم لایا نہیں کرتے — نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اَلغرض ان نُفُوسِ قُدسیہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سربلندی کی خاطر قربانیاں دیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں دنیا وآخرت میں عزت وکرامت سے سرفراز فرمایا۔ بالخصوص، حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن اور ان کی عظمت وشان کے کیا کہنے! مصطفٰی جانِ رحمت، شمع بزم ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے جابجا ان کی عظمت وشان بیان فرمائی۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم) کو نبیوں اور رسولوں (عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے علاوہ تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔'' (1)

حضور نبیٔ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے عداوت وبرائی دونوں جہاں میں خسارے کا باعث ہے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو میرے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) میں سے کسی کو بھی برا کہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔'' (2)

ایک حدیثِ پاک میں یہ مضمون بھی موجود ہے: ''جس نے میرے صحابہ کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ (دنیا یا آخرت میں) اس کی پکڑ فرمائے۔'' (3)

---

(1) ......مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللّٰہ، الحدیث: ١٦٣٨٣، ج٩، ص٧٣٦.

(2) ......المعجم الاوسط، الحدیث ١٨٤٦، ج١، ص٥٠٠.

(3) ......مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی، الحدیث: ٦٠١٤، ج٢، ص٤١٤.

شارحِ مشکوٰۃ حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس کی شرح میں حضرت سیِّدُنا اِمام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ فرمان نقل فرمایا کہ ”صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو بُرا کہنے کا یہ عمل عداوتِ رسول کی دلیل ہے۔“ (مرقاۃ) اس کے بعد فرماتے ہیں: ”اور عداوتِ رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عداوتِ رب (عَزَّوَجَلَّ) ہے۔ ایسا مردود دوزخ ہی کا مستحق ہے۔“ (1)

اِنہی نُفُوسِ قُدسیہ میں سے ایک گروہ ”اَصحابِ صُفَّہ“ کہلاتا ہے۔ یہ حضرات ہر وقت مصطفٰی جانِ رحمت، شمع بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ دولت پر حاضر رہتے تھے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ محبوب و پسندیدہ بندے ہیں کہ جب ان سے نفرت کرتے ہوئے عُیَیْنَہ بن حَصِیْن اور اَقْرَع بن حَابِس وغیرہ نے بارگاہِ رسالت میں انہیں دور کرنے کی عرض کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ (پ۱۵، الکھف:۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے اور صُفَّہ والوں کو تلاش کرنے لگے حتی کہ انہیں مسجد کی پچھلی جانب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر میں مشغول پایا تو فرمایا: ”تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک وفات نہیں دی جب تک مجھے اپنی امت کے کچھ لوگوں کے ساتھ اپنی جان کو مانوس رکھنے (یعنی ان کے پاس بیٹھنے) کا حکم نہ دے دیا۔ لہٰذا میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہی ہے۔“ (2)

پیارے اسلامی بھائیو!

دیکھا آپ نے حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا مقام اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاں کس قدر بلند ہے۔ پس اِیمان واِیقان کا تقاضا ہے کہ ہمارے دل صحابۂ کرام اور اولیائے عُظّام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عظمت ومحبت اور اُلفت وچاہت سے لبریز ہوں اور یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ کسی سے محبت اس کی اِطاعت واِتباع پر اُبھارتی ہے۔ یقیناً حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی

1 ......مراۃ المناجیح، ج۸، ص۳۴۳، ملخصًا.

2 ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الزهد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۴۹٤، ج۷، ص۳۳٦.

محبت وعقیدت میں ڈوب کران کی سیرت پاک کے مختلف حالات وواقعات کا مطالعہ کرنااوراس سے حاصل ہونے والے **مدنی پھولوں** کے مطابق اپنی زندگی کے شب وروزگزارناعین سعادت ہے اور کیوں نہ ہوکہ ان کے تقویٰ وپرہیزگاری کی گواہی خودقرآن کریم دے رہاہے۔ چنانچہ، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِرشادفرماتاہے:

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَاؕ (پ٢٦، الفتح:٢٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اور پرہیزگاری کاکلمہ ان پرلازم فرمایااور وہ اس کے زیادہ سزاواراوراس کے اہل تھے۔

مفسرِشہیر، حکیم الاُمت مفتی احمدیارخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس (یعنی پرہیزگاری کاکلمہ ان پرلازم فرمایا) کی تفسیرمیں فرماتے ہیں: ''کہ یہ کلمۂ تقویٰ یعنی اِیمان واِخلاص ان سے جداہوسکتاہی نہیں، اس میں ان سب کے حسنِ خاتمہ کی یقینی خبرہے کہ ان صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن) سے دنیامیں وفات کے وقت، قبرمیں، حشرمیں تقویٰ جدا نہ ہوسکے گا۔'' اورآخری حصہ (یعنی اور(وہ) اس کے اہل تھے) کے تحت فرماتے ہیں: ''کیونکہ ربّ تعالیٰ نے ان بزرگوں کواپنے محبوب کی صحبت، قرآنِ کریم کی خدمت، دِین کی حفاظت کے لئے چُناہے، اگران میں کچھ بھی نقصان ہوتا تو اس پاکوں کے سردارمحبوب کی ہمراہی کے لئے ان کاچناؤنہ ہوتا۔ موتی ہرڈبیہ میں نہیں رکھاجاتااس کے لئے خاص قیمتی ڈبہ ہوتاہے۔ خیال رہے کہ یہاں کلمۂ تقویٰ سے مرادیاکلمہ طیبہ ہے یاوفاداری یاہرقسم کی ظاہری وباطنی پرہیزگاری۔ وَھُوَالظَّاھِر۔ اس سے معلوم ہواکہ کوئی صحابی فاسق نہیں تمام متقی وعادل ہیں جوانہیں فاسق کہے وہ اس آیت کامنکر ہے ربّ تعالیٰ جس کے ساتھ تقویٰ وپرہیزگاری لازم کردے اسے جداکرنے والاکون۔''[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اندازہ کیجئے! جن نُفُوس قُدسیہ کے زہدوتقویٰ کی گواہی قرآن مجید دے رہاہے اورجنہوں نے مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہ کربراہِ راست آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تربیت حاصل کی ہوان کے فضائل وکمالات اورزہدوتقویٰ کاکیاعالَم ہوگا۔

اَللّٰہ اَللّٰہ وہ کیالوگ تھے جن لوگوں نے چلتے پھرتے میرے آقاکی زیارت کی ہے
آسمانوں پہ زمینوں پہ حکومت کی ہے جس نے میرے آقاکی اِطاعت کی ہے

اورجوخوش نصیب بھلائی کے ساتھ ان نُفُوس قُدسیہ کی پیروی کرتاہے وہ بھی رضائے ربُّ الانام پانے میں

[1]......تفسیرنورالعرفان، پ٢٦، الفتح، تحت الآیة:٢٦.

کامیاب ہوجاتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (پ۱۱،التوبۃ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''یعنی قیامت تک کے تمام وہ مسلمان جو مہاجرین وانصار (صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین) کی اطاعت وپیروی کرنے والے ہیں یا باقی صحابہ، ان سب سے اللہ (عزوجل) راضی ہے مگرا گلے، امام (یعنی پیشوا) ہیں اور پچھلے، مقتدی (یعنی پیروی کرنے والے) اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ قیامت تک وہی مسلمان حق پر ہیں جو تمام مہاجرین وانصار صحابۂ کرام (رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین) کے پیروکار ہیں لہٰذا روافض وخوارج باطل پر ہیں۔ دوسرے یہ کہ ہر متقی سنی مسلمان کو ''رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم'' کہہ سکتے ہیں۔ یہ لفظ صرف صحابہ کے لئے خاص نہیں۔ تیسرے یہ کہ جب ربّ تعالیٰ صحابہ کے غلاموں سے راضی ہے تو خود صحابہ سے کتنا راضی ہوگا۔''[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

آیئے! ہم اپنے قلوب واَذہان (یعنی دل ودماغ) میں **اللہ والوں بالخصوص صحابۂ کرام** رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی عظمت وشان اوران سے محبت کی ایسی شمع روشن کریں کہ اس کا فیضان ہماری آئندہ نسلوں کو بھی حاصل ہو۔ سچی بات ہے کہ شب وروز سرکارِ دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے درِاَقدس پر حاضر رہنے اور تربیت پانے والی ان عظیم الشان ہستیوں کی مبارک وپاکیزہ زندگیوں اوران کے مبارک حالات کا مطالعہ کر کے ہر ایک خواہ وہ زندگی کے کسی بھی شعبہ سے تعلُّق رکھتا ہو، بھرپور راہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''**اللہ والوں کی باتیں**'' حضرت سیِّدُنا امام حافظ اَبُو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اَصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی (مُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ) کی **اللہ والوں** سے محبت میں ڈوب کر لکھی ہوئی شہرۂ آفاق مبارَک کتاب ''**حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء**'' کی پہلی جلد کا ترجمہ ہے۔ یہ کتاب حضرات خلفائے راشدین، ان کے علاوہ عشرہ مبشرہ میں شامل صحابۂ کرام، مہاجر صحابۂ کرام، اہل صُفَّہ، ساکنین مسجد نبوی، صحابیات، تابعین، تبع تابعین، مشرقی اَولیائے کرام، سرداران صوفیاء، عراقی عارفین، بغدادی

[1] ......تفسیر نور العرفان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ:۱۰۰۔

اَولیائے کرام اور مصنف کے ہم عصر اولیائے عُظّام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے خوفِ خدا وعشقِ مصطفٰی، فضائل وکمالات، سیرت وکردار، صفات وعادات، عبادات واَخلاقیات، اَعمال واَقوال، اَفعال واَحوال، زہد وتقویٰ اور حالات وواقعات پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں حضرت مصنف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَحادیث مبارکہ کی روشنی میں اَولیائے کرام کی شان، مقام ومرتبہ اور تصوف کو بیان فرمایا ہے جس سے اِسلام میں تصوف کی اَہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کتاب کی اِفادیت کے پیشِ نظر قبلہ امیرِ اہلسنّت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے ''**مجلس المدينة العلمية**'' کو اس کے اُردو ترجمہ کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''**مجلس المدينة العلمية**'' کے شعبۂ تراجم کتب (عربی سے اُردو) کے مدنی عُلَما کَثَّرَھُمُ اللّٰہ تَعَالٰی نے ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کے مقدّس جذبہ کے تحت مسلسل کوششوں اور اَنتھک کاوشوں سے اس کتاب کا اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کی پہلی جلد کا اُردو ترجمہ بنام ''**اللہ والوں کی باتیں**'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ورسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری پر اِستقامت پانے، فیضانِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو عام کرنے اور اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا مقدس جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے خود بھی اس کتاب کا مُطَالَعَہ کریں اور حسبِ اِستطاعت **مکتبۃ المدینہ** سے خرید کر دوسروں کو بطورِ تحفہ پیش کریں۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل اُمور کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے:

{۱}......ترجمہ کے لئے دارُ الکتب العلمیة (بیروت، لبنان) کا نسخہ (مطبوعہ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) استعمال کیا گیا ہے۔

{۲}...... چونکہ ہمارے پاس اس کتاب کا ایک ہی نسخہ ہے اور اس کے عربی متن میں بہت جگہ غلطیاں ہیں جس کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر دیگر کتب سے تلاش کر کے حتی الامکان دُرُستی کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ غلطی پائیں تو تحریری طور پر مجلس کو مطلع فرمائیں۔

{۳}......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تا کہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی اچھی طرح سمجھ سکیں۔

{۴}......آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ترجمۂ قرآن **کنزالایمان** سے لیا گیا ہے۔

{۵ }......آیاتِ مبارکہ کے حوالے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اورحتی المقدور احادیثِ طیبہ اوراَقوالِ صحابہ وتابعین وغیرہ کی تخریج بھی کی گئی ہے۔

{٦ }......بعض مقامات پر مفید حواشی اوراَکابرینِ اَہلسنّت کی تحقیق کو درج کر دیا ہے۔

{۷ }......صحابۂ کرام، راویوں رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن اورشہروں کے ناموں پر اِعراب کا اِہتمام کیا گیا ہے۔

{۸ }......کئی مقامات پر مشکل اَلفاظ کے معانی ہلالین (brackets) میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

{۹ }......تلفظ کی دُرُستی کے لئے مشکل وغیر معروف اَلفاظ پر اِعراب کا اِلتزام کیا گیا ہے۔

{۱۰ }......موقع کی مناسبت سے جگہ بہ جگہ عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

{۱۱ }......علاماتِ ترقیم (رُموزِاَوقاف) کا بھی بھرپور خیال رکھا گیا ہے۔

اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، **صحابۂ کرام واَولیائے عُظَّام** رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی عنایتوں اورقبلہ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطارؔ قادری** دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَۃ کی پُرخلوص دعاؤں کا ثمرہ ہیں اور جو خامیاں ہیں وہ ہماری کم فہمی کے سبب ہیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اورساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اوردعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بَشُمُول ''مجلس المدينة العلمية'' کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کتب (مجلس المدينة العلمية)



اس کتاب کی پہلی جلد میں جن 89 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کا ذکرِ خیر ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

{1}......حضرات خلفائے راشدین: (۱)امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق (۲)امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق (۳)امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُثْمان غَنِی اور (۴) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن۔

{2}......حضرات عشرہ مبشرہ[1]: چار خلفائے راشدین کے علاوہ باقی چھ حضرات کے اسمائے شریفہ یہ ہیں: (۱)حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُاللّٰہ (۲)حضرت سیِّدُنا زُبَیْر بن عَوَّام (۳)حضرت سیِّدُنا سَعْد بن اَبِی وَقَّاص (۴)حضرت سیِّدُنا سَعِید بن زَیْد (۵)حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف اور (۶)حضرت سیِّدُنا ابو عُبَیْدَہ بن جَرَّاح رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن۔

{3}......حضرات مہاجرین صحابۂ کرام: (۱)حضرت سیِّدُنا عُثْمَان بن مَظْعُوْن (۲)حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر (۳)حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن جَحْش (۴)حضرت سیِّدُنا عامِر بن فُہَیْرَہ (۵)حضرت سیِّدُنا عاصِم بن ثابِت (۶)حضرت سیِّدُنا خُبَیْب بن عَدِی (۷)حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن اَبِی طالِب (۸)حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن رَوَاحَہ (۹)حضرت سیِّدُنا اَنَس بن نَضْر (۱۰)حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ ذُوالبِجَادَین (۱۱) حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مَسْعُوْد (۱۲)حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسِر (۱۳)حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَت (۱۴)حضرت سیِّدُنا بِلال بن رَباح (۱۵)حضرت سیِّدُنا صُہَیْب بن سِنان (۱۶)حضرت سیِّدُنا ابو ذَر غِفَارِی (۱۷)حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان (۱۸)حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسْوَد (۱۹)حضرت سیِّدُنا سَالِم مَوْلٰی اَبِی حُذَیْفَہ (۲۰)حضرت سیِّدُنا عَامِر بن رَبِیْعَہ (۲۱)حضرت سیِّدُنا ثَوْبَان ابوالبَہِی رَافِع (۲۲)حضرت سیِّدُنا ابو رَافِع اَسْلَم (۲۳)حضرت سیِّدُنا سَلْمَان فَارِسی (۲۴)حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء (۲۵)حضرت سیِّدُنا مُعَاذ بن جَبَل (۲۶)حضرت سیِّدُنا سَعِید بن عامِر (۲۷)حضرت سیِّدُنا عُمَیْر بن سَعْد (۲۸)حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کَعْب (۲۹)حضرت سیِّدُنا ابو مُوسٰی

[1]......فتاوی رضویہ میں ہے کہ ''وہ دس صحابی جن کے قطعی جنتی ہونے کی بشارت وخوشخبری رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کی زندگی ہی میں سنادی تھی وہ عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں۔'' (فتاوی رضویہ، ج۲۹، ص۳۶۳)

اَشْعَرِی (۳۰)حضرت سیِّدُناشَدَّادبن اَوْس (۳۱)حضرت سیِّدُناحُذَیْفَہ بن یَمَان (۳۲)حضرت سیِّدُناعبداللّٰہ بن عَمْروبن عَاص (۳۳)حضرت سیِّدُناعبداللّٰہ بن عُمَربن خَطَّاب(۳۴)حضرت سیِّدُناعبداللّٰہ بن عَبَّاس(۳۵)حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبَیْررِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

{4 }......حضراتِ اَصحابِ صُفَّہ:(۱)حضرت سیِّدُنا اَوْس بن اَوْس(۲) حضرت سیِّدُنااَسْمَاء بن حَارِثَہ (۳)حضرت سیِّدُنااَغَرّمُزَنِی (۴)حضرت سیِّدُنابَرَاء بن مالِک (۵)حضرت سیِّدُناثَابِت بن ضَحَّاک(۶)حضرت سیِّدُنا ثَابِت بن وَدِیْعَہ(۷)حضرت سیِّدُنا ثَقِیْف بن عَمْرو(۸)حضرت سیِّدُنا جَرْہَدبن خُوَیْلَد (۹)حضرت سیِّدُناجُعَیْل بن سُرَاقَہ(۱۰)حضرت سیِّدُناجَارِیَہ بن حَمِیْل (۱۱)حضرت سیِّدُناحُذَیْفَہ بن اُسَیْد (۱۲) حضرت سیِّدُناحَبِیْب بن زَیْد (۱۳)حضرت سیِّدُناحَارِثَہ بن نُعْمَان (۱۴) حضرت سیِّدُناحَازِم بن حَرْمَلَہ(۱۵)حضرت سیِّدُناحَنْظَلَہ بن اَبِی عامِر (۱۶)حضرت سیِّدُنا حَجَّاج بن عَمْرو (۱۷)حضرت سیِّدُناحَکَم بن عُمَیْر (۱۸)حضرت سیِّدُناحَرْمَلَہ بن اِیَاس (۱۹)حضرت سیِّدُناخَبَّاب بن اَلْاَرَت (۲۰)حضرت سیِّدُناخُنَیْس بن حُذَافَہ (۲۱) حضرت سیِّدُنا خَالِدبن زَید (۲۲)حضرت سیِّدُناخُرَیْم بن فَاتِک (۲۳)حضرت سیِّدُناخُرَیْم بن اَوْس (۲۴)حضرت سیِّدُناخُبَیْب بن یَسَاف(۲۵) حضرت سیِّدُنادُکَیْن بن سَعِیْد (۲۶) حضرت سیِّدُناعبداللّٰہ ذُوالْبِجَادَین (۲۷)حضرت سیِّدُناابو لُبَابَہ اَنْصَارِی (۲۸)حضرت سیِّدُنااَبورُزَیْن (۲۹)حضرت سیِّدُنازَیْدبن خَطَّاب (۳۰)حضرت سیِّدُناسَفِیْنَہ (۳۱)حضرت سیِّدُنااَبوسَعِیْدخُدْرِی (۳۲)حضرت سیِّدُناسَالِم مَوْلٰی اَبِی حُذَیْفَہ(۳۳) حضرت سیِّدُناسَالِم بن عُبَیْد (۳۴) حضرت سیِّدُناسَالِم بن عُمَیْر (۳۵)حضرت سیِّدُنا سَائِب بن خَلَّاد(۳۶)حضرت سیِّدُنا شُقْرَان (۳۷)حضرت سیِّدُنا شَدَّادبن اُسَیْد (۳۸) حضرت سیِّدُنا صُہَیْب بن سِنَان(۳۹) حضرت سیِّدُنا صَفْوَان بن بَیْضَاء (۴۰)حضرت سیِّدُنا طِخْفَہ بن قَیْس (۴۱)حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ بن عَمْرو(۴۲) حضرت سیِّدُناطُفَاوِی دَوْسِی (۴۳)حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود اور(۴۴)حضرت سیِّدُناابو ہریرہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔



تعارفِ مُصَنِّف

نام ونسب:

آپ کا نام مبارک حافظ اَبُو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ بن اَحمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران مہرانی اَصْبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَجداد میں سے سب سے پہلے مہران نے اِسلام قبول کیا جو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام تھے۔حافظ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نانا محمد بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پائے کے عالِمِ دین، ولیٔ کامل اور عابدوزاہد تھے۔

پیدائش اور تعلیم وتربیت:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رجب المرجب 336ھ کو ایران کے اس مشہور شہر اَصبہان میں پیدا ہوئے جس کی سرزمین نے کئی مشہور ومعروف اَکابر عُلَما وحُفَّاظ کو جنم دیا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علم وعُلَما کے درمیان پرورش پائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن اَحمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد اَصبہان کے عُلَما ومحدثین میں سے ایک تھے، گویا شہرِ اَصبہان عُلَما ومحدثین سے اِکتسابِ فیض کرنے والوں سے بھرا ہوا تھا۔اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمی مہارت حاصل کرنے کے کثیر مواقع میسر ہوئے اور یہ چیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمدہ صلاحیت اور علمی رغبت کے موافق ثابت ہوئی۔پس آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہم عصر عُلَما وحُفَّاظ سے اِکتسابِ فیض کیا اور اَصبہان کے نامور عُلَما میں سے ہوئے۔

طلبِ علم کے لئے سفر:

طلبِ علم کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا طریقۂ کار وہی تھا جو باقی عُلَما وحُفَّاظ کا رہا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغدادِ معلّٰی، مکۂ معظّمہ، کوفہ اور نیشاپور کا سفر کیا۔بغداد میں ابو علی صواف، مکہ میں ابو بکر آجری، بصرہ میں فاروق بن عبد الکریم خطابی، کوفہ میں ابو عبد اللہ بن یحییٰ، اور نیشاپور میں ابو اَحمد حاکم رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہم عصر حُفَّاظ سے علم حاصل کرنے کے بعد جب اَصبہان میں اقامت اِختیار کی تو

مختلف مقامات سے لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اِکتسابِ علم کرنے کے لئے اَصبہان آنے لگے۔

مشائخ:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جن محدثین سے اَحادیث سنیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں: **اَبو عَلِی مُحَمَّد بن اَحْمَد بن حَسَن اَلْمَعْرُوْف بِابن صَوَّاف، اَبو اِسْحاق اِبراھِیم بن عبداللّٰہ بن اِسْحاق اَصْبَھانی، اَبو اِسْحاق اِبراھِیم بن مُحَمَّد بن یَحیٰی مُزَکِّی، اَبو اَحْمَد عَسَّال مُحَمَّد بن اَحْمَد بن اِبراھِیم، اَبو حَفْص فاروق بن عبدالکریم خَطَّابی، اَبو بکر عَطَّار احمد بن یوسف بن خَلَّاد، اَبوقاسِم قزار حَبِیب بن حَسَن بن دَاود، اَبوقاسِم سُلَیْمان بن احمد طَبَرانی، اَبو بَکر مُحَمَّد بن جَعْفَر بَغْدَادی، ابو شَیخ بن حَیَّان، اَحْمَد بن بُنْدَار شَعَار** وغیرہ۔

تلامذہ:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تلامذہ کی تعداد بے شمار ہے، جن میں سے چند مشہور کے نام یہ ہیں: **ابو بکر خَطِیب اَحمد بن عبداللّٰہ بن ثابِت بن اَحمد بن مَھْدِی صاحب تاریخ بغداد، عبدالوَاحِد بن مُحَمَّد بن اَحمد صَبَّاع اَصْبَھانی، حَسَن بن اَحمد بن حَسَن حَدَّاد اَصْبَھانی، یُوْسُف بن حَسَن بن مُحَمَّد زَنْجانی تفکُّرِی، ابو بکر مُحَمَّد بن اِبْراھِیم عَطَّار، ھِبَۃُ اللّٰہ بن مُحَمَّد شِیْرازِی** وغیرہ۔

تعریفی کلمات:

خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''سَیِّدُنا حافظ **اَبُو نُعَیم** اور سَیِّدُنا ابو حازم عبدوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے علاوہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جسے ''**حافظ الحدیث**'' کہا جاسکے۔''

امام سُبکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''سَیِّدُنا حافظ **اَبُو نُعَیم** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امامِ جلیل، حافظ، صوفی، فقہ وتصوُّف کا مجموعہ، حفظ وضبط کی انتہا اور ان نمایاں لوگوں میں سے ایک تھے کہ جنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے رِوایت ودِرایت میں بلندی اور اِنتہائی دَرَجہ عطا فرمایا۔''

امام ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے حافظ الحدیث، محدثِ زمانہ اور حقیقی صوفی تھے۔'' اور ''سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاء'' میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شیخ الاسلام کے لقب سے یاد فرمایا۔

امام ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''محدثین کی عظیم جماعت نے انہیں روایت حدیث کی اجازت عطا فرمائی کیونکہ آپ دنیا میں منفرد مقام رکھتے ہیں جیسا کہ مخلوق میں سے سماع حدیث میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔

ابنِ خلکان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ''سیِّدُنا حافظ اَبُو نُعَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشہور اکابر و ثقہ حُفّاظ اور جلیل القدر محدثین میں سے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جید عُلَما سے علم حاصل کیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں کا شمار بھی جید عُلَما میں ہوتا تھا۔''

تصانیف:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں گزری۔ حضرت سیِّدُنا اَحمد بن محمد بن مردویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا حافظ اَبُو نُعَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وقت کے مرجع الخلائق تھے۔ دنیا میں آپ سے زیادہ مستند حافظ الحدیث کوئی نہ تھا جتنے بھی حُفَّاظِ حدیث ہوتے آپ کی بارگاہ میں حاضر رہتے۔ روزانہ ایک جماعت ظہر کے وقت تک پڑھتی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب گھر کی طرف تشریف لے جاتے تو لوگ راستہ میں بھی ان سے کچھ نہ کچھ پڑھ لیا کرتے لیکن پھر بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکتاہٹ و پریشانی محسوس نہ کرتے۔ سماعِ حدیث اور تصنیف وتالیف سے اس قدر لگاؤ تھا کہ گویا یہ ان کی غذا میں شامل ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت سی کُتُب تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

(1) اَلْاَجْزَاءُ الْوَحْشِیَّات (2) اَحَادِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْن جَعْفَر الْجَابِرِی (3) اَحَادِیْثُ مَشَایِخِ اَبِی الْقَاسِمِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاس اَلْبَزَّار اَلاَصَم (4) اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاۃً (5) اَلْاَرْبَعِیْن عَلٰی مَذْھَبِ الْمُتَحَقِّقِیْن (6) اَطْرَافُ الصَّحِیْحَیْن (7) کِتَابُ الْاِمَامَۃ (8) اَلْاَمْوَال (9) اَلْاِیْجَازُ وَجَوَامِعُ الْکَلِم (10) تَارِیْخُ اَصْبِھَان (11) تَثْبِیْتُ الرُّؤْیَا لِلّٰہِ (12) تَسْمِیَۃُ الرُّوَاۃِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَالِیًا (13) تَسْمِیَۃُ مَاانْتَھٰی اِلَیْنَا مِنَ الرُّوَاۃِ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمِ الْفَضْلِ بْنِ دُکَیْن (14) جُزْءُ صَنَمٍ جَاھِلِیٍّ یُقَالُ لَہٗ قَرَاص (15) حُرْمَۃُ الْمَسَاجِد (16) حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء

وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء (17)دَلَائِلُ النُّبُوَّة (18)ذِكْرُمَنْ اِسْمِهٖ شُعْبَة (19)رِيَاضَةُ الْاَبْدَان (20)رِيَاضَةُ الْمُتَعَلِّمِين (21)اَلرِّيَاضَةُ وَالْاَدَب (22)اَلشُّعَرَاء (23)صِفَةُ الْجَنَّة (24)صِفَةُ النِّفَاق وَنَعْتُ الْمُنَافِقِين (25)اَلطِّبُ النَّبَوِی (26)طَبَقَاتُ الْمُحَدِّثِين وَالرُّوَاة (27)طَرِيْقُ حَدِيْث (اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی تِسْعَةٌ وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا) (28)طَرِيْقُ حَدِيْث (زُرْغِبًاتَزْدَدْحُبًا) (29)عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَة (30)فَضَائِلُ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَة (31)فَضَائِلُ الصَّحَابَة (32)فَضْلُ السِّوَاک (33)فَضْلُ سُوْرَةِ الْاِخْلَاص (34)فَضْلُ الْعَالِمِ الْعَفِيْف (35)فَضْلُ الْعِلْم (36)فَضِيْلَةُ الْعَادِلِيْن مِنَ الْوُلَاةوَمَنْ اَنْعَمَ النَّظْرُفِیْ حَالِ الْعُمَّالِ وَالْبُغَاة (37)مَاانْتَقٰی اَبُوْبَكْرِبْنِ مَرْدُوَيَّة عَلَی الطَّبْرَانی (38)مُسْتَخْرَجُ اَبِیْ نُعَيْم عَلَی التَّوْحِيْدلِاِبْنِ خُزَيْمَة (39)اَلْمُسْتَخْرَجُ عَلَی الْبُخَارِی (40)اَلْمُسْتَخْرَجُ عَلٰی كِتَابِ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ لِلْحَاكِم (41)اَلْمُسْتَخْرَجُ عَلٰی مُسْلِم (42) مُسَلْسَلَاتُ اَبِیْ نُعَيْم (43)اَلْمُعْتَقِد (44)مُعْجَمُ الشُّيُوْخ (45)مُعْجَمُ الصَّحَابَة (46)مَعْرِفَةُ الصَّحَابَة (47)مُنْتَخَبٌ مِّنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدَة (48)اَلْمَهْدِی (49)مُسْنَدٌ (50) كِرَاسْتَانُ فِی الْحَدِيْث وغیرہ۔

وصال پُر ملال:

علم وعمل کا یہ بحرِ ذخّار علم کے پیاسوں کو سیراب کرتا ہوا صحیح قول کے مطابق 94 سال کی عمر میں 20 محرم الحرام 430ھ کو اس فانی دنیا سے باقی رہنے والی زندگی کی طرف کوچ کر گیا۔لیکن اہلِ اسلام کے دلوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی یادیں نقش کر گیا۔(اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّآاِلَيْهِ رَاجِعُوْن) (ماخوذ ازمعرفة الصحابةوحلية الاولياء ودلائل النبوة وغيره)

ہَرگِز نَمِیرَد آں کہ دِلَش زِندَہ شُد بَعِشق

ثَبت اَست بَر جَرِیدَۂ عَالَم دَوَامِ مَا

(حَافِظ شِيْرَازِی عَلَيْه رَحْمَةُ اللّٰهِ الْكَافِی)

ترجمہ: جن کے دل عشقِ الٰہی میں زندہ ہیں وہ کبھی نہیں مرتے ان کا نام ہمیشہ کے لئے صحیفۂ کائنات پر نقش ہوجاتا ہے۔



حلیۃ الاولیاءاورالمدینۃ العلمیۃ

{1 }......کام کرنے والوں کااِنتخاب:

کسی بھی کام کو بحسن خوبی پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے متعلقہ کام کے ماہرین درکار ہوتے ہیں، زیرِنظر کتاب کے ترجمہ کا کام کس قدر اہمیت کا حامل ہے اس کا اندازہ اسے پڑھ کر ہی کیا جاسکتا ہے۔اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر دنیائے اسلام کی عظیم ہستی سیِّدی ومرشدی حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے بارہا اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء کا ترجمہ ہونا چاہیے۔ چنانچہ، مجلس المدینۃ العلمیہ نے اس عظیم المنافع کتاب کے ترجمہ کی ذمہ داری شعبہ تراجم کتب (عربی سے اُردو) کو سونپی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! المدینۃ العلمیہ کے اس شعبہ میں موجود **مدنی عُلمائے کرام** کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے **اللہ** تعالیٰ کے فضل و کرم سے حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء کے ترجمہ کا کام شروع کردیا۔جس کا نتیجہ پہلی جلد کے ترجمے بنام ''اللہ والوں کی باتیں'' کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔دوسری اور تیسری جلد کے ترجمہ کا کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنے وقت پر وہ بھی آپ کے پیش نظر ہوگا۔

{2 }......ترجمہ اورکام کااَنداز:

اس عظیم الشان، کثیرالمنافع کتاب میں عُلما وطلبا کی دلچسپی اور کتاب کی افادیت کے پیش نظر عزم کیا گیا کہ ''مکررات کے علاوہ از اول تا آخر پوری کتاب کا ترجمہ کیا جائے گا۔ پھر اس انداز پر کام شروع کردیا گیا۔ابتدائی طور پر یہ طے پایا تھا کہ اس کتاب کو قسط وار شائع کیا جائے اور اس کی پہلی قسط بنام ''**تذکرۂ خلفائے راشدین**'' شائع بھی کی گئی۔اس طرح 10 جلدوں پر مشتمل اس کتاب کی تقریباً 40 اقساط ہوتیں۔ پھر فیصلہ کیا گیا کہ ایک جلد کا ترجمہ ایک ہی جلد میں شائع کیا جائے۔اب اسی نہج پر ترجمہ کیا جارہا ہے۔ المدینۃ العلمیہ کی کوشش ہوتی ہے کہ ترجمہ حتی المقدور آسان اور عام فہم کیا جائے نیز اسے اُردو کے قالب میں ڈھالتے وقت اردو کے محاورات وغیرہ کا خوب خیال رکھا جائے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔پیش نظر کتاب میں بھی اس کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

{3 }......ترجمۂ قرآنی آیات:

کتاب میں موجود قرآن کریم کی آیاتِ مُقَدَّسہ کا ترجمہ خُصوصیت کے ساتھ، مجددِ اعظم، سیِّدنا اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (مُتَوَفّٰی 1340ھ) کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''**کنزالایمان**'' سے لیا گیا ہے۔ نیز کتاب کی عبارت میں اگر کہیں قرآنی آیات مبارکہ سے اِقتباس[1] کیا گیا ہے تو اس کا ترجمہ کرتے وقت بھی ''**کنزالایمان**'' کے ترجمہ کو پورے طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

{4 }......شروحات اورتراجم سے مراجعت :

ترجمہ کرتے وقت یہ کوشش رہی ہے کہ شُرُوحات اور اَکابرینِ اہلسنّت دَامَتْ فُیُوْضُھُمْ کے تراجم کے آئینے میں ترجمہ کیا جائے۔ جن شروحات وتراجم کو مدِنظر رکھا گیا: (1) **فَتْحُ الْبَارِی شَرْحُ الصَّحِیْحِ الْبُخَارِی** (2) **عُمْدَۃُ الْقَارِی شَرْحُ الصَّحِیْحِ البُخَارِی** (3) **نُزْھَۃُ الْقَارِی شَرْحُ الصَّحِیْحِ البُخَارِی** (اُردُو) (4) **فُیُوْضُ الْبَارِی شَرْحُ الصَّحِیْحِ الْبُخَارِی** (اُردُو) (5) **شَرْحُ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ لِلنَّوَوِی** (6) **فَیْضُ الْقَدِیْر شَرْحُ الْجَامِعِ الصَّغِیْر** (7) **مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح شَرْحُ مَشْکٰوۃِ الْمَصَابِیْح** (8) **مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح شَرْحُ مِشْکٰوۃِ الْمَصَابِیْح** (اُردُو) (9) **اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات** (10) **اَلشِّفَاء** (11) **اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ** (12) **اَلرَّوْضُ الْاُنُف** (13) **اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی** (14) **مَدَارِجُ النُّبُوَّۃ** (15) **حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعَالَمِیْن** وغیرہ۔

بنیادی طور پر یہ کتاب تصوف وطریقت سے تعلق رکھتی ہے، اس میں جا بجا تصوف اور صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا مبارک تذکرہ ہے، ان مضامین وعبارات کا ترجمہ کرتے وقت تصوف کی درج ذیل کتب کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا: (1) **اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن** (2) **اِتِّحَافُ السَّادَۃِ الْمُتَّقِیْن** (3) **اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیْرِیَّۃ** (4) **اَلْفُتُوْحَاتُ الْمَکِّیَّۃ** (5) **رَوْضُ الرِّیَاحِیْن** (6) **اَلطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی لِلشَّعْرَانِی** (7) **اَلْاِبْرِیْز** (8) **کَشْفُ الْمَحْجُوْب** (9) **عَوَارِفُ الْمَعَارِف** (10) **جامِعُ کَرَامَاتِ الْاَوْلِیَاء** وغیرہ۔

---

[1] ......اقتباس اصل میں وہ کلام ہے جو قرآن وحدیث کے کچھ الفاظ کو اپنے ضمن میں لئے ہوئے ہو لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ کلام قرآن وحدیث کا ہی ایک جزو ہے۔ جیسا کہ علمائے علم البدیع رَحِمَھُمُ اللّٰہ تعالٰی فرماتے ہیں: ''(بطورِ اقتباس) الفاظ میں تبدیلی یا کمی نقصان نہیں دیتی۔''

{6}......عُنوانات وبندسازی:

مطالعہ کرنے والوں کی دلچسپی برقرار رکھنے اور ذوق بڑھانے کی غرض سے متعلقہ مضمون کے مطابق عنوانات (درمیانی وبغلی سرخیوں) کا اِہتمام کیا گیا ہے اور ایک مضمون کی تکمیل کے بعد دوسرا مضمون نئے پیرے اور نئی سطر سے شروع کیا گیا ہے کیونکہ عنوانات وبندسازی (یعنی پیراگرافنگ)، کسی بھی کتاب کے حسنِ صوری کی عکاسی کرتے ہیں۔

{7}......مشکل اَلفاظ کے معانی واِعراب:

اس بات کا اِہتمام کیا گیا ہے کہ ترجمہ میں جہاں کہیں عربی عبارات یا مشکل الفاظ آئے ہیں ان پر اِعراب بھی لگایا گیا ہے اور ہلالین ''(......)'' میں مرادی معانی بھی لکھ دیئے گئے ہیں تا کہ پڑھنے والوں کو آسانی رہے۔

{8}......آیات مبارکہ کی پیسٹنگ:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کمپیوٹر (COMPUTER) نے انسانی ترقی میں بڑا اَہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی کمپیوٹر کی بدولت اب کتابوں کی ہاتھ سے کتابت کے کٹھن، جاں سوز اور وقت طلب مرحلہ سے نجات مل گئی اور اب کتابوں کو ان پیج (INPAGE) یا مائیکروسوفٹ آفس ورڈ (MICROSOFT OFFICE WORD) سے کمپوز کرلیا جاتا ہے مگر اس کا ایک نقصان (SIDE EFFECT) یہ ہوا کہ کتابت کی غلطیاں اُردُو کتب کا مقدر بن کے رہ گئیں جو کہ ہاتھ سے کتابت کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ یہ تجربہ سے ثابت ہے کہ ہاتھ سے کتابت میں غلطیاں بہت کم ہوتی ہیں۔ مسئلہ صرف عام جملوں کا نہیں بلکہ عقائد اور فقہی مسائل کا ہے کہ ان میں ''ناجائز'' کا ''جائز'' اور ''جائز'' سے ''ناجائز'' ہوجاتا ہے۔ اسی طرح قرآنی آیات مبارکہ کا مسئلہ تھا کہ کمپوزنگ کی صورت میں اس میں بھی کہیں کوئی حرف رہ جاتا اور کہیں کوئی حرکت (یعنی زبر، زیر وغیرہ) چھوٹ جاتی ہے۔ ہماری خوش قسمتی کہ کچھ عرصہ قبل **دعوتِ اسلامی** کو ایک دردمند اسلامی بھائی نے تین لاکھ روپے کی مالیت کا Q.P.S (قرآن پبلشنگ سوفٹ ویئر) اور اس کی ڈیوائس (DEVICE) خرید کر ہدیہ (DONATE) کیا جس کی مدد سے قرآنِ کریم کا مسودہ تیار کیا گیا۔ **قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کی خواہش تھی کہ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتب میں بھی اس سوفٹ ویئر سے آیات پیسٹ کی جائیں۔ چنانچہ، **علمیہ** میں موجود کمپیوٹر کے

ماہرایک مدنی عالم مَدَّظِلُّـہُ الْعَالِی نے اس سوفٹ ویئر سے مختلف سائز کی P.D.F فائلز بنالیں اوراب اس کی مدد سے ''اَلْـمَـدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّة'' کی کتب میں آیات مبارکہ پیسٹ (PASTE) کی جاتی ہیں ۔ کیونکہ قبلہ امیر اہلسنّت مَدَّظِلُّـہُ الْعَالِی کی خواہش کے اِحترام میں ''اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّة'' کی مجلس نے یہ اصول بنالیا ہے کہ آیات قرآنیہ کی کمپوزنگ کے بجائے ہرآیت طیبہ کو پیسٹ کیا جائے گا جس کے بغیروہ کتاب نامکمل تصور کی جائے گی ۔ پیش نظر کتاب میں بھی تقریباً تمام آیات مبارکہ پیسٹ کی گئی ہیں۔

{9 }......حواشی اَز علمیہ:

متعدد مقامات پر توضیح، تطبیق، تشریح اور تسہیل کی غرض سے ''اَلْـمَـدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّة'' کی طرف سے حواشی دیئے گئے ہیں۔

{10 }......علامات ترقیم:

تحریر کے معیار، ظاہری حسن اوراس کی تفہیم میں آسانی کے لئے تقریباً ہر زبان میں کچھ نہ کچھ علامات ضرور اِستعمال ہوتی ہیں تا کہ بیان کردہ معانی ومفاہیم سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ اسی طرح اُردو جو ایک عالمگیر زبان ہے کی علامات بھی اَہل زبان نے مقرر کیں جنہیں ''علاماتِ ترقیم'' یا ''رُموزِاَوقاف'' کہا جاتا ہے جیسے کاما(،)اور فل اِسٹاپ(۔)وغیرہ۔ اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰـهِ عَـزَّوَجَلَّ! اَلْـمَـدِيْـنَةُ الْعِلْمِيَّة کی تقریباً تمام کتب میں حتی المقدور اس کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ ''حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِيَاء'' کے اس ترجمہ بنام ''اللہ والوں کی باتیں'' میں بھی اس کا التزام کیا گیا ہے۔

{11 }......تخریج کا اِہتمام:

تخریج کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اَحادیث، اَقوال یا حکایات کو ان کتب کی طرف منسوب کیا جائے جن میں وہ ابتداءً بیان ہوئی ہوں ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث، قول یا حکایت کو کن ائمۂ فن نے اپنی کتابوں میں کن مقامات پر بیان کیا ہے ۔ علمیہ کی کتب میں حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے کہ رِوایات کو ان کے اَصل ماخذ سے تلاش کرکے اس کا حوالہ درج کیا جائے اور جب مقدور بھر کوشش کے باوجود اَصل ماخذ سے نہ ملے تو دیگر مستند و معتبر کتب سے حوالہ لکھا جاتا ہے۔ چنانچہ، زیرِنظر کتاب میں بھی احادیث مبارکہ، اقوالِ بزرگانِ دین کے حوالہ جات' کتاب، باب، فصل، جلد اور صفحہ نمبر کی قید کے ساتھ درج کئے گئے ہیں (مثلاً: صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرداللّٰہ بہ

خیر ایفقھه فی الدین ،الحدیث: ۷۱،ج ۱،ص ۴۲) **اور ہر کتاب کا مطبوعہ حوالے میں درج کرنے کے بجائے آخر میں** ماٴخذ ومراجع کی فہرست، مصنفین ومؤلفین کے ناموں اوران کے سن وفات کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ نیز آخر میں ''مَجْلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' کی طرف سے پیش کردہ کتب ورسائل کی فہرست بھی دی گئی ہے۔

{12 }......فہرست کتاب:

کسی بھی کتاب کی اہمیت اور یہ جاننے کے لئے کہ اس میں کیا بیان ہوا ہے، فہرست بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اوراس کی مدد سے مطالعہ اور تحقیقی کام کرنے والے اپنے مطلوب تک جلد رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس چیز کا خیال رکھتے ہوئے کم وبیش علمیہ کی تمام کتب میں فہرست کا اِہتمام ہوتا ہے۔ لہٰذا کتاب میں دیئے گئے عنوانات وموضوعات کی مفصل فہرست شروع میں بنادی گئی ہے۔

{13 }......مبلغین کے لئے فہرست:

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کا حکم، قرآنِ کریم اوراَحادیث مبارکہ میں بکثرت وارد ہے اور بیانات اس کا ایک اَہم ذریعہ ہیں۔ عُلما کرام، واعظین وخطبا اور مبلغین اسلامی بھائی بکثرت اس ذریعہ سے نیکی کی دعوت دینے کی سعادت پاتے ہیں۔ اس بات کے پیشِ نظر ایک فہرست مزید بنائی گئی ہے جس کی مدد سے اصلاحی موضوعات کے لئے باآسانی مواد لیا جاسکتا ہے اور موضوع سے مناسبت رکھنے احادیث طیبہ، اَقوالِ بزرگان دین اور واقعات کو کم سے کم وقت میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔

{14 }......اسماء کی فہرست:

صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے ناموں کی ایک فہرست علیحدہ سے دی گئی ہے۔ جواس اَنداز میں ہے کہ فلاں صحابی کا تذکرہ صفحہ نمبر فلاں سے شروع ہو رہا ہے (مثلاً: حضرت سیِّدُ نا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ صفحہ نمبر262) تا کہ اگر کسی خاص صحابی کا تذکرہ پڑھنا ہو تو اس تک آسانی سے پہنچا جاسکے۔

{15 }......شعبہ تراجم کتب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کی متعدد مجالس میں سے ایک

''مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' بھی ہے جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔اس کے شعبہ جات میں سے ایک ''**شعبہ تراجم کتب**'' بھی ہے۔جس کی ذمہ داری اپنے اَکابرین علمائے اِسلام کی عربی میں لکھی گئی کتب اور رسائل کے اُردُو زبان میں تراجم کرنا ہے۔**محض لفظی ترجمہ نہیں بلکہ تحقیقی و بامحاورہ ترجمہ کیا جاتا ہے**۔شعبہ تراجم میں بالترتیب ہونے والے کاموں کی تفصیل یہ ہے:(1)......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ(2)......حتی الامکان آسان وعام فہم الفاظ کا استعمال(3)......ترجمہ کی کمپوزنگ(4)......ترجمہ کا تقابل(5)......نظرِ ثانی بلحاظ اُردُو اَدب (6)......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اَوقاف) کا اہتمام(7)...... پروف ریڈنگ۔کم ازکم دوبار خصوصاً آیات قرآنیہ کی تین بار (8)......ضروری ومفید حواشی کا اِہتمام(9)......فارمیشن (بڑی وذیلی سرخیوں اور عربی واُردُو عبارات کے لئے جدا جدا فونٹ کا استعمال وغیرہ)(10)......شرعی تفتیش(11)......بیان کردہ تفسیری عبارات،احادیث مبارکہ،اَقوال اور واقعات کی تخریج کا حتی المقدور اِہتمام(12)......تخاریج کی کمپوزنگ،تفتیش اور پیسٹنگ وغیرہ وغیرہ۔اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ شکر کہ اب تک شعبہ تراجم کتب کے **مدنی علمائے کرام** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی **مسلسل** کاوشوں اور اَنتھک کوششوں سے سلف صالحین رَحِمَھُمُ اللّٰـہُ الْمُبِیْن کی بیسوں کتب ورسائل زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہوکر طبع ہوچکے ہیں۔**6** کتب ورسائل کا ترجمہ طباعت کے لئے پریس میں موجود ہے اور پیشِ نظر کتاب ان کے علاوہ ہے۔نیز **7** کتب ورسائل پر کام جاری ہے اور مستقبل کے اَہداف ان کے علاوہ ہیں۔فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

{16}......شرعی تفتیش:

''شعبہ تراجم کتب'' جب اپنے حصے کا کام مکمل کرلیتا ہے تو پھر''ترجمہ''کو''مجلسِ تفتیش کتب ورسائل'' سے متعلقہ دارالافتا کے مدنی علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰـہُ السَّلَام کے سپُرد کردیتا ہے اور وہ اس ترجمہ کو عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل، اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ فرماتے ہیں۔آپ کے ہاتھوں میں موجود''حلیۃ الاولیاء'' کا ترجمہ بنام''**اَللّٰہ والوں کی باتیں**''(جلد اول) بھی اس مرحلہ سے ہوکر آپ تک پہنچا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن! آج اس کتاب کی پہلی جلد زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں

ہے اور مزید کام جاری ہے۔ اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **پیارے حبیب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، **اَولیائے کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور شیخ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی پرخلوص دعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

علمِ دین اور تقویٰ کے حصول اور اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری پر اِستقامت پانے اور **''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش''** کا مقدس جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے خود بھی اس کتاب کا مطالعہ کیجئے اور حسبِ اِستطاعت **''دعوتِ اسلامی''** کے اِشاعتی ادارے **''مکتبۃ المدینہ''** سے ہدیۃً حاصل کرکے دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ کرام اور علمائے اہلسنّت دَامَتْ فُیُوْضُهُم کی خدمت میں بطورِ تحفہ پیش کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی! تیری دھوم مچی ہو

(اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

شعبہ تراجم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)



غیبت کے خلاف جنگ
ہم نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے

ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

خطبۃ الکتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُحْدِثِ الْاَکْوَانِ وَالْاَعْیَان ۞ وَ مُبْدِعِ الْاَرْکَانِ وَ الْاَزْمَان ۞ وَ مُنْشِیءِ الْاَلْبَابِ وَالْاَبْدَان ۞ مُنْتَخِبِ الْاَحْبَابِ وَ الْخُلَّان ۞ مُنَوِّرِ اَسْرَارِ الْاَبْرَارِ بِمَا اَوْدَعَھَا مِنَ الْبَرَاھِیْنِ وَالْعِرْفَان ۞ وَمُکَدِّرِ جَنَانِ الْاَشْرَارِ بِمَا حَرَمَھُمْ مِنَ الْبَصِیْرَۃِ وَالْاِیْقَان ۞ اَلْمُعَبِّرِ عَنْ مَعْرِفَتِہِ الْمَنْطِقِ وَاللِّسَان ۞ وَالْمُتَرْجِمِ عَنْ بَرَاھِیْنِہِ الْاَکُفِّ وَالْبَنَان ۞ بِالْمُوَافِقِ لِلتَّنْزِیْلِ وَ الْفُرْقَان ۞ وَالْمُطَابِقِ لِلدَّلِیْلِ وَاللِّسَان ۞ فَاَلْزَمَھُمُ الْحُجَّۃَ بِالْقَادَۃِ مِنَ الْمُرْسَلِیْن ۞ وَاَبْھَجَ الْمِنْھَجَ بِالسَّادَۃِ مِنَ الْمُحَقِّقِیْن ۞ اَلَّذِیْنَ جَعَلَھُمْ خُلَفَاءَ الْاَنْبِیَاء ۞ وَعُرَفَاءَ الْاَصْفِیَاءِ الْمُقَرَّبِیْنَ اِلَی الرُّتَبِ الرَّفِیْعَۃ ۞ وَالْمُنَزَّھِیْنَ عَنِ النَّسَبِ الْوَضِیْعَۃ ۞ وَالْمُؤَیَّدِیْنَ بِالْمَعْرِفَۃِ وَ التَّحْقِیْق ۞ وَالْمُقَوَّمِیْنَ بِالْمُتَابَعَۃِ وَالتَّصْدِیْق ۞ مَعْرِفَۃً تَعْقُبُ لِمَعْرِفَتِھِمْ مُوَافَقَۃ ۞ وَتُوْجِبُ لِحُکْمِ نُفُوْسِھِمْ مُفَارَقَۃ ۞ وَتَلْزَمُ لِخِدْمَۃٍ مَشْھُوْرَۃٍ مُعَانَقَۃ ۞ وَتَحَقَّقَ لِشَرِیْعَۃِ رَسُوْلِھِمْ مُرَافَقَۃ ۞ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ عَنْہُ بَلَّغَ وَ شَرَعَ ۞ وَ بِاَمْرِہٖ قَامَ وَ صَدَعَ ۞ وَ لِمُتَّبِعِیْہِ غَرَسَ وَزَرَعَ ۞ مُحَمَّدِ الْمُصْطَفَی الْمُصْطَنَع ۞ وَعَلٰی اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْن ۞ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحَابَتِہِ الْمُنْتَخَبِیْنَ وَسَلَّم ۞

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے تمام موجودات اور تمام اشیاء کو تخلیق فرمایا۔ ہر شے کی حقیقت اور زمانہ و مدت کو ایجاد کیا۔ جواہر و ابدان پیدا فرمائے۔ بندوں میں سے اپنے دوستوں اور محبوبوں کو منتخب فرمایا۔ نیک بندوں کے دلوں میں پوشیدہ رازوں کو دلائل ومعرفت سے روشن فرمایا۔ بدکاروں کو بصیرت ویقین سے محروم کر کے ان کے دلوں کو پریشانی میں مبتلا فرمایا۔ اپنی معرفت کو کلام سے ظاہر فرمایا۔ قرآنِ حکیم سے موافقت، عربی زبان ولغت سے مطابقت رکھنے والے دلائل کو ہتھیلیوں اور پوروں کی طرح واضح فرمایا۔ مرسلین عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مبعوث فرما کر اپنی حجت کو تمام فرمایا۔ ائمہ محققین کو لوگوں کا راہنما بنا کر راہِ حق کو خوشنما بنایا۔ انہیں انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خلیفہ ونائب اور اپنے مخلصین کا جانشین کیا۔ گھٹیا نسب سے پاک صاف رکھا، بلند مراتب پر فائز اپنے مقربین میں شامل فرمایا۔ تحقیق ومعرفت سے ان کی تائید فرمائی۔ اطاعت وفرمانبرداری سے انہیں راہِ راست پر گامزن فرمایا۔ انہیں معرفت در معرفت عطا فرمائی۔ جس نے ہر جان کے لئے مُفَارَقَت (یعنی موت) کا فیصلہ فرمایا۔ دین اسلام کی

خدمت کے لئے بغل گیر ہونے کولازم ٹھہرایا۔رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی شریعت کا ساتھ دینے کا پابند بنایا۔

اور دُرُودوسلام ہو حضرت سیِّدُ نا محمد مصطفٰی، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دین وشریعت کی تبلیغ فرمائی اورحکمِ الٰہی سے حق کا اعلان فرمایا۔اپنے اطاعت گزار اُمتیوں کے لئے خیر و برکت کے درخت لگائے اور دیگر انبیائے کرام ومرسلین عُظّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل اور جان نثار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر بھی رحمت وسلامتی ہو۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

کتاب لکھنے کی وجہ!

اے میرے اسلامی بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین) میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرتے ہوئے تیری اس خواہش کو قبول کرلیا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جو صوفیائے کرام اور ائمہ عُظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے احوال واقوال پر مشتمل ہو اور ان کے طبقات کی ترتیب زُہد وتقویٰ کے اعتبار سے ہو۔پہلے صحابۂ کرام پھر تابعین، پھر تبع تابعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پھر ان کے بعد آنے والی برگزیدہ ہستیوں کا ذکرِ خیر ہو۔ان برگزیدہ ہستیوں نے دلائل وحقائق کو پہچانا، حالات کا مقابلہ کیا اور راہ حق پر گامزن رہے اور جنت کے باغات کے حقدار قرار پائے، دنیوی جھنجھٹوں اور تعلُّقات سے جدا رہے، طعن کرنے والوں، بلند وبانگ دعوے کرنے والوں، کاہلوں، حوصلہ شکنوں، صرف لباس وکلام میں مشابہت اختیار کرنے اور عقیدہ وعمل میں مخالفت کرنے والوں سے بیزار ہوئے۔

اس کتاب **"حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء"** کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ جب فاسق وفاجر اور بے دین وکافر اپنے فاسد خیالات کو ان برگزیدہ ہستیوں کی طرف منسوب کرنے لگے اگرچہ وہ جھوٹ وباطل کے ذریعے ان نیک لوگوں کی شان میں کوئی عیب نہیں لگا سکتے اور نہ ہی ان کے درجات میں کمی کرسکتے ہیں۔لہٰذا ان جھوٹوں اور بدباطنوں سے اظہارِ براءت کر کے صادقین اور محققین کی شان کو بلند کیا جائے اگرچہ ہم اہلِ باطل لوگوں کی غلطیوں کو پوری طرح ظاہر نہیں کرسکتے لیکن اپنی کوشش کے مطابق حفاظت کے لئے ان کو ظاہر کرنا اور ان کی اِشاعت کرنا ضروری ہے کیونکہ ہمارے اَسلاف تصوُّف میں نمایاں درجہ اور شہرت کے حامل ہیں۔میرے نانا حضرت سیِّدُ نا محمد بن یوسف بنا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی

انہی برگزیدہ ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے رضائے الٰہی کے لئے ہر چیز سے جدائی اختیار کی اور بہت سے لوگوں کے احوال کی اصلاح کا سبب بنے۔

اولیائے کرام کی دُشمنی سے بچو!

ہم اولیاء اللہ رَحمَۃُ اللّٰہُ تعالٰی عَلَیہِم کی تنقیص (یعنی شان گھٹانا) کیسے گوارا کریں جبکہ ان کو ایذا دینے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اعلان جنگ کرتے ہیں جیسا احادیث مبارکہ میں آیا ہے۔ چنانچہ،

{1}......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جس نے کسی ولی کو اذیت دی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قرب سب سے زیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نوافل کے ذریعے مسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کرتا ہوں۔ میری پناہ چاہے تو پناہ دیتا ہوں اور میں کسی کام کے کرنے میں کبھی اس طرح تردد نہیں کرتا جس طرح جانِ مومن قبض کرتے وقت تردد کرتا ہوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے مکروہ سمجھنے کو برا جانتا ہوں۔'' [1]

{2}......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جس نے میرے کسی ولی کو اذیت دی اس نے اپنے لئے میری جنگ حلال ٹھہرالی۔'' [2]

{3}......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ٦٥٠٢، ص ٥٤٥.

2 ......الزھدالکبیر للبیھقی، فصل فی قصر الامل والمبادرۃ بالعمل......، الحدیث: ٦٩٩، ص ٢٧٠.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور کے پاس بیٹھ کر روتے ہوئے دیکھ کر سبب دریافت فرمایا تو حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ مجھے اس بات نے رُلایا ہے جو میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے کہ ''تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی ولی سے دشمنی کی اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلان جنگ کیا۔'' (1)

اولیائے کرام کی صفات و علامات

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''جان لو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دوستوں کی کچھ ظاہری صفات اور مشہور علامات ہیں۔''

انبیاء وشُہَدا بھی رشک کریں گے:

(۱)......عقلمند اور نیک لوگ اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی دوستی کے سبب ان کے مطیع وفرمانبردار ہوتے ہیں (قیامت کے دن) انبیائے کرام وشُہَدائے عظام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ چنانچہ،

{4}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ نہ وہ نبی ہیں، نہ شہید لیکن قیامت کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ان کو ملنے والے رتبے پر انبیاء وشُہَدا بھی رشک کریں گے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''ہمیں ان کے اَعمال کے بارے میں بتائیں تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں!'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر کسی رشتہ داری اور لین دین کے محض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔ جب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو انہیں خوف نہ ہوگا اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہ ہوگا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

......سنن ابن ماجه ،ابواب الفتن،باب من ترجى له السلامة من الفتن، الحديث:٣٩٨٩،ص٢٧١٦.

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿ۚ۶۲﴾ (پ ١١، يونس:٦٢)

ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔''(1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجاتا ہے:

(٢)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام اپنے ہم نشینوں کو کامل ذکر اور دوستوں کو نیکی کی راہ پر لگادیتے ہیں (اور انہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجاتا ہے)۔ چنانچہ،

{5}......حضرت سیِّدُنا عمرو بن جموح رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''میرے اولیا اور محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا چرچا کرتا ہوں۔'' (2)

{6}......حضرت سیِّدُنا ابوسعید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''اولیاء اللہ کون لوگ ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اولیاء اللہ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔'' (3)

{7}......حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت یزید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''کیوں نہیں!'' تو آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(تم میں بہترین لوگ) وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔'' (4)

فتنوں سے عافیت:

(٣)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فتنوں سے محفوظ اور دنیاوی مشقتوں سے بچے رہتے ہیں۔ چنانچہ،

---

(1)......سنن ابی داؤد، کتاب الاجارة، باب فی الرهن، الحديث:٣٥٢٧، ص١٤٨٥۔

التمهيد لابن عبدالبر، عبدالله بن عبدالرحمٰن بن معمر، تحت الحديث:٤٦٠، ج٧، ص١٩٠.

(2)......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث عمرو بن الجموح، الحديث:١٥٥٤٩، ج٥، ص٢٩٣.

(3)......موسوعة لابن ابی الدنيا، كتاب الاولياء، الحديث:١٥، ج٢، ص٣٩٠.

(4)......الادب المفرد للبخاری، باب النمام، الحديث:٣٢٦، ص١٠١.

{8 }......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں جنہیں وہ اپنی رحمت سے رزق عطا فرماتا ہے۔ زندگی میں حفظ واَمان اور بعد وصال جنت عطا فرماتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر فتنے رات کی تاریکی کی طرح چھا جاتے ہیں لیکن وہ ان سے عافیت میں رہتے ہیں۔''(1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ قسم پوری فرماتا ہے:

(۴)......اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کھانے اورلباس کے معاملہ میں خستہ حال ہوتے ہیں مصائب وحادثات میں (اگروہ کسی معاملہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو) اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ چنانچہ،

{9 }......حضرت سیِّدُ نا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبرصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہت سے ضعیف، کمزور، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے اور براء بن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ) بھی انہی میں سے ہیں۔''

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت سیِّدُ نا براء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ مشرکین کے خلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مشرکین نے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت سیِّدُ نا براء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے کہا: ''اے براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھاؤ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور تمہاری قسم کو پورا فرمائے گا پس آپ (مشرکین کے خلاف) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیجئے!'' حضرت سیِّدُ نا براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں مشرکین پر غلبہ عطا فرما۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ عطا فرما دیا۔ پھر ایک مرتبہ ''سوس'' کے پل پر مسلمانوں کا کفار سے آمنا سامنا ہوا تو کفار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا مسلمانوں نے کہا: ''اے براء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر قسم

---

(1)......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ۲، ج ۲، ص ۳۸۵.

کھایئے!'' انہوں نے عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کفار پر غلبہ عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ملا دے (یعنی شہادت عطا فرما)۔'' حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شہید ہو گئے۔[1]

{10}......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہت سے پراگندہ حال، بوسیدہ لباس والے ایسے ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے نظریں پھیر لیتے ہیں (لیکن ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھا لیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو ضرور پورا فرما دیتا ہے۔''[2]

اَولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے تَصَرُّفات:

(۵)......اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے یقین کی طاقت سے چٹانیں شق ہو جاتی ہیں اور ان کے اشارے سے سمندر پھٹ جاتے (یعنی راستہ دے دیتے) ہیں۔ چنانچہ،

{11}......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے تکلیف میں مبتلا ایک شخص کے کان میں کچھ پڑھا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے دریافت فرمایا: ''تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: میں نے یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت کی ہیں:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کا چھٹکارا نہیں اور تم عرض کرو

---

[1] ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر شهادة البراء بن مالك، الحديث: ٥٣٢٥، ج٤، ص٣٤٠.

[2] ......المستدرك، كتاب الرقاق، باب قلب الشيخ شاب......الخ، الحديث: ٨٠٠٢، ج٥، ص٤٦٧.

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ (پ۱۸،المؤمنون:۱۱۵تا۱۱۸)

اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا۔

سرکارِمدینہ،قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر کوئی شخص ان آیات کو یقین کے ساتھ پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔''[1]

{12}......حضرت سیِّدُ ناسَہم بن مِنْجَاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ''ہم نے حضرت سیِّدُ نا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی۔ جب ہم چلتے چلتے ''دارین'' کے مقام پر پہنچے جہاں ہمارے اور دشمن کے درمیان سمندر حائل تھا تو حضرت سیِّدُ نا علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ دعا مانگی: یَاعَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اِنَّاعَبِیْدُکَ وَفِیْ سَبِیْلِکَ نُقَاتِلُ عَدُوَّکَ،اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ لَنَااِلَیْھِمْ سَبِیْلًافَتَقْحَمَ بِنَاالْبَحرَ۔ ترجمہ: اے علم والے، اے حلم والے، اے بلند و برتر، اے عظمت والے مالک و مولاعَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمن سے جہاد کرنے نکلے ہیں۔ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے ان تک پہنچنے کا راستہ بنا،ہمیں سمندر کے اس پار لگا۔'' حضرت سیِّدُ ناسَہم بن مِنْجَاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''پھر ہم گھوڑوں پر سوار سمندر میں کود گئے اور پانی ہمارے گھوڑوں کی زین تک بھی نہ پہنچا کہ ہم دشمنوں تک پہنچ گئے۔''[2]

{13}......حضرت سیِّدُ نا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا علاء بن حضرمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میں تین عادتیں دیکھی ہیں۔ ان میں سے ہر عادت دوسری سے عجیب تر تھی ایک دفعہ ہم کسی سفر پر روانہ ہوئے اور ''بحرین'' تک جا پہنچے۔ پھر سفر جاری رکھا یہاں تک کہ ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ حضرت سیِّدُ نا علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''چلتے رہو۔ یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی سواری سمیت سمندر میں اُتر گئے اور چل دیئے، ہم بھی ان کے پیچھے سمندر میں اُترے اور چلنے لگے۔ اور سمندر کا پانی ہماری سواریوں کے گھٹنوں تک بھی نہ پہنچ سکا۔ جب ''کسریٰ'' کے ایک گورنر ابن مُکَعْبَر نے ہمیں دیکھا تو اس نے کہا: ''خداعَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے پھر وہ اپنی کشتی میں بیٹھ کر فارس (ایران) چلا گیا۔''

---

[1] ......المسندلابی یعلی الموصلی،مسندعبداللّٰہ بن مسعود،الحدیث:۵۰۲۳،ج۴،ص۳۴۵.

[2] ......موسوعۃ لابن ابی الدنیا،کتاب مجابی الدعوۃ،الرقم۴۰،ج۲،ص۳۳۳.

(٦)......اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰـهُ السَّلَام ہر زمانے میں دوسرے تمام لوگوں سے (نیکیوں کے معاملے میں) آگے ہوتے ہیں انہی کے اخلاص کے سبب بارش برستی اور لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔ چنانچہ،

{14}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت صَلَّی اللّٰـهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''ہر دور میں میری امت کے کچھ لوگ سابقین (یعنی نیکیوں میں سبقت لے جانے والے) ہوں گے۔''[1]

{15}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰـهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''40 ابدال اور 500 بہترین لوگ میری اُمت میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ نہ 500 میں کمی آتی ہے نہ 40 میں۔ جب بھی ان 40 میں سے کسی کا وصال ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ 500 میں سے ایک کو اس کے مقام ومرتبے پر فائز فرما دیتا ہے اور یوں 40 کی کمی پوری فرما دیتا ہے۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں ان کے اعمال ارشادفرمایئے!'' فرمایا: ''جو ان پر ظلم کرے وہ اسے معاف کردیتے ہیں، جو ان سے برائی کرے وہ اس سے بھلائی کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا اس سے لوگوں کی غم خواری کرتے ہیں۔''[2]

{16}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰـهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''مخلوق میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے 30 بندے ایسے ہیں جن کے دل حضرت آدم صفی اللّٰہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دل پر ہیں۔ 40 کے دل حضرت موسیٰ کلیم اللّٰہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دل پر۔ 7 کے دل حضرت ابراہیم خلیل اللّٰہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دل پر۔ 5 کے دل حضرت جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کے دل پر اور 3 افراد کے دل حضرت میکائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کے دل پر ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے ایک بندۂ خاص کا دل حضرت اسرافیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کے دل پر ہے۔ جب اس بندۂ خاص کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان 3 میں سے ایک کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے اور جب ان 3 میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی جگہ

---

[1] ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الفاء، الحدیث: ٤٧٨٥، ج٢، ص١٢٥.

[2] ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الخاء، الحدیث: ٢٦٩٣، ج١، ص٣٦٤.

ان 5 میں سے ایک کو مقرر فرما دیتا ہے جب 5 میں سے کسی کا وصال ہوتا ہے تو 7 میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ مقرر کر دیتا ہے۔ جب ان 7 میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ 40 میں سے ایک کو اس کی جگہ دے دیتا ہے۔ جب ان 40 میں سے کوئی اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو 300 میں سے کسی کے ذریعے اس خلا کو پُر فرما دیتا ہے۔ جب ان 300 میں سے کسی کا وصال ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ عام لوگوں میں سے کسی کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے۔ پس انہی اولیا کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو زندگی اور موت عطا فرماتا، انہی کے طفیل بارش ہوتی، فصلیں اُگتی اور انہیں کی بدولت مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: ''ان کے سبب لوگوں کو زندگی اور موت کیسے ملتی ہے؟'' فرمایا اس لئے کہ ''وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کثرتِ اُمت کا سوال کرتے ہیں تو اس میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور ظالموں کے خلاف دعا کرتے ہیں تو ان کو نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔ بارش طلب کرتے ہیں تو بارش برسا دی جاتی ہے۔ نباتات کے اُگنے کا سوال کرتے ہیں تو ان کے لئے زمین فصلیں اُگا دیتی ہے۔ وہ دعا کرتے ہیں تو مختلف قسم کے مصائب ان کی دعا کی وجہ سے دور کر دیئے جاتے ہیں۔''[1]

{17} ...... حضرت سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے حذیفہ! میری اُمت کے ہر گروہ میں سے چند لوگ ایسے ہوں گے جو پراگندہ حال اور گرد آلود ہوں گے وہ میری اتباع اور میرا ہی ارادہ کریں گے اور اَحکامِ خداوندی کی پابندی کریں گے وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اگرچہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا ہو۔''[2]

{18} ...... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میرے متعلق سوال کرے یا مجھے دیکھنا چاہے تو وہ پراگندہ حال، لاغر اور محنتی شخص کو دیکھ لے جس نے نہ تو اینٹ پر اینٹ رکھی ہو اور نہ ہی بانس پر بانس رکھا (یعنی کوئی عمارت نہ بنائی) ہو جب اس کے لئے جہاد کا علم (جھنڈا) بلند کیا جائے تو وہ اس کی طرف چلا جائے۔ آج تیاری کا دن ہے اور کل سبقت

---

1 ...... تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، باب ان بالشام یکون الابدال الذین......الخ، ج۱، ص۳۰۳.

2 ...... الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، باب الیاء، الحدیث:۸۵۳۷، ج۵، ص۳۹۵.

لے جانے کا دن اور انتہاء جنت ہے یا جہنم۔'' [1]

دُنیا سے بے رغبتی اور اُمیدوں کی کمی:

(۷)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے دنیا کے باطن کی طرف دیکھا تو اس کا اِنکار کر دیا اور اس کی ظاہری چمک دمک کو دیکھا تو اسے اپنی نظر سے گرا دیا۔ چنانچہ،

{19}......حضرت سیِّدُنا وَهْب بن مُنَبِّه رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روح اللّٰه عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے حواریوں (یعنی ساتھیوں) نے عرض کی: ''اے عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیا کون لوگ ہیں جن پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ غم؟'' آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کے باطن کو دیکھا جب اور لوگوں نے دنیا کے ظاہر کو دیکھا۔ اور دنیا کے انجام کو دیکھا جب اور لوگوں نے دنیا کی رنگینیوں کو دیکھا۔ انہوں نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا جن کے بارے میں اندیشہ تھا کہ وہ عیب دار کریں گی اور ان کو بھی ترک کر دیا جن کے متعلق یقین تھا کہ وہ بہت جلد ان سے چھوٹ جائیں گی۔ انہیں دنیا کی زیادتی کی خواہش نہیں ہوتی۔ انہوں نے دنیا کا ذکر کیا تو اس کا فانی ہونا بتایا۔ دنیا کا غم ملا تو خوش ہوئے۔ دنیا کی جو چیز ان کے سامنے آئی اسے ٹھکرا دیا۔ دنیاوی ناحق رفعت وعظمت کو حقیر جانا۔ ان کے نزدیک دنیا پرانی ہو چکی ہے اب وہ اس کی تجدید نہیں چاہتے۔ ان کے گھر ویران ہو گئے لیکن انہوں نے آباد نہ کئے۔ خواہشوں نے ان کے سینوں میں گھٹ گھٹ کر دم توڑ دیا لیکن انہوں نے دوبارہ انہیں بیدار نہ کیا بلکہ دنیاوی خواہشات کو تہس نہس کر کے اس کے بدلے اپنی آخرت کی تیاری کی اور دنیا کو بیچ کر اس کے عوض وہ چیز (یعنی آخرت) خریدی جو ان کے لئے ہمیشہ رہے گی۔ انہوں نے خوشی خوشی دنیا کو ٹھکرا دیا۔ انہوں نے دنیاداروں کو دنیا پر اوندھے منہ گرے دیکھا جس کی وجہ سے ان پر مصیبتیں نازل ہوئیں تو تذکرۂ موت کو جلا بخشی اور تذکرۂ حیات کو مات دی۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے۔ اس کے ذکر کو پسند کرتے اور اس کے نور سے روشن ہو کر دنیا کو روشن کرتے ہیں۔ انہیں حیرت انگیز خیر و بھلائی عطا کی گئی۔ تعجب خیز علم عطا کیا گیا۔ ان کی بدولت کتاب اللّٰہ کی بقا ہے تو کتاب اللّٰہ کے سبب ان کی بقا۔ کتاب اللّٰہ نے ان کا ذکر کیا تو انہوں نے کتاب اللّٰہ کو عام کیا۔ انہیں سے کتاب اللّٰہ کو سیکھا جاتا ہے اور وہ کتاب اللّٰہ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ انہیں جو عطا

[1] ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۳۲۴۱، ج۲، ص۲۶۶.

کر دیا جائے اسی پر اِکتفا کرتے اور مزید عطیے کی خواہش نہیں کرتے۔ وہ کسی کی امان پر بھروسا نہیں کرتے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھتے ہیں۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔'' [1]

اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی نرالی زیب وزینت:

(۸)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام دھوکا دینے والی آنکھ سے دنیا کو دیکھتے رہنے سے پرہیز کرتے اور اپنے محبوب کی بنائی ہوئی چیزوں کو نگاہِ فکر و عبرت سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ،

{20}......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ و حضرت سیِّدُنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''جو لباس میں نے اسے پہنایا ہے وہ تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے کیونکہ اس کی پیشانی میرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہ میری اجازت کے بغیر نہ بول سکتا ہے اور نہ ہی پلک جھپک سکتا ہے۔ اور تمہیں اس کی دنیاوی ناجائز زیب وزینت بھی دھوکے میں مبتلا نہ کر دے اس لئے کہ اگر میں دنیاوی زینت کے ساتھ تمہیں مزین کرنا چاہتا تو فرعون جان لیتا کہ وہ ایسی زینت اختیار کرنے سے عاجز ہے اور تمہاری یہ حالت اس وجہ سے نہیں کہ تمہاری میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں لیکن میں تمہیں بزرگی کا لباس پہنانا چاہتا ہوں جو تمہارا نصیب ہے تاکہ دنیا تمہارے آخرت کے حصہ میں کچھ کمی نہ کر سکے۔ میں اپنے اولیا کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہوں جس طرح چرواہا اپنے تندرست اونٹوں کو خارشی اونٹوں کے باڑے میں جانے سے بچاتا ہے اور انہیں دنیا کی تروتازگی سے اسی طرح دور رکھتا ہوں جس طرح چرواہا اپنے اونٹوں کو ہلاک کر دینے والی چراگاہ سے دور رکھتا ہے اور میں اس کے ذریعے ان کے مراتب کو منور کرنے (بڑھانے) اور ان کے دلوں کو دنیا سے پاک رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ انہی نشانیوں کے ذریعے وہ پہچانے جاتے اور اسی چیز کے سبب فخر کرتے ہیں۔ اے موسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) جان لو! جس نے میرے کسی ولی کو ڈرایا اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا اور بروزِ قیامت میں اپنے اولیا کا انتقام لینے والا ہوں۔'' [2]

{21}......حضرت سیِّدُنا عبد الصَّمَد بن معقل رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ

---

[1] ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث:١٨، ج٢، ص ٣٩١.

[2] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار موسیٰ، الحدیث:٣٤١، ص٩٩.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوفرماتے ہوئے سنا: جب اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اوران کے بھائی حضرت سیِّدُ نا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کوفرعون کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''تمہیں اس کی دنیاوی زیب وزینت اور لطف اندوز ہونے کی چیزیں تعجب میں نہ ڈالیں اور نہ تم ان چیزوں کی طرف توجہ دینا کیونکہ وہ دنیا داروں اور سرمایہ داروں کی زینت ہے۔ اگر میں دنیاوی زینت کے ساتھ تمہیں مزین کرنا چاہتا تو فرعون اسے دیکھ کر جان لیتا کہ اس قسم کی زینت اس کے بس میں نہیں تو میں ایسا کرسکتا ہوں لیکن میں تمہیں دنیا سے بچانا اور دنیا کو تم سے دور رکھنا چاہتا ہوں۔ اور میں اپنے ولیوں کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں اور پہلے بھی میں نے ان کے لیے اسے پسند نہیں کیا بلکہ انہیں دنیا کی نعمتوں اور آسائشوں سے اس طرح بچاتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاک کر دینے والی چراگاہ سے بچاتا ہے اور میں انہیں دنیا کی رنگینیوں اور عیش وعشرت سے اس طرح دور رکھتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنے اونٹوں کو خارش زدہ اونٹوں سے دور رکھتا ہے اور یہ اس وجہ سے نہیں کہ ان کی میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں بلکہ اس وجہ سے کرتا ہوں کہ وہ میری کرامت سے پورا پورا حصہ وصول کریں اور اس میں نہ دنیا کوئی کمی لا سکے اور نہ ہی خواہشات کوئی کمی کر سکے۔ اور جان لو! بندوں کے لئے میرے نزدیک ترکِ دنیا سے بڑھ کر کوئی زینت نہیں کیونکہ یہ (ترکِ دُنیا) متقین کی زینت ہے اور ان پر ایسا لباس ہوتا ہے جس کے ساتھ ان کا سکون وخشوع پہچانا جاتا ہے۔ ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان ہیں۔ یہی میرے سچے دوست ہیں۔ جب تم ان سے ملو تو ان کے لئے عاجزی اختیار کرو اور دل وزبان کو ان کے تابع بنادو۔

اور جان لو! جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی یا اسے خوفزدہ کیا اس نے مجھ سے اعلان جنگ کیا، میرے ساتھ دشمنی کی، اپنے آپ کو میرے مقابل پیش کیا اور مجھے لڑائی کی طرف بلایا۔ میں اپنے دوستوں کی مدد کرنے میں جلدی کرتا ہوں تو جس نے مجھے جنگ کے لئے بلایا کیا اس کا خیال ہے کہ وہ میرے سامنے ٹھہر سکے گا؟ جس نے مجھ سے دشمنی کی کیا وہ سمجھتا ہے کہ مجھے عاجز کردے گا؟ جس نے مجھ سے اعلان جنگ کیا وہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ جائے گا یا بچ جائے گا؟ یہ کیونکر ممکن ہوگا جبکہ میں اپنے دوستوں کا دنیا وآخرت میں خود انتقام لیتا ہوں۔ ان کی مدد کسی کے سپرد نہیں کرتا۔'' (1)

(1)......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ۱۵۵، ج۲، ص۴۲۳۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار موسیٰ، الحدیث: ۳۴۲، ص۹۹۔ تفصیلاً۔

حضرت سیِّدُ نا اسماعیل بن عیسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت کردہ حدیث میں اتنا زائد ہے کہ ''اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) ! جان لو! بے شک میرے اولیا وہ ہیں جن کے دل میرے خوف سے کانپتے ہیں اور وہ خوف ان کے لباس میں اور جسموں پر عیاں ہے۔ وہ ایسی کوشش کرتے ہیں جس کے سبب وہ قیامت کے دن کامیاب ہوں۔ وہ لوگ اپنی موت کو یاد رکھتے اور اپنی نشانیوں سے پہچانے جاتے ہیں پس جب تم ان سے ملو تو ان کے سامنے عاجزی اختیار کرو۔''

اَبدال کون ہیں؟

{22 }......حضرت سیِّدُ نا محمد بن عبدالملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عبدالباری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُ نا ذوالنون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: ''مجھے ابدال کی صفات بتایئے!'' انہوں نے فرمایا: ''تم نے مجھ سے شدید تاریکیوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ لیکن اے عبدالباری! میں تیرے سامنے ضرور ان سے پردہ ہٹاؤں گا۔ (چنانچہ سنو!) ابدال وہ لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت وجلال کی معرفت رکھتے، دل سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم اور اس کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق پر اس کی حجتیں ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی محبت کے نورِ ساطع (چمکتے نور) کا لباس انہیں پہنایا۔ نیز ان کے لئے ہدایت کے عَلَم بلند فرمائے۔ اپنی چاہت کے لئے انہیں بہادروں کے مقام پر کھڑا کیا اور اپنی مخالفت سے بچنے کے لئے انہیں صبر عطا فرمایا۔ اپنے مراقبے کے ساتھ ان کے جسموں کو پاک کیا۔ اچھائی کرنے والوں کے ساتھ انہیں اچھا کیا۔ انہیں اپنی محبت کے بنے ہوئے حلے پہنائے اور ان کے سروں پر اپنی مسرت کے تاج سجائے پھر ان کے دلوں میں غیب کے خزانے ودیعت فرمائے۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کے لئے ہر دم بے تاب ہیں۔ ان کے رنج وغم کا محور وہی ہے اور ان کی آنکھیں اسے غیب سے دیکھتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنے قرب سے اپنی ذات کے مشاہدہ کے دروازے پر ٹھہرایا۔ انہیں اہل معرفت کے اطبا کے منصب پر فائز فرمایا۔''

پھر فرمایا: ''اگر میرے غم میں مبتلا کوئی بیمار تمہارے پاس آئے تو اس کو دوا دو۔ میرے فراق کا مریض آئے تو اس کا علاج کرو۔ مجھ سے ڈرنے والا آئے تو اسے امن کی امید دلاؤ۔ کوئی مجھ سے بے خوف آئے تو اسے میری ذات سے ڈراؤ۔ کوئی میرے وصال کا خواہش مند آئے تو اسے مبارَک باد دو۔ کوئی مجھ سے بچھڑا ہوا آئے تو اسے میری طرف لوٹا دو۔ کوئی میری راہ میں لڑنے سے بزدلی دکھانے والا آئے تو اسے بہادر و دلیر بنا دو۔ کوئی میرے فضل وکرم سے

مایوس آئے تو اسے میرا وعدہ یاد دلاؤ۔کوئی میرے احسان کا امیدوار آئے تو اسے خوشخبری سناؤ۔کوئی میرے ساتھ حسن ظن رکھے تو اس کا دل بڑھاؤ۔مجھ سے محبت کرنے والا آئے تو اسے میری محبت پر مزید اُکساؤ۔کوئی میری تعظیم کرنے والا آئے تو اس کی تعظیم کرو۔کوئی میری راہ کا متلاشی آئے تو اس کی میری طرف رہنمائی کرو۔کوئی نیکی کے بعد برائی کرنے والا آئے تو اسے عتاب کرو۔جو شخص میرے لئے تم سے ملاقات کا خواہش مند ہو تو اس سے ملاقات کرو۔جو تم سے غائب ہو اس کی خبر گیری کرو۔جو تم سے زیادتی کرے اسے برداشت کرو۔جو تمہاری حق تلفی کرے اسے معاف کردو۔جو غلطی کر بیٹھے اسے نصیحت کرو۔میرے دوستوں میں سے جو بیمار ہو اس کی عیادت کرو۔جو غمزدہ ہو اسے خوشخبری سناؤ اور اگر کوئی مظلوم تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ عطا کرو۔

اے میرے اولیا! میں تمہارے لیے ہی کسی پر عتاب کرتا اور تمہیں ہی محبوب رکھتا ہوں۔تم سے اطاعت طلب کرتا اور تمہارے لئے ہی دوسروں کو منتخب کرتا ہوں۔تم سے اپنی (یعنی دین کی) خدمت چاہتا اور تمہیں اپنے لئے خاص کرتا ہوں کیونکہ میں سرکشوں سے خدمت لینا پسند نہیں کرتا، نہ تکبر کرنے والوں سے ملاقات کو پسند کرتا ہوں، نہ ہی (حق وباطل کو) خلط ملط کرنے والوں سے تعلُّق رکھنا چاہتا ہوں، نہ دھوکا دہی کرنے والوں سے کلام کرنا، نہ ہی غرور کرنے والوں سے قرب رکھنا چاہتا ہوں، نہ باطل لوگوں کی ہم نشینی اور نہ ہی شر پسندوں سے تعلُّق رکھنا چاہتا ہوں۔

اے میرے اولیا! میرے پاس تمہارے لئے بہترین بدلہ ہے۔میری عطا تمہارے لئے عمدہ ترین عطا ہوگی۔میرا خرچ تمہارے لئے افضل ترین خرچ ہوگا۔میرا فضل تم پر سب سے زیادہ ہوگا۔میرا معاملہ تمہارے لئے پورا پورا ہوگا اور میرا مطالبہ تمہارے لئے شدید ترین ہوگا۔میں دلوں کا انتخاب کرنے والا، تمام غیبوں کو جاننے والا، تمام حرکات کو دیکھنے والا، تمام لحات کو مُلَاحَظَہ فرمانے والا، دلوں کو دیکھنے والا اور میدانِ فکر سے باخبر ہوں پس تم میری طرف بلانے والے بن جاؤ! میرے سوا کوئی بھی بادشاہ تمہارے لئے گھبراہٹ کا باعث نہ بنے۔لہٰذا جو تم سے دشمنی رکھے گا میں اس سے عداوت رکھوں گا۔جو تم سے دوستی رکھے گا میں اسے دوست رکھوں گا۔جو تمہیں تکلیف دے گا میں اسے ہلاک کردوں گا۔جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں اسے اس کا صلہ عطا کروں گا اور جو تمہیں چھوڑ دے گا میں اسے محتاج کردوں گا۔‘‘ (1)

---

(1)......تاریخ بغداد، الرقم ٤٤٩٧ ذوالنون بن ابراهيم، ج٨، ص ٣٩١، مختصرًا بتغيرٍ.

اَحکاماتِ الٰہی کی پابندی:

(۹)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اوراس کی محبت میں مستغرق رہتے اوراس کے حکم کی پابندی کرتے ہیں۔

{23}......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: حضرت موسیٰ (عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام) نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشادفرمایا: ''وہ شخص جو میری رضا حاصل کرنے کے لئے اس طرح تیزی کرتا ہے جس طرح گِدھ اپنی خواہش کی طرف تیزی کرتا ہے۔ جو میرے نیک بندوں سے اس طرح محبت کرتا ہے جس طرح بچہ لوگوں سے محبت کرتا ہے اور وہ جو میرے اَحکامات کی خِلاف ورزی پر اس طرح غضبناک ہوتا ہے جس طرح چیتا اپنے لئے غضبناک ہوتا ہے کہ جب چیتا غصہ میں آتا ہے تو وہ لوگوں کے قلیل وکثیر ہونے کی پرواہ نہیں کرتا۔'' (1)

{24}......حضرت سیِّدُ نا ذوالنون مصری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں بعض اس کے برگزیدہ اورنیک بندے ہیں۔ پوچھا گیا: ''اے ابوفیض رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه! ان کی علامت کیا ہے؟'' فرمایا: ''جب بندہ راحت کو ترک کر کے طاعت وعبادت میں بھرپور کوشش کرے اور قدر ومنزلت کے نہ ہونے کو پسند کرے۔ پھر آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے یہ اشعار پڑھے:

مَنَعَ الْقُرْاٰنُ بِوَعْدِهٖ وَوَعِیْدِهٖ   مَقِیْلُ الْعُیُوْنِ بِلَیْلِهَا اَنْ تَهْجَعَا

فَهِمُوْا عَنِ الْمَلِكِ الْكَرِیْمِ كَلَامَهٗ   فَهْمًا تَذِلُّ لَهُ الرِّقَابُ وَتَخْضَعَا

ترجمہ: (۱)......قرآن نے اپنے وعدہ ووعید کے ساتھ ہر برائی سے روک دیا۔ رات کو آنکھوں کی نیند غائب ہوگئی۔

(۲)......انہوں نے کریم بادشاہ کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ اس کے آگے ان کی گردنیں جھک گئیں۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: ''اے ابوفیض رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! یہ کون لوگ ہیں؟'' آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سواریوں کو پیشانی کا

---

(1)......المعجم الاوسط، الحدیث: ۱۸۳۹، ج۱، ص۴۹۸۔

تکیہ اور مٹی کو پہلوؤں کا بچھونا بنالیا۔قرآن پاک ان کے گوشت وخون میں ایسا بس گیا کہ انہیں بیویوں سے دور کر کے ساری رات سفر میں رکھا۔انہوں نے قرآن پاک کو اپنے دلوں پر رکھا تو وہ نرم ہو گئے۔سینوں سے لگایا تو وہ کشادہ ہو گئے۔اس کی برکت سے ان کی پریشانیوں اور غموں کے بادل چھٹ گئے۔انہوں نے قرآن پاک کو اپنی تاریکیوں کے لئے چراغ،اور (قرآنِ پاک کی تلاوت کو اس طرح اپنے لئے لازم کرلیا جس طرح) سونے کے لئے بچھونا لازم ہے۔ اپنے راستے کے لئے رہنما اور اپنی حجت کے لئے کامیابی بنالیا۔لوگ خوشیاں مناتے ہیں جبکہ یہ غمگین رہا کرتے ہیں۔ لوگ سورہے ہوتے ہیں لیکن یہ بیدار رہتے ہیں۔لوگ کھاتے پیتے ہیں اور یہ روزے رکھتے ہیں۔لوگ (قبر وحشر سے غافل ہوتے اور) بے خوف رہتے ہیں جبکہ یہ (قبر وحشر کے معاملات سے) خوفزدہ رہتے ہیں۔یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور اس کی نافرمانیوں سے بچتے،گھبرائے رہتے اور نیک اعمال میں خوب مشقت اُٹھاتے ہیں۔عمل کے فوت ہو جانے کے ڈر سے اسے جلد ہی ادا کر لیتے اور ہر دم موت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ان کے نزدیک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دردناک عذاب کے خوف اور وعدہ کئے گئے عظیم الشان ثواب کی وجہ سے موت کوئی چھوٹا معاملہ نہیں ہے۔یہ قرآن حکیم کے راستوں پر گامزن اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قربانی پیش کرنے کے معاملے میں مخلص ہیں۔یہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے نور سے منور اور اس بات کے منتظر ہیں کہ قرآن کریم ان کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں اور عہدوں کو پورا کرے،اپنی سعادت کے مقام میں انہیں ٹھہرائے اور اپنی وعیدوں سے انہیں امن بخشے۔چنانچہ،یہ لوگ قرآن پاک کے ذریعے اپنی خواہشات اور خوبصورت حوروں کو پا کر ہلاکتوں اور برے انجام سے مامون ہو گئے کیونکہ انہوں نے دنیا کی رونقوں کو غضبناک نگاہوں سے ترک کر کے رضامندی والی آنکھوں سے آخرت کے ثواب کی طرف دیکھا۔نیز فناء ہونے والی (دنیا) کے بدلے ہمیشہ رہنے والی (آخرت) کو خرید لیا۔انہوں نے کتنی اچھی تجارت کی،کہ دونوں جہاں میں نفع پایا اور دنیا وآخرت کی بھلائیاں جمع کیں۔کامل طور سے فضیلتوں کو پانے میں کامیاب ہوئے۔کچھ دن صبر کر کے اپنی منزلوں تک پہنچ گئے۔عذاب والے دن کے خوف سے کم مال وزر پر ہی قناعت کر کے زندگی کے ایام گزار دیئے۔مہلت کے دنوں میں بھلائی کی طرف جلدی کی۔حوادثِ زمانہ کے خوف سے نیکیوں میں تیزی دکھائی۔اپنی زندگی کھیل کود میں گنوانے کے بجائے باقی رہنے والی نیکیوں کے حصول کے لئے مشقتیں اُٹھائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!عبادت کی تھکاوٹ نے ان کی قوت کمزور کردی اور مشقت نے ان کی رنگت بدل ڈالی۔

انہوں نے بھڑ کنے والی (جہنم کی) آگ کو یاد رکھا، نیکیوں کی طرف جلدی کی اور لہو ولعب سے دور رہے۔ شک اور بد کلامی سے بری ہو گئے وہ فَصِیۡحُ اللِّسَان گونگے اور دیکھنے والے اندھے ہیں ان کی صفات بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔ ان کی بدولت مصیبتیں ٹلتیں اور برکتیں اُترتی ہیں۔ وہ زبان وذوق میں سب سے میٹھے اور عہد و پیمان کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔ مخلوق کے لئے چراغ، شہروں کے منارے، تاریکیوں میں روشنی کا منبع، رحمت کی کانیں، حکمت کے چشمے اور اُمت کے ستون ہیں، بستروں سے ان کے پہلو جدا رہتے ہیں۔ وہ لوگوں کی معذرت کو سب سے زیادہ قبول کرنے والے، سب سے زیادہ معاف کرنے والے اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ثواب کی طرف مشتاق دلوں سے ٹکٹکی باندھی۔ آنکھوں اور موافقت کرنے والے اعمال سے دیکھا۔ ان کی سواریاں دنیا سے دور ہو گئیں۔ انہوں نے دنیا سے اپنی اُمیدوں کو ختم کر لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف نے ان کے مالوں میں ان کی کوئی رغبت وخواہش نہ چھوڑی لہٰذا تو دیکھے گا کہ انہیں نہ تو مال جمع کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی اون وغیرہ کے ریشمی لباس کی تمنا کرتے ہیں۔ نہ تو عمدہ سواریوں کے دلدادہ ہوتے ہیں اور نہ ہی محلات کو پختہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ جی ہاں! انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے دیکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف الہام فرمایا۔ ان کی معرفت نے انہیں صبر پر آمادہ کیا۔ انہوں نے اپنے جسموں کو محرمات کے ارتکاب اور اپنے ہاتھوں کو انواع واقسام کے کھانوں سے باز رکھا۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر سیدھے راستے پر گامزن اور ہدایت کے لئے آمادہ رہے اور دنیا والوں کے ساتھ ان کی آخرت بہتر بنانے کے لئے شریک ہوئے۔ مصیبتوں پر صبر کیا۔ امیدوں کا گلا گھونٹا۔ موت اور اس کی سختیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے ڈر گئے۔ قبر اور اس کی تنگی، منکر نکیر اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ، سوال وجواب سے خوفزدہ رہے اور اپنے مالک رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے رہے۔''

رُشد وہدایت کے چراغ:

(۱۰)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام تاریکیوں کے لئے چراغ، رُشد وہدایت کے چراغ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص راز دار اور ہر تصنُّع وبناوٹ سے پاک مخلص بندے ہیں۔ چنانچہ،

{25}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت

سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ،حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے اور انہیں روتا ہوا دیکھ کر وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کی: میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو متقی و پرہیزگار اور ایسے گمنام ہیں کہ جب لوگوں میں موجود نہ ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر موجود ہوں تو پہچانا نہ جائے۔ یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔''[1]

{26}......رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اَقدس میں حاضر تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اخلاص والوں کے لئے بشارت ہو، یہی لوگ چراغِ ہدایت اور انہی کی بدولت تاریک فتنے چھٹ جاتے ہیں۔''[2]

سایۂ رحمت کی طرف سبقت کرنے والے:

(۱۱)......اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رسی کو تھامنے والے، اس کے فضل کے متلاشی اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ،

{27}......اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سایۂ رحمت کی طرف سبقت لے جانے والے کون لوگ ہیں؟'' صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''اللہ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں حق بات کہی جائے تو قبول کرتے، جب ان سے سوال کیا جائے تو خرچ کرتے اور لوگوں کے لئے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔''[3]

---

[1]......المعجم الاوسط،الحدیث: ٤٩٥٠،ج٣،ص٤٠٣.

[2]......شعب الایمان للبیھقی، باب فی اخلاص العمل للّٰہ وترك الریاء،الحدیث:٦٨٦١،ج٥،ص٣٤٣۔
فردوس الاخبار للدیلمی، باب الطاء ، الحدیث:٣٧٤٩،ج٢،ص٤٧ .

[3]......المسندللامام احمدبن حنبل،مسندالسیدة عائشة،الحدیث:٢٤٤٣٣،ج٩،ص٣٣٦ .

اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی خلوت وجلوت:

(۱۲)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام جلوت (یعنی محافل) میں خوش وخرم اور خلوت میں افسردہ رہتے ہیں، اشتیاقِ ملاقات ان کی روح کی خوشی بڑھاتا اور ہجر وفراق کا ڈر انہیں افسردہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ،

{28}......حضرت سیِّدُنا عِیَاض بن غَنْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے بلند درجات میں ملائکہ مقربین نے بتایا کہ میری اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی وسعتِ رحمت پر اعلانیہ خوشی کا اظہار کرتے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کی شدت کے خوف سے پوشیدہ طور پر روتے ہیں۔ وہ اس کے پاکیزہ گھروں میں صبح وشام اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے اپنی زبانوں کے ساتھ امید وڈر کی حالت میں اسے پکارتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو بلند وپست کر کے اس سے سوال کرتے ہیں۔ اپنے دلوں کے ساتھ اول وآخر اسی کے مشتاق رہتے ہیں۔ ان کا بوجھ لوگوں کے نزدیک تو ہلکا لیکن ان کے اپنے نزدیک بھاری ہے۔ وہ زمین پر ننگے پاؤں چیونٹی کی طرح عاجزی وانکساری سے پرسکون انداز سے چلتے ہیں۔ وسیلہ کے ذریعے قربِ الٰہی پاتے، بوسیدہ کپڑے پہنتے، حق کی اتباع کرتے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے گواہ ونگہبان فرشتے مقرر ہوتے اور ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ظاہر ہوتی ہیں وہ لوگ نورِ فراست سے بندوں کو جان لیتے اور دنیا میں غور وفکر کرتے ہیں۔ ان کے جسم زمین پر تو آنکھیں آسمان میں، پاؤں زمین پر تو دل آسمان میں، نفس زمین پر تو دل عرش کے پاس ہوتے ہیں۔ ان کی روحیں دنیا میں ہوتی ہیں جبکہ عقلیں فکرِ آخرت میں مصروف رہتی ہیں۔ چنانچہ، ان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ امید وخواہش کرتے ہیں۔ ان کی قبریں دنیا میں لیکن ان کا مقام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾

(پ۱۳، ابراھیم: ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔ (1)

......المستدرك، كتاب الهجرة، باب وصف اهل الصفة، الحديث: ٤٣٥٠، ج٣، ص٥٥٤.

حقوق الٰہی کی ادائیگی میں جلدی:

(۱۳)......اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نہ تو حقوق کی ادائیگی میں تاخیر کرتے ہیں اور نہ ہی طاعات بجالانے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ چنانچہ،

{29}......حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعث نُزُولِ سکینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے تین حُقُوق ہیں۔ **پہلا حق** یہ ہے کہ جب بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی حق اپنے اوپر آتا دیکھے تو اس کی ادائیگی کل پر نہ چھوڑے کیونکہ اسے خبر نہیں کہ وہ کل تک زندہ رہے گا یا نہیں۔ **دوسرا حق** یہ ہے کہ بندہ اِعلانیہ کئے جانے والے نیک عمل کو ان لوگوں کے سامنے کرے جو اسے پوشیدہ طور پر (یعنی لوگوں سے چھپ کر) کرتے ہیں اور **تیسرا حق** یہ ہے کہ اپنے عمل کے ساتھ ساتھ اپنی نیک اُمیدوں کے حُصُول کی کوشش جاری رکھے۔''

اس کے بعد حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے دست مبارک سے تین کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی ایسا ہوتا ہے۔''(1)

{30}......حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ خاص بندے ایسے ہیں جنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جنت کے بلند مقام پر فائز فرمائے گا اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! وہ لوگ سب سے زیادہ عقل مند کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور ان اعمال کو بجالانے میں جلدی کرتے ہیں جو رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا باعث ہیں وہ دنیائے فانی، اس کی سرداری اور (دُنیاوی) نعمتوں سے بے رغبتی کرتے ہیں۔ دُنیا ان کے نزدیک ذلیل وحقیر ہے۔ پس وہ لوگ تھوڑی مشقت برداشت کرکے طویل آرام حاصل کرتے ہیں۔''(2)

---

(1)......المعجم الاوسط، الحديث: ٦١٣٧، ج٤، ص٣٢٩.

(2)......مسندالحارث، كتاب الادب، باب ماجاء فى العقل، الحديث: ٨٤٤، ج٢، ص٨١٤.

تَصَوُّف کی تحقیق

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''ہم نے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے چند مناقب اور اَصفیاء کے کچھ مراتب بیان کر دیئے ہیں اور جہاں تک تصوُّف کا تعلُّق ہے تو محققین و مدققین فرماتے ہیں کہ ''تصوُّف ''صَفَاءٌ''اور ''وَفَاءٌ'' سے مشتق ہے اور لغوی حقائق کے اعتبار سے چار چیزوں میں سے کسی ایک سے مُشْتَق ہے (۱) تصوُّف ''صُوْفَانَۃٌ'' سے مُشْتَق ہے جس کے معنی سبزی اور گرد و غبار کے ہیں یا (۲) ''صُوْفَۃٌ'' سے مُشْتَق ہے۔ پہلے زمانے میں ''صوفۃ'' نامی ایک قبیلہ تھا جو حاجیوں کی دیکھ بھال کرتا اور کَعْبَۃُ اللّٰہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًاوَّ تَکْرِیْمًا کی خدمات سرانجام دیتا تھا۔ یا (۳) یہ ''صُوْفَۃُ الْقَفَا'' سے مُشْتَق ہے۔ جس کا معنی گدی پر اُگنے والے بال ہیں۔ یا پھر (۴) تصوُّف ''صُوْفٌ'' سے بنا ہے جس کے معنی بھیڑ کی اُون کے ہیں۔

تصوُّف کے پہلے معنی کی تحقیق:

اگر تصوُّف کو ''صُوْفَانَۃٌ'' سے ماخوذ مانا جائے جس کے معنی سبزی کے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگوں کا اس چیز (یعنی سبزی وغیرہ) پر اکتفا کرنا کہ جسے ایک ہی خدا عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا ہے اور جس میں دوسری مخلوق کو تکلیف دیئے بغیر اپنی ضرورت پوری کر لی جاتی ہے۔ پس اُنہوں نے اس سبزی پر جو لوگوں کے کھانے کے لئے پیدا کی گئی ہے اس طرح قناعت کی جس طرح پاکیزہ و پارسا لوگ قناعت کرتے ہیں اور جس طرح تمام مہاجرین نے اپنے ابتدائی احوال میں قناعت اختیار کی۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے۔ چنانچہ،

{31}......حضرت سیِّدُنا قیس بن ابی حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اہلِ عرب میں سب سے پہلے جس نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں تیر چلایا وہ میں ہوں اور بلاشبہ ہم رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں شرکت کیا کرتے تھے اور حالت یہ ہوتی تھی کہ ہمارے پاس انگور اور بیری کے پتوں کے سوا کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ پتے کھا کھا کر ہماری باچھیں زخمی ہو جاتیں اور ہم اس طرح پاخانہ کرتے جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے۔'' (1)

......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر، الحدیث:۷۴۳۳/۷۴۳۵، ص۱۱۹۲۔
صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش...... الخ، الحدیث:۶۴۵۳، ص۵۴۲.

تصوُّف کے دوسرے معنی کی تحقیق:

اور اگر تصوُّف کو ''صُوفَۃٌ'' سے مُشْتَق مانا جائے جو کہ (حاجیوں اور حرم شریف کی خدمت پر مامور ایک) قبیلہ ہے تو اس صورت میں ''صوفی'' سے مراد وہ ہوگا جو دنیا کے رنج وغم سے چھٹکارا حاصل کر کے اپنے مال سے فائدہ اٹھا کر اسے اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے ہدایت پر ہونے کی وجہ سے ہلاکتوں سے محفوظ رہتا، نیکیوں میں کوشش کرتا، اپنی زندگی کے لمحات کو غنیمت جان کر اس میں اپنی آخرت کے لئے اچھے اَعمال کا زادِراہ اکٹھا کر لیتا اور اپنے اوقات کی حفاظت کرتا ہے اور یوں وہ برگزیدہ لوگوں کے راستے پر چل کر موت کی سختیوں اور ہلاکتوں سے نجات پالیتا ہے۔ چنانچہ،

{32}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے علی! جب لوگ نیکی کے دروازوں کے ذریعے اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کریں تو تُم عقل کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرو کہ اس طرح تم لوگوں سے دَرَجات میں بڑھ جاؤ گے اور یہ دنیا میں لوگوں کے نزدیک بلند مرتبہ اور آخرت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب کا باعث ہے۔'' (1)

{33}......حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر تھا۔ میں نے اِستفسار کیا: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفوں میں کیا تھا؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس میں ہر قسم کی مثالیں تھیں ان میں یہ بھی تھا کہ عمل کرنے والا جب تک عقل کے معاملے میں مغلوب نہ ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اوقات کو اس طرح تقسیم کرے کہ ایک وقت میں اپنے پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کرے۔ ایک وقت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے، ایک وقت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں غور و فکر کرے اور ایک وقت میں اپنے کھانے پینے کی حاجات کو پورا کرے۔'' (2)

(1)......الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذلك...... الخ،الحدیث:٢٥٦،ج١،ص٢٨٦.

(2)......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان،کتاب البر والاحسان،الحدیث:٣٦٢،ج١،ص٢٨٨،بتغیر.

تصوُّف کے تیسرے معنی کی تحقیق:

اگر تصوُّف "صُوفَةُ الْقَفَا" (جس کا معنی گدی کے بال ہے) سے مُشْتَق ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ صوفی خالق عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا اور مخلوق سے منہ موڑ لیتا ہے نیز وہ مخلوق سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتا ہے اور نہ ہی حق سے پھرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ،

{34}......حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب آگ کے دن حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو آگ کے پاس لایا گیا تو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے آگ کی طرف دیکھ کر ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' پڑھا۔'' یعنی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز ہے۔''[1]

{35}......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے ''حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' پڑھا یعنی مجھے اللہ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز ہے۔''[2]

{36}......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے کہا: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ وَاحِدٌ فِی السَّمَآءِ وَاَنَا فِی الْاَرْضِ وَاحِدٌ اَعْبُدُکَ'' یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری آسمان پر حکومت ہے اور میں زمین میں اکیلا تیری عبادت کرنے والا ہوں۔''[3]

{37}......حضرت سیِّدُنا نَوف بِکَالِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! زمین میں میرے سوا کوئی تیری عبادت کرنے والا نہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے 3 ہزار فرشتے اتارے اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے 3 دن تک ان فرشتوں

[1] ......معجم شیوخ أبی بکر الإسماعیلی، باب العین، الحدیث: ٣٢٧، ج١، ص٤٩٥.

[2] ......تاریخ بغداد، الرقم ٤٧٢٨ سھل بن سورین المدائنی، ج ٩، ص ١١٩.

[3] ......تاریخ بغداد، الرقم ٥٤٨٥ عبید اللہ بن عبد اللہ بن محمد، ج ١٠، ص ٣٤٤.

کی امامت فرمائی۔'' [1]

{38 }......حضرت سیِّدُ نا بکر بن عبد اللہ مُزَنی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الغَنِی فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو ساری مخلوق نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجاء کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا خلیل آگ میں ڈالا جارہا ہے ہمیں آگ بجھانے کی اجازت عطا فرما!'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''وہ میرا خلیل ہے اور اس وقت زمین میں اس کے سوا میرا کوئی خلیل نہیں۔ میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں ہے۔ اگر وہ تم سے مدد چاہتے ہیں تو تم اس کی مدد کرو ورنہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔'' پھر بارش پر مقرر فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرا خلیل آگ میں ڈالا جارہا ہے مجھے اجازت عطا فرما کہ میں بارش کے ذریعے آگ کو بجھا دوں!'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''وہ میرا خلیل ہے اور اس وقت زمین میں اس کے سوا میرا کوئی خلیل نہیں اور میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں اگر وہ تجھ سے مدد چاہتے ہیں تو اس کی مدد کرو ورنہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ چنانچہ، جب حضرت سیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو آپ عَلَیہِ السَّلَام نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آگ کو حکم ارشاد فرمایا:

یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔ (پ۱۷، الانبیاء:۶۹)

تو اس دن مشرق ومغرب کے تمام لوگوں پر آگ ٹھنڈی ہوگئی اور اس سے بکری کا ایک پایہ بھی نہ پک سکا۔'' [2]

{39 }......حضرت سیِّدُ نا مقاتل وسعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہِمَا فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کو آگ میں ڈالنے کے لئے لایا گیا تو آپ عَلَیہِ السَّلَام کے کپڑے اُتار لئے گئے اور رسی سے باندھ کر مِنْجَنِیق میں ڈالا گیا تو آسمان، زمین، پہاڑ، سورج، چاند، عرش، کرسی، بادل، ہوا اور فرشتے رو دیئے اور سب نے مل کر عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندۂ خاص کو آگ میں ڈالا جارہا ہے ہمیں اس کی مدد کرنے کی اجازت عطا فرما۔ آگ نے روتے ہوئے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے بنی آدم کے لئے مسخر کیا اور تیرا بندۂ خاص میرے

---

[1] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابراهيم الخليل، الحديث: ٤١٦، ص ١١٤.

[2] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابراهيم الخليل، الحديث: ٤١٧، ص ١١٥.

ذریعے جلایا جارہا ہے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سب سے ارشاد فرمایا: ''میرے بندے نے میری عبادت کی اور میری ہی وجہ سے اسے تکلیف دی جارہی ہے اگر وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں گا اور اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تو تم اس کی مدد کرسکتے ہو۔'' چنانچہ، جب حضرت سَیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ کی طرف پھینکا گیا تو منجنیق اور آگ کے درمیان حضرت سَیِّدُ نا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! آپ پر سلام ہو میں جبریل ہوں، کیا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کوئی حاجت ہے؟'' حضرت سَیِّدُ نا ابرہیم خلیل اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''ہے، مگر تم سے نہیں۔ مجھے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف حاجت ہے۔'' پھر جب حضرت سَیِّدُ نا ابراہیم خلیل اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈال دیا گیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام آگ تک پہنچیں اس سے پہلے ہی حضرت سَیِّدُ نا اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام پہنچ گئے اور آگ کو رسیوں پر مسلط کردیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آگ کو حکم دیا:

یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾ (پ۱۷، الانبیاء:۶۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔

حکمِ خداوندی پاتے ہی وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی اور ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ اگر اس کے ساتھ ''وَسَلٰمًا'' لفظ نہ فرمایا جاتا تو سخت سردی کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اعضائے مبارکہ سُکڑ جاتے۔'' (1)

{40}......حضرت سَیِّدُ نا مِنْہَال بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُ نا ابراہیم خلیل اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس آگ میں رہے اور میں یہ نہیں جانتا کہ 40 دن رہے یا 50 دن، البتہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: ''جب میں آگ میں تھا (تو اس میں اتنے اچھے دن گزرے کہ) مجھے زندگی میں ان سے بڑھ کر اچھے دن رات میسر نہیں آئے میں چاہتا تھا کہ میری ساری زندگی اسی آگ میں گزر جائے۔'' (2)

تَصَوُّف کے چوتھے معنی کی تحقیق:

اگر تَصَوُّف کو معروف لفظ ''صُوف''، جس کا معنی اُون ہے، سے مشتق مانا جائے تو پھر صوفیہ کو صوفی کہنے کی وجہ یہ

(1)......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، ابراھیم، ج٦، ص١٨٢۔

(2)......المرجع السابق، ص١٩١۔

ہوگی کہ وہ اُون کا لباس پہنتے ہیں کیونکہ اس کو بنانے میں انسان کو کوئی مشقت نہیں ہوتی اور سرکش نفس اُون کا لباس پہننے سے فرمانبردار ہو جاتا ہے اور ذلت و رسوائی کا سامنا ہونے سے اس کا غرور و تکبر ٹوٹ جاتا ہے اور انسان قناعت کا عادی بن جاتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: ''ہم نے اپنی کتاب ''لُبْسُ الصُّوف'' میں اس کی مثالیں احسن انداز سے ذکر کر دی ہیں اور تصوُّف کے متعلق محققین کے کئی مسائل کو ہم نے ایک اور کتاب میں بیان کیا ہے اور عنقریب یہاں بھی ان میں سے بعض کو ذکر کریں گے۔''

سُنّی اور صوفی کی تعریف:

{41} ......حضرت سیِّدُنا امام جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ''جو شخص رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری اَحوال کے مطابق زندگی گزارے وہ سنی (یعنی سنت کا پیروکار) ہے اور جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے باطنی اَحوال کے مطابق زندگی گزارے وہ صوفی ہے۔'' اور باطنی زندگی سے حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مراد رحمتِ عالَم، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ اَخلاق اور آخرت کو اختیار کرنا ہے۔ پس جو شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ سے اپنے آپ کو مزین کرے اور جس چیز کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اختیار فرمایا اسے اختیار کرے، جس چیز میں رغبت رکھی اس میں رغبت رکھے، جن چیزوں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجتناب فرمایا ان سے اجتناب کرتا رہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن کاموں کی ترغیب دلائی انہیں تھام لے تو بے شک وہ گندگی سے پاک وصاف ہو کر غیر سے نجات پا گیا۔ اور جو شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستہ سے ہٹ کر اپنے نفس کی پیروی کرنے اور اپنے پیٹ و شرمگاہ کی خواہشات کو پورا کرنے میں مشغول رہا تو ایسا شخص تصوُّف سے عاری، نادانی میں کوشاں اور آنے والے خطرناک احوال سے غافل ہے۔

عقلمند کون ہے؟

{42} ......حضرت سیِّدُنا ابوسُوَید بن غَفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ باہر تشریف لائے تو حضور نبیٔ دوجہان، سرورِ کون ومکان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس چیز کے ساتھ مبعوث کیا گیا؟'' ارشاد فرمایا: عقل کے ساتھ۔ عرض کی: ''ہم کس طرح عقل اختیار کر سکتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''بے شک عقل کی کوئی انتہا نہیں لیکن جس شخص نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام سمجھا اسے عقلمند کہا جاتا ہے اگر وہ اس کے بعد مزید راہِ خدا میں کوشش کرے تو اسے عابد کہا جاتا ہے اس کے بعد مزید کوشش کرے تو اسے جوّاد کہا جاتا ہے مگر جو شخص عبادت میں کوشش کرے اور نیکی کی راہ میں تکالیف پر صبر کرے لیکن عقل کا سہارا نہ لے جو اسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی اتباع کی طرف رہنمائی کرے اور اس کی منع کردہ اشیاء سے باز رکھے تو یہی لوگ ہیں جو بدترین اعمال والے ہیں جن کی دنیا میں کی گئی کوششیں بیکار گئیں حالانکہ اپنے گمان میں وہ اچھے اعمال کرنے والے تھے۔'' [1]

عقل کے 3 حصے:

{43} ......حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے عقل کو 3 حصوں میں تقسیم فرمایا ہے جس شخص میں وہ تینوں حصے ہوں وہ کامل عقل والا ہے اور جس شخص میں کوئی حصہ نہ ہو اس میں کچھ عقل نہیں (وہ تین حصے یہ ہیں) (۱)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حُسنِ معرفت (۲)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حُسنِ طاعت اور (۳)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام پر حُسنِ صبر۔'' [2]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''ایسے شخص کو تصوُّف کی طرف کیسے منسوب کیا جائے کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفتِ حقیقی سے اس کا واسطہ پڑے تو وہ اس میں دوسری باتیں ملا دے اور جب اس سے طاعتِ الٰہی کے لوازمات کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ان سے جاہل ہو اور دوسرے کو پاگل بنادے اور جب ایسی مشقت میں مبتلا ہو جس پر صبر کرنا ضروری ہے تو بے صبری کا مظاہرہ کرے۔''

---

[1] ......مسندالحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، الحدیث: ۸۳۲، ج۲، ص ۸۱۰.

[2] ......مسندالحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، الحدیث: ۸۱۰، ج۲، ص ۸۰۰.

صُوفی اورتَصَوُّف کے مُتَعلِّق اَقوال

علمائے تَصَوُّف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعَالٰی نے تصوُّف کے بارے میں کلام کیا ہے اوراس کی حُدُود، معانی، اقسام ومبانی کے بارے میں وضاحت کی ہے۔ چنانچہ،

تصوُّف کے 10 معانی:

{44}......حضرت سیِّدُنا اَزدیار بن سلیمان فارسی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْکَافِی سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا جنید بن محمد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الصَّمَد سے تصوُّف کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ''تصوُّف ایک ایسا نام ہے جو 10 معانی پر مشتمل ہے:

(۱)......دُنیا کی ہر شے میں کثرت کی بجائے قلت پر اِکتفا کرنا۔

(۲)......اَسباب پر بھروسا کرنے کی بجائے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر دل سے اعتماد رکھنا۔

(۳)......صحت وتندرستی میں نفلی عبادات میں رغبت رکھنا۔

(۴)......دنیا چھوٹ جانے پر بھیک مانگنے اورشکوہ وشکایت کرنے کے بجائے صبر کرنا۔

(۵)......کسی چیز کے پائے جانے کے باوجود استعمال کے وقت تمیز رکھنا۔

(۶)......ساری مشغولیات ترک کرکے ذکر اللّٰہ میں مشغول رہنا۔

(۷)......تمام اذکار کے مقابلے میں ذکرِ خفی کرنا۔

(۸)......وساوس کے باوجود اِخلاص پر ثابت قدم رہنا۔

(۹)......شک کے باوجود یقین کو متزلزل نہ ہونے دینا۔

(۱۰)......اضطراب ووحشت کے وقت اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوکر سکون حاصل کرنا۔

پس جس شخص میں یہ صفات پائی جائیں وہ صوفی کہلانے کا مستحق ہے ورنہ وہ جھوٹا ہے۔''

صوفی، حقائق سے پردہ اُٹھاتا ہے:

{45}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محمد بن میمون رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا

ذوالنون مصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے صوفی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''صوفی وہ ہے کہ جب گفتگو کرے تو حقائق سے پردہ اٹھائے اگر خاموش ہو تو اس کے اعضاء دنیا سے ترکِ تعلُّق کی گواہی دیں۔''[1]

{46}......حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو حسن مُزَیِّن رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: ''تصوُّف ایسی قمیص ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کو پہنائی ہے اگر وہ اس پر شکر ادا کریں تو ٹھیک ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بارے میں مواخذہ فرمائے گا۔''

{47}......حضرت سیِّدُنا خواص عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَھَّاب سے سوال ہوا کہ تصوُّف کیا ہے؟ فرمایا: ''یہ ایک ایسا نام ہے جس کی آڑ لے کر انسان عام لوگوں سے اوجھل ہو جاتا ہے سوائے اہلِ معرفت کے اور یہ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔''

{48}......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن مُشَاقِف رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا جنید بن محمد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے تصوُّف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''ہر بری عادت کو ترک کر دینا اور ہر اچھی عادت کو اپنا لینا تصوُّف ہے۔''[2]

عارف اور صوفی کی علامات و صفات:

{49}......حضرت سیِّدُنا ابو حسن فَرۡغَانی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَنِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابوبکر شبلی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی سے عارف کی علامت دریافت کی تو فرمایا: ''عارف کا سینہ کھلا ہوتا ہے، دل زخمی اور جسم بے حال ہوتا ہے۔'' پھر میں نے پوچھا: ''یہ تو عارف کی علامت ہے، لیکن عارف کون ہے؟'' تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ارشاد فرمایا: ''عارف وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی مراد کو پہچان کر اس کے اَحکامات پر عمل کرے، جس چیز سے اس نے منع فرمایا اس سے رک جائے اور اس کے بندوں کو اس کی طرف بلائے۔'' ابو حسن فَرۡغَانی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَنِی فرماتے ہیں: ''میں نے پھر پوچھا: ''صوفی کون ہے؟'' فرمایا: ''جس نے اپنے دل کی صفائی کی ہو اور اس کا دل صاف ہو گیا ہو اور حضور نبی مُکَرَّم، نُوۡرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلا، دنیا کو اپنے پیچھے پھینکا اور خواہشات کو جفا کا مزہ چکھایا۔''

---

[1] ......تاریخ بغداد ،الرقم۵۲۲۸عبد اللہ بن محمد بن میمون ،ج۱۰،ص۱۰٦.

[2] ......الرسالۃ القشیریۃ ،باب التصوف ،ص۳۱۲.

میں نے عرض کی: ''یہ صوفی ہے تو پھر تصوُّف کیا ہے؟'' فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوکر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور تکلف سے بچنا۔'' میں نے پوچھا: ''اس سے بہتر تصوُّف کیا ہے؟'' فرمایا: ''دل کے صاف کرنے کا معاملہ عَلَّامُ الْغُیُوْب عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کرنا۔'' میں نے عرض کی: ''اس سے بہتر تصوُّف کیا ہے؟'' فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعظیم کرنا اور اس کے بندوں پر مہربانی کرنا۔'' میں نے پوچھا: ''اس سے بہتر صوفی کی کیا صفات ہیں؟'' فرمایا: ''جو گندگی سے پاک ہوکر اور بخل سے نجات پا کر فکرِ الٰہی سے بھر گیا ہو اور اس کے نزدیک سونے اور مٹی کی حیثیت برابر ہو۔''[1]

{50}......حضرت سیِّدُنا نصر بن ابی نصر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا علی بن محمد مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا سری سَقَطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے پوچھا گیا: ''تصوُّف کیا ہے؟'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تصوُّف ایسے اَخلاقِ کریمہ (یعنی اچھی عادات وصفات) کا نام ہے جو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معزز لوگوں کو عطا فرماتا ہے۔''[2]

{51}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مجیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُجِیْب سے صوفی کے متعلق پوچھا گیا: تو فرمایا: ''صوفی اپنے نفس کو ذبح کرنے والا، اپنی خواہشات کو رسوا کرنے والا، اپنے دشمن (شیطان) کو نقصان پہنچانے والا، مخلوق کو نصیحت کرنے اور ہمیشہ خوفِ خدا رکھنے والا ہوتا ہے۔ عمل کو ٹھیک طور انجام دیتا اور اُمیدوں سے دور رہتا ہے، بگاڑ دور کرتا اور لغزشوں سے درگزر کرتا ہے۔ اس کا عذر سرمایہ، اس کا ہنر غم، اس کی زندگی سراپا قناعت، حق کو پہچاننے والا، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دروازے پر ڈیرہ جمانے والا، ہر چیز سے بے نیاز رہنے والا، نیکی کی کاشت کرنے والا، محبت کا درخت لگانے والا اور اپنے وعدہ کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔''

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''میں نے اس کتاب کے علاوہ دوسری کتاب میں مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے تصوف کے متعلق کثیر جوابات اور مختلف عبارتوں کو

---

[1] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم۳۰۳۷۔الشبلی دُلَف بن جَحْدر، ج۱۲، ص۵۰۔

[2] الزہد الکبیر للبیہقی، فصل فی قصر الامل و المبادرۃ......الخ، الحدیث: ۷۵۶ / ۷۵۷، ص۲۸۹، مختصرًا۔

......الرسالۃ القشیریۃ، باب التصوف، ص۳۱۳، بتغیرٍ۔

ذکر کردیا ہے جن میں سے ہر ایک نے تصوف کو اپنے حال کے مطابق بیان کیا ہے۔

کلام صوفیہ کی تین اَقسام

صوفیہ کا کلام تین اقسام پر مشتمل ہوتا ہے:

(۱)......توحید کی دعوت دینا۔(۲)......مراد و مراتب کے بارے میں کلام کرنا۔

(۳)......مرید اور اس کے احوال کے بارے میں کلام کرنا۔

پھر ہر قسم بے شمار مسائل وفروعات پر مشتمل ہے لہٰذا صوفیہ کا سب سے پہلا اُصول اللہ تبارک وتعالٰی کا عرفان حاصل کرنا ہے اور پھر اس کے اَحکام پر اپنے آپ کو ثابت قدم رکھنا اور اس پر ہمیشگی اختیار کرنا ہے۔ چنانچہ،

{52}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''تم اہل کتاب کی طرف جا رہے ہو لہٰذا سب سے پہلے تم انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی دعوت دینا، جب انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عرفان حاصل ہو جائے تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اور جب وہ نمازوں کی پابندی کرنے والے بن جائیں تو پھر انہیں یہ خبر دینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے اغنیا کے اموال سے لے کر انہی کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔''[1]

{53}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مِسور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں: ایک شخص نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نادر علوم میں سے کچھ سکھا دیجئے!'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے اصل علم میں کیا سیکھا ہے جو نادر علوم طلب کر رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''اصل علم کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل کر لی ہے؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''پھر تم نے اس کا کتنا حق ادا کیا ہے؟'' اس نے عرض کی: ''جتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدعاء الی الشھادتین و شرائع الاسلام، الحدیث: ۱۲۳، ص ٦٨٤.

اتنا ادا کیا ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''کیا تم نے موت کو پہچان لیا ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''جی ہاں!'' فرمایا: ''تم نے اس کے لئے کس قدر تیاری کی؟'' اس نے عرض کی: ''جتنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہی اتنی میں نے موت کی تیاری کر لی ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جاؤ پہلے ان چیزوں کو پختہ کرو پھر آنا میں تمہیں نادر علوم سکھا دوں گا۔''(1)

تَصَوُّف کے بُنیادی اَرکان

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''حقیقی تصوُّف کی بنیاد چار ارکان پر ہے: (۱)...... اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے اسما، صفات و افعال کی معرفت۔ (۲)...... نفس، اس کی برائیوں اور ان برائیوں کی طرف لے جانے والے اسباب کی معرفت نیز دشمن (یعنی شیطان) کے وساوس، مکر و فریب اور گمراہیوں کی معرفت۔ (۳)...... دنیا کی معرفت، اور اس بات کی معرفت کہ دنیا ایک دھوکہ ہے، دنیا فانی ہے، اس کی رنگینیاں عارضی ہیں نیز اس سے بچنے اور دور رہنے کے طریقوں کی معرفت۔ (۴)...... ان کی معرفت کے بعد اپنے نفس کو ہمیشہ مجاہدہ اور سخت مشقت کا عادی بنائے، اپنے اوقات کی حفاظت کرے، طاعت کو غنیمت سمجھے، راحت و آرام اور لذات سے کنارہ کشی اختیار کرے، کرامات کی حفاظت کرے لیکن معاملات سے ناطہ نہ توڑے اور نہ بے جا تأویلات کی طرف مائل ہو بلکہ دنیاوی تعلقات سے بے رغبت ہو کر ہر چیز سے اعراض کر لے اور تمام غموں کو ایک ہی غم گمان کرے، مال و متاع میں اضافے سے دامن چھڑائے، مہاجرین و انصار کی پیروی کرے، زمین و جائیداد سے کنارہ کشی اختیار کرے، راہِ خدا میں خرچ و ایثار کرنے کو ترجیح دے، اپنے دین کی حفاظت کی غرض سے پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف نکل جائے، بلاضرورت نگاہیں اٹھائے اِدھر اُدھر دیکھنے سے اجتناب کرے کہ اس کی وجہ سے اس کی طرف اُنگلیاں اُٹھیں کیونکہ یہ چیز انوار و برکات سے دوری کا باعث ہے۔ پس انہیں صفات سے متصف لوگ متقی، گوشہ نشین، اپنے دین کی حفاظت کے لیے بھاگنے والے اور اعلیٰ کردار کے مالک ہوتے ہیں ان کا عقیدہ درست اور باطن محفوظ ہوتا ہے۔ چنانچہ،

{54}...... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ

(1)......الزھد لوکیع، باب الاستعداد للموت، الحدیث: ۱۲، ج ۱، ص ۱۷.

متقی، سخی دل اور مخفی (یعنی گمنام) بندے سے محبت فرماتا ہے۔'' [1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ لوگ:

{55}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ لوگ غربا ہیں۔'' عرض کی گئی: ''غرباء کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اپنے دین کی حفاظت کے لیے بھاگنے والے۔ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں حضرت عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ اُٹھائے گا۔'' [2]

چنے ہوئے لوگ:

{56}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے اپنے لئے چن لیتا اور اسے اہل وعیال میں مشغول نہیں ہونے دیتا۔'' نیز بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی مسلمان کا دین سلامت نہیں رہے گا سوائے اس کے جو اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک بستی سے دوسری بستی، ایک گھاٹی سے دوسری گھاٹی اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگے گا۔'' [3]

قابلِ رشک مومن:

{57}......حضرت سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے دوستوں میں سب سے زیادہ قابلِ رَشک وہ مومن ہے جو تھوڑے مال والا، نماز روزے کا پابند، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے والا اور تنہائی میں بھی اس کی طاعت کرنے والا ہو اور لوگوں میں اس قدر گمنام ہو کہ اُنگلیوں سے اس کی طرف سے اشارہ نہ کیا جائے، بقدرِ کفایت روزی میسر آنے پر صبر کرے، جب اس کی موت قریب آجائے تو اس پر رونے والوں کی تعداد کم ہو اور اس

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیاسجن للمؤمن و جنۃللکافر، الحدیث:۷۴۳۲، ص ۱۱۹۲.
[2] ......الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عمران بن الحصین ،الحدیث: ۸۰۹، ص ۱۷۲.
[3] ......الزھدالکبیر للبیھقی ،فصل فی ترک الدنیا......الخ،الحدیث:۴۳۹ ،ص۱۸۳ ،بتغیرٍقلیلٍ.

کا ترک کہ بھی بہت تھوڑا ہو۔“ (1)

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام اچھی صفات اور عمدہ عادات کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کا مقام بلند اور سوال قابلِ رشک ہوتا ہے۔“

{58} ......حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے لڑکے! کیا میں تم پر بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟“ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ”کیوں نہیں یارسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر قربان ہوں۔“ فرماتے ہیں: میں نے سمجھا کہ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مجھے کچھ مال عطا فرمائیں گے لیکن آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر دن رات میں 4 رکعت والی ایک نماز ہے۔ جس میں سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد 15 مرتبہ ”سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر“ کہو پھر رکوع کرو اور رکوع میں (تسبیح کے بعد) 10 مرتبہ پڑھو پھر رکوع سے اٹھو تو (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے کے بعد) 10 مرتبہ، پھر نماز کی ہر رکعت میں اسی طرح پڑھو جب فارغ ہو جاؤ تو تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے یہ پڑھو: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَ أَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ أَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَةَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِيْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ فِی التَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَيْکَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ الظَّنِّ بِکَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ“ (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہدایت یافتہ لوگوں کی توفیق، اہلِ یقین کے اعمال، توابین کے خلوص، صابرین کے عزم، اہلِ خشیت کی کوشش، اہلِ شوق کی طلب، متقین کی سی عبادت، علم والوں کی معرفت کا سوال کرتا ہوں کہ میں تجھ سے ڈروں اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے باز رکھے حتی کہ میں ایسا عمل بجالاؤں کہ تیری رضا کا مستحق بن جاؤں اور تجھ سے ڈرتے ہوئے سچی توبہ کرلوں اور تیری محبت کے باعث تیرے لئے خلوص اختیار کروں اور تجھ سے حسن ظن رکھتے ہوئے تمام اُمور میں تجھ پر بھروسا کروں۔ پاکی ہے نور کے خالق عَزَّوَجَلَّ کو۔) (پھر آپ

......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۸۶۰، ج۸، ص۲۱۳.

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا) اے ابن عباس! جب تم ایسا کرو گے تواللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے چھوٹے اور بڑے، نئے اور پرانے، چھپے اور ظاہر، بھول کر کئے اور جو جان بوجھ کر کئے تمام گناہ بخش دے گا۔''[1]

اللّٰہ عَزّوَجَلّ کے سفیر

حضرات اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام مخلوق کی طرف رب عَزَّوَجَلَّ کے سفیر اور خود حق تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کے اسیر ہوتے ہیں۔ ہجر وفراق نے انہیں پریشان اور بے قراری نے پراگندہ حال کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ،

{59}......حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے معاذ! بے شک مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اسیر ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ اس پر اور اس کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، پیٹ، شرمگاہ پر نگہبان مقرر ہے جو اس کو اُنگلی کے ساتھ مٹی سے کھیلتے، سرمہ لگاتے اور تمام اعمال کرتے حتی کہ ہر لمحے اسے دیکھ رہا ہے۔ بے شک مومن کا دل نہ تو امن میں ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا خوف واضطراب جاتا ہے۔ اسے صبح وشام موت کا انتظار رہتا ہے۔ تقویٰ اس کا دوست، قرآن اس کی دلیل، خوف اس کی حجت، شرافت اس کی سواری، احتیاط اس کا ہم نشیں، خشیتِ الٰہی اس کا شعار، نماز اس کی جائے پناہ، روزہ اس کی ڈھال، صدقہ اس کی آزادی کا پروانہ، صدق اس کا وزیر، حیا اس کی امیر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات ان تمام پر نگہبان ہے۔

اے معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! قرآن مومن کو بہت سی نفسانی خواہشات وشہوات سے روک دیتا ہے اور (قرآنِ کریم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذن سے بندے اور خواہشات وشہوات کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

اے معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور میں تمہیں ان چیزوں سے منع کرتا ہوں جن چیزوں سے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے روکا ہے۔ پس قیامت کے دن تم مجھے اس حال میں ملو گے کہ تم سے زیادہ کوئی سعادت مند نہیں ہوگا۔''[2]

---

[1]......المعجم الاوسط ،الحدیث:۲۳۱۸،ج۲،ص۱۱.

[2]......تفسیرابن ابی حاتم ،سورۃ الفجر،تحت الآیۃ۱۴،ج۱۲،ص۴۰۲،مختصرًا.

ایمان کی مٹھاس

حضرت سَیِّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی محبت حق تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور وہ حق تعالیٰ کی راہ میں ہی جیتے اور مرتے ہیں۔حق تعالیٰ کے سوا ساری مخلوق ان کا قرب پاتی اور اپنے غم بھول جاتی ہے۔

{61}......حضرت سیِّدُ نا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''3 باتیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا: (۱)......اُسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔(۲)......اسے آگ میں ڈالا جانا کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند ہو جبکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے آگ سے بچالیا ہو اور (۳)......وہ کسی شخص سے محض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت کرے۔''(1)

{62}......حضرت سیِّدُ نا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا: (۱)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔(۲)......محض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔(۳)......کفر سے نجات ملنے کے بعد دوبارہ اس میں لوٹ جانے کو اس طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''(2)

مشکل اَحوال اورپاکیزہ اَخلاق کا نام تصوُّف ہے

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حدیث اور اس کے علاوہ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ تصوُّف مشکل احوال اور پاکیزہ اَخلاق کا نام ہے اور احوال، صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو مغلوب کر کے اسیر بنا لیتے ہیں۔صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ

(1)......المسندلابی داوٗد الطیالسی،ما اسند انس بن مالك ، الحدیث:١٩٥٩،ص٢٦٣.

(2)......المسندللامام احمد بن حنبل،مسند انس بن مالك ،الحدیث:١٢٠٠٢،ج٤،ص٢٠٦.

السَّلَام جب اَخلاق کا علم حاصل کرتے ہیں تو وہ ان کے سامنے بالکل ظاہر ہو کر انہیں حق تعالیٰ کی خالص عبادت سے آراستہ کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ حیرت کے راستوں سے بچتے اور حق تعالیٰ سے تعلق ٹوٹ جانے سے محفوظ رہتے ہیں۔ وہ حق تعالیٰ سے ہی مانوس ہوتے اور اسی سے راحت و آرام پاتے ہیں۔ پس وہ ایسے دلوں کے مالک ہیں جو اپنے نورِ فراست سے اُمورِ غیبیہ کو جان لیتے اور اپنے محبوب کا مراقبہ کرتے ہیں۔ حق سے منحرف شخص کو چھوڑ دیتے اور حق ہی کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ وہ صحابۂ کرام و تابعین عُظّام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ وہ جو لوگوں میں سے پھٹے پرانے لباس میں ملبوس بقاو فنا کو جاننے والے، اِخلاص و ریا میں تمیز کرنے والے، وسوسوں اور عزیمت و نیت کو جاننے والے، باطنی عُیُوب کا محاسبہ کرنے والے، رازوں کی محافظت کرنے والے، نفس کی مخالفت کرنے والے اور ہر وقت غور و فکر اور ذکر و اَذکار میں مشغول رہنے کے ذریعے شیطانی وسوسوں سے بچنے والے ہیں۔ لوگ ان صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا قرب چاہتے ہوئے اور سستی و کوتاہی سے جان چھڑاتے ہوئے ان کی پیروی کرتے ہیں، ان کی خدمت کو حقیر وہی سمجھے گا جو بے دین ہو چکا ہو۔ اور ان کے احوال کا دعویٰ بے وقوف شخص ہی کرسکتا ہے۔ ان کے عقیدے کا معتقد عالی ہمت اور بہت خواہش مند ہی ان سے تعلق رکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ یہ لوگ آفاق کے سورج ہیں۔ ان کی جھلک دیکھنے کے لیے گردنیں اُٹھتی ہیں ہم اِنہی نفوس قُدسیہ کی پیروی کرتے اور مرتے دم تک اِنہی سے اپنی دوستی کا دم بھرتے ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''ہم اس کتاب میں ہر اس صحابی کا ذکر کریں گے جو کسی واقعہ کی وجہ سے مشہور ہوئے، جن کے اچھے افعال محفوظ کر لئے گئے، جو فتور اور سستی سے مُبَرّا، جن کے ساتھ اچھی یادیں وابستہ ہیں اور تھکاوٹ و ملال انہیں راہِ خدا سے منحرف نہ کرسکا۔ مہاجرین صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سب سے پہلے امیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔



امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق

رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کی تصدیق کی۔ بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عتیق کا لقب پایا۔ توفیق الٰہی کی تائید انہیں حاصل رہی، سفر وحضر میں حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق، زندگی کے ہر موڑ پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مخلص دوست اور بعدِ وصال بھی روضۂ انور میں (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے) ساتھ آرام فرما رہے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قرآن مجید میں فخر کے ساتھ ذکر فرمایا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تمام چنے ہوئے لوگوں سے بڑھ گئے اور رہتی دنیا تک آپ کی بزرگی وشرف باقی رہے گا، کوئی صاحبِ طاقت وبصارت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بلند رتبہ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ (پ ۱۰، التوبہ: ۴۰) ترجمۂ کنزالایمان: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے۔

اس کے علاوہ بہت سی آیات واحادیث آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں وارد ہوئی ہیں جن میں روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر صاحبِ فضل سے زیادہ فضیلت والے اور ہر مقابل سے برتری لے جانے والے ہیں۔ نیز یہ آیات مبارکہ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ چنانچہ،

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ (پ ۲۷، الحدید: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا۔

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمام حالات میں اپنی انفرادیت قائم رکھی اور جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام کی دعوت دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فوراً اِسے قبول کرلیا اور مال وعزت حتی کہ ہر چیز راہِ خدا میں قربان کردی۔ توحیدِ الٰہی کو قائم کرنا ہی آپ کا مقصود

مدعا تھا اسی بنا پر پریشانیوں اور مصیبتوں کا نشانہ بنے اور اسلام کی خاطر ہر چیز ترک کر دی اور مخلوق سے منہ موڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ اختیار کی۔ منقول بھی یہی ہے کہ راستوں کے اختلاف کے وقت حقائق کو تھامے رکھنا ہی تصوُّف ہے۔

صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا درسِ توحید:

{63}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ باہر تشریف لائے اور دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں سے کلام فرما رہے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! بیٹھ جایئے! لیکن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (شدتِ جذبات) کی وجہ سے نہ بیٹھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر فرمایا: اے عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! بیٹھ جایئے! (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹھ گئے) تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیا اور حمد وصلوٰۃ کے بعد ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے ہیں اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ (پ ٤، ال عمران: ١٤٤)

ترجمۂ کنزالایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایسا لگتا تھا گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس آیت کو نازل فرمایا حتی کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آیت تلاوت کی تو لوگوں نے سن کر اسے یاد کر لیا پھر اس کے بعد ہم نے لوگوں کو اس کی تلاوت کرتے سنا۔''

حضرت سیِّدُنا امام ابن شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَضِیَ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کرتے سنا تو میں کانپنے لگا حتی کہ میرے پاؤں سن ہو گئے اور میں گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا اور یہ آیت سن کر مجھے یقین ہوا کہ حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری فرما چکے ہیں۔''[1]

دِین پر اِستقامت:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کامل وفاداری کی بدولت اعلیٰ مراتب پر فائز ہوئے۔ اور کہا گیا ہے کہ تصوُّف بھی یہی ہے کہ انسان اللہ وحدہ لاشریک کے لیے گوشہ نشینی اختیار کرلے۔

{64}......اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ جب ابن دَغِنَہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی ذمے داری میں لیا اور قریش نے قبول کرلیا تو انہوں نے ابن دَغِنَہ سے کہا کہ ابوبکر سے کہو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں، گھر میں جتنی چاہیں نمازیں پڑھیں اور جتنا چاہیں قرآن پڑھیں، ہمیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی لیکن وہ اپنے گھر سے باہر کھلم کھلا نماز نہ پڑھیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس پر عمل کیا اور اپنے گھر کے صحن کو جائے نماز بنالیا، اسی جگہ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے لیکن یہاں بھی مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا اژدھام لگا رہتا وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھ دیکھ کر حیرت وتعجب کرتے کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ حال تھا کہ جب قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پاتے اور خوب آنسو بہاتے۔

اس بات سے سردارانِ قریش بہت پریشان تھے (کہ کہیں ان کی عورتیں اور بچے اسلام کی طرف مائل نہ ہوجائیں) چنانچہ، انہوں نے ابن دَغِنَہ کو بلا کر اپنی تشویش کا اظہار کیا تو ابن دَغِنَہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور کہا: ''اے ابوبکر! جس بات پر میں نے آپ کی ذمہ داری قبول کی ہے وہ آپ کو معلوم ہے لہٰذا آپ اسی پر قائم رہیں یا میرا ذمہ چھوڑ دیں کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ قریش میرے بارے میں یہ سنیں کہ میں نے

......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت......الخ، الحدیث: ۱۲۴۲ ص ۹۷۔
صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی وفاته، الحدیث: ٤٤٥٤، ص ٣٦٥.

اپنے ذمہ کی حفاظت نہیں کی۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''میں تیرا ذمہ تجھے لوٹا تا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذمہ پر راضی ہوتا ہوں۔'' ان دنوں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ ہی میں تشریف فرما تھے۔ (1)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی قرآن فہمی:

{65}......حضرت سیِّدُ نا اسود بن ہلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اپنے رُفقا سے فرمایا: ان دو آیتوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (پ٢٦،الاحقاف:١٣)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللّٰہ ہے پھر ثابت قدم رہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (پ٧،الانعام:٨٢)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔

رُفقا نے عرض کی: ''رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے دوسرا دین اختیار نہیں کیا اور وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ایمان میں گناہ کر کے ناحق کی آمیزش نہیں کی۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''تم نے ان آیتوں کا محمل درست بیان نہیں کیا۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا سے مراد یہ ہے کہ وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے غیر کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوئے اور وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی فکرِ آخرت:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ دنیا سے کنارا کشی اختیار کرنے اور فکرِ آخرت میں مگن رہنے والے تھے۔

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب الکفالۃ، باب جوار ابی بکر......الخ، الحدیث:٢٢٩٧، ص١٧٩.

(2)......المستدرك، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ حمٓ السجدۃ، باب ان اول من یتکلم یوم القیامۃ......الخ، الحدیث:٣٧٠٠، ج٣، ص٢٢٩، "فلم یدینوا" بدلہ "فلم یلتفتوا".

اورصوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''تصوُّف دنیا کو چھوڑ کر اس کے مال ومتاع سے منہ موڑنے کو کہتے ہیں۔''

{66}......حضرت سیِّدُ نا زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه بیان فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے پینے کے لئے پانی طلب فرمایا تو ایک کٹورے میں پانی اور شہد پیش کیا گیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے اسے منہ کے قریب کیا تو رو پڑے اور حاضرین کو بھی رُلا دیا پھر آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه تو خاموش ہو گئے لیکن لوگ روتے رہے۔ (ان کی یہ حالت دیکھ کر) آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه پر رقت طاری ہو گئی اور آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه دوبارہ رونے لگے یہاں تک کہ حاضرین کو گمان ہوا کہ وہ اب رونے کا سبب بھی دریافت نہیں کر سکیں گے پھر کچھ دیر کے بعد جب افاقہ ہوا تو لوگوں نے عرض کی: ''کس چیز نے آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو اس قدر رُلایا؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے ارشاد فرمایا: میں ایک مرتبہ حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے آپ سے کسی چیز کو دور کرتے ہوئے فرما رہے تھے، مجھ سے دور ہو جا، مجھ سے دور ہو جا، لیکن مجھے آپ کے پاس کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کسی چیز کو اپنے آپ سے دور فرما رہے ہیں جبکہ مجھے آپ کے پاس کوئی چیز نظر نہیں آرہی؟'' سرکارِ دو جہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ دنیا تھی، جو بَن سنور کر میرے سامنے آئی تو میں نے اس سے کہا: ''مجھ سے دور ہو جا تو وہ ہٹ گئی۔'' اس نے کہا: ''اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تو مجھ سے بچ گئے لیکن آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بعد آنے والے نہ بچ سکیں گے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''مجھے خوف لاحق ہوا کہ دنیا مجھ سے چمٹ گئی ہے۔ بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔''[1]

آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کا تقویٰ:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه راہِ خدا میں اپنی کوشش کو کم نہیں کرتے تھے اور اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی حدوں سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ جیسا کہ صوفیائے عظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام تصوُّف کا معنی بیان فرماتے ہیں

[1]......المستدرك، کتاب الرقاق، باب اذا مرض المؤمن......الخ، الحدیث: ٧٩٢٦، ج٥، ص٤٣٩، بتغیرٍ قلیلٍ.

کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب پانے کی کوشش میں لگے رہنے کا نام تصوُّف ہے۔''

{67}......حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا ایک غلام تھا جو کما کر لایا کرتا تھا۔ایک رات جب وہ کھانا لایا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے ابھی اس میں سے ایک ہی لقمہ تناوُل فرمایا تھا کہ غلام نے عرض کی:''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ ہر رات مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے کہ کھانا کہاں سے آیا ہے لیکن کیا بات ہے آج آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے یہ سوال کیوں نہیں کیا؟''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''مجھے سخت بھوک لگی تھی اس وجہ سے نہ پوچھ سکا اب بتاؤ کہاں سے لائے ہو؟''غلام نے عرض کی:''میں نے زمانہ جاہلیت میں منتر پڑھ کر کسی کا علاج کیا تھا اور انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا،آج جب میں ان کے پاس سے گزرا تو ان کے ہاں شادی تھی انہوں نے اس کھانے میں سے مجھے بھی دے دیا۔''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا۔'' یہ کہہ کر انگلی منہ میں ڈالی اور قے کرنے لگے،لیکن کھانا نہ نکلا،کسی نے کہا:''یہ پانی کے بغیر نہیں نکلے گا۔''تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے پانی منگوایا اور اسے پی کر قے کرتے رہے یہاں تک کہ اس کھانے کو پیٹ سے باہر نکال دیا۔کسی نے کہا:''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ پر رحم فرمائے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے ایک لقمے کی وجہ سے اتنی مشقت کیوں اٹھائی۔''فرمایا:اگر یہ لقمہ میری جان لے کر نکلتا تب بھی اسے نکال کر رہتا کیونکہ میں نے حضور نبیِّ اکرم،نورِ مجسم،شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ''جو جسم حرام سے پلا بڑھا وہ آگ کے زیادہ لائق ہے۔''[1] پس مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس لقمے سے میرے جسم کی کچھ نشو ونما نہ ہو جائے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا عشقِ رسول:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ تکالیف کو برداشت کرنے میں سب سے آگے ہوتے تھے کیونکہ اس میں بلندئ درجات کی زیادہ امید ہوتی ہے۔جیسا کہ اہلِ تصوُّف،تصوُّف کا ایک معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ محبوب کے دیدار کے لئے جلنے،تڑپنے اور بے قرار رہنے میں راحت وآرام محسوس کرنا تصوُّف کہلاتا ہے۔

[1] ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی المطاعم والمشارب،الحدیث:۵۷۶۰،ج۵،ص۵۶.

{68}......حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ ایک فریادی آلِ ابوبکر کے پاس آیا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے عرض کی: ''اپنے رفیق کی خبر لو!'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فوراً ہمارے پاس سے تشریف لے گئے اور حالت یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے بال چار حصوں میں تقسیم تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ یہ کہتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے تمہاری ہلاکت ہو، کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بے شک وہ تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانیاں تمہارے پاس لائے؟ پس وہ لوگ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چھوڑ کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ پر جھپٹ پڑے۔ حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنتِ ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتی ہیں جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ واپس گھر تشریف لائے تو حالت یہ تھی کہ سر کے جس حصے پر بھی ہاتھ پھیرتے تو بال ہاتھ میں آجاتے اور اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ یہ پڑھ رہے تھے: تَبَارَکۡتَ یَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَام یعنی: اے بزرگی وکرامت والے رب عَزَّوَجَلَّ! تیری ذات بابرکت ہے۔[1]

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ بڑی چیز (یعنی آخرت) کے بدلے میں حقیر چیز (یعنی دُنیا) کو قربان کردیتے تھے۔ جیسا کہ صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام تصوُّف کا ایک معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اپنی تمام تر کوششوں کو نعمتیں عطا کرنے والے پَرْوَرْدِگار عَزَّوَجَلَّ کے لیے وقف کردینے کا نام تصوُّف ہے۔

{69}......حضرت سیِّدُ نا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں صدقہ لے کر حاضر ہوئے اور اسے چھپاتے ہوئے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ میری طرف سے صدقہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر اور بھی حق ہے۔'' کچھ دیر بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں صدقہ لائے اور اسے ظاہر کرتے ہوئے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ میری طرف سے صدقہ ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرے لئے اس کا بدلہ ہے۔'' حضور نبیِّ اکرم نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی

[1] ......المسند لابی یعلی الموصلی، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ٤٨، ج١، ص٤٢.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! تم نے بغیر دھاگے کے کمان پر تیر چڑھانے کی کوشش کی ہے اور تم دونوں کے صدقے میں ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ تمہارے کلام میں ہے۔'' [1]

صدقہ کرنے میں سب سے آگے:

{70}......حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو صدقہ دینے کا حکم دیا، اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال موجود تھا، میں نے (دل میں) کہا: ''اگر میں کسی دن امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بڑھ سکتا ہوں تو وہ آج کا دن ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں اپنا آدھا مال لے کر بارگاہِ نبوت عَلٰی صَاحِبِھَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوگیا۔'' حضور نبیٔ اَکرم، رسولِ محترم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''آدھا مال گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔'' اتنے میں امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنا سارا مال لے کر حضور نبیٔ اَکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے دریافت فرمایا: ''گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''ان کے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافی ہیں۔'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے (دل میں) کہا: ''میں کبھی بھی کسی معاملے میں امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔'' [2]

اپنی جان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر قربان:

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سچے دوست اور بھائی چارگی کو نبھاتے تھے۔ جیسا کہ علمائے تصوُّف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت میں درپیش مشکلات کو خوش دلی سے سینے لگانے اور تمام امور کو دلوں کی صفائی پر صَرف کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

[1] ......الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، باب الیاء، الحدیث:۸۲۸۳، ج۵، ص۳۱۰.

[2] ......سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الرخصۃ فی ذلک، الحدیث:۱۶۷۸، ص۱۳۴۸.

{71}......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''غارِ ثور والی رات امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے آپ پہلے غار میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائیں تاکہ اگر کوئی سانپ یا موذی چیز ہو تو پہلے مجھے نقصان پہنچائے۔'' مؤمنین پر رحم و کرم فرمانے والے نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت عطا فرمادی تو عاشق اکبر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اندر داخل ہوئے اور اپنے ہاتھوں سے سوراخ تلاش کرتے اور جو بھی سوراخ ملتا اپنا کپڑا اپھاڑ کر اسے بند کر دیتے، یہاں تک کہ کپڑا ختم ہو گیا مگر ایک سوراخ ابھی باقی تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس پر اپنے پاؤں کی ایڑی رکھ دی پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غار میں داخل ہوئے۔ صبح ہوئی تو حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''اے ابوبکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سارا واقعہ عرض کر دیا تو حضور نبیٔ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہ خداوندی میں اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور یہ دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَبَا بَکْرٍ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے دن ابوبکر کو جنت میں میرے ساتھ جگہ عطا فرما۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف وحی فرمائی کہ ''بے شک تمہارے رب نے تمہاری دعا قبول فرمالی ہے۔''(1)

اپنا مال آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر قربان:

{72}......حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتی ہیں: ''جب حضور نبیٔ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مال نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تصرف میں تھا۔''

زبان کی حفاظت:

{73}......حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت

(1)......صفة الصفوة، ابو بکر الصدیق، سیاق افعاله الجمیلة، ج۱، ص۱۲۵.

سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بخشش فرمائے۔ اسے چھوڑ دیجئے!'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس نے مجھے ہلاکت میں ڈال دیا۔'' [1]

{74}......حضرت سیِّدُ نا طارق بن شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس شخص کے لئے بشارت ہے جو ''نَاْنَاۃ'' میں فوت ہوا۔'' عرض کی گئی: ''یہ ''نَاْنَاۃ'' کیا ہے؟'' فرمایا: ''ابتدائے اسلام (یعنی جب اسلام کمزور تھا اور اس کے مددگار کم تھے)۔'' [2]

مضبوط و مطمئن دل کے مالک:

{75}......حضرت سیِّدُ نا ابو صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانۂ خلافت میں اہل یمن کا ایک وفد حاضر ہوا جب انہوں نے قرآن سنا تو رونے لگے۔ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''پہلے ہماری بھی یہی حالت تھی لیکن اب دل سخت ہوگئے ہیں۔'' [3]

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فرمان ''دل سخت ہوگئے'' سے مراد یہ ہے کہ دل مضبوط اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت سے مطمئن ہوگئے۔''

صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیا:

{76}......حضرت سیِّدُ نا عروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے مسلمانو! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب میں کھلی فضا میں قضائے حاجت کے

1 ......الموطاللامام مالك، كتاب الكلام، باب ماجاء فيما يخاف من اللسان، الحديث:١٩٠٦، ج٢، ص٤٦٦.

2 ......الزهد لابن المبارك، باب الاعتبار والتفكر، الحديث:٢٨١، ص٩٥.

3 ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب ما قالوا فی......الخ، الحديث:٣، ج٨، ص٢٩٦.

لئے جاتا ہوں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔''[1]

{77}......حضرت سیِّدُنا ابوسفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار ہوئے تو لوگ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کی: ''کیا ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے کسی طبیب کو نہ بلالائیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''طبیب مجھے دیکھ چکا ہے۔'' لوگوں نے استفسار کیا کہ ''اس نے کیا کہا ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس نے کہا ہے کہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے طبیبِ حقیقی یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں یہ بات کہی)۔''[2]

دُنیا کے بارے میں نصیحت:

{78}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مرض الموت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دینے کے بعد فرمایا: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا ہماری طرف متوجہ ہو چکی ہے لیکن ابھی پوری طرح نہیں بلکہ آنے ہی والی ہے۔ بہت جلد تم ریشم کے پردے اور دیباج کے تکیے اپناؤ گے اور اُونی بستروں پر اس طرح تکلیف محسوس کرو گے جس طرح ''سعدان'' کے کانٹوں پر محسوس کرتے ہو اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم میں سے کوئی اس دنیا کی طرف لپکے اور اس کی ناحق گردن ماردی جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ دنیا کی تاریکیوں میں بھٹکتا پھرے۔''[3]

خلیفہ اوّل رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے خطبات

بادشاہوں کا اَنجام:

{79}......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق

---

[1] ......الزھدلابن المبارک،باب الھرب من الخطایاو الذنوب،الحدیث:۳۱۶، ص۱۰۷.

[2] ......الزھدللامام احمد بن حنبل ،زھد ابی بکرالصدیق،الحدیث:۵۸۷،ص۱۴۲۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد،الرقم۴۶ابو بکر الصدیق ،ذکر وصیۃ ابی بکر ،ج۳،ص۱۴۸.

[3] ......المعجم الکبیر، الحدیث:۴۳،ج،ص۶۲.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے خطبہ میں اکثر یہ فرمایا کرتے تھے: ''کہاں ہیں خوبصورت چہروں والے! جنہیں اپنی جوانیوں پہ ناز تھا؟ اور کہاں ہیں وہ بادشاہ! جنہوں نے شہر بنائے اور ان کی حفاظت کے لئے فصیلیں (بلند و مضبوط دیواریں) تعمیر کروائیں؟ کہاں ہیں وہ فاتحین! جنگوں میں کامیابی جن کے قدم چومتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام و نشان تک مٹا ڈالا، اب وہ قبر کے اندھیروں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو جلدی! نجات حاصل کرو نجات!'' (1)

قبر و حشر کی تیاری:

{80}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَکِیْم سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیا اور حمد و صلوٰۃ کے بعد ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اس کی حمد و ثنا اس طرح کرو جس طرح کرنے کا حق ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خوف اور امید کے ساتھ کثرت سے دعا کیا کرو کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے گھر والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًاؕ-وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ(۹۰) (پ۱۷،الانبیاء:۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! جان لو بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حق کے عوض تمہاری جانوں کو گروی رکھا ہے اور اس پر تم سے پختہ وعدہ لیا ہے اور تم سے قلیل و فانی زندگی کو ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے بدلے میں خرید لیا ہے اور تمہارے پاس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب ہے جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور نہ ہی اس کا نور بجھایا جا سکتا ہے۔ اس کی آیات کی تصدیق کرو اور اس سے نصیحت حاصل کرو نیز تاریکی والے دن کے لئے اس سے روشنی حاصل کرو بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں عبادت کے لئے پیدا فرمایا اور تم پر کِرَامًا کَاتِبِیْن (یعنی اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو مقرر فرمایا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! جان لو تم ایک مقررہ وقت (یعنی موت آنے) تک صبح و شام کر رہے ہو جس کا علم تمہیں نہیں

(1)......شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ١٠٥٩٥، ج٧، ص٣٦٤.

دیا گیا ہے۔اگر تم اپنی زندگی رضائے ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ والے کاموں میں فنا کر سکو تو ایسا ہی کرو مگر یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں لہٰذا اپنی زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاؤ اور ایک دوسرے پر اعمال میں سبقت لے جاؤ اس سے پہلے کہ موت آئے اور تمہیں تمہارے برے اعمال کی طرف لوٹا دے۔کیونکہ بہت سی قوموں نے اپنی عمریں غیروں کے لئے صرف کر ڈالیں اور اپنے آپ کو بھول گئے۔اس لئے میں تمہیں روکتا ہوں کہ تم ان جیسے نہ بن جانا۔جلدی کرو جلدی! نجات حاصل کرو نجات! بے شک موت تمہارے تعاقب میں ہے اور اس کا معاملہ بہت جلد ہے۔'' (1)

اچھے اعمال کی ترغیب:

{81}......حضرت سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ فقر و فاقہ کی حالت میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور اس کی اس طرح حمد و ثنا کرو جس طرح کرنے کا حق ہے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے رہو بے شک وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔''

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عکیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کی مثل بیان کیا۔البتہ اِس روایت میں اتنا زائد بیان کیا کہ''جان لو! جب تم نے خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل کیا تو تم نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور اپنے حق کی حفاظت کی۔پس تم اپنے بقیہ دنوں میں اچھے اعمال کر کے انہیں اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لو تاکہ جب تمہیں ان کی حاجت پڑے تو تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! پھر تم اپنے اسلاف کے بارے میں غور و فکر کرو کہ وہ کل کہاں تھے اور آج کہاں ہیں؟ کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے زمین کو آباد کیا؟ لوگ انہیں بھول چکے اور ان کا ذکر بھلا دیا گیا۔آج وہ یوں ہیں گویا کبھی تھے ہی نہیں:

فَتِلْكَ بُیُوْتُهُمْ خَاوِیَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْاؕ
(پ۱۹،النمل:۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو یہ ہیں ان کے گھر ڈھے پڑے بدلہ ان کے ظلم کا۔

اور وہ قبر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں:

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد،باب کلام ابی بکر الصدیق،الحدیث:۱،ج۸،ص۱۴۴.

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ (پ١٦،مریم:٩٨)

ترجمۂ کنزالایمان: کیاتم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یاان کی بِھنک سنتے ہو۔

کہاں ہیں تمہارے جاننے پہچاننے والے دوست اور بھائی ؟ جوانہوں نے آگے بھیجا وہ اس تک پہنچ گئے۔کوئی سعادت مندی کو پانے میں کامیاب ہوا تو کوئی بدبختی کے گڑھے میں جا گرا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کی مخلوق کے درمیان کوئی ایسی قرابت داری نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ اسے بھلائی عطا کرے اوراس سے برائی کو دور کر دے۔ ہاں جواس کی اطاعت کرے اوراس کے حکم کی پیروی کرے تو وہ بھلائی کو پانے کا حقدار ہے۔ بے شک وہ نیکی نیکی نہیں جس کے بعد جہنم میں داخل ہونا پڑے اوروہ برائی برائی نہیں جس کے مرتکب کو جنت نصیب ہو۔پس مجھے تم سے یہی کہنا تھا اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اور تمہارے لئے بخشش کا سوال کرتا ہوں۔'' (1)

خیر سے خالی چار چیزیں:

{82}......حضرت سیِّدُ نانُعَیم بن نَمِحَه رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''کیاتمہیں معلوم ہے کہ تم ایک مقررہ مدت کے اندر صبح وشام کر رہے ہو؟''

اس کے بعد حضرت سیِّدُ نانُعَیم بن نَمِحَه رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه کی روایت کی مثل بیان فرمایا۔البتہ اِس روایت میں اتنا زائد ہے کہ (١)......اس بات میں کوئی بھلائی نہیں جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی مقصود نہ ہو (٢)......اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے (٣)......اس شخص میں خیر نہیں جس کی جہالت اس کی بردباری پر غالب آجائے اور (٤)......اس شخص میں بھلائی نہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈر جائے۔'' (2)

﴿صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد﴾

......المعجم الکبیر،الحدیث:٣٩،ج١،ص٦٠،٦١، مختصرًا.

......المعجم الکبیر،الحدیث:٣٩،ج١،ص٦٠.

سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نصیحتیں:

{83}......حضرت سَیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عبد اللہ بن سابِط عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلایا اور فرمایا: ''اے عمر! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور جان لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس عمل کو دن میں ادا کرنے کا حکم دیا اگر اسے رات میں کیا گیا تو وہ اسے قبول نہیں فرمائے گا اور جس عمل کو رات میں کرنے کا حکم ہے اگر کسی نے اسے دن میں کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بھی قبول نہ فرمائے گا اور نفل قبول نہیں فرماتا جب تک فرائض ادا نہ کر لئے جائیں اور جنہوں نے دُنیا میں حق کی پیروی کی قیامت کے دن ان کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا اور میزان پر لازم ہے کہ جب اس میں حق رکھا جائے تو وہ (نیکیوں سے) بھاری ہوجائے اور جنہوں نے دنیا میں باطل کی پیروی کی بروزِ قیامت ان کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا اور میزان پر لازم ہے کہ جب اس میں باطل رکھا جائے تو وہ ہلکا ہوجائے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اہل جنت کا ذکر اچھے اعمال سے کیا اور ان کی برائیوں سے درگزر فرمایا ہے۔ پس جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ ان میں داخل ہونے سے محروم نہ ہوجاؤں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جہنمیوں کا ذکر ان کے بُرے اعمال کے ساتھ فرمایا اور ان کی نیکیاں ان کے منہ پر ماردیں۔ پس جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا انجام ان کے ساتھ نہیں ہوگا اور بندے کو چاہئے کہ وہ امید اور ڈر کے درمیان رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بے جا امیدیں باندھنے سے باز رہے اور اس کی رحمت سے ناامید بھی نہ ہو اگر تم نے ان باتوں کو یاد رکھا تو آنے والی موت سے زیادہ کوئی چیز تمہیں محبوب نہ ہوگی۔ اگر میری وصیت کو ضائع کر دیا تو موت سے زیادہ کوئی چیز تمہیں ناپسند نہ ہوگی حالانکہ تم موت سے چھٹکارا نہیں پاسکتے۔''[1]

اولاد کی تربیت:

{84}......حضرت سَیِّدُ نا علقمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: اُمّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ایک مرتبہ جب میں نے کپڑے پہنے اور گھر میں آتے جاتے

[1]......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب المغازی، باب ما جاء فی......الخ، الحدیث:١، ج٨، ص٥٧٤، بتغیرٍ قلیلٍ.

اپنے دامن کو دیکھنے لگی اور اس طرح میری توجہ کپڑوں کی طرف ہوگئی تو میرے والدِ گرامی، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم سے اپنی نظرِ رحمت ہٹا لے گا؟'' (1)

{85}......حضرت سیِّدُنا عروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے اپنی ایک نئی چادر زیب تن کی اور اس کی طرف دیکھ کر خوش ہونے لگی تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا دیکھ رہی ہو؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیری طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔'' میں نے عرض کی: ''وہ کیوں؟'' تو فرمایا: ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب کسی بندے کے دل میں دنیاوی زیب وزینت کے باعث عُجب (یعنی خود پسندی) پیدا ہو جائے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس زینت کو ترک کر دے۔'' اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے وہ چادر اُتار کر راہِ خدا میں صدقہ کر دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''امید ہے کہ اب یہ عمل تیرے لئے کفارہ بن جائے۔''

{86}......حضرت سیِّدُنا ابن حبیب بن ضمرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک بیٹا اپنے مرض الموت میں بار بار تکیے کی طرف دیکھتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہو چکا تو لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی کہ ''ہم نے آپ کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ بار بار تکیے کی طرف دیکھتا تھا؟'' جب لوگوں نے اس تکیے کو اٹھایا تو اس کے نیچے 5 یا 6 دینار پڑے تھے۔ یہ دیکھ کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ کر فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا کہ تیری جِلد اس کی سزا برداشت کر سکے گی۔'' (2)

{87}......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن محمد انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا گیا: ''اے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ! آپ اہلِ بدر کو

---

(1) ......الزهد لابن المبارك، باب فی التواضع، الحديث: ۳۹۸، ص۱۳٤، بتغير.

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابی بكر الصديق، الحديث: ۵۸۹، ص۱٤۲.

عامل (یعنی گورنر) کیوں مقرر نہیں فرماتے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''میں ان کی قدر و منزلت جانتا ہوں لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں انہیں دنیا کی آلودگیوں میں ملوث کردوں۔''[1]

{88}......حضرت سیِّدُنا قیس رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو 5 اوقیہ[2] سونا دے کر خریدا۔ انہیں پتھروں کے ساتھ مارا جاتا تھا تو فروخت کرنے والوں نے کہا: ''اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ ایک اوقیہ پر ٹھہر جاتے تو ہم اسے ایک اوقیہ میں ہی فروخت کردیتے۔'' تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''اگر تم 100 اوقیہ سے کم پر راضی نہ ہوتے تو پھر بھی میں اتنے سونے کے عوض خرید لیتا۔''[3]



غیبت کے خلاف جنگ
ہم نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے
ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

[1] ......تاریخ الخلفاء للسیوطی، ابو بکر الصدیق، فصل، ص۱۰٦.

[2] ......اس کی مقدار ایک اونس، 1/12 پاؤنڈ ہے۔ (القاموس)

[3] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب اسلام ابی بکر، الحدیث:۷، ج۸، ص۴٤۸.

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق

رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

مسلمانوں میں دوسرے عظیم الشان انسان امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں جو پسندیدہ اور بلند مقام ومرتبہ پر فائز تھے۔انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صادق ومصدوق نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ (توحید) کے غلبے اور حق وباطل کے درمیان فرق کرنے کا ذریعہ بنایا۔انہی کے ذریعے ہادیٔ برحق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے توحید کے میدان ہموار فرمائے،مصائب کے منہ بند کئے،جس سے دعوتِ اسلام پھیل گئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلمہ مضبوط ہوگیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عسکری شان وشوکت عطا فرمائی جس کی بدولت دنیا میں اسلامی حکومت رائج ہوئی۔ چنانچہ،توحید کے ساتھ مسلمانوں کی پست آوازیں بلند ہوگئیں اور اپنے کمزور حال ہونے کے بعد ثابت قدم ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دل میں حق الیقین ایمان راسخ فرمایا۔جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مشرکین کے تمام منصوبوں پر غالب آگئے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کبھی کفار کی کثرت وطاقت کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ان کی روک ٹوک کی کبھی پرواہ نہ کی۔ بلکہ اُس پر بھروسا کیا جو سب کو پیدا کرنے والا اور سب کے لئے کافی اور اس سے مدد حاصل کی جو مصیبت کو رفع کرنے والا اور شافی ہے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس بوجھ کو اٹھایا جو حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اٹھایا تھا اور مصائب وتکالیف پر صبر کیا کیونکہ اسی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کی اُمید کی جاتی ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر عیش وعشرت اختیار کرنے والے سے دور رہے اور ہر اس شخص کو گلے لگایا جو دین کی مدد ونصرت کے لیے تیار ہوتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ باطل پرستوں سے مقابلہ کرنے میں تمام صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سبقت لے جاتے اور احکام میں (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے) ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کے موافق ہوتی۔سکینہ و اطمینان آپ کی زبان پر گفتگو کرتا اور حکمت ودانائی آپ کے بیان سے ظاہر ہوتی۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق کی طرف مائل،حق کی خاطر لڑنے والے اور مشکلات کو برداشت کرنے والے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ چنانچہ،

صوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''تصوُّف بڑے بڑے مصائب اور مشقتوں کو برداشت کرنے کا نام ہے۔''

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی شجاعت و بہادری:

{89}......حضرت سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: غزوۂ اُحد کے دن ابوسفیان بن حرب (انہوں نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا) مسلمانوں کی طرف آیا اور پوچھا: ''کیا تمہارے درمیان محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) موجود ہیں؟'' تو حضور نبیٔ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِین کو اس کا جواب دینے سے منع فرمایا۔ اس نے پھر سوال کیا: ''کیا یہاں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِین نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اُس نے تیسری بار پھر یہی سوال کیا لیکن اب کی بار بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔ پھر ابوسفیان نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے بارے میں تین مرتبہ پوچھا کہ ''کیا تمہارے درمیان ابوقحافہ کا بیٹا موجود ہے؟'' مسلمانوں کی طرف سے اس سوال کا بھی کوئی جواب نہ پا کر پھر اس نے تین مرتبہ یہ دریافت کیا کہ ''کیا تم میں عمر بن خطاب ہے؟'' اب بھی کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو ابوسفیان نے کہا: ''شاید تم ان کی طرف سے کفایت کر چکے ہو (یعنی وہ شہید ہو گئے)۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ جلال میں آ گئے اور فرمایا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن! تو جھوٹ بکتا ہے، یہ ہیں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور یہ ہیں ابوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ)! ہم سب زندہ ہیں اور ہماری طرف سے تمہیں ایک بُرا دن دیکھنا ہوگا۔'' ابوسفیان نے کہا: ''یہ دن بدر والے دن کا بدلہ ہے اور جنگ ڈول کی طرح ہے (یعنی کبھی فتح اور کبھی شکست)۔'' پھر اس نے کہا: ''ھبل (بت کا نام) اعلیٰ ہے۔'' حضور نبیٔ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسے جواب دو۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِین نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اسے کیا جواب دیں؟'' فرمایا: ''تم کہو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بلند و بالا ہے۔'' ابوسفیان نے کہا: ''ہمارے پاس عُزّٰی (بت کا نام) ہے اور تمہارے پاس نہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے جواب دو۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کیا جواب دیں؟'' فرمایا: ''تم کہو: اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔'' [1]

{90}......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب ابوسفیان بن حرب نے ''ھُبل اعلیٰ ہے'' کہا تو رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''کہو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ و برتر ہے۔'' ابوسفیان نے کہا: ''ہمارا حامی عُزّٰی ہے جبکہ تمہارا حامی عُزّٰی نہیں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''کہو ہمارا مددگار اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہے جبکہ کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔'' [2]

{91}......حضرت سیِّدُنا ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ''اُحُد کے دن ابوسفیان نے ''ھُبل اعلیٰ ہے۔'' کا نعرہ لگایا اور اپنے باطل معبودوں پر فخر کرنے لگا تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنیں یہ دُشمنِ خدا کیا کہہ رہا ہے۔'' رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم بھی اسے پکار کر جواب دو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی اعلیٰ و برتر ہے۔'' [3]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبداللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''حضور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جواب دینے اور دشمن کو للکارنے کے لئے اس لئے منتخب فرمایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حملہ کرنے اور بہادُری کے جوہر دکھانے میں اپنی مثال آپ تھے اور ایمان کے معاملے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سختی مشہور تھی۔ اِسی وجہ سے حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کُفّار کا مقابلہ کرنے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو منع نہیں فرمایا۔''

---

[1]......مسند ابی داوٗد الطیالسی، البراء بن عازب، الحدیث: ۷۲۵، ص۹۹۔
صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب ما یکره من التنازع......الخ، الحدیث: ۳۰۳۹، ص۲٤٤.
[2]......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰه بن مسعود، الحدیث: ٤٤١٤، ج۲، ص۱۹۱.
[3]......دلائل النبوة للبیهقی، باب سیاق قصة خروج النبی الی احد......الخ، ج۳، ص۲۱۳.

ایمان نہیں چھپاؤں گا:

حضرت سیِّدُ ناامام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دین کا اعلانیہ اظہار فرماتے اور نیک اعمال کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے: ''تصوُّف چھپے حق کو ظاہر کرنے کا نام ہے۔''

{92}......حضرت سیِّدُ ناجابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میرے اسلام لانے کی ابتدا کچھ یوں ہوئی کہ میری ہمشیرہ دردِ زِہ میں مبتلا تھیں تو میں سخت تاریک رات میں گھر سے نکلا اور بیتُ اللہ شریف پہنچا اور غلاف کعبہ کو تھام لیا۔ اِسی دوران حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حجرِ اَسود کے پاس پہنچے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نعلین شریف پہنے ہوئے تھے، جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز میں مصروف رہے پھر واپس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد میں نے ایک ایسی آواز سنی جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: ''کون؟'' میں نے کہا: ''عمر۔'' فرمایا: ''اے عمر! تو مجھے دن میں چھوڑتا ہے نہ رات کو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں ڈر گیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے بددعا نہ فرمادیں تو میں نے فوراً کہا: ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے رسول ہیں۔'' یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے عمر! اِسے (یعنی ایمان کو) چھپائے رکھنا۔'' لیکن میں نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اِس کا اِسی طرح اعلان کروں گا جس طرح شرک کا اِعلانیہ اِرْتِکاب کرتا تھا۔''[1]

فاروق کا لقب کیسے ملا؟

{93}......حضرت سیِّدُ ناابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فاروق کیوں کہا جاتا ہے؟'' فرمایا: مجھ سے 3 دن

......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب اسلام عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱، ج۸، ص۴۵۲.

پہلے حضرت سیِّدُ نا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اسلام قبول کیا پھر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تو میں نے کہا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تمام اچھے نام اسی کے لائق ہیں، پس رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونا مجھے رُوئے زمین میں سب سے زیادہ محبوب تھا۔ میں نے پوچھا: ''رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہاں تشریف فرما ہیں؟'' میری بہن نے کہا: ''وہ صفا کے پاس دارِارْقم میں ہیں۔'' میں سیدھا وہاں پہنچا تو حضرت سیِّدُ نا حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ) دیگر صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے ساتھ وہاں موجود تھے اور تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حجرے میں تشریف فرما تھے، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو تمام صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) جمع ہوگئے۔ حضرت سیِّدُ نا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' تو سب نے کہا: ''عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ) آئے ہیں۔''

یہ سن کر حضورِ سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے اور میرے کپڑوں کو کھینچ کر چھوڑ دیا مجھ پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ میں گھٹنوں کے بل گر پڑا، پھر ارشاد فرمایا: ''اے عمر! کیا باز نہیں آؤ گے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: میں نے فوراً پڑھا: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ تو دارِارقم میں موجود صحابۂ کرام رِضِیَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَنْھُم نے اس زور سے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کا نعرہ لگایا کہ مسجد والوں نے سنا، میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم زندہ رہیں یا مریں کیا حق پر نہیں ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں کیوں نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگرچہ تم زندہ رہو یا وفات پاؤ حق پر ہو۔'' میں نے عرض کی: ''تو پھر چھپیں کیوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! آپ ضرور نکلیں گے۔'' پس حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں دو صفوں میں نکلنے کا حکم دیا، ایک میں حضرتِ سیِّدِ نا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اور دوسری میں، مَیں تھا۔ بھیڑ کی وجہ سے ہم آٹے کی طرح پس رہے تھے یہاں تک کہ ہم مسجدِ حرام میں داخل ہوگئے، جب قریش نے مجھے اور حضرت سیِّدُ نا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو دیکھا تو انہیں ایسی تکلیف پہنچی جو پہلے کبھی نہ پہنچی تھی پس رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس وجہ سے مجھے ''فاروق'' کا لقب دیا اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حق وباطل کے درمیان فرق فرمادیا۔ [1]

[1] ......صفة الصفوة، عمر بن الخطاب، ج١، ص١٤١، تاريخ الخلفاء، عمر بن الخطاب، ص١١٣.

{94}......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرفاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ ابھی تک حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ 39 افراد مسلمان ہوئے تھے اور میں چالیسواں مسلمان تھا، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دین کو غلبہ عطا فرمایا اور اپنے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد فرمائی اور اسلام کو عزت بخشی۔'' (1)

اسلام کے لئے مصائب برداشت کئے:

{95}......حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید بن اَسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اپنے ابتدائے اسلام کا واقعہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' تو فرمایا: میں لوگوں میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دشمنی میں سب سے زیادہ سخت تھا، ایک مرتبہ صفا کے پاس ایک گھر میں حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بیٹھ گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری قمیص کھینچی اور فرمایا: ''اے ابن خطاب! اسلام لے آ! پھر دعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہدایت عطا فرما۔'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے پڑھا ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہ'' مسلمانوں نے اس زور سے ''اللّٰہُ اکبر'' کا نعرہ لگایا کہ مکہ کی گلیاں گونج اٹھیں، اس وقت حالت یہ تھی کہ مسلمان اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور جب کوئی مسلمان ہوجاتا تو کفار اس کے درپے ہوجاتے۔ وہ اِسے مارتے اور یہ اُنہیں مارتا۔

میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور ساری صورت حال بتائی اس نے گھر میں گُھس کر دروازہ بند کرلیا پھر میں قریش کے ایک بڑے سردار کے پاس گیا اسے اپنے اِسلام کے بارے میں بتایا لیکن وہ بھی گھر میں گُھس گیا میں نے اپنے دل میں کہا: ''یہ تو کوئی بات نہ ہوئی لوگ تو مسلمانوں کو مارتے ہیں لیکن مجھے کیوں نہیں کوئی مارتا؟'' پھر ایک شخص نے کہا: ''کیا تم سب پر اپنے اسلام کو ظاہر کرنا چاہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: ''جب لوگ حجر اسود کے پاس جمع ہوجائیں تو فلاں کے پاس جا کر اسے اپنے بارے میں بتا دینا کیونکہ وہ شخص راز کے معاملے میں ہلکا ہے۔'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں اس کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ میں نے تمہارا دین چھوڑ دیا ہے۔'' اس نے فوراً بلند آواز سے اعلان کیا: ''ابن خطاب بے دین ہوگیا ہے۔''

(1)......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم٥٢٠٦ عمر بن الخطاب، ج٤٤، ص٣٩.

اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ کفار مجھے مارنے لگے اور میں بھی انہیں مارنے لگا اسی دوران میرے ماموں نے آکر اعلان کیا: ''اے لوگو! میں اپنے بھانجے کو پناہ دے چکا ہوں۔ لہٰذا اب کوئی اسے چھونے کی جرأت نہ کرے۔'' سب لوگ مجھ سے دور ہو گئے مگر میں نہیں چاہتا تھا۔ میں نے کہا: ''دوسرے مسلمانوں کو زدوکوب کیا جاتا ہے۔ لیکن مجھے نہیں مارا جاتا۔'' جب لوگ بیت اللّٰہ شریف میں جمع ہوئے تو میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا: ''تم سن رہے ہو؟'' اس نے کہا: ''میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔'' میں نے کہا: ''میں تمہاری پناہ تمہیں لوٹاتا ہوں۔'' میرے ماموں نے کہا: ''ایسا نہ کرو!'' لیکن میں نے اس کی پناہ لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا: ''جیسے تمہاری مرضی ہے۔'' پھر میری مار پیٹ ہوتی رہی یہاں تک کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا۔''[1]

حق گوئی وصلۂ رحمی:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گفتگو سکون واطمینان، سنجیدگی اور وقار کے ساتھ ہوتی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قطعِ رحمی اور فِراق سے اجتناب فرماتے، احکامِ خداوندی کو پھیلاتے اور مضبوطی کے ساتھ نافذ کرواتے تھے۔

علمائے تصوُّف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ ''تصوُّف، حق کی موافقت اور مخلوق سے دور رہنے کا نام ہے۔''

{96}......امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ ''کوئی فرشتہ ہے جو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر بولتا ہے۔''[2]

{97}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ہم اس بات کو بالکل بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سکینہ واطمینان امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر بولتا ہے[3]۔''[4]

---

[1] ......دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ذکر اسلام عمر......الخ، ج٢، ص٢١٦ تا ٢١٩، بتغیرٍ قلیلٍ.

[2] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ماذکر فی فضل عمر بن الخطاب، الحدیث:١٤، ج٧، ص٤٨٠، بتغیرٍ.

[3] ......یعنی حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے کلام ان کی زبان میں مسلمانوں کے دلوں کو چین ہوتا تھا یا وہ فرشتہ جسے سکینہ کہتے ہیں وہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زبان پر بولتا تھا۔ (مراۃ المناجیح، ج٨، ص٣٦٧)

[4] ......جامع معمر بن راشد مع مصنف عبد الرزاق، باب اصحاب النبی، الحدیث:٢٠٥٤٨، ج١٠، ص٢١٨

{98 }......حضرت سیِّدُ نا عمرو بن میمون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ہم اصحابِ رسول کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود اس بات کا انکار نہیں کرتے تھے کہ سکینہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر بولتا ہے۔''(1)

{99 }......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ **سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی زبان اور ان کے دل پر حق کو جاری فرما دیا ہے۔''(2)

{100 }......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے (قرآن پاک میں) تین باتوں میں میری موافقت فرمائی ہے: (۱) مقام ابراہیم (۲) پردہ اور (۳) جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔''(3)

جنگِ بدر میں خاص کردار:

{101 }......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ جب بدر کے دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا تو ان کے 70 آدمی قتل ہوئے اور 70 ہی قید ہوئے تو حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مشورہ طلب فرمایا اور پوچھا: ''اے خطاب کے بیٹے (عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) تمہاری ان قیدیوں کے متعلق کیا رائے ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کی ''میرا خیال یہ ہے کہ آپ میرا فلاں رشتے دار میرے حوالے فرمائیں میں اس کی گردن اُڑاتا ہوں اور اولادِ عقیل (یعنی حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چچا کی اولاد) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے کی جائے وہ ان کی گردن اڑائیں اور فلاں حضرت سیِّدُ نا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے ہو، وہ اسے قتل

(1)......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر ،الرقم٥٢٠٦عمر بن الخطاب ،ج٤٤،ص١١٠.

(2)......جامع الترمذی ،ابواب المناقب ،باب ان اللّٰہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ ،الحدیث:٣٦٨٢،ص٢٠٣١.

(3)......صحیح مسلم ،کتاب فضائل الصحابة ،باب من فضائل عمر، الحدیث: ٦٢٠٦،ص١١٠٠.

کریں تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظاہر فرما دے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کی کوئی محبت نہیں، یہ لوگ قریش کے سردار، ائمہ اور پیشوا تھے۔'' لیکن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری رائے پر عمل نہ فرمایا اور مشرکین سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جب دوسرے دن میں حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صدیق اکبر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: ''یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتائیے! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے رفیق (حضرتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو کس چیز نے رُلایا؟ اگر مجھے بھی اس چیز کی وجہ سے رونا آیا تو روؤں گا ورنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے میں رونے کی کوشش کروں گا۔'' حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''قیدیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اس درخت سے بھی زیادہ قریب آچکا تھا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(پ ۱۰، الانفال: ۶۷، ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہائے تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کے لئے غنیمت کے اموال کو حلال فرما دیا اور آئندہ سال جب اُحد کا معرکہ پیش آیا تو مسلمانوں نے جو بدر میں فدیہ وصول کیا تھا اس کے بدلے میں 70 مسلمان شہید ہوئے۔ (فتح کے بعد دوسرے حملہ میں) صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین پسپا ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کے چار دندان مبارک (کے بعض حصے) بھی شہید ہوئے اور خود (لوہے کی جنگی ٹوپی) کی کڑیاں سر میں چُبھ گئیں اور حضور نبیٔ مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَقدس پر خون بہنے لگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَاۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَاؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۱۶۵)

(پ ٤،ال عمران:١٦٥)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہونچے کہ اس سے دُونی تم پہنچا چکے ہو تو کہنے لگو کہ یہ کہاں سے آئی تم فرمادو کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی بے شک اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔(1)

{102}......حضرت سیِّدُ نا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ جب بدر کے دن کفار کو قید کرلیا گیا تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مشورہ لیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یہ آپ کی قوم اور خاندان والے ہیں لہٰذا آپ انہیں آزاد فرمادیں۔'' اور جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مشورہ لیا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں قتل کر دینے کا مشورہ عرض کیا لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى

(پ ١٠،الانفال:٦٧)

ترجمۂ کنزالایمان: کسی نبی کے لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے۔

پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملے تو فرمایا: ''قریب تھا کہ تمہاری مخالفت کی وجہ سے عذاب نازل ہوجاتا۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے پر نُزُولِ آیات:

{103}......حضرت سیِّدُ نا اسماعیل بن عیاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا: جب (منافقوں کا سردار) عبد اللّٰہ بن ابی سلول مر گیا تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

......المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند عمر بن الخطاب ،الحدیث:٢٢١،ج١،ص٧٧.

......المستدرك ،كتاب التفسير،سورة الانفال،الحديث:٣٣٢٣،ج٣،ص٦١.

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس منافق کی نمازِ جنازہ کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن ابن ابی سلول کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے جس نے فلاں دن یوں کہا اور فلاں دن یوں کہا؟'' میں اس کے برائی کے شمار کرنے لگا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکراتے رہے یہاں تک کہ جب میں نے بار بار یہ باتیں بیان کیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! مجھے چھوڑ دو کیونکہ مجھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا تو میں نے پڑھنے کو ترجیح دی چونکہ منافقین کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ''آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ 70 مرتبہ سے زائد استغفار کرنے میں اس کے لئے بخشش ممکن ہے تو میں استغفار میں زیادتی کرلیتا۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کے جنازے کے ساتھ بھی چلے حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے دفن سے فارغ ہونے تک اس کی قبر پر کھڑے رہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں اب مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جرأت آمیز کلام پر تعجب ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ یہ دو آیتیں نازل ہوئیں:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (پ۱۰، التوبۃ: ۸۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی وفاتِ ظاہری تک کسی منافق کی نمازِ جنازہ نہ پڑھائی۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے دور رہنے کی بھرپور کوشش کی لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی موافقت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منافقین کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے روک دیا اور سابقہ لکھے ہوئے علم کی وجہ سے فدیہ لینے کے معاملہ میں مسلمانوں سے درگزر فرمایا۔ یہی اس شخص کا راستہ ہے جو فتنہ میں مبتلا لوگوں سے فراق کا اعتقاد رکھتا اور چاہتا ہے کہ اکثر باتوں میں اس سے اتفاق کیا جائے اور اپنے اکثر احوال و افعال میں مخالفت سے محفوظ رہے۔

[1] ......جامع الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ التوبۃ، الحدیث: ۳۰۹۷، ص ۱۹۶۴۔

ہر معاملہ میں اتباعِ رسول:

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی میں ساتھ رہے تو وفاتِ ظاہری کے بعد بھی ساتھ ہیں اور وہ سوتے جاگتے ہر حالت میں حضور نبیِّ اَکرم، رسولِ اَعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے رہے اور تمام افعال میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کے پیکر رہے۔

عُلما فرماتے ہیں کہ ''صراطِ مستقیم پر استقامت اختیار کرنے اور درست منزل تک پہنچنے کا نام تصوُّف ہے۔''

{104}......حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد محترم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ''میں نے لوگوں کو آپس میں ایک بات کرتے دیکھا تو بہتر سمجھا کہ آپ کی بارگاہ میں عرض کر دوں، لوگوں کا خیال ہے کہ آپ (اپنے بعد) خلافت کے لئے کسی کو مقرر نہیں فرما رہے حالانکہ آپ کا کوئی اونٹوں یا بکریوں کا چرواہا ہو اور وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آئے تو آپ ضرور سمجھیں گے کہ اس نے جانوروں کو ہلاک کر دیا جبکہ لوگوں کی حفاظت و رعایت جانوروں سے بڑھ کر ہونی چاہیے۔'' یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ دیر کے لئے سر جھکایا پھر سر مبارک اُٹھا کر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دین کی حفاظت فرمائے، میں کسی کو اپنا خلیفہ منتخب نہیں کروں گا۔ بے شک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں فرمایا اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کروں تو یہ بھی درست ہے کیونکہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خلیفہ منتخب فرمایا۔'' حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر کرنے سے میں نے جان لیا کہ آپ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں کسی کی پیروی نہیں کریں گے اور کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کریں گے۔''[1]

{105}......حضرت سیّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں خواب میں حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مشرف ہوا تو

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب الاستخلاف و ترکہ، الحدیث: ٤٧١٤، ص ١٠٠٥.

دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف اِلتفات (یعنی توجہ) نہیں فرمارہے، میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھ سے ایسا کون سا فعل سرزد ہوا ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف توجہ نہیں فرمارہے ہیں؟'' سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کیا تم روزے کی حالت میں (اپنی زوجہ کا) بوسہ[1] نہیں لیتے؟'' میں نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں آئندہ کبھی بھی روزے کی حالت میں بوسہ نہیں لوں گا۔''[2]

چھوٹی بڑی آستینوں والی قمیص:

{106}......حضرت سیِّدُنا عبیداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نئی قمیص زیبِ تن فرمائی پھر مجھے چھری لانے کو کہا اور فرمایا: ''اے بیٹے! میری آستینوں کو کھینچو اور انگلیوں کے پوروں سے زائد حصہ کاٹ دو۔'' میں نے دونوں آستینوں کا بڑھا ہوا حصہ کاٹا تو آستینیں چھوٹی بڑی ہوگئیں۔ میں نے عرض کی: ''ابا جان! اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اجازت دیں تو میں قینچی سے دونوں کو کاٹ کر برابر کردوں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بیٹے! رہنے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی طرح دیکھا ہے۔'' وہ قمیص امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زیبِ تن فرماتے رہے یہاں تک کہ پھٹ گئی اور میں اکثر اس کے دھاگے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قدموں پر گرتے دیکھا کرتا تھا۔[3]

---

[1]......یہ عمل امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تقویٰ کے خلاف تھا جس پر حضور غیب داں، سردارِ دو جہاں، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تنبیہ فرمائی ورنہ روزے کی حالت میں اگر انزال ہونے اور جماع میں پڑھنے کا اندیشہ نہ ہو تو بیوی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **فیضانِ سنت** کے باب **فیضانِ رمضان** میں **احکامِ روزہ** کے تحت ردالمحتار ج۳ص ۳۹۶ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: ''بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہوگا (تو مکروہ ہے)۔'' (فیضان سنت، تخریج شدہ، جلد اول، باب فیضانِ رمضان" صفحہ۱۰۵۷)

[2]......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الایمان والرؤیا، باب ما عبّرہ عمر، الحدیث:٤، ج٧، ص٢٤١.

[3]......المستدرك، کتاب اللباس، باب کان نبی اللّٰہ یکرہ عشرة خصال، الحدیث:٧٤٩٨، ج٥، ص٢٧٥.

شیطانی بول کی مذمت:

{107}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں عراق سے مال بھیجا گیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے تقسیم کرنا شروع کر دیا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: ''اے امیرالمومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر کچھ مال دشمن یا کسی نازل ہونے والی مصیبت سے بچاؤ کے لئے باقی رکھ لیں تو بہتر ہوگا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ہلاک کرے! تو شیطانی بولی بول رہا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مال کے بارے میں مجھے حجت سکھائی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آنے والے کل کی خاطر آج اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرسکتا، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا میں تو مسلمانوں کے لئے وہی کروں گا جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے کیا۔''

فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک خصلت:

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق وثابت باتوں کا اعتراف کرتے اور بے بنیاد باتوں سے کنارہ کش رہتے اور کہا گیا ہے کہ ''تصوُّف کھرے کے لئے کھوٹے کو چھوڑ دینے کا نام ہے۔''

{108}......حضرت سیِّدُنا اَسْوَد بن سریع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضور نبیٔ اَکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتا ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی تعریف کرتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''بے شک تیرا رب عَزَّوَجَلَّ حمد کو پسند فرماتا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اشعار سنانے لگا کہ اتنے میں ایک لمبے قد والے شخص نے اجازت چاہی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خاموش کرا دیا۔ وہ شخص آیا، کچھ دیر بات چیت کی اور چلا گیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد میں نے دوبارہ اشعار کہنے شروع کئے تو وہ پھر آ گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خاموش کرا دیا۔ کچھ دیر گفتگو کر کے وہ چلا گیا تو میں نے پھر اشعار کہے۔ ایسا دو تین مرتبہ ہوا تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون تھا جس کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے خاموش کرا دیا کرتے تھے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''یہ عمر ہیں جو باطل کو پسند نہیں کرتے۔'' (1)

{109} ......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت اسود تمیمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضورِ اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اشعار سنانے میں مصروف ہو گیا۔ پھر ایک لمبے قد والے شخص نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خاموش کروا دیا۔ جب وہ چلا گیا تو رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سناؤ۔'' میں پھر اشعار سنانے میں مصروف ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر آ گیا تو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خاموش کرا دیا، جب وہ چلا گیا تو رحمتِ عالم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''سناؤ۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ کون شخص ہے؟ جب آتا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے خاموش ہونے کا حکم فرماتے ہیں اور جب چلا جاتا ہے تو دوبارہ سنانے کا ارشاد فرماتے ہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ عمر بن خطاب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں جو باطل سے جدا ہیں۔'' (2)

حمد و نعت سننا جائز ہے:

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حمد و نعت کا سننا جائز اور مباح ہے۔ کیونکہ ان کے اشعار اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح و توصیف پر مشتمل تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانا کہ ''عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) باطل کو پسند نہیں کرتے'' اس سے وہ شخص مراد ہے جو بادشاہوں اور مالداروں کی مدح سرائی کو کمائی کا ذریعہ بنا لیتا ہے اور مال کی حرص و طمع کی وجہ سے خوشامد پسند لوگوں کے آس پاس گھومتا رہتا ہے اور اپنے جھوٹ سے وہ ساری محافل و مجالس کو عیب دار بنا دیتا ہے کیونکہ وہ کسی کی ایسی تعریف بھی کر گزرتا ہے جس کا وہ مستحق نہیں ہوتا اور اگر کوئی عطیہ نہ دے تو رتبے والے شخص کی شان کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(1)......الادب المفرد للبخاری، باب من مدح فی الشعر، الحدیث: ٣٤٥، ص١٠٦.

(2)......المعجم الاوسط، الحدیث: ٥٧٩٤، ج٤، ص٢٢٤.

تو اس قسم کی کمائی و پیشہ باطل ہے اسی لیے حضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''عمر(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) باطل کو پسند نہیں کرتے'' جبکہ صحیح اشعار حکمتوں سے بھرپور، خوبصورت خزانہ ہے جس کے کہنے کی صلاحیت اللہ عَزَّوَجَلَّ ماہرِ علم وفن کو عطا فرماتا ہے اور خود امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم بھی اشعار کہا کرتے تھے۔''

{110}......حضرت سیِّدُنا اَسود بن سریع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں رسولِ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اشعار سنایا کرتا تھا اور مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کی پہچان نہ تھی، ایک بار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں ایک ایسا شخص حاضر ہوا جس کے شانے چوڑے اور سر کے اگلے حصے پر بال نہیں تھے کسی نے دوبار مجھے خاموش ہونے کا کہا تو میں نے کہا: ''اس کی ماں اسے گم کرے! یہ کون ہے جس کی وجہ سے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اشعار سنانے سے خاموش ہو جاؤں؟'' کسی نے کہا: ''یہ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' (حضرتِ سیِّدُنا اسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں) پھر میں سمجھ گیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر وہ مجھے شعر کہتے ہوئے سن لیں تو ان کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ کچھ کہے بغیر مجھے پاؤں سے گھسیٹتے ہوئے بقیع تک لے جائیں۔''(1)

مثالی شخصیت

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''شرک وعناد سے پاک اور معرفت ومحبت سے لبریز بندگانِ خدا کا یہی راستہ ہے کہ کوئی باطل قول یا فعل انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل نہیں کرسکتا اور کوئی حالت انہیں حق کی جانب متوجہ ہونے سے غافل نہیں کرسکتی، وہ ہمیشہ کامل الحال اور مضبوط دل کے ساتھ حق کے رفیق ہوتے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مشکلات میں بھی اپنے عزت وقوت والے رب عَزَّوَجَلَّ (کی رضا وخوشنودی) کے طالب رہتے اور احکاماتِ خداوندی کی بجا آوری میں خوشحالی وبدحالی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ: ''تصوُّف دنیاوی مراتب سے منہ موڑ کر آخرت کے اَرفع واعلیٰ مراتب کی طرف متوجہ ہونے کا نام ہے۔''

......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۱۹، ج۱، ص۲۸۲.

عاجزی وانکساری:

{111 }......حضرت سیِّدُ نا طارق بن شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملکِ شام کی جانب تشریف لاتے ہوئے راستے میں ایک دریائی گزر گاہ پر پہنچے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے اونٹ سے اترے، جوتے ہاتھ میں پکڑ کر اونٹ کو ساتھ لئے پانی میں اتر گئے۔ حضرتِ سیِّدُ نا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''آج آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اہلِ زمین کے نزدیک بہت بڑا کام کیا (یعنی یہ آپ کی شایانِ شان نہیں) ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُ نا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اے ابوعبیدہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! کاش! یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا، بے شک تم انسانوں میں سے ذلیل ترین لوگ تھے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے تم کو معزز بنا دیا لہٰذا جب بھی تم اسے چھوڑ کر کہیں اور عزت تلاش کرو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ذلّت وخواری میں مبتلا فرما دے گا۔''[1]

{112 }......حضرت سیِّدُ نا قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملک شام تشریف لائے اور لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِستقبال کرنے نکلے تو اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے اُونٹ پر سوار تھے۔ لوگوں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین! چونکہ قوم کے سردار اور عظیم لوگ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ملاقات کو آئیں گے اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تُرکی گھوڑے پر سوار ہو جائیں۔'' خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں وہاں نہیں پاتا۔'' یہ کہنے کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: ''بے شک اصل معاملہ تو وہاں ہے اس لئے تم مجھے میرے اونٹ پر ہی رہنے دو۔''[2]

رعایا کی خبر گیری:

{113 }......حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن عبداللہ اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کے اندھیرے میں اپنے گھر سے نکل کر ایک گھر میں داخل ہوئے پھر

1 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، الحدیث: ٨١٩٦، ج٦، ص٢٩١.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب، الحدیث: ٢، ج٨، ص١٤٦.

کچھ دیر بعد وہاں سے نکلے اور دوسرے گھر میں داخل ہوئے، حضرت سیِّدُ ناطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ سب دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ، صبح جب حضرت سیِّدُ ناطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس گھر میں جا کر دیکھا تو وہاں ایک نابینا اور اپاہج بڑھیا کو پایا اور ان سے دریافت فرمایا: ''اِس آدمی کا کیا معاملہ ہے جو تمہارے پاس آتا ہے؟'' بڑھیا نے جواب دیا: ''وہ اتنے عرصہ سے میری خبر گیری کر رہا ہے اور میرے گھر کے کام کاج کے علاوہ میری گندگی بھی صاف کرتا ہے۔'' حضرت سیِّدُ ناطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (اپنے آپ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے: ''اے طلحہ! تیری ماں تجھ پر روئے، کیا تو امیر المؤمنین عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نقش قدم پر نہیں چل سکتا۔'' (1)

{114} ......حضرت سیِّدُ ناحسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک کُوڑا خانہ کے پاس سے گزرے تو وہاں رُک گئے۔ رُفقا کو اس کی بدبُو سے اَذِیّت ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ تمہاری دنیا ہے جس کی تم حرص و لالچ کرتے اور اس کے گُن گاتے ہو۔'' (2)

عیش وعشرت سے پاک زندگی

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عیش وعشرت سے کوسوں دور بھاگتے اور ہمیشہ رہنے والی آخرت کی زندگی کی بہتری کے خواہاں رہتے تھے۔ ہمیشہ مشقت برداشت کرتے اور شہوات وخواہشات سے دُور رہتے اور کہا گیا ہے کہ ''نفس کو سختیاں اور مشقت برداشت کرنے کا عادی بنانے کا نام تصوُّف ہے'' اور یہی عمدہ مقام ہے۔

نفس پر سختیاں:

{115} ......حضرت سیِّدُ نااَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ قحط سالی کے دن تھے، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے نفس کو گھی سے روک رکھا تھا اور صرف زیتون پر گزارا کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیٹ میں تکلیف ہونے لگی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیٹ پر اُنگلی ماری اور کہا ''تجھے جتنی تکلیف ہوتی ہے ہوتی رہے، جب تک لوگوں سے فاقہ کی سختی ختم نہیں ہوتی تیرے لئے

---

(1) ......صفة الصفوة، ابو حفص عمر بن الخطاب، ذكر اهتمامه برعيته، ج١، ص١٤٦.

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب، الحديث: ٦١٦، ص١٤٦.

میرے پاس یہی کچھ ہے۔'' (1)

{116} ......حضرت سیِّدُ نا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اُم المؤمنین حضرت سیِّدَ تُنا حَفْصَہ بنتِ عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے والد سے عرض کی: ''یا امیر المومنین! اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نرم کپڑا زیب تن فرمائیں اور اچھا کھانا تناوُل فرمائیں تو یہ بہتر ہے اس لئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وسیع رِزْق اور کثیر مال عطا فرمایا ہے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بیٹی! میں اس معاملے میں تیری مخالفت کروں گا، کیا تجھے یاد نہیں کہ حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زندگی میں کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟'' پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حالاتِ زندگی بیان کرنا شروع کئے یہاں تک کہ اُم المؤمنین حضرت سیِّدَ تُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو کچھ تم نے کہا ایسا ہی ہے۔ لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس قدر مجھ سے ہوسکتا ہے میں مشکلات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِتباع کروں گا شاید میں آخرت کی راحت والی زندگی میں ان کا شریک ہوسکوں۔'' (2)

لذیذ اور عمدہ غذاؤں سے پرہیز:

{117} ......حضرت سیِّدُ نا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تم سے بہتر لباس پہن سکتا ہوں، اچھا کھانا کھا سکتا ہوں اور آسائش والی زندگی گزار سکتا ہوں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں سینے کے گوشت، گھی، آگ پر بُھنے ہوئے گوشت، چٹنی اور چپاتیوں سے ناواقف نہیں ہوں لیکن (استعمال اس لئے نہیں کرتا کہ) میں نے سنا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے نعمت وآسائش پانے والی قوم کو عار دِلائی ہے۔ جیسا کہ اِرشادِ خداوندی ہے:

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا ترجمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب، الحديث: ٦٠٨، ص ١٤٥.

(2)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب، الحديث: ٦٦٠، ص ١٥٢.

وَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهَا ۚ (پ ٢٦،الاحقاف: ٢٠) چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے۔[1]

{118}......حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم بھی زندگی کی لذات چاہتے ہیں کہ ہم حکم دیں کہ ہمارے لئے چھوٹی بکری بھونی جائے اور میدے کی روٹی اور مشکیزے میں نبیذ بنائی جائے یہاں تک کہ جب گوشت چکور (یعنی تیتر کی مثل پہاڑی پرندے کے گوشت) کی طرح (نرم) ہو جائے تو اُسے کھائیں اور اس سے پئیں لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکیزہ چیزوں کو آخرت کے لئے بچالیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

اَذۡهَبۡتُمۡ طَيِّبٰتِكُمۡ فِىۡ حَيَاتِكُمُ الدُّنۡيَا ترجمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے۔ (پ ٢٦،الاحقاف ٢٠)

{119}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ عراقی لوگوں کا ایک وفد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کھانے کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے دیکھا کہ وہ جسموں کو طاقتور بنانے کے انداز میں کھا رہے ہیں تو ارشاد فرمایا: اے اہلِ عراق! اگر میں چاہوں تو تمہاری طرح عُمدہ کھانے بنوا سکتا ہوں لیکن ہم دنیا کی ان نعمتوں کو چھوڑ دیتے ہیں، جو ہمیں آخرت میں ملیں گی کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک قوم کے بارے میں یہ فرمان نہیں سنا:

اَذۡهَبۡتُمۡ طَيِّبٰتِكُمۡ فِىۡ حَيَاتِكُمُ الدُّنۡيَا ترجمۂ کنزالایمان: اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے۔[2] (پ ٢٦،الاحقاف: ٢٠)

{120}......حضرت سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ''اہلِ عراق کا ایک وفد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جن میں حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ بھی شامل تھے۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے ان کے سامنے ایک بڑا تھال پیش کیا جس میں روٹی اور زیتون کے تیل کا کھانا بنا ہوا تھا اور فرمایا: ''کھاؤ!'' انہوں نے بہت کم کھایا، تو امیر المؤمنین

[1] ......الزهد لابن المبارك ،باب ماجاء فی الفقر ،الحديث: ٥٧٩،ص ٢٠٤ ،مختصرًا.

[2] ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد،باب كلام عمربن الخطاب،الحديث: ٣٠، ج٨، ص ١٥١ .

حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم یہ کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ تم کس چیز کا ارادہ رکھتے ہو کھٹا، میٹھا، ٹھنڈا، یا گرم؟ پھر اسے پیٹ میں ڈالو گے۔'' (1)

دُنیا کا نقصان برداشت کرلو:

{121}......حضرت سیِّدُ ناخلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے اس بات پر غور کیا ہے کہ جب دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا کو نقصان پہنچتا ہے لہٰذا جب معاملہ اس طرح کا ہے تو تم (آخرت کی بہتری کی خاطر) فانی دنیا کا نقصان برداشت کرلیا کرو۔'' (2)

نیکی کی دعوت کے مکتوب:

{122}......حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن ابوبُرْدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ ناابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک خط لکھا جس میں حمد وصلاۃ کے بعد فرمایا: ''خوش بخت حکمران وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا خوش حال ہو اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بد بخت حکمران وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا کا بُرا حال ہو۔ خوش حال زندگی گزارنے سے اجتناب کرنا ورنہ تمہارے مقرر کردہ عامل بھی خوشحالی کو پسند کریں گے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں تیری مثال اس جانور کی طرح ہوگی جو سبزے کو دیکھتے ہی اس پر ٹوٹ پڑتا ہے کہ کھا کر موٹا ہو جائے اور پھر اس کا موٹا ہونا ہی اس کی موت کا باعث بن جائے۔'' وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ۔ (3)

{123}......حضرت سیِّدُ ناعامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ ناابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف ایک خط لکھا، اس میں فرمایا: ''جس شخص کی نیت دُرُست ہو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور جو لوگوں کی

---

1 ......الزهد لهناد بن السری، باب الزهد فی الطعام، الحدیث: ٦٨٤، ج٢، ص ٣٦٠۔

2 المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب کلام عمر بن الخطاب، الحدیث: ٣٧، ج٨، ص ١٥٢، بتغیرٍ قلیلٍ.

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب، الحدیث: ٦٦٥، ص ١٥٢۔١٥٣.

......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب کلام عمر بن الخطاب، الحدیث: ٧، ج٨، ص ١٤٧.

خاطر ایسی چیز سے زینت حاصل کرے جس کی حقیقت اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کچھ اور ہو تو ایسے شخص کو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رُسوا کر دیتا ہے اور تمہارا کیا خیال ہے جلد حاصل ہونے والے معمولی رزق اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے خزانوں میں سے کون سی چیز افضل ہے؟'' والسَّلام۔[1]

فرامینِ فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے انمول ارشادات وفرامین ان کے احوال کی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔

{124}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم نے صبر کو اپنی زندگی کی بہترین چیز پایا۔''[2]

{125}......حضرت سیِّدُنا ہشام بن عروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ لالچ محتاجی کا باعث ہے اور لوگوں سے مایوس ہو جانا مالداری کا سبب ہے اور بلاشبہ انسان جب کسی چیز سے مایوس ہوتا ہے تو اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔''[3]

{126}......حضرت سیِّدُنا عامر شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا دل اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مکھن سے بھی زیادہ نرم ہو گیا ہے اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پتھر سے بھی سخت تر ہو گیا (یعنی ذاتی معاملہ میں دل نرم اور حُدُودِ الٰہی کے معاملہ میں سخت ہو گیا)۔''

تائبین کی صحبت میں بیٹھو:

{127}......حضرت سیِّدُنا عون بن عبداللہ بن عُتْبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''توبہ کرنے والوں کی صحبت میں بیٹھو کہ وہ سب سے زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔''[4]

---

[1] ......الزھد لھناد بن السری ،باب الریاء ،الحدیث:۸۵۹، ج۲،ص۴۳۶.

[2] ......صحیح البخاری ،کتاب الرقاق ،باب الصبر عن محارم اللّٰہ،ص۵۴۳.

[3] ......الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عمر بن الخطاب ،الحدیث:۶۱۳،ص۱۴۶.

[4] ......المصنف لابن ابی شیبۃ ،کتاب الزھد ،باب کلام عمر بن الخطاب ،الحدیث:۲۴،ج۸، ص۱۵۰.

{128}......حضرت سیِّدُ نا ابوخالد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡوَاجِد سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''قرآنِ کریم کو یاد کرنے والے اور علم کا سرچشمہ بن جاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے آج کے دن کا ہی رزق طلب کرو۔'' (1)

صبر وشکر اِختیار کرو:

{129}......حضرت سیِّدُ نا ابراہیم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے سنا: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے راستے میں اپنی جان و مال خرچ کرنا چاہتا ہوں۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اس سے فرمایا: ''تم میں سے کوئی خاموش کیوں نہیں ہوتا کہ اگر آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر کرے اور عافیت پائے تو شکر بجالائے۔'' (2)

{130}......حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن جَعۡدَہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''اگر یہ 3 چیزیں یعنی (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے پیشانی جھکانا (۲) ایسے اجتماعات میں شرکت کرنا جن میں اچھی باتیں اس طرح چننے کو ملتی ہیں جس طرح عمدہ کھجوروں کو چنا جاتا ہے اور (۳) راہ خدا میں سفر کرنا نہ ہوتا تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کو اور زیادہ پسند کرتا(3)۔'' (4)

---

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل ،زهد عمر بن الخطاب ،الحديث:٦٣٢،ص١٤٨.

(2)......الزهد لهناد بن السرى ،باب سؤال اللّٰه العافية ،الحديث:٤٤٤،ج١،ص٢٥٦.

(3)......اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے صدقے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کو تا قیامت سلامت وآباد رکھے کہ اس پُرفتن دور میں 35 سے زائد شعبہ جات میں سنتوں کی خدمت کر رہی ہے۔ جن میں سے ایک شعبہ ''**مدنی قافلہ**'' بھی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کے **مدنی قافلوں** میں بیان کردہ تینوں باتوں پر عمل کرنے کا باآسانی موقع ملتا ہے۔ اس لئے ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے عطا کردہ **مدنی جدول** کے مطابق زندگی میں یکمشت **12 ماہ**، ہر 12 ماہ میں **30 دن** اور عمر بھر ہر 30 دن میں کم ازکم **3 دن** کے **مدنی قافلے** میں سفر کو اپنا معمول بنائے۔ اِنۡ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

(4)......الزهدللامام احمد بن حنبل، زهدعمر بن الخطاب، الحديث:٦٠٧، ص١٤٥.

سردی کا موسم غنیمت ہے:

{131 }......حضرت سیِّدُ نا ابوعثمان ہندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''سردی کا موسم عبادت گزاروں کے لئے غنیمت ہے۔'' (1)

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گریہ وزاری:

{132 }......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ''امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چہرۂ اَقدس پر بہت زیادہ گریہ وزاری کے سبب دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھیں۔'' (2)

{133 }......حضرت سیِّدُ نا ہشام بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ''امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب قرآنِ کریم کی کوئی آیتِ کریمہ تلاوت کرتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سانس رُک جاتا اور اس قدر روتے کہ زمین پر تشریف لے آتے پھر گھر سے باہر تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مریض سمجھ کر عیادت کے لئے آتے۔'' (3)

{134 }......حضرت سیِّدُ نا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ''میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رونے کی آواز تین صفوں کے پیچھے تک سنی۔'' (4)

حسابِ آخرت کا خوف:

{135 }......حضرت سیِّدُ نا ثابت بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اپنے (اعمال کا) وزن کرلو اس سے پہلے کہ ان کا وزن کیا جائے اور اپنا محاسبہ کرلو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے۔ بے شک یہ تم پر قیامت کے دن کے حساب سے آسان ہے اور بڑی پیشی کے لیے تیار ہو جاؤ جس کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

(1) ......موسوعة لابن ابی الدنیا ، کتاب التہجد وقیام اللیل، الحدیث: ۴۲۱، ج۱، ص۳۳۲.

(2) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد عمر بن الخطاب، الحدیث: ۶۳۸، ص۱۴۹.

(3) ......المصنف لابن ابی شیبة ، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب ، الحدیث: ۱۶، ج۸، ص۱۴۹.

(4) ......موسوعة لابن ابی الدنیا ، کتاب الرقة والبکاء ، الحدیث: ۴۱۶، ج۳، ص۲۵۳، بتغیرٍ قلیلٍ.

يَوۡمَئِذٍ تُعۡرَضُوۡنَ لَا تَخۡفٰى مِنۡكُمۡ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ (پ ۲۹،الحاقۃ:۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: اس دن تم سب پیش ہوگے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھُپ نہ سکے گی۔[1]

{136}......حضرت سیِّدُنا ضحاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمان ہے: ''اے کاش! میں اپنے گھر والوں کے لئے ایک مینڈھا ہوتا وہ ایک عرصہ تک مجھے کھلا پلا کر موٹا تازہ کرتے حتی کہ میں خوب فربہ ہو جاتا اور گھر والوں کے کچھ مہمان آتے تو وہ میرا کچھ حصہ بھون لیتے اور کچھ حصے کا سالن بنا لیتے پھر مجھے کھاتے اور پیٹ سے نکال دیتے (اے کاش!) میں انسان نہ ہوتا۔''[2]

بوقتِ شہادت عاجزی وانکساری:

{137}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر ان کے مرض الموت میں میری ران پر تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''میرا سر زمین پر رکھ دو۔'' میں نے عرض کی: ''آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں سر میری ران پر رہے یا زمین پر؟'' فرمایا: ''اسے زمین پر رکھ دو!'' حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر زمین پر رکھ دیا۔ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہلاکت ہو میرے اور میری ماں کے لئے اگر میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر رحم نہ فرمائے۔''[3]

{138}......حضرت سیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نیزہ مارا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کو دیکھنے سے قبل ہی سارا سونا اس کے عوض قربان کر دیتا۔''[4]

{139}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نیزہ مارا گیا تو میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

---

[1] ......الزھد للامام احمد بن حنبل ، زھد عمر بن الخطاب ،الحدیث:٦٣٣،ص١٤٨.

[2] ......الزھدلھناد بن السری،باب باب من قال،الحدیث:٤٤٩، ج١، ص٢٥٨.

[3] ......مسند ابن الجعد ،شعبۃ بن عاصم بن عبید اللہ ،الحدیث: ٨٧٠،ص١٣٦.

[4] ......صحیح البخاری،کتاب فضائل اصحاب النبی،باب مناقب عمر بن الخطاب ،الحدیث:٣٦٩٢،ص٣٠٠.

''یاامیرالمؤمنین! خوشخبری ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذریعے شہر فتح کروائے، نفاق کا خاتمہ کیا اور رزق کے دروازے کھول دیئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ''اے ابن عباس! کیا آپ حکومت سے متعلق میری تعریف کر رہے ہیں؟'' میں نے عرض کی کہ ''امارت کے علاوہ بھی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اس طرح نکل جاؤں جس طرح اس میں داخل ہوا تھا اور میرے لئے اس پر کوئی ثواب ہو نہ عذاب۔'' (1)

خلیفۂ وقت کی چادر میں بارہ پیوند:

{140}......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''ایک مرتبہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دورِ خلافت میں خطبہ دیا اور اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو چادر پہنی ہوئی تھی اس میں بارہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔'' (2)

احساسِ ذمّہ داری:

{141}......حضرت سیِّدُنا داوٗد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر نہر فرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوکی مرگئی تو مجھے اندیشہ ہے کہ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا۔''

رحمتِ الٰہی کی امید:

{142}......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن ابی کثیر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر کوئی مُنادِی آسمان سے ندا دے کہ ''اے لوگو! تم سب جنت میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے'' تو مجھے خوف ہے کہ وہ شخص کہیں میں نہ ہوں اور اگر کوئی مُنادِی ندا دے کہ ''اے لوگو! تم سب جہنم میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے'' تو مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔

......السنن الکبری للبیهقی، کتاب آداب القاضی، باب کراهیة الامارة......الخ، الحدیث:۱۰۲۲۸، ج۱۰، ص۱۶۶.

......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عمر بن الخطاب، الحدیث:۶۵۸، ص۱۵۲.

{143}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے (حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی نیکی کرنے میں کوئی فرق نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ کوئی بات یا عمل ایسا نہ کرتے جس سے دونوں میں امتیاز ہوسکے۔'' (1)

فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دُعائیں

{144}......حضرت سیِّدُنا ابن عکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَکِیْم سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھ سے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ دعا مانگا کرو ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَّتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَّتِیْ حَسَنَۃً یعنی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بھی بہتر بنادے اور میرے ظاہر کو اور اچھا کردے۔'' (2)

{145}......حضرت سیِّدُنا اسود بن بلال محاربی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خلیفہ بنے تو منبر پر کھڑے ہوکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: ''اے لوگو! میں دُعا مانگتا ہوں، تم آمین کہتے جاؤ! پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ دعا کی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں سخت ہوں، مجھے نرم کر دے۔ میں بخیل ہوں، مجھے سخی بنادے۔ میں کمزور ہوں، مجھے قوت عطا فرما۔'' (3)

{146}......حضرت سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یوں دُعا کرتے ہوئے سنا: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میری شہادت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہ ہو جس نے تجھے سجدہ کیا ہو کہ کہیں وہ اس وجہ سے بروزِ قیامت مجھ سے جھگڑا نہ کرے۔'' (4)

{147}......اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا: ''اَللّٰھُمَّ قَتْلًا فِیْ سَبِیْلِکَ، وَوَفَاۃً فِیْ بَلَدِنَبِیِّکَ یعنی یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!

---

(1)......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٥٦ عمر بن الخطاب، باب ذکر استخلاف عمر بن الخطاب، ج٣، ص ٢٢١.

(2)......جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء: اللھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی، الحدیث: ٣٥٨٦، ص ٢٠٢١.

(3)......الطبقات الکبری لابن سعد، رقم ٥٦ عمر بن خطاب، باب ذکر استخلاف عمر بن خطاب، ج٣، ص ٢٠٨، بتغیرٍ.

(4)......موطا للامام مالک، کتاب الجهاد، باب الشهداء فی سبیل اللّٰہ، الحدیث: ١٠٢٤، ج٢، ص ٢٠.

مجھے اپنی راہ میں شہادت کی موت عطا فرما اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں مرنا نصیب فرما۔'' میں نے عرض کی: ''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''جب اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو ایسا ہو گا۔''[1]

{148}......حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وادیٔ بطحا میں ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے مٹی ہموار کی پھر اس پر اپنی چادر کا ایک حصہ بچھا کر اس پر چت لیٹ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دُعا مانگی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں میرے اعصاب کمزور پڑ گئے، میری رعایا پھیل چکی ہے، پس میرے ضائع کرنے اور زیادتی کرنے سے قبل تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔''[2]

{149}......حضرت سیِّدُنا سلیم بن حنظلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دُعا مانگا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَأْخُذَنِیْ عَلٰی غِرَّۃٍ اَوْتَذَرَنِیْ فِیْ غَفْلَۃٍ اَوْتَجْعَلَنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْن یعنی یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اچانک موت، غفلت کی موت اور غفلت کی زندگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''[3]

{150}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن خراش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک خطبہ میں یہ دُعا مانگی: ''اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنَا بِحَبْلِکَ وَثَبِّتْنَا عَلٰی اَمْرِکَ یعنی یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی رسی کے ساتھ ہماری حفاظت فرما اور اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔''[4]

فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جنت میں محل:

{151}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مجھے اس بات کی بہت خواہش تھی کہ مجھے کوئی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بتائے۔ پس میں نے خواب میں ایک محل دیکھا تو پوچھا: ''یہ محل کس کا ہے؟'' فرشتوں نے مجھے بتایا کہ ''یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔'' اتنے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس محل سے اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر

[1] ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۲۷۹۵، ج۲، ص۱۳۸.

[2] ......موطا للامام مالک، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم، الحدیث: ۱۵۸۵، ج۲، ص۳۳٤.

[3] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام عمربن خطاب، الحدیث: ۱۱، ج۸، ص۱٤۸.

[4] ......شرح اصول اعتقاد اھل السنة والجماعة، باب جماع الکلام فی الایمان، قول عمرو معاذ، الحدیث: ۱۵۳۰، ج۱، ص۷۲٦.

ایک چادر تھی گویا ابھی غسل فرمایا ہے۔'' میں نے عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ''اگر میرا رب عَزَّوَجَلَّ میری بخشش نہ فرماتا تو قریب تھا کہ میری خلافت مجھے لے ڈوبتی۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''مجھے تم سے جدا ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''12 سال۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اب جا کر حساب وکتاب سے فارغ ہوا ہوں۔''(1)

{152}......حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پڑوسی تھا میں نے کسی کو ان سے افضل نہیں پایا، ان کی رات عبادت میں گزرتی تو دن روزے اور لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو میں نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ ''مجھے خواب میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت نصیب فرما۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ کے بازار کی طرف سے سر پر عمامہ باندھے تشریف لا رہے ہیں، میں نے سلام کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میرے سلام کا جواب دیا پھر میں نے پوچھا: ''آپ کیسے ہیں؟'' فرمایا: ''میں خیریت سے ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟'' فرمایا: ''اب حساب وکتاب سے فارغ ہوا ہوں۔ اگر ربِّ غفار عَزَّوَجَلَّ میری بخشش نہ فرماتا تو قریب تھا کہ میری خلافت مجھے لے ڈوبتی۔''(2)

نظر فاروقی میں دوستی کا معیار:

{153}......حضرت سیِّدُنا محمد بن شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے فائدہ کاموں میں مشغول نہ ہونا، اپنے دشمن سے دُور رہنا، دوستی کے لئے صرف امانت دار شخص کا انتخاب کرنا کیونکہ امانت دار کے برابر قوم کا کوئی شخص نہیں ہوتا، فاجر شخص کی صحبت اختیار کرنے سے بچنا ورنہ وہ تمہیں گناہ کے راستے پر لگا دے گا اور اسے کبھی بھی اپنا راز نہ بتانا اور اپنے معاملات کا مشورہ ایسے لوگوں سے کرنا جو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوں۔''(3)

---

(1)......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ٥٢٠٦ عمر بن الخطاب، ج٤٤، ص٤٨٣ بروایة عبداللّٰه بن عمرو.

(2)......الطبقات الکبری لابن سعد، رقم٥٦ عمر بن خطاب، ج٣، ص٢٨٦، مختصرًا.

(3)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام عمر بن الخطاب، الحدیث:٩، ج٨، ص١٤٧.

حق کا بول بالا کرنے والے:

{154} ......حضرت سیِّدُ نا ابن زبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو باطل کو چھوڑ کر اسے موت کی نیند سلا دیتے اور حق کا بول بالا کر کے اسے جِلا بخشتے ہیں۔ اُنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی طرف رغبت دلائی جائے تو خوش ہوتے اور عذاب الٰہی سے ڈرایا جائے تو ڈرنے لگتے ہیں۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خوفزدہ ہونے کے بعد دوبارہ اطمینان کی سانس نہیں لیتے اور بن دیکھے لازوال یقین سے مالا مال ہوتے ہیں۔ خوف نے ان کو ایسا خلوص بخشا کہ باقی رہنے والی زندگی کے مقابلہ میں انہوں نے ہر چیز سے جدائی اختیار کرلی۔ زندگی ان کے لیے نعمت اور موت کرامت ہے۔ حورعین سے ان کا نکاح ہوگا اور ہمیشہ رہنے والے نوعمر لڑکے ان کی خدمت پر مامور ہوں گے۔''



پیارے اسلامی بھائیو!

سرورِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی: عِلْم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

(سنن ابن ماجه، الحديث ٢٢٤، ج ١، ص١٤٦)

امیرالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عَفان رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کمالِ انکساری کے ساتھ اظہارِ بندگی کرنے والے۔ ذوالنورین[1] کا لقب پانے والے۔ خوف خدا رکھنے والے۔ راہِ خدا میں دو مرتبہ ہجرت کرنے والے۔ دونوں قبلوں (بیت المقدس اور خانہ کعبہ) کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل کرنے والے۔ مسلمانوں کے تیسرے عظیم الشان خلیفہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ (پ۷، المائدۃ:۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں۔

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان عبادت گزار بندوں میں ہوتا ہے جو ساری ساری رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ وقیام کی حالت میں رہتے۔ آخرت سے ڈرتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی آس لگائے رکھتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خصوصی صفات میں سخاوت وحیا، خوفِ خدا اور رحمتِ خداوندی کی ہمیشہ امید رکھنا شامل ہیں۔ دِن سخاوت وروزہ کی حالت میں گزرتا تو رات بارگاہِ خداوندی میں سجدہ وقیام میں کٹ جاتی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مصیبتیں آنے اور ان پر صبر کر کے جنت پانے کی خوشخبری سنائی گئی۔ کہا گیا ہے کہ ''تصوُّف راہ حق میں مصروفِ عمل رہ کر منزل تک رسائی پانے کا نام ہے۔''

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل پر آیات مبارکہ:

{155} ......حضرت سیِّدُ نا محمد بن حاطِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر خیر ہونے لگا تو حضرت سیِّدُ نا حسن بن علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''ابھی امیرالمومنین تشریف لائیں گے۔ چنانچہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ

[1] ......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ذوالنورین (یعنی دونوروں والا) اس لیے کہا جاتا ہے کہ سیِّدِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 2 شہزادیاں حضرتِ سیِّدَتُنا رقیہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یکے بعد دیگرے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نکاح میں آئیں تھیں۔ (عامہ کتب سیرت)

الکَرِیْم تشریف لائے اور فرمایا: ''حضرت سیِّدُ ناعثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان خوش بختوں میں سے ہیں جن کی شانِ عظمت نشان میں رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نازل ہوا:

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۠ (۹۳) (پ۷، المائدۃ:۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔[1]

{156}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ (پ۲۳، الزمر:۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے۔[2]

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شرم و حیا

{157}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ پیکرِ شرم وحیا اور معزز و مکرم عثمان بن عفان ہیں۔''[3]

{158}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفان ہیں۔''[4]

{159}......حضرت سیِّدُ ناحسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کی شرم وحیا کی شدت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی کمرے میں ہوتے اور اس کا دروازہ

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، ما ذکر فی فضل عثمان بن عفان، الحدیث: ۳۸، ج۷، ص۴۹۳.

2 ......صفۃ الصفوۃ، ابوعبد اللہ عثمان بن عفان، ذکر ثناء الناس علیہ و ارضاہ، ج۱، ص۱۶۱.

3 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الالف، الحدیث: ۱۷۹۰، ج۱، ص۲۵۰.

4 ......المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب حبر ہذہ الامۃ عبد اللہ بن عباس، الحدیث: ۶۳۳۵، ج۴، ص۶۸۹.

بھی بند ہوتا تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے اور حیا کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔'' [1]

{160}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ''قریش کے 3 شخصوں کا چہرہ سب سے روشن و پیارا ہے۔ ان کے اخلاق بھی سب سے اچھے ہیں اور شرم وحیا میں بھی سب سے بڑھ کر ہیں۔ (وہ ایسے ہیں کہ) اگر تجھ سے بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں اور تم ان سے بات کرو تو نہ جھٹلائیں اور وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان اور امینِ امت حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہیں۔'' [2]

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادات

{161}......حضرت سیِّدُنا زبیر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔'' [3]

{162}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی۔ میں عشا کی نماز ادا کرکے مقام ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ مجید کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآن مجید ختم کرلیا۔ پھر رکوع و سجود کرکے نماز ختم کی اور اپنے جوتے لے کر چل دیئے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''مجھے نہیں معلوم کہ اس سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ نماز پڑھی تھی یا نہیں۔'' [4]

{163}......حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: ''جب حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند عثمان بن عفان ،الحديث:٥٤٣،ج١،ص١٦٠.

2 ......المعجم الكبير ،الحديث:١٦،ج١،ص٥٦.

3 ......المصنف لابن ابی شيبة ،كتاب صلاة التطوع و الامامة، باب من كان يامر بقيام الليل، الحديث:٦،ج٢،ص١٧٣.

4 ......الزهد لابن المبارك،باب فضل ذكر الله ،الحديث:١٢٧٦ ،ص٤٥٢،بتغيرٍ قليلٍ.

کرنے کے اِرادے سے دشمنوں نے گھر کو گھیرا ہوا تھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس وقت بھی اس سے بے نیاز تھے کہ لوگ انہیں شہید کردیں یا چھوڑ دیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ساری رات عبادت کرتے اورایک ہی رکعت میں پورا قرآنِ مجید ختم کرلیا کرتے تھے۔'' (1)

{164 }......حضرت سیِّدُ نا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مسروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَشْتَر سے ملے تو پوچھا:''کیا تو نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا ہے؟''اس نے کہا:''ہاں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!تو نے روزہ داراور عبادت گزار شخص کو شہید کیا ہے۔'' (2)

{165 }......حضرت سیِّدُ نا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا:''تم نے اس شخص کو شہید کیا جو ساری رات عبادت کرتا اورایک رکعت میں قرآن مجید ختم کرتا ہے۔'' (3)

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صبر کا بیان

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں:''امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مصائب وآزمائش کے آنے اوران پر شکوہ وشکایت اور بے صبری سے بچنے کی بشارت پہلے ہی دے دی گئی تھی اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان حالات میں صبر کرکے بے صبری سے محفوظ رہے اور شکر کرکے آزمائش میں بھی اطاعت کرتے رہے۔'' کہا گیا ہے کہ''تصوُّف آزمائش کی سختی میں صبر کرکے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کی حلاوت حاصل کرنے کا نام ہے۔''

{166 }......حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے ایک باغ میں حضور نبیٔ اَکرم،نُورِ مُجَسَّم،رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلوایا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''اس کے لئے دروازہ کھول دو اوراس مصیبت پر جو اس شخص کو پہنچے گی جنت کی خوشخبری دو۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:۱۱۴،ج۱،ص۸۱.

(2)......المعجم الکبیر،الحدیث:۱۳۰،ج۱،ص۸۷.

(3)......الزھد للامام احمد بن حنبل ،زھد عثمان بن عفان ،الحدیث:۶۷۳،ص۱۵۳.

ہیں میں نے دروازہ کھولا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔'' میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کی انہیں خبر دی تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ مدد گار رہے۔'' (1)

{167}......حضرت سیِّدُ نا عبیداللہ بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے کسی باغ میں تھے۔ ایک پست آواز شخص نے آنے کی اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انہیں اندر آنے دو اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی جنت کی خوشخبری دو۔'' راوی فرماتے ہیں: ''وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ میں نے انہیں یہ خبر دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اور قریب آکر بیٹھ گئے۔'' (2)

{168}......حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو ارشاد فرمایا: ''ان کو آنے کی اجازت دو اور ایک مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی جنت کی خوشخبری دو۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سن کر فرمایا: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔'' (3)

چہرے کا رنگ بدلتا رہا:

{169}......حضرت سیِّدُ نا قیس بن ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُ نا ابو سَہْلَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ جس دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کو شہید کرنے کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے گھر کو گھیرے میں لے لیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا، میں آج اس وعدے کے مطابق صبر کروں گا۔'' حضرت سیِّدُ نا قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس وقت صحابۂ کرام کو اس دن کی حقیقت کا اندازہ ہوا کہ جس دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''میں اپنے ایک صحابی سے

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمربن الخطاب، الحدیث:۳٦۹۳، ص۳۰۰.

(2)......مسند ابی داوٗد الطیالسی، الافراد عن عبد اللہ بن عمرو، الحدیث:۲۲۸۷، ص۳۰۲.

(3)......المعجم الاوسط، الحدیث:۷۵۰٦، ج۵، ص۳۳۳.

رازونیاز کی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔'' عرض کی گئی: ''حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بلالائیں؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' عرض کی گئی: ''حضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' عرض کی گئی: ''حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کو؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' بالآخر حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بُلایا گیا تو حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں آہستہ سے کچھ فرمانے لگے (جسے سن کر) حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چہرے کا رنگ بدلتا رہا۔'' (1)

عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دو خصوصی فضیلتیں:

{170}......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین، حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دو ایسی فضیلتیں حاصل تھیں، کہ ان کی مثل امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق وحضرت سیِّدُ نا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بھی حاصل نہ تھیں۔ (۱) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صبر کرنا یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ظلماً شہید کر دیا گیا (۲) تمام لوگوں کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کرنا۔'' (2)

راہِ خدا میں مال خرچ کرنا

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے مال کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخوشنودی حاصل کرتے اور اس کے بندوں پر مال خرچ کرنے میں اپنے دوستوں سے بڑھ جاتے تھے۔ جبکہ اپنے لئے تھوڑے ہی مال اور معمولی لباس پر قناعت فرماتے۔ اور عُلَمائے کرام کا ایک فرمان یہ بھی ہے کہ: ''فضیلت کی اِنتہا تک پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرنا تصوُّف ہے۔''

{171}......حضرت سیِّدُ نا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دو مرتبہ جنت خریدی، ایک مرتبہ جب بِئْرِ رُوْمَہ (پانی کا کنواں) خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا اور دوسری مرتبہ جب غزوۂ تبوک کے لئے سامانِ جہاد فراہم کیا۔'' (3)

---

(1)......سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل عثمان، الحديث: ١١٣، ص ٢٤٨٤، بتغيرٍ قليلٍ.

(2)......المصاحف لابن أبي داؤد، باب اتفاق الناس مع عثمان......الخ، الحديث: ٣٦، ج ١، ص ٤٨.

(3)......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب اشترى عثمان الجنة مرتين، الحديث: ٤٦٢٦، ج ٤، ص ٦٨، بتغيرٍ قليلٍ.

راہِ خدا میں 300 اونٹ پیش کیے:

{172}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابی حباب سلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لوگوں کو راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میں نے 100 اونٹ بمع ساز وسامان راہِ خدا میں دیئے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ ترغیب دلائی تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''مزید 100 اونٹ سامان کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیسری بار پھر لوگوں کو ترغیب دلائی تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر عرض کی: ''میں ساز وسامان کے ساتھ 100 اونٹ اَور راہِ خدا میں پیش کرتا ہوں۔'' راوی فرماتے ہیں: ''میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہاتھ ہلاتے ہوئے ارشاد فرما رہے ہیں: ''آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہیں دے گا[1]۔''[2]

{173}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ''جب سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے

---

[1]......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 108 صفحات پر مشتمل کتاب ''چندے کے بارے میں سوال جواب'' کے صفحہ 14 اور 15 پر امیرِاہلسنّت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ حدیثِ پاک ''سنن الترمذی، ج۵ ص ۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰'' سے نقل فرمائی ہے جس میں بالترتیب پہلے 100 پھر 200 اور پھر 300 اونٹوں کا ذکر ہے۔ اس کے بعد صفحہ 16 پر تحریر فرماتے ہیں: آج کل دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ دوسروں کے سامنے جذبات میں آکر چندہ لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑتا ہے حتیٰ کہ کچھ تو دیتے بھی نہیں، مگر قربان جایئے! سیِّدُ الاسخیا، عثمان باحیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جود وسخا پر کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے اعلان سے بہت زیادہ چندہ پیش کیا۔ چنانچہ، مفسر شہیر حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو ان کا اعلان تھا مگر حاضر کرنے کے وقت (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے) نوسو پچاس (950) اونٹ، پچاس (50) گھوڑے اور ایک ہزار (1000) اشرفیاں پیش کیں پھر بعد میں دس ہزار اشرفیاں (10'000) اور پیش کیں، (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کیا، دوسری بار سو کے علاوہ اور دوسو (200) کا، تیسری بار اور تین سو (300) کا، کل چھ سو (600) اونٹ (پیش کرنے) کا اعلان فرمایا۔ (مِراٰۃُ المناجیح، ج۸، ص ۳۹۵)

[2]......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبد الرحمٰن بن خباب السلمی، الحدیث: ١٦٦٩٦، ج٥، ص٦٠٣.

مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوجنگِ تبوک کے دن تیاری کے لئے بھاگ دوڑ کرتے دیکھا تو یہ دُعا فرمائی: یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے اگلے پچھلے، ظاہر وچھپے سب گناہ معاف فرما۔'' (1)

{174}......حضرت سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگِ تبوک کے موقع پر حضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر تھا۔ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک ہزار دینار لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر کے چلے گئے، پھر دوبارہ آئے اور مزید ایک ہزار دینار پیش کئے اور چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان دیناروں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمارہے ہیں: ''آج کے بعد عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو کسی عمل سے نقصان نہیں ہوگا۔'' (2)

{175}......حضرت سیِّدُ ناابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب حضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ تبوک کی تیاری فرمانے لگے تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک ہزار دینار پیش کئے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا مانگی: ''یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو فراموش نہ کرنا۔'' پھر فرمایا: ''آج کے بعد عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) جو بھی عمل کریں ان پر کوئی حرج نہیں۔'' (3)

{176}......حضرت سیِّدُ ناقتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے جنگِ تبوک کے موقع پر امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے ایک ہزار مجاہدین کو ساز وسامان کے ساتھ سواریاں دیں، جن میں پچاس گھوڑے تھے۔'' (4)

---

(1) ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر ،الرقم٤٦١٩عثمان بن عفان ،ج٣٩،ص٥٧.

(2) ......جامع الترمذی ،ابواب المناقب ،باب فی عد عثمان تسمیة شھیدا ،الحدیث: ٣٧٠١، ص ٢٠٣٣،بتغیرٍقلیلٍ.

(3) ......فضائل الخلفاء الراشدین لأبی نعیم الأصبھانی ،فضیلة لذی النورین عثمان بن عفان ،الحدیث: ٧،ص١١.

(4) ......الاستیعاب فی معرفة الصحابة ،الرقم١٧٩٧عثمان بن عفان ،ج٣،ص١٥٧،بتغیرٍ.

لباس میں سادگی:

{177}......حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ''میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد میں ایک کپڑے میں لپٹے سوئے دیکھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آس پاس کوئی نہ تھا حالانکہ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین تھے۔'' [1]

{178}......حضرت سیِّدُنا عبدالملک بن شداد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: ''میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جمعہ کے دن منبر پر اس حال میں دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسمِ مبارک پر ایک موٹی عَدَنی (یعنی یمنی) چادر تھی جس کی قیمت بمشکل چار یا پانچ درہم ہوگی اور ایک کوفی چادر تھی۔'' [2]

{179}......حضرت سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مسجد میں قیلولہ کرنے والوں کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا: ''میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد میں قیلولہ کرتے دیکھا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن دنوں خلیفۂ وقت تھے، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُٹھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلو پر کنکریوں کے نشان تھے حالانکہ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین تھے۔'' [3]

{180}......حضرت سیِّدُنا شُرَحْبِیْل بن مسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو امیروں والا کھانا کھلاتے اور خود گھر جا کر سرکہ اور زیتون کے ساتھ کھانا تناوُل فرماتے۔'' [4]

{181}......حضرت سیِّدُنا سلیمان بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو چند ایسے لوگوں کے بارے میں بتایا گیا جو کسی برے کام میں مصروف تھے، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں پہنچے تو وہ لوگ جا چکے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہاں برائی کے آثار دیکھے تو اس بات پر

[1] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عثمان بن عفان، الحديث: ٦٧٤، ص ١٥٤.

[2] ......المعجم الكبير، الحديث: ٩٢، ج١، ص ٧٥.

[3] ......السنن الكبرى للبيهقى، كتاب الصلاة، باب المسلم يبيت فى المسجد، الحديث: ٤٣٤١، ج٢، ص ٦٢٦.

[4] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد عثمان بن عفان، الحديث: ٦٨٤، ص ١٥٥.

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا کہ اُنہوں نے برائی ہوتے نہیں دیکھی نیز اس کے شکرانے میں ایک غلام بھی آزاد کیا۔'' [1]

غلام کے ساتھ حسنِ سلوک:

{182}......حضرت سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مجھے ہمدانی نے بتایا کہ''انہوں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ ایک خچر پر سوار ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے آپ کا غلام نائل بیٹھا ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسلمانوں کے امیر تھے۔'' [2]

{183}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن رومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اگر مجھے جنت ودوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے لیکن مجھے یہ پتہ نہ ہو کہ مجھے کس طرف جانے کا حکم ہوگا تو میں یہ پسند کروں گا کہ مٹی ہو جاؤں، اس سے پہلے کہ مجھے کسی طرف جانے کا حکم دیا جائے۔'' [3]

{184}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عامر بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ (محاصرہ کے دن) ہم امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی زنا کیا تھا اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ اسلام قبول کرنے کے بعد میری حیا میں مزید اضافہ ہوا۔'' [4]

{185}......حضرت سیِّدُنا عقبہ بن صہبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''میں نے جب سے اسلام قبول کیا، کبھی بھی اپنا سیدھا ہاتھ اپنی شرمگاہ کو نہیں لگایا۔'' [5]

{186}......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام ہانی فرماتے ہیں: امیرالمؤمنین حضرت

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل ، زهد عثمان بن عفان ،الحديث: ٦٩٠،ص١٥٦.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل ،زهد عثمان بن عفان ،الحديث:٦٧٢،ص١٥٣.

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل،زهد عثمان بن عفان ،الحديث:٦٨٦،ص١٥٥.

4 ......سنن النسائى ،كتاب المحاربة ،باب ذكر ما يحل به دم المسلم ، الحديث:٤٠٢٤،ص٢٣٥١، مختصرًا.

5 ......سنن ابن ماجه ،ابواب الطهارة،باب كراهة مس الذكر باليمين والاستنجاء باليمين،الحديث:٣١١،ص٢٤٩٦،بتغيرٍ.

سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے، تو اس قدر روتے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی ریش (یعنی ڈاڑھی) مبارَک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔'' [(1)]

{187}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سوائے خالی روٹی کے عمدہ کھانے، میٹھا پانی اور سایہ دار گھر ابن آدم کے لئے نعمت ہیں اور اس کے لئے اس میں کوئی فضیلت نہیں۔'' [(2)]

خطاؤں کو مٹانے والا کلمہ:

{188}......حضرت سیِّدُ نا ابومُشَجَعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے: ہم ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے ہمراہ ایک مریض کی عیادت کے لئے گئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اس سے فرمایا: ''کہو ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' مریض نے یہ کلمہ پڑھا۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اس شخص نے کلمہ طیبہ کے ذریعے اپنی خطاؤں کو مٹا لیا۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے استفسار کیا کہ ''یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ خود فرما رہے ہیں یا نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے؟'' فرمایا: ''یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے۔'' (جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا تھا) تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو مریض کے لئے ہے، تندرست کے لئے اس کی کیا فضیلت ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''تندرست کے لئے یہ زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔'' [(3)]



1......جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فظاعة......الخ، الحدیث: ۲۳۰۸، ص ۱۸۸٤.

2......مسند ابی داوٗد الطیالسی، الافراد، الحدیث: ۸۳، ص ۱٤.

3......کنز العمال، کتاب الصحبة قسم الافعال، حق عیادة المریض، الحدیث: ۲۵٦۷۸، ج۹، ص ۸۹.

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا مولا مشکل کشا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم صاحبِ سیادت، محبِ آخرت، محبوب ِربُّ العزّت بابِ مدینۃُ الْعِلم اور شہسوارِ میدانِ خطابت تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه قرآن وسنت سے اشارۃً ثابت ہونے والے مسائل کو نکالنے کی خوب صلاحیت رکھتے تھے۔طالبینِ راہِ ہدایت کے لئے نشانی وعلامت کی حیثیت رکھتے تھے۔اطاعت گزاروں کے لئے چراغ اور پرہیز گاروں کے دوست تھے۔عدل کرنے والوں کے امام، (بچوں میں) سب سے پہلے ہادیٔ برحق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی دعوتِ حق کو قبول کر کے اَللّٰہُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْک کی وحدانیت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی رِسالت پر ایمان لانے والے، پختہ یقین واعتماد کے ساتھ دُرُست فیصلے فرمانے والے، سب سے بڑھ کر حلم اور علم والے تھے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه اہلِ تقویٰ کے پیشوا اور اہلِ معرفت کی زینت ہیں۔حقائقِ توحید سے آگاہ کرتے، علم توحید کے انوار کی طرف اشارہ فرماتے۔ بہت دانشمند و بڑے سمجھدار دل کے مالک تھے، کثرت سے سوال کرنے والی زبان اور محفوظ کرنے والے کان رکھتے تھے، وعدہ پورا کرتے، مصیبت وآزمائش کے اَسباب سے بچتے تھے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے عہد توڑنے والوں کو شکست دی، انصاف کا بول بالا اور دشمنانِ دین کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انہیں نیست ونابود کر دیا۔کہا جاتا ہے کہ ''تصوُّف اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالانے اور اس کی مقرر کردہ حدوں کو توڑنے سے بچنے کا نام ہے۔''

خداو مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے محبوب:

{189}......حضرت سیِّدُ نا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا: ''میں یہ جھنڈا کل ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فتح عطا فرمائے گا وہ اَللّٰہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اَللّٰہ اور اس کا رسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔'' راوی کہتے ہیں: ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نے وہ رات بڑی بے چینی سے گزاری

کہ کس خوش نصیب کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جھنڈا عطا فرمائیں گے۔'' صبح حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کہاں ہیں؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''انہیں میرے پاس لاؤ!'' چنانچہ، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر خدمت ہوئے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس کی برکت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہوگئیں اور ایسی ٹھیک ہوئیں گویا کہ کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک لڑوں جب تک کہ وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہوجائیں؟'' ارشاد فرمایا: ''نرمی سے کام لو، ان کے پاس پہنچ کر پہلے انہیں اسلام کی طرف بلاؤ پھر انہیں بتاؤ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کیا حقوق ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرمادے، تو یہ تمہارے لئے سرخ اُونٹوں سے بھی بہتر ہے۔''[1]

{190} ......حضرت سیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جھنڈا دے کر قلعہ خیبر کی طرف بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوشش کے باوجود قلعہ فتح نہ کرسکے اور واپس لوٹ آئے۔ دوسرے دن سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جھنڈا دے کر بھیجا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوری کوشش کی لیکن قلعہ خیبر فتح نہ کر پائے اور واپس چلے آئے تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں یہ جھنڈا کل ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ جب تک فتح نہ پائے گا واپس نہ آئے گا۔''

حضرت سیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بلایا، اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

[1] ......صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب، الحدیث: ٦٢٢٣، ص ١١٠١.

عَنہ آشوبِ چشم (یعنی آنکھوں کے مرض) میں مبتلا تھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا: ''یہ جھنڈا لو اور لڑتے رہو یہاں تک کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ہاتھوں فتح عطا فرما دے۔'' حضرت سیِّدُنا سَلَمہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جھنڈا لے کر نکلے، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ تیز تیز چلتے رہے اور میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے قلعہ کے نیچے ایک پتھر کی چٹان پر جھنڈا نصب فرمایا، قلعہ کے اُوپر سے ایک یہودی نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''میں علی بن ابی طالب ہوں۔'' تو اُس یہودی نے کہا: ''اب تمہیں فتح مل جائے گی کیونکہ ہماری کتاب جو حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی (یعنی تورات شریف) میں اِسی طرح لکھا ہے۔'' چنانچہ، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اس وقت لوٹے جب اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے ہاتھوں مسلمانوں کو فتح عطا فرما دی۔'' (1)

علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے محبت کرو:

{191}......حضرت سیِّدُنا حسن بن علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس عرب کے سردار یعنی حیدرِ کرّار کو بلاؤ۔'' اُمّ المؤمنین سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرب کے سردار نہیں ہیں؟'' فرمایا: ''میں تو اولادِ آدم (یعنی ساری کائنات) کا سردار ہوں اور علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ) عرب کے سردار ہیں۔'' چنانچہ، جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم حاضر ہوئے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو انصار کو بلانے کے لئے بھیجا، جب انصار حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے انصار کے گروہ! کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو اس کے بعد کبھی بھی راہِ راست سے نہ بھٹکو گے؟'' انصار نے عرض کی: ''کیوں نہیں! یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (ضرور ارشاد فرمائیں)۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ

(1)......السيرة النبوية لابن هشام، شان علی يوم خيبر، ج٣/٤، ص٢٨٤.

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ علی (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) ہیں، تم میری محبت کے ساتھ ساتھ ان سے بھی محبت رکھو اور میری عزّت کے ساتھ ان کی بھی عزّت کرو۔ (پھر ارشاد فرمایا) جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے یہ جبریلِ امین عَلَیْهِ السَّلَام نے بذریعۂ وحی مجھے بتائی ہے، یہ حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔'' (1)

سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے فضائل ومناقب

{193}......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں حکمت کا گھر ہوں اور علی (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) اس کا دروازہ ہیں۔'' (2)

مؤمنین کے سردار:

{194}......حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں جہاں بھی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: اے ایمان والو۔ سے خطاب فرمایا ہے اس گروہ کے علی (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) سردار و امیر ہیں۔'' (3)

{195}......حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ بن یَمَان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ لوگوں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں عرض کی: ''کیا آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم علی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''اگر تم علی کو خلافت سپرد کرو گے تو انہیں ہدایت یافتہ وہدایت دینے والا پاؤ گے، جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔'' (4)

{196}......حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٧٤٩، ج٣، ص٨٨.

......جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب حدیث غریب: انا دار الحکمة وعلی بابها، الحدیث: ٣٧٢٣، ص٢٠٣٥.

......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، فضائل علی، الحدیث: ١١١٤، ج٢، ص٦٥٤.

......المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب سؤال الناس......الخ، الحدیث: ٤٤٩١/٤٤٩٢، ج٤، ص١٥-١٦

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''اگرتم علی کوخلیفہ بناؤ گے توانہیں ہدایت یافتہ وہدایت دینے والا پاؤ گے۔وہ تمہیں شریعتِ بیضا (یعنی روشن وچمکدار واضح شریعت) پر چلائے گا۔لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تم ایسا کرو گے۔'' [1]

حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا علم، حکمت اور دانائی

{198}......حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ کسی نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''حکمت ودانائی کو10حصّوں میں تقسیم کیا گیا،9حصے حضرت علی کواور ایک حصہ اورلوگوں کوعطا کیا گیا۔'' [2]

{199}......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''مجھے نصیحت فرمایئے!'' ارشادفرمایا: ''قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی: کہو!میرا رب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہے۔پھراس پر قائم رہو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے کہا: اَللّٰہُ رَبِّیْ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْب یعنی: میرا رب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہےاورمیری توفیق اسی کی طرف سے ہے۔میں نے اسی پر بھروسا کیااوراسی کی طرف رجوع کرتا ہوں)۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''اے ابوحسن (یہ حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) تمہیں علم مبارَک ہو۔تم نے علم کے سمندر سے پی پی کرخوب پیاس بجھائی۔'' [3]

{200}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''بے شک قرآن مجید 7 حروف پر اُترا ہےاوران میں سے ہرحرف کا ظاہر بھی ہےاور باطن بھی اورامیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایسے عالم ہیں جن کے پاس ظاہروباطن دونوں کا علم ہے۔'' [4]

---

[1] ......فضائل الخلفاء الراشدين لأبی نعيم الأصبهانی،خلافة امير المؤمنين علی بن ابی طالب، الحديث: ٢٣٢،ص٣٦٠.

[2] ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساکر ،الرقم٤٩٣٣علی بن ابی طالب،ج٤٢،ص٣٨٤.

[3] ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساکر ، الرقم٤٩٣٣ علی بن ابی طالب، ج٤٢،ص٣٩١"ونهلته نهلا"بدله"وثاقبته ثقبا".

[4] ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساکر ،الرقم٤٩٣٣علی بن ابی طالب،ج٤٢،ص٤٠٠.

امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خطبہ:

{201 }......حضرت سیِّدُ ناھُبَیْرَہ بن یَرِیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے وصالِ ظاہری کے ایک دن بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بڑے شہزادے) حضرت سیِّدُ نا حسن بن علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے کھڑے ہوکر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! گذشتہ کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہوگیا ہے کہ جس کا علمی مقام ومرتبہ ایسا تھا کہ نہ اگلے وہاں تک پہنچ سکے اور نہ پچھلے اسے پاسکیں گے۔

اور وہ ایسے تھے کہ جب نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں جھنڈا عطا فرما کر کسی مہم پر روانہ فرماتے تو وہ اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں فتح عطا نہ فرما دیتا ان کی دائیں جانب حضرت سیِّدُ نا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام ہوتے اور بائیں جانب حضرت سیِّدُ نا میکائیل عَلَیْہِ السَّلام، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسے سخی تھے کہ بوقتِ وصال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مال میں سے صرف سات سو دِرہم باقی تھے، جن سے آپ ایک غلام خریدنا چاہتے تھے۔''[1]

نگاہِ فاروقی میں مقامِ علی:

{202 }......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہم میں سب سے بڑے قاضی اور حضرت ابی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔''[2]

{204 }......حضرت سیِّدُ نا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے کندھوں کے درمیان ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: ''اے علی! تجھے سات ایسے فضائل حاصل ہیں کہ جن میں بروزِ قیامت تمہارے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں کرسکے گا: (۱)......تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے میں سب سے پہلے ہو۔ (۲)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے۔ (۳)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے۔ (۴)......رعایا میں عدل کرنے والے۔ (۵)......مساوات کے ساتھ تقسیم کرنے والے۔ (۶)......فیصلہ کرنے میں

---

[1] ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم٣علی بن ابی طالب، ج٣، ص٢٨.

[2] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی المنذر ابی بن کعب، الحدیث:٢١١٤٣، ج٨، ص٦.

سب سے زیادہ صاحبِ بصیرت ہو اور (۷)...... بروزِ قیامت سب سے بلند مرتبہ میں ہوگے۔'' (1)

{205}......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''مرحبا! اے مؤمنین کے سردار اور متقین کے امام!'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے عرض کی گئی: ''آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کس چیز پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہیں؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا میں اس پر اس کی حمد کرتا، اس کی نعمتوں پر شکر کی توفیق مانگتا اور مزید عطا کا سوال کرتا ہوں۔'' (2)

بارگاہِ الٰہی میں مقامِ علی:

{206}......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مجھے ابوبَرْزَہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو بُلانے کے لئے بھیجا (جب وہ حاضر ہوئے تو میں نے سنا کہ) آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اُنہیں فرمایا: ''اے ابوبَرْزَہ (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه)! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے علی (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) کے بارے میں عہد لیا ہے کہ علی (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) ہدایت کے علَم (یعنی نشانی و علامت)، ایمان کے منارے، میرے اولیا کے امام اور میرے تمام اِطاعت شعار بندوں کا نور ہیں۔ (پھر آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا) اے ابوبَرْزَہ! علی بن ابی طالب (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) کل قیامت کے دن میرے امین اور میرے علَم (یعنی جھنڈے) کو اُٹھانے والے ہوں گے اور علی (رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه) میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے خزانوں کی کنجی ہیں۔'' (3)

علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم اور حفاظتِ قرآن:

{208}......امیرالمؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''جب رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری فرمایا تو میں نے قسم اٹھائی کہ قرآن مجید کو جمع

(1)......الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، باب الیاء، الحدیث:۸۳۱۵، ج۵، ص۳۲۰.

(2)......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، ج۴۲، ص۳۷۰.

(3)......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم۲۰۵۳ لاھز بن عبد اللّٰه، ج۸، ص ۴۵۹ ''رحمة رب'' بدله ''جنة ربی''.

کرنے سے پہلے پیٹھ سے چادر نہیں اُتاروں گا۔ چنانچہ، میں نے ایسا ہی کیا اور قرآنِ حکیم کو جمع کرنے سے پہلے اپنی پیٹھ سے چادر نہیں اتاری۔'' (1)

{209}......حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (یعنی چند صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نعلِ پاک کا تسمہ ٹوٹ گیا امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اسے دُرُست کیا تو کچھ دیر چلنے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے ایک شخص تأویلِ قرآن پر اس طرح قتال کرے گا جس طرح میں نے تنزیلِ قرآن پر کیا۔'' حضرت سیِّدُ نا ابوسعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں انہیں یہ خوشخبری سنانے کے لئے نکلا لیکن اُنہیں اس بات پر زیادہ خوش ہوتے نہ پایا گویا اُنہوں نے پہلے سے سن رکھا ہو۔'' (2)

{210}......امیرالمؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قریب کروں اور علم سکھاؤں تا کہ تو اسے یاد رکھے اور یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی: وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ (پ ۲۹، الحاقة: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو۔ پس تیرے کان میرے علم کو محفوظ رکھنے والے ہیں۔'' (3)

{211}......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں قرآنِ مجید کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں نازل ہوئی، بے شک میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بہت سمجھنے والا دل اور بہت سوال کرنے والی زبان عطا کی ہے۔'' (4)

---

(1)......سیر اعلام النبلاء ،الرقم ۲۵۳۲ محمد بن عثمان بن ابی شیبة ، ج ۱۱، ص ۱۲۱۔
المصاحف لابن أبی داود ،جمع علی بن أبی طالب القرآن فی المصحف ،الحدیث: ۲۵، ج ۱، ص ۳۴، بتغیرٍ.

(2)......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل ،فضائل علی ،الحدیث: ۱۰۷۱، ج ۲، ص ۶۲۷

(3)......الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی ،باب الیاء ،الحدیث: ۸۳۳۸، ج ۵، ص ۳۲۹

(4)......الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر من کان یفتی بالمدینة......الخ، علی بن ابی طالب ، ج ۲، ص ۲۵۷، بتغیرٍ.

بن مانگے عطا فرمانے والے:

{212}......حضرت سیِّدُ نا ابوبَختَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی روایت کرتے ہیں کہ امیرالمؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ان کے اپنے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''جب مجھ سے کسی نے کچھ مانگا تو میں نے اُسے دیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بن مانگے دیا۔''(1)

{213}......حضرت سیِّدُ نا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑی ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو فلاں فلاں نہ مارے جاتے۔''(2)

{214}......حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شکایت کی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سن کر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے بارے میں شکایت نہ کرو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ سب سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے ہیں۔''(3)

{215}......حضرت سیِّدُ نا اسحاق بن کَعب بن عُجرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''علی کو برا بھلا نہ کہو، وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات میں فنا ہیں۔''(4)

70 وصیتیں:

{216}......حضرت سیِّدُ نا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ ''ہم آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو 70 وصیتیں کیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں کیں۔''(5)

---

(1)......الکامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۷۷۵ سُلَیم مولی الشَّعبی کُوفِی، ج۴، ص۳۳۳.

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب ماذکر فی عثمان، الحدیث: ۸۱، ج۸، ص۶۹۸.

(3)......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث: ۱۱۸۱۷، ج۴، ص۱۷۲.

(4)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۲۴، ج۱۹، ص۱۴۸.

(5)......المعجم الصغیر للطبرانی، الحدیث: ۹۵۳، ج۲، ص۶۹.

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اطاعت و فرمانبرداری امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان تھی اور قوت وطاقت سے اظہارِ براءت کرنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مقام تھا۔'' ایک قول یہ بھی ہے کہ ''اپنے تمام پوشیدہ معاملات، دلوں کو پھیرنے والے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کردینے کا نام تصوُّف ہے۔''

{217}......حضرت سیِّدُ نا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تہجد کے وقت تشریف لائے جبکہ میں اور فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سو رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دروازے پر کھڑے ہوکر فرمایا: ''کیا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہماری جانیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قبضہ میں ہیں جب وہ چاہے گا تو ہم اُٹھ کر پڑھ لیں گے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے گئے اور کوئی بات نہ کی اور میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی رانوں پر ہاتھ مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت فرماتے:

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ۝ ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔[1]

(پ ١٥، الکھف ٥٤)

تسبیح فاطمہ کے فضائل

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونُعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اَوراد پر ہمیشگی اختیار فرمانے والے اور توشۂ آخرت کے لئے بہت کوشش کرنے والے تھے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''تصوُّف مطلوب کو پانے کے لئے محبوب کی طرف رغبت رکھنے کا نام ہے۔''

{218}......امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ نور کے

......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ٥٧١، ج١، ص١٦٧.

پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے تو میں نے حضرتِ فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے کہا کہ ''آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) اپنے ابّا جان، حضور رحمتِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر کوئی غلام مانگ لائیں کہ وہ کام کاج میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے۔'' چنانچہ، آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) شام کے وقت حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''بیٹی کیا بات ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے صرف اتنا عرض کیا کہ ''سلام کے لئے حاضر ہوئی تھی۔'' حیا کی وجہ سے مزید کچھ نہ کہہ پائیں۔ جب گھر لوٹ کر آئیں تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' کہا: ''میں حیا کی وجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ نہ کہہ سکی۔'' دوسری شب پھر امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے خاتونِ جنت، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گھر کے کام کاج میں سہولت کے لئے ایک غلام مانگنے بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اب بھی حیا کی وجہ سے سوال نہ کرسکیں۔

(حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مزید فرماتے ہیں کہ) جب تیسری شام آئی تو ہم دونوں حضور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں کام میں دشواری ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی غلام مانگ لائیں۔'' حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے؟'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ''جی ہاں! یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''صبح وشام 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمدللہ اور 34 بار اللہ اکبر کہو، صبح وشام ہزار نیکیاں ملیں گی۔'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اس

کے بعد میں نے اس کو اپنا معمول بنالیا پھر کبھی بھی ترک نہ کیا، ہاں جنگِ صفین کی رات میں اسے پڑھنا بھول گیا تھا لیکن پھر آخر میں مجھے یاد آ گیا تو میں نے پڑھ لیا۔“ (1)

{219}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کے درمیان بیٹھ گئے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم اپنے بستر پر لیٹیں تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیں، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”اس کے بعد میں نے یہ وظیفہ کبھی ترک نہیں کیا۔“ کسی نے دریافت کیا کہ ”جنگ صفین کی رات بھی اسے ترک نہیں کیا تھا؟“ فرمایا: ”ہاں، صفین کی رات بھی اسے ترک نہیں کیا۔“ (2)

کھانے کا حق:

{220}......حضرت سیِّدُ ناابن اَعْبُد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے مجھ سے فرمایا: ”اے ابن اَعْبُد! جانتے ہو کھانے کا حق کیا ہے؟“ میں نے عرض کی: ”یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ ارشاد فرمائیں کھانے کا کیا حق ہے؟“ فرمایا: ”کھانے کا حق یہ ہے کہ کھانا شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تو نے ہمیں رزق عطا فرمایا اس میں ہمارے لئے برکت داخل فرما۔“ راوی کہتے ہیں: پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”یہ جانتے ہو کہ کھانا کھانے کے بعد اس کا شکر کس طرح ادا کرنا چاہیے؟“ میں نے عرض کی: ”نہیں، یا امیر المؤمنین! آپ ارشاد فرمادیں کہ کس طرح اس کا شکر ادا کیا جائے؟“ فرمایا: ”کھانے کے بعد یہ پڑھا جائے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔“

اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنی زوجۂ محترمہ اور جانِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے لاڈلی و پیاری شہزادی، شہزادیٔ کونین، اُمِّ حسنین

---

1 ......السنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب ثواب ذلك، الحدیث: ۱۰۶۵۲، ج۶، ص ۲۰۴.

2 ......المرجع السابق، باب تسبیح والتحمید......الخ، الحدیث: ۱۰۶۵۱.

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی گھریلو زندگی کے متعلق بتاتے ہوئے ارشادفرمایا: ''سنو! میری زوجہ بنتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں میں چکی چلانے کی وجہ سے چھالے اور مَشک اُٹھانے کی وجہ سے بدن پر نشان پڑ جاتے اور گھر میں جھاڑو دینے اور چولہے میں آگ جلانے کی وجہ سے کپڑے غبار آلود اور میلے ہو جاتے تھے۔ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کو ان کاموں کی وجہ سے سخت تکلیف ومشقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک بار جب حضور نبیٔ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس چند قیدی لائے گئے تو میں نے فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے کہا کہ ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جاؤ اور کوئی خادم تم بھی مانگ لاؤ تاکہ کام کی مشقت سے نجات پاؤ[1]۔'' [2]

چنانچہ، وہ شام کے وقت بارگاہ رسالت مآب عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئیں تو سرکار دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''بیٹی کیا بات ہے؟'' فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) نے صرف اتنا عرض کیا کہ ''سلام کے لئے حاضر ہوئی تھی اور حیا کی وجہ سے کچھ اور نہ کہہ پائیں۔'' جب گھر لوٹ کر آئیں تو میں نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' کہا: ''میں حیا کی وجہ سے حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ نہ کہہ سکی۔'' دوسری شب پھر میں نے انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گھر کے کام کاج میں سہولت کے لئے ایک نوکر مانگنے بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اب بھی حیا کی وجہ سے سوال نہ کرسکیں۔ (حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ) جب تیسری شام آئی تو ہم دونوں نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں کام میں دشواری ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی خادم مانگ لائیں، حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض

---

[1] ...... کتاب میں یہ روایت یہیں تک نقل کر کے فرمایا ''آگے سابقہ حدیث کی مثل ہے''، لیکن ہم نے پڑھنے والوں کے ذوق کے لئے اس سابقہ روایت کے بقیہ حصے کو دوبارہ درج کر دیا ہے۔

[2] ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۱۳۱۲، ج ۱، ص ۳۲۲۔

کی: ''جی ہاں یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''صبح و شام 34 مرتبہ اللہ اکبر ،33 مرتبہ سبحان اللہ اور 33 بار الحمد لِلّٰہ کہو، ہزار نیکیاں صبح وشام ملیں گی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں نے اس کو اپنا معمول بنالیا پھر کبھی بھی ترک نہ کیا ہاں جنگِ صفین کی رات میں اسے پڑھنا بھول گیا تھا لیکن پھر آخر میں مجھے یاد آ گیا تھا اور میں نے پڑھ لیا تھا۔''

کسبِ حلال کے لئے محنت ومزدوری:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے جب زندگی میں سختی وجدوجہد کو لازم کرلیا تو مخلوق سے منہ موڑ کر کسب حلال اور محنت میں مصروف ہوگئے۔

کہا گیا ہے کہ ''تصوُّف اسباب پر بھروسہ نہ کرنے اور تقدیر کی طرف نظر کرنے کا نام ہے۔''

{221 }......حضرت سیِّدُ نا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم عمامہ باندھے ہمارے پاس تشریف لائے اور بتانے لگے کہ ''ایک مرتبہ مدینۃ المنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا میں مجھے سخت بھوک محسوس ہونے لگی تو میں مزدوری کی تلاش میں مدینہ کے گردونواح کی طرف نکل گیا وہاں میں نے ایک عورت دیکھی جس نے مٹی کا ایک ڈھیر جمع کیا ہوا تھا جسے وہ پانی سے تر کرنا چاہتی تھی میں نے ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور مزدوری طے کی اور سولہ ڈول کھینچے یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے میں نے ہاتھ دھوئے پھر اس عورت کے پاس آیا اور کہا کہ بس مجھے اتنا کافی ہے،تو اس عورت نے مجھے 16 کھجوریں گن کر دیں، میں انہیں لے کر حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بتایا پھر میں نے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مل کر وہ کھجوریں تناوُل فرمائیں۔'' (1)

ایک روایت میں ہے کہ ''میں نے 16 یا 17 ڈول نکالے پھر اپنے ہاتھ دھوئے اور وہ کھجوریں لے کر حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے کلماتِ خیر کہے اور دعا فرمائی۔''

---

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند علی بن ابی طالب ،الحدیث:۱۱۳۵،ج۱،ص۲۸۶.

{222}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں ایک باغ میں گیا، اُس کے مالک نے کہا کہ ہر ڈول پر ایک کھجور کے بدلے میرے اس باغ کو سیراب کر دو۔ میں نے کچھ ڈول نکالے اور اس کے بدلے میں کھجوریں وصول کیں جن سے میری ہتھیلی بھر گئی پھر میں نے کچھ پانی پیا اور کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو گیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مل کر کھجوریں تناول کیں۔''[1]

شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دنیا سے بے رغبتی

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے بھی نیکوں اور زاہدوں کی زینت سے مزین تھے۔

{223}......حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر پسندیدہ زینت سے اس نے کسی کو آراستہ نہیں کیا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نیک لوگوں کی زینت ہے یعنی دنیا سے بے رغبتی پس اب دنیا کو تجھ سے کوئی مطلب نہ تمہیں اس سے کوئی سروکار اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے مساکین کی محبت عطا فرمائی لہٰذا تم ان کے پیروکار اور وہ تمہارے امام ہونے پر راضی ہیں۔''[2]

دُنیا کی مذمت:

{224}......حضرت سیِّدُنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''بروزِ قیامت دنیا حسین وجمیل صورت میں آئے گی اور عرض کرے گی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنا کوئی ولی عطا فرما، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جا تیری کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی میری بارگاہ میں کوئی

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث: ۷۰۱، ص۱۵۷.

2 ......مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب جامع فی مناقب علی، الحدیث: ۱۴۷۰۳، ج۹، ص۱۶۱، بتغیرٍ.

مقام ہے کہ میں تجھے اپنا کوئی ولی عطا کروں۔ چنانچہ، اسے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔"

نگاہِ علی میں دنیا کی حقیقت:

امیر المؤمنین مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تارکِ دنیا تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے دنیا کی حقیقت سے پردہ اُٹھ گیا، ہدایت وبصارت نصیب ہوئی اور ضلالت وگمراہی سے محفوظ رہے۔

{225}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص دنیا میں زُہد اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے علمِ لدُنی سے نوازتا اور بغیر کسی واسطہ کے ہدایت عطا فرماتا ہے، نورِ بصیرت عطا فرماتا اور ضلالت وگمراہی سے بچاتا ہے۔"

مَعرِفَتِ اِلٰھی

امیر المؤمنین مولا مشکل کشا، شہنشاہِ اولیا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم معرفتِ الٰہی کے عُلُوم بھی جانتے تھے اور آپ کا سینہ عرفانِ الٰہی کا گنجینہ تھا۔ منقول ہے کہ "تصوُّف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے حجابات اٹھنے کا نام ہے۔"

{226}......حضرت سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے زَید بن صُوحَان کی طرف پیغام بھیجا تو اُنہوں نے کہا: "اے امیر المومنین! میں یہ نہیں جانتا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ذاتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کے عالم ہیں لیکن یہ ضرور جانتا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سینۂ مبارکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت زیادہ عظمت ہے۔"

توحیدِ باری تعالیٰ پر شاندار گفتگو:

{227}......حضرت سیِّدُ نا نعمان بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں دارالامارت کوفہ میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے گھر میں تھا کہ نَوف بن عبد اللہ آئے اور عرض کی: اے

امیرالمومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ! دروازے پر40افراد پر مشتمل یہودیوں کا وفد حاضر ہے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُنہیں بلوایا، جب وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے بیٹھ گئے تو عرض کی: ''اے علی! آسمانوں میں جو تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ہے ہمیں اس کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیسا ہے؟ کیسا تھا؟ کب سے ہے؟اور کہاں پر ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اے یہودیو! سنو!اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تم کسی اور سے سوال کرو گے یا نہیں، بے شک میرا رب عَزَّوَجَلَّ وہ ہے جو اَزَل سے ہے اس سے پہلے کچھ نہ تھا جس سے اس کا آغاز ہوتا، نہ وہ کسی شی سے بنا ہے، وہ ہماری عقل وفہم سے بالاتر ہے۔اس کا جسم نہیں جو کسی مکان کو گھیر سکے، نہ وہ پردے میں چھپا ہے کہ اس کا احاطہ کیا جاسکے، وہ حادث بھی نہیں ہے یعنی ایسا نہیں کہ وہ پہلے نہیں تھا بعد میں ہوا بلکہ وہ تو اس سے بھی پاک ہے کہ دیگر اشیاء کی طرح اس کی کیفیت بیان کی جائے کہ وہ ایسا تھا، بلکہ وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا، زمانہ کی تبدیلی اور ہر آن کے بعد نئی آن کے وجود سے اس کی ذاتِ پاک پر کوئی اثر نہیں، خیالی تصاویر سے اس کی صفت کیونکر بیان ہوسکتی ہے اور فصیح وبلیغ زبانوں سے بھی کماحقّہ اس کی تعریف کیونکر ممکن ہوسکتی ہے؟

اس کی شان یہ نہیں کہ چیزوں کے اندر پایا جائے کہ کہنا پڑے کہ وہ سب چیزوں سے جدا ہے اور نہ ہی وہ اشیاء سے جدا ہے جو کہا جائے کہ وہ ان چیزوں میں پایا جاتا ہے۔وہ اشیاء سے نہیں کہ کہا جائے ان سے جدا ہوگیا، نہ ہی وہ ان اشیاء سے بنا ہے کہ کہا جائے وہ بن گیا بلکہ وہ کیفیت سے پاک ہے، شہ رگ سے زیادہ قریب اور وہ ہر قسم کی مشابہت سے بہت بعید ہے، اس کے بندوں کا کوئی لمحہ، کسی لفظ کی بازگشت، ہَوا کا کوئی جھونکا، کسی قدم کی آہٹ انتہائی تاریک رات میں بھی اس سے پوشیدہ نہیں، چمکتے چاند کی روشنی اس پر چھا نہیں سکتی، سورج کے روشن ہالہ کی کوئی کرن اس سے باہر نہیں، نہ ہی آنے والی رات کا متوجہ ہونا اور جانے والے دن کا پھرنا اُس پر مخفی ہے بلکہ وہ کائنات کی ہر شی کا احاطہ کئے ہوئے ہے، وہ ہر مکان، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر انتہا، ہر مدت سے باخبر ہے، انتہائیں تو مخلوق کے لئے ہوتیں ہیں اور حدیں اس کے غیر کی طرف منسوب ہیں۔اشیاء خود بخود پیدا نہیں ہوتیں اور نہ پہلے زمانے کے ساتھ متصف ہوتی ہیں کہ ان کے اول وقت کو ابتدا قرار دیا جائے، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو چاہا پیدا فرمایا اور ان کو تخلیق وافزائش بخش دی اور جیسی چاہی صورت بخشی اور کیا ہی حسین صورتیں بنائیں، وہ اپنی بلندی وبزرگی میں یکتا ہے اور کوئی شے اس کے مقابل نہیں اور نہ ہی مخلوق کا اطاعت کرنا اس کو نفع پہنچا سکتا ہے۔وہ دعا کرنے والوں کی دعا قبول فرماتا ہے، زمین

وآسمان اس کے عبادت گزار فرشتوں سے بھرے پڑے ہیں، مُردوں اور زندوں کے بارے میں بھی علم رکھتا ہے، بلند آسمانوں، ساتوں زمین نیز ہر چیز کے متعلق علم رکھتا ہے، کثیر آوازوں کا جمع ہونا اسے متحیر نہیں کرتا اور نہ ہی کثیر زبانوں کا سننا اسے کسی ایک سے مشغول کرتا ہے، وہ مختلف آوازوں کو سننے والا اور بغیر اعضاء و جوارح انہیں جواب دینے والا، مدبّر، بصیر، تمام اُمور کا جاننے والا اور خود زندہ اوروں کو قائم رکھنے والا ہے۔

پاک ہے وہ جس نے بغیر اعضاء و بغیر ہونٹ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام فرمایا اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ ہمارا خدا محدود ہے پس وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حقیقت سے نابلد ہے اور جو یہ کہے کہ مکانات اس کا احاطہ کئے ہوئے ہیں تو وہ فساد میں ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تو ہر جگہ کو محیط ہے۔ پس اگر تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی صفات بیان کرنے سے باز نہیں آتا جو اس کی شان کے لائق نہیں تو حضرت سیِّدُنا جبریل، میکائیل اور اسرافیل عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تو صفت بیان کر کے دِکھا جو اس کی مخلوق ہیں حالانکہ تو اس سے بھی عاجز ہے تو پھر خالق و معبود عَزَّوَجَلَّ کی صفت کا کیسے اِدراک کرسکتا ہے جسے نہ اُونگھ آئے نہ نیند؟ زمین وآسمان پر اُسی کی بادشاہت ہے اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔''

{228}......حضرت سیِّدُنا ابوالفرج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں بچپن میں مر جاؤں جنت میں داخل ہو جاؤں اور بڑا ہو کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت نہ حاصل کر پاؤں۔''

اہلِ ایمان سے محبت:

{229}......حضرت سیِّدُنا عمر بن علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''لوگوں کا سب سے بڑا خیر خواہ اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ معرفت رکھنے والا وہ شخص ہے جو لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والوں (یعنی مسلمانوں) سے ان کے ایمان کی وجہ سے محبت رکھتا اور ان کی تعظیم کرتا ہے۔''

صبر، یقین، جہاد اور عدل کے شعبے:

{230}......حضرت سیِّدُنا جُلاس بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کرم کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک خُزاعی شخص آیا اور عرض کی: ''یا امیر المؤمنین! کیا

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے حضور نبیٔ مُکَرَّم ،نُورِ مُجسَّم ،رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اسلام کی تعریف سماعت کی ہے؟'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ہاں! میں نے حضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ''(عمل کے اعتبار سے) اسلام کی بنیاد چار اَرکان پر ہے۔صبر، یقین، جہاد اور عدل۔ پھر صبر کے چار شعبے ہیں: (۱) جنت کا شوق (۲) جہنم کا خوف (۳) دنیا سے بے رغبتی (۴) موت کا انتظار، لہٰذا جو جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ شہوات سے خود کو بچاتا ہے اور جسے جہنم کا ڈر ہوتا ہے وہ حرام کاموں سے باز رہتا ہے، دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے کے لئے مصیبتوں پر صبر کرنا آسان ہوتا ہے اور جو شخص موت کا منتظر ہوتا ہے وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرتا ہے۔

اور یقین کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) فہم وفراست (۲) علم ومعرفت (۳) عبرت ونصیحت اور (۴) اتباعِ سنت ،تو جس نے فہم وفراست کو پالیا اس نے علم ومعرفت کو حاصل کرلیا اور جس نے علم ومعرفت کو حاصل کرلیا اس نے عبرت ونصیحت سے فائدہ اٹھالیا اور جس نے عبرت ونصیحت پائی اس نے اتباع سنت کی اور جس نے سنت کی اتباع کی گویا کہ وہ اولین میں شامل ہوگیا۔

پھر فرمایا کہ جہاد کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) نیکی کی دعوت دینا۔ (۲) بُرائی سے منع کرنا (۳) ہر حال میں سچائی پر قائم رہنا اور (۴) نافرمانوں سے نفرت کرنا۔ لہٰذا جس نے نیکی کا حکم دیا اس نے مومن کی پیٹھ مضبوط کی ،جس نے برائی سے منع کیا اس نے منافق کی ناک خاک میں ملادی ،جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے اپنا فریضہ ادا کردیا اور اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے نافرمانوں سے نفرت کی اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے غصہ کیا (یعنی اس کی نافرمانیوں کی وجہ سے اس نافرمان وگنہگار کو چھوڑے رکھا) اور جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے غصہ کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کے لئے غضب فرمائے گا۔

مزید ارشاد فرمایا: ''عدل کے بھی چار شعبے ہیں: (۱) تحقیق کرنا (۲) زیورِ علم سے خود کو آراستہ کرنا (۳) احکام شرع کو جاننا اور (۴) باغِ حلم میں رہنا، پس جس نے تحقیق سے کام لیا اس نے حسنِ علم کو روشن کردیا، جس نے باغِ علم کو سیراب کیا اس نے شریعت کے احکام جان لئے اور جس نے شریعت کے احکام معلوم کرلئے وہ حلم وبردباری کے باغات میں داخل ہوگیا اور جو شخص گلستانِ حلم میں داخل ہوتا ہے وہ کسی معاملے میں کوتاہی نہیں کرتا بلکہ لوگوں میں یوں

زندگی بسر کرتا ہے کہ لوگ اس سے راحت وآرام پاتے اور خوش ہوتے ہیں۔'' [1]

موت، انسان کی محافظ:

{231} ......حضرت سیّدُنا یحییٰ بن ابی کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی گئی: ''کیا ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حفاظت نہ کریں؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''انسان کی محافظ اس کی موت ہے۔'' [2]

حضرت سیّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے ایسی اور بھی عمدہ باتیں اور باریک و دلچسپ نکات منقول ہیں جو محفوظ نہ رہے۔''

فرامینِ مولا مشکل کشا

{232} ......حضرت سیّدُنا قیس بن ابی حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''عمل سے بڑھ کر اس کی قبولیت کا اہتمام کرو اس لئے کہ تقویٰ کے ساتھ کیا گیا تھوڑا عمل بھی بہت ہوتا ہے اور جو عمل مقبول ہو جائے وہ کیونکر تھوڑا ہوگا۔'' [3]

اصل بھلائی کیا ہے؟

{233} ......حضرت سیّدُنا عبدِ خیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''بھلائی یہ نہیں کہ تجھے کثیر مال و اولاد حاصل ہو جائے بلکہ بھلائی یہ ہے کہ تیرا علم کثیر ہو اور حلم بھی عظیم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اتنی زیادہ کرے کہ لوگوں سے سبقت لے جائے۔ جب تو نیکی کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجا لائے اور اگر گناہ میں پڑ جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی بخشش طلب

[1] ......شرح اصول اعتقاداھل السنة والجماعة، باب جماع الکلام فی الایمان، الحدیث: ۵۷۰، ج۱، ص۷۴۱.

[2] ......جامع معمر بن راشد مع مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب القدر، الحدیث: ۲۰۲۶۵، ج۱۰، ص۱۵۴، مفهومًا

[3] ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، ج۴۲، ص۵۱۱۔

تاریخ الخلفاء للسیوطی، علی بن ابی طالب، فصل فی نبذ من اخبار ...... الخ، ص۱۸۱.

کرے۔اور دُنیا میں بھلائی اس آدمی کو حاصل ہوتی ہے جو گناہ ہوجانے کی صورت میں توبہ کرکے اس کا تدارک (اصلاح) کرلیتا ہے یا وہ شخص جو نیکیاں کرنے میں جلدی کرتا ہے اور تقویٰ و پرہیزگاری سے کیا گیا کوئی عمل بھی قلیل نہیں ہوتا اور جو عمل مقبول ہوجائے وہ کیونکر قلیل ہوگا۔'' [1]

5 عمدہ باتیں:

{234}......حضرت سیِّدُنا ابوزَغَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''میری 5 باتیں یاد رکھو (اور یہ ایسی عمدہ ونایاب باتیں ہیں کہ) اگر تم اُونٹوں پر سوار ہو کر انہیں تلاش کرنے نکلو گے تو اُونٹ تھک جائیں لیکن یہ باتیں نہ مل پائیں گی: (۱) بندہ صرف اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھے۔ (۲) اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا رہے۔ (۳) جاہل علم کے بارے میں سوال کرنے سے نہ شرمائے۔ (۴) اور اگر عالم کو کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو (ہرگز نہ بتائے اور لاعلمی کا اظہار اور صاف انکار کرتے ہوئے) ''**وَاللّٰہُ اَعْلَمُ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے زیادہ علم والا ہے۔'' کہنے سے نہ گھبرائے اور (۵) ایمان میں صبر کی وہ حیثیت ہے جیسی جسم میں سر کی، اس کا ایمان (کامل) نہیں جو بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے۔'' [2]

لمبی امیدوں کا نقصان:

{235}......حضرت سیِّدُنا مہاجر بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''میں دو چیزوں سے بہت زیادہ خوف زدہ رہتا ہوں (۱) خواہش کی پیروی اور (۲) لمبی امیدیں۔ خواہش کی پیروی سے تو اس لئے خوف آتا ہے کہ یہ حق قبول کرنے میں رکاوٹ بن جاتی اور اس پر عمل کرنے سے روکتی ہے اور لمبی امیدوں سے خوف زدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ آخرت بھلا دیتی ہیں۔ خبردار! دنیا پیٹھ پھیرے جارہی ہے اور آخرت ہمارا رُخ کئے ہمارے قریب آرہی ہے۔ ان دونوں (دنیا وآخرت) کے اپنے اپنے بیٹے (یعنی چاہنے والے) ہیں لیکن سنو! تم آخرت کے بیٹے (یعنی چاہنے والے) بنو اور دنیا کے بیٹے (یعنی چاہنے والے) نہ بنو۔ اس لئے کہ آج (یعنی دنیا) عمل کا دِن ہے، یہاں حساب نہیں ہے اور کل (یعنی آخرت)

---

[1] ......الزھد الکبیر للبیھقی، فصل فی قصر الأمل و المبادرة العمل......الخ، الحدیث: ۷۰۸، ص ۲۷۶، مختصرًا.

[2] ......شعب الإیمان للبیھقی، باب فی الصبر علی المصائب، الحدیث: ۹۷۱۸، ج ۷، ص ۱۲۴، بتغیرٍ قلیلٍ.

حساب کا دِن ہے وہاں عمل کا موقع نہیں ملے گا۔''[1]

صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے صبح وشام:

{236 }......حضرت سیِّدُ نا ابواَرَاکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد آفتاب کے ایک نیزہ بلند ہونے تک اسی جگہ افسردہ حالت میں تشریف فرما رہے، پھر فرمانے لگے کہ''میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب کو دیکھا ہے، لیکن تم میں سے کوئی بھی ان کے مشابہ نہیں۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ صبح اس حال میں کرتے کہ بال بکھرے ہوتے، بدن گردآلود اور چہرہ زرد ہوتا تھا ایسے لگتا جیسے لوگ ان کے سامنے تعزیت کرنے کے لئے جمع ہیں اور رات تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے کبھی اپنے قدموں پھر زور دیتے تو کبھی اپنی پیشانیوں پر۔ جب وہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تو اس طرح جھومتے جس طرح آندھی میں درخت جھومتا ہے۔ پھر ان کی آنکھیں اس قدر آنسو بہاتیں کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ان کے کپڑے بھیگ جایا کرتے اور اب تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! لوگ غفلت میں رات گزارتے ہیں۔''[2]

گمنام بندوں کے لئے خوشخبری:

{237 }......حضرتِ سیِّدُ نا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا:''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے گمنام بندوں کے لیے خوشخبری ہے! وہ بندے جو خود تو لوگوں کو جانتے ہیں لیکن لوگ انہیں نہیں پہچانتے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے (جنت پر مقرر فرشتے) حضرت سیِّدُ نا رِضوان عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی پہچان کرادی ہے یہی لوگ ہدایت کے روشن چراغ ہیں اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام تاریک فتنے اِن پر ظاہر فرما دیئے ہیں۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِنہیں اپنی رحمت (سے جنت) میں داخل فرمائے گا۔ یہ شہرت چاہتے ہیں نہ ظلم کرتے ہیں اور نہ ہی ریا کاری میں پڑتے ہیں۔''[3]

---

[1] ......الزهدللامام احمدبن حنبل ،زهدامير المؤمنين على بن ابى طالب، الحديث:٦٩٣،ص١٥٦۔
المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الزهد، كلام على بن ابى طالب ، الحديث:١،ج٨،ص١٥٥ .

[2] ......صفة الصفوة ،ابو الحسن على بن ابى طالب ،ج١،ص١٧٣ ،بتغيرٍقليلٍ.

[3] ......الزهد لهناد بن السرى ،باب الرياء ،الحديث: ٨٦١،ج٢،ص٤٣٧ ۔
المصنف لابن ابى شيبة ، كتاب الزهد، كلام على بن ابى طالب ،الحديث:٣،ج٨،ص١٥٥ .

کامل فقیہ کون؟

{238}......حضرت سیِّدُنا عاصم بن ضَمُرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''سنو! کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے بے خوف نہ ہونے دے، اُس کی نافرمانی کی رُخصت نہ دے اور قرآنِ حکیم چھوڑ کر کسی اور چیز میں رغبت نہ رکھے، بغیر علم کے عبادت، بغیر فہم کے علم اور بغیر غور و فکر اور تدبر کے تلاوتِ قرآن میں کوئی بھلائی نہیں۔'' (1)

{239}......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! علم کے سرچشمے، رات کے چراغ (یعنی راتوں کو جاگ کر عبادتِ الٰہی کرنے والے)، بوسیدہ لباس اور پاکیزہ دل والے بن جاؤ اِس کے سبب آسمانوں میں تمہارے چرچے ہوں گے اور زمین میں تمہارا ذکر بلند ہوگا۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے رِقّت انگیز بیانات

{240}......حضرت سیِّدُنا بکر بن خلیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم بچھڑے کی طرح بے تابی سے آوازیں نکالو، کبوتر کی طرح پکارو، راہبوں کی طرح گوشہ نشین ہو جاؤ، اپنی اولاد و مال چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بلند مرتبہ میں اس کا قرب پانے یا اپنے گناہوں کو جنہیں کِرَامًا کَاتِبِیْن نے گن رکھا ہے بخشوانے کے لئے چل پڑو تو یہ سب اس عظیم و کثیر ثواب کے مقابلے میں بہت تھوڑا ہے جس کی میں تمہارے لیے امید کرتا ہوں۔ بہرحال میں تمہیں اس کے دردناک عذاب سے ڈراتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تمہاری آنکھیں اس

---

(1)......سنن الدارمی، المقدمة، باب من قال: الخشية وتقوى الله، الحديث: ٢٩٧/ ٢٩٨، ج١، ص١٠١.

(2)......سنن الدارمی، المقدمة، باب العمل بالعلم......الخ، الحديث: ٢٥٦، ج١، ص٩٢، بتغيرٍ، روى عبد الله بن مسعود.

کے خوف اوراس سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہائیں پھرتم رہتی دنیا تک جیواور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں ایمان کی نعمت سے نواز کراس کے سبب جوتمہارے لئے بڑے بڑے انعامات رکھے ان کے لئے تم اعمالِ صالحہ کرکے، مشقتیں سہہ سہہ کے کوئی کسر باقی نہ چھوڑواورتا قیامت نیک اعمال پر قائم رہو پھربھی تم اپنے عمل کی بدولت جنت کے حق دار نہیں بن سکتے۔ہاں مگر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تم رحم کئے جاؤ گےاورتم میں انصاف کرنے والے اس کی جنت میں داخل کئے جائیں گے۔اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں توبہ کرنے والے عبادت گزاروں میں شامل فرمائے۔''

{241}......حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک جنازہ میں شریک ہوئے تدفین کے بعد میت کے ورثاء پر گریہ طاری ہوگیا اور وہ رونے لگے،تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''تم کیوں روتے ہو؟'' اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگرتم ان احوال کا مشاہدہ کر لیتے جن کا مشاہدہ میت نے کیا ہے توتم اس مردے کو بھول جاتے (اوراپنے آپ پر روتے) یادرکھو! موت تمہارے پاس آتی رہے گی یہاں تک کہ تم میں کوئی ایک بھی زندہ نہ رہے گا۔اتنا بیان کرنے کے بعد حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کھڑے ہوگئے اور فرمایا:''اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! میں تمہیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہارے لئے بہت سی مثالیں بیان فرمائیں اورتمہاری موت کا وقت مقرر کررکھا ہے۔اس نے تمہیں ایسے کان عطا کئے ہیں کہ وہ جوسن لیتے ہیں اسے یاد کرلیتے ہیں اورایسی آنکھیں بخشیں ہیں کہ جس چیز کوان آنکھوں سے دیکھ لیا جاتا ہے وہ واضح ہوجاتی ہے۔اس نے تمہیں ایسے دِل بھی دیئے ہیں جو معاملات کو سمجھ لیتے ہیں بے شک اُس نے تمہیں بے مقصد پیدا نہیں فرمایا بلکہ کامل نعمتوں اور عمدہ اشیاء کے ساتھ تمہیں عزت بخشی، تمہارے لئے ہر چیز کی مقدار مقرر فرمائی اورتمہارے اعمال کے مطابق جزا مقرر فرمائی۔اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو!اسے پانے کی کوشش کرو!خواہشات کا دم توڑنے والی موت سے ہمکنار ہونے سے پہلے پہلے (نیک)عمل کے ذریعے اس کے لئے تیاری کروکیونکہ دنیا کی نعمتیں عارضی وفانی ہیں۔اس کی آفتوں سے نہ کسی متکبر ومغرورکا غرور بچاسکتا ہے تو نہ ہی کسی اَفواہ ساز کی بات اور نہ باطل وناحق کی طرف میلان رکھنے والے کسی شخص کا سہارا امن دے سکتا ہے کہ جو مشکل وقت میں ساتھ چھوڑ دیتا اور ہر وقت شہوت میں بدمست ہوکر خود فریبی کا شکار رہتا ہے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! آیات واَحادیث سے عبرت ونصیحت حاصل کرو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرو! وعظ و نصیحت سے نفع حاصل کرو! موت تم میں اپنے پنجے گاڑ چکی اور تمہیں مٹی کے گھر سے ملا کر رہے گی پھر صور پھونکنے کے ساتھ ہی قبروں سے اُٹھنے، میدان محشر کی طرف ہانکے جانے اور حساب کے لئے اللہ جبار وقہار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے والے ہولناک قسم کے اُمور پیش آنے والے ہیں اور یہ وہ دن ہے جب ہر نفس کے ساتھ ہانکنے والا ہوگا جو اسے میدان محشر کی طرف لے جائے گا اور ایک گواہ ہوگا جو اس کے اعمال کی گواہی دے گا۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾

(پ ٢٤، الزمر: ٦٩)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین جگمگا اُٹھے گی اپنے رب کے نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیا اور یہ نبی اور اُس کی اُمت کے اُن پر گواہ ہوں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔

اس دن تمام شہر تھرا اُٹھیں گے۔ منادی ندا دے گا۔ وہ دن ملاقات کا دن ہوگا۔ پنڈلی سے پردہ اُٹھ جائے گا۔ سورج بے نور ہو جائے گا۔ دَرِندے محشر میں جمع کئے جائیں گے۔ راز ظاہر ہو جائیں گے۔ بدکاروں کے لئے ہلاکت کا دن ہوگا۔ دل کانپ اُٹھیں گے۔ اہلِ جہنم کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پھٹکار ہوگی۔ جہنم ان پر اپنے آنکڑے اور ناخن نکال لے گی اور ان پر چیخے چلائے گی۔ اس کی آگ کو ہوا مزید بھڑکائے گی۔ اس میں رہنے والے سانس نہ لے سکیں گے نہ ان پر موت طاری ہوگی اور نہ ان کی تکلیفیں ختم ہوں گی۔ ان کے ہمراہ فرشتے ہوں گے جو انہیں جہنم میں داخلے اور کھولتے پانی کی خوشخبری سنائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیدار سے محروم نیز اس کے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے دور ہوں گے اور جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس شخص کی طرح ڈرو جو ڈرا اور عاجزی اِختیار کی۔ خوفزدہ ہوا اور کوچ کے لئے چل پڑا۔ محتاط نظروں سے دیکھا تو کانپ اُٹھا۔ تلاش میں نکلا تو نجات کے لئے بھاگ پڑا۔ قیامت کی تیاری کے لئے زادِراہ کمر پر رکھ لیا اور یاد رکھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بدلہ لینے کے لئے کافی، ہر عمل کو دیکھنے والا، اعمال نامہ مضبوط فریق اور حجت کے لئے کافی، جنت ثواب دینے میں اور جہنم عذاب دینے میں کافی ہے۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اور

تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“ (1)

نوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کو نصیحت:

{242}......حضرت سیِّدُنا نُوف بِکالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ ایک رات امیرالمؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم باہر نکلے اور ستاروں کی طرف دیکھنے لگے پھر فرمایا: ”اے نوف! سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”یا امیرالمومنین! جاگ رہا ہوں۔“ فرمایا: اے نوف! دنیا میں زُہد اِختیار کرنے اور آخرت میں رغبت رکھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے (رہنے کے لئے بلند و بالا مکانات تعمیر کرنے کے بجائے خالی) زمین کو اختیار کیا، اس کی خاک کو اپنا بچھونا بنالیا اور اس کے پانی کو خوشبو تصوُّر کرلیا، تلاوتِ قرآنِ پاک اور دُعا کو اپنی پہچان اور شعار بنالیا، دنیا سے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح کنارہ کشی اختیار کی۔

اے نوف! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ”بنی اسرائیل کو حکم فرمادو کہ وہ پاکیزہ دل، جھکی نگاہ اور (ظلم سے) پاک وصاف ہاتھ لے کر میرے گھر (یعنی مسجد) میں داخل ہوں اس لئے کہ میں ان میں سے کسی ایسے کی دُعا قبول نہیں کروں گا جس نے میرے کسی بندے پر ظلم کیا ہوگا۔

اے نوف! شاعر، نگران، (ظالم) پولیس والا، خراج وصول کرنے والا اور (ظلمًا) ٹیکس لینے والا نہ بننا۔ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رات کے کسی وقت میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”یہ وہ گھڑی ہے جس میں بندہ جو دعا مانگتا ہے قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ نگران، (ظالم) پولیس والا، خراج وصول کرنے والا، (ظلمًا) ٹیکس لینے والا، ستار (طنبورے کی قسم کا ایک باجا) اور ڈھول بجانے والا نہ ہو۔“ (2)

عالم، طالب علم اور جاہل:

{243}......حضرت سیِّدُنا کُمَیْل بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِبَاد سے مروی ہے کہ ایک دن امیرالمؤمنین مولا

1 ......صفة الصفوة ،ابوالحسن علی بن ابی طالب ،کلمات منتخبة من کلامه و مواعظه ،ج ۱، ص ۱۷۱ ـ ۱۷۲ ،مختصرًا.

2 ......تاریخ بغداد ،الرقم۳٦۰۸ جعفر بن مبشر ،ج۷،ص۱۷۳ ،مختصرًا۔

تفسیرالقرطبی ، سورۃالبقرة ،تحت الآیة۱۸٦ ،ج۱ ،الجزء الثانی ،ص۲۳۹ ـ ۲٤۰

مشکل کشا، شہنشاہِ اولیا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک قبرستان کے کنارے چلنے لگے یہاں تک کہ جب ہم ایک کھلے میدان میں پہنچے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک جگہ بیٹھ کر سانس لینے لگے۔ پھر کچھ دیر بعد فرمانے لگے: ''اے کُمَیْل بن زیاد! دِل برتنوں کی طرح ہیں اور ان میں بہترین دل وہ ہے جو بات کو زیادہ یاد رکھے۔ یہ بات یاد رکھو! کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں: (۱)......عالمِ رَبّانی (۲)......راہِ نجات پر چلنے والا طالبِ علمِ دِین اور (۳)......وہ بے وقوف اور جاہل لوگ جو ہر سنی سنائی بات کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں، ہر ہوا کے ساتھ بدل جاتے ہیں، نورِ علم سے اپنے قلب و باطن کو روشن کرنے سے محروم رہتے اور کسی مضبوط ستون کو ذریعۂ حفاظت نہیں بناتے ہیں۔

علم مال سے بہتر ہے۔ علم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تجھے حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ علم پھیلانے سے بڑھتا ہے جبکہ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے۔ عالم سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ عالم، علم کی بدولت اپنی زندگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت بجالاتا ہے۔ عالم کے مرنے کے بعد بھی اس کا ذکرِ خیر باقی رہتا ہے جب کہ مال کا فائدہ اس کے زوال کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اور یہی معاملہ مالداروں کا ہے کہ دنیا میں مال ختم ہوتے ہی ان کا نام تک مٹ جاتا ہے اس کے برعکس عُلما کا نام رہتی دنیا تک باقی رہتا ہے۔ مالداروں کے نام لینے والے کہیں نظر نہیں آتے جبکہ عُلمائے دین کی عزت اور مقام ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں قائم رہتا ہے۔ ہائے افسوس!'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہاں ایک علم ہے، کاش! تم اُسے اس کے اُٹھانے والوں تک پہنچا دو، ہاں تم اسے ذہین وفطین کو پہنچا دو گے جس پر اطمینان نہیں رہا، دِین کو دنیا کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حجتوں کے ذریعے اس کی کتاب پر اور اس کی نعمتوں کے ذریعے اس کے بندوں پر غلبہ پا رہا ہے یا پھر وہ اہلِ حق کے سامنے تو سرِ تسلیم خم کئے ہوئے ہے لیکن اس میں کوئی بصیرت نہیں۔

ایسے علم والے کے دل میں پہلی ہی دفعہ شک جگہ بنالیتا ہے نہ اسے کامیابی ملتی ہے اور نہ ہی دوسرا کامیاب ہوتا ہے جسے یہ علم سکھاتا ہے۔ وہ لذات وخواہشات میں مُنْہَمِک رہتا ہے۔ شہوات کی زنجیروں میں جکڑا ہوتا ہے یا مال و دولت کے جمع کرنے میں لگا رہتا ہے اور یہ دونوں شخص دین کی طرف بلانے والے نہیں ان دونوں کی مثال تو چرنے

والے جانور کی سی ہے۔اس طرح علم بھی ایسے لوگوں کے ساتھ مر جاتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ زمین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حق کو دلائل کے ساتھ قائم کرنے والوں سے کبھی خالی نہیں ہوتی تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حجتیں اوراس کے واضح دلائل ضائع نہ ہو جائیں۔ایسے نفوسِ قدسیہ کی تعداد بہت کم ہوتی ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ان کی قدرومنزلت بہت زیادہ ہے۔ان کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی حجتوں کا دِفاع فرماتا ہے یہاں تک کہ پھر ان کی مثل لوگ آکر ان کی جگہ یہ فریضہ انجام دیتے ہیں اور وہ ان کے دلوں میں شجرِ حق کی آبیاری کرتے ہیں پھر حقیقی علم ان کے پاس آتا ہے جس سے عیش پرست لوگ کنارہ کشی کرتے ہیں۔جب کہ یہ لوگ تیزی سے اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور جن چیزوں سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے اُنہیں اس سے اُنسیت حاصل ہوتی ہے۔

ان کے جسم تو دنیا میں ہوتے ہیں لیکن ان کی روحیں اعلیٰ مناظر کے ساتھ معلق ہوتی ہیں۔یہی لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شہروں میں اس کے نائب اوراس کے دین کی دعوت دینے والے ہیں۔آہ! آہ! ان کی زیارت کا کس قدر شوق ہے! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی اور تمہاری بخشش کا سوال کرتا ہوں۔اب اگر تم چاہو تو کھڑے ہو جاؤ۔''[1]

سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی مبارَک زندگی

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے زُہدوقناعت نیز عبادت وخوف کے متعلق جو منقول ومشہور ہے اس کا کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں کہ''تصوُّف دنیاوی ساز وسامان سے منہ پھیر کر حقیقی مقصد کی طرف بڑھنے کا نام ہے۔''

سارا مال تقسیم فرما دیا:

{244}......حضرت سیِّدُ نا علی بن ربیعہ والِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں ابنِ نَبَّاج حاضر ہوا اور عرض کی:''یا امیر المومنین! اس وقت

[1] ......تاریخ بغداد ،الرقم٣٤١٣اسحاق بن محمدبن احمدبن اَبان،ج٦،ص٣٧٦،مختصرًا۔
صفة الصفوة، ابو الحسن علی بن ابی طالب ،كلمات منتخبة من كلامه و مواعظه ،ج١،ص١٧٢-١٧٣.

بیت المال سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللّٰہ اکبر کہا اور ابنِ نَبَّاج کے سہارے کھڑے ہو کر بیتُ المال تشریف لے گئے اور فرمایا:

هٰذَا جَنَایَ وَخِیَارُهُ فِیْهِ وَكُلُّ جَانٍ یَدُهُ اِلٰی فِیْهِ

ترجمہ: یہ میری خطا ہے اور بہترین مال اس میں ہے اور ہر خطا کار کا ہاتھ اس کے منہ میں ہے۔

پھر فرمایا: ''اے ابن نَبَّاج! میرے پاس کوفہ والوں کو لاؤ۔'' لوگوں میں اعلان کر دیا گیا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیت المال کا سارا مال لوگوں میں تقسیم فرما دیا اور حالت یہ تھی کہ ہاتھوں سے مال تقسیم فرماتے جاتے اور زبانِ اَقدس سے یہ کلمات دُہراتے جاتے: ''اے سونا! اے چاندی! میرے پاس سے جا، ہائے افسوس! ہائے افسوس! حتی کہ کوئی درہم و دینار نہ بچا پھر بیت المال میں پانی کے چھڑکاؤ کا حکم دیا اور اس جگہ دو رکعت نماز ادا فرمائی۔'' [1]

{245}......حضرت سیِّدُنا مُجَمِّع تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بیت المال کی صفائی کراتے، پھر اس میں اس امید پر نماز ادا فرماتے کہ بروزِ قیامت یہ جگہ ان کے حق میں گواہی دے۔'' [2]

{246}......حضرت سیِّدُنا ابو عمرو بن علاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! تمہارے مالِ فَیْ (جو بغیر جنگ کے حاصل ہو) میں سے میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے یہ کہہ کر اپنی آستین سے ایک بوتل نکالی اور فرمایا یہ میرے دیہاتی غلام نے مجھے ہبہ کی (یعنی تحفے میں دی) ہے۔'' [3]

''فالودہ'' سے خطاب:

{247}......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن شریک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو کسی نے فالودہ پیش کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

[1] ......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل،اخبارامیرالمؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث:٨٨٤،ج١،ص٥٣١.

[2] ......الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ،الرقم١٨٧٥علی بن ابی طالب ،ج٣،ص٢١١،بتغیرٍ.

[3] ......الزهد للامام احمدبن حنبل ،زهدامیر المؤمنین علی بن ابی طالب ،الحدیث:٦٩٥،ص ١٥٧،بتغیرٍ.

نے اسے سامنے رکھ کرارشادفرمایا: ''بے شک تیری خوشبو عمدہ، رنگ اچھا اور ذائقہ لذیذ ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے نفس کو اس چیز کا عادی بناؤں جس کا وہ عادی نہیں۔'' [1]

{248}......حضرت سیِّدُنا عَدِی بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے سامنے فالودہ پیش کیا گیا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے تناوُل نہ فرمایا۔'' [2]

کھجور اور گھی کا حلوا:

{249}......حضرت سیِّدُنا زِیاد بن ملیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے سامنے کھجور اور گھی کا حلوا پیش کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے اپنے رُفقا کے سامنے رکھ دیا، انہوں نے اسے کھانا شروع کر دیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام گم شدہ اونٹ نہیں ہے لیکن قریش نے یہ چیز دیکھی تو اس پر ٹوٹ پڑے۔'' [3]

مُہر لگا ہوا ستو کا تھیلا:

{250}......حضرت سیِّدُنا عبدالملک بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک ثقفی شخص نے مجھے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے مجھے عُکْبَرا (بغداد میں ایک علاقہ ہے) پر عامل مقرر کیا اور فرمایا: ''نماز پڑھنے والے راتوں کو آرام نہیں کرتے لہٰذا ظہر کے وقت میرے پاس آنا۔ چنانچہ، میں ظہر کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا دروازے پر دربان (یعنی چوکیدار) نہ ہونے کی وجہ سے میں سیدھا اندر چلا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف فرما تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک پیالہ اور پانی کا لوٹا رکھا ہوا تھا۔ کچھ دیر کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا تھیلا منگوایا میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے کچھ جواہر عطا فرمائیں گے حالانکہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس تھیلے میں کیا ہے۔ تھیلا بند تھا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی

[1] ......الزھد للامام احمدبن حنبل، زھدامیر المؤمنین علی بن ابی طالب ،الحدیث:٧٠٧،ص١٥٨.

[2] ......الزھد للامام احمدبن حنبل، زھدامیر المؤمنین علی بن ابی طالب ،الحدیث:٧٠٠،ص١٥٧.

[3] ......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، اخبار امیر المؤمنین علی بن ابی طالب،الحدیث:٨٩٥،ج١،ص٥٣٧.

کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اس کو کھول کر کچھ ستو نکالا اور انہیں پیالے میں ڈالا اور اس میں پانی ملایا پھر خود بھی پیا اور مجھے بھی پلایا۔ مجھ سے رہا نہ گیا تو میں نے عرض کی: ''یا امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! عراق میں کھانے کی فراوانی (یعنی کثرت) ہے لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عراق میں ایسا کھانا کیوں کھاتے ہیں؟''

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کنجوسی و بخل کی وجہ اسے تھیلے میں بند کر کے نہیں رکھا بلکہ ضرورت کے لئے جمع کر رکھا ہے اور تھیلے کو اس ڈر سے بند کر رکھا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ضائع ہو جائے اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کی محتاجی ہو۔ لہٰذا میں نے اس کی حفاظت کی خاطر ایسا کیا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں پاکیزہ کھانا ہی کھاؤں۔''

{251}......حضرت سیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا سے کوئی چیز آیا کرتی تھی جسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صبح و شام تناول فرمایا کرتے تھے۔''

{252}......حضرت سیِّدُنا ہارون بن عَنْتَرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں خَوَرْنَق کے مقام پر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک معمولی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر کپکپی طاری تھی۔ میں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین! بے شک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ اور آپ کے گھر والوں کے لیے اس مال سے حصہ مقرر فرمایا ہے۔ اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ حالت بنا رکھی ہے؟'' فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے تمہارے مال سے کوئی چیز استعمال نہیں کی یہ چادر بھی میں اپنے گھر سے یا فرمایا مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا سے لایا تھا۔''

حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا لباس

{253}......حضرت سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اہلِ بصرہ کا وفد امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس وفد میں جَعْد بن نَعْجَہ نامی ایک خارجی شخص بھی موجود تھا اس نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو لباس کے بارے

میں ملامت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میرا لباس متکبرانہ نہیں اور مسلمانوں کو اس معاملے میں میری پیروی کرنی چاہیے۔'' (1)

{254}......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے کسی نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لباس میں پیوند نہیں لگاتے؟'' فرمایا: ''اصل تو یہ ہے کہ بندے کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہو اور مومن بندہ اسی کی پیروی کرتا ہے۔'' (2)

{255}......حضرت سیِّدُنا ابو سعید اَزْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بازار میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ''کسی کے پاس اچھی قمیص ہے جو تین درہموں میں فروخت کرتا ہو؟'' ایک شخص نے عرض کی: ''میرے پاس ہے، پھر جا کر ایک قمیص لایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بہت پسند آئی فرمایا: ''یہ تو تین درہم سے زیادہ کی ہے۔'' اُس نے کہا: ''نہیں، بلکہ اس کی قیمت یہی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تھیلی سے تین درہم نکال کر اسے دیئے پھر قمیص زیبِ تن فرمائی تو اس کی آستینیں لمبی تھیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے زائد حصہ اُتروا دیا۔'' (3)

{256}......حضرت سیِّدُنا علی بن اَرْقَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے والدِ محترم فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بازار میں تلوار بیچتے دیکھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرما رہے تھے: ''یہ تلوار مجھ سے کون خریدے گا؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس تلوار نے کئی بار حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اقدس سے تکلیف کو دور کیا ہے۔ اگر میرے پاس تہبند کے لئے رقم ہوتی تو میں اسے کبھی بھی فروخت نہ کرتا۔'' (4)

{258}......حضرت سیِّدُنا یزید بن مِحْجَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں رَحْبَہ کے مقام پر امیر المؤمنین

(1) ......الزهدللامام احمدبن حنبل، زهدامیرالمؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث:۷۰٦،ص۱۵۸.

(2) ......الزهدللامام احمدبن حنبل، زهدامیرالمؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث:٦۹۹،ص۱۵۷.

(3) ......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل ،اخبارامیر المؤمنین علی بن ابی طالب،الحدیث:۹۱۲،ج۱،ص۵٤۵.

(4) ......المعجم الاوسط ،الحدیث:۷۱۹۸،ج۵،ص۲٤۰،بتغیرٍ.

مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تلوار منگوائی اور اسے فروخت کرنے کا اعلان کیا اور فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میرے پاس تہبند کے لئے رقم ہوتی تو میں اسے کبھی بھی نہ بیچتا۔'' (1)

{259 }...... حضرت سیِّدُ نا ابو رَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تلوار لے کر نکلے اور فرمایا: ''اس تلوار کو کون خریدے گا؟'' اگر میرے پاس تہبند کی قیمت ہوتی تو میں اسے کبھی فروخت نہ کرتا۔'' ابو رَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ''میں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں اسے خریدتا ہوں اور وظیفہ ملنے تک اُدھار کروں گا۔'' (2)

ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ابو رَجاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ''جب عطیات ملے تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے وہ تلوار مجھے دے دی۔''

{260 }...... حضرتِ سیِّدُ نا عَنْبَسَہ نَحْوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ میں حضرت سیِّدُ نا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس قبیلہ بَنِی نَاجِیَہ کا ایک آدمی آیا، اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: اے ابو سعید! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں کہ ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے جو کچھ کیا اس سے بہتر تھا کہ وہ مدینہ کی سوکھی کھجوریں کھا لیتے۔'' حضرت سیِّدُ نا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بھتیجے! کیا میں باطل بات کے ذریعے کسی کی جان بچاؤں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! لوگوں سے ایک پاکیزہ تیر گم ہو گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے کبھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مال چوری نہیں کیا اور نہ ہی اس کے حکم سے رُوگردانی کی، انہوں نے قرآنِ پاک کے تمام حقوق پورے کئے اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا یہاں تک کہ اس بات نے انہیں میٹھے حوضوں اور عمدہ باغوں میں پہنچا دیا۔ اے بیوقوف شخص! یہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شان ہے۔''

---

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب، الحدیث: ۷۰۲، ص۱۵۸.

(2)......فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، ومن فضائل امیر المؤمنین علی، الحدیث: ۹۲۵، ج۱، ص۵۴۹.

امیرِ معاویہ اورشانِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

{261}......حضرت سیِّدُ نا ابوصالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ ناضرار بن ضَمُرہ کنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ ناامیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آئے تو حضرت سیِّدُ نا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''میرے سامنے امیر المؤمنین حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان بیان کرو!'' اُنھوں نے (معذرت کرتے ہوئے) کہا: ''یاامیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ! (میں ان کی شان کیسے بیان کرسکتا ہوں) کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھے اس سے معاف نہیں رکھتے ؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس وقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان نہیں کروگے۔'' حضرت سیِّدُ نا ضرار بن ضمرہ کنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''چلیں اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ پر لازم قرار دیتے ہیں تو پھر سنئے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خواہشات سے دور رہنے والے اور بہت طاقت والے تھے، فیصلہ کن گفتگو فرماتے ،لوگوں کے فیصلوں میں ہمیشہ عدل وانصاف سے کام لیتے ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے علم وحکمت کے چشمے جاری ہوتے ، دنیا اور اس کی آسائشوں سے وحشت محسوس کرتے اور رات اور اس کے اندھیرے سے اُنسیت حاصل کرتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہمیشہ فکرِ آخرت میں متفکر رہتے، اپنا محاسبہ کرتے، پہننے اور کھانے کے لئے جو اور جیسا میسر آتا اسی پر راضی رہتے اور اتنے ہی پر قناعت فرماتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب ان کی خدمت میں کوئی جاتا تو اس پر شفقت فرماتے اپنے پاس بٹھاتے ، ہر سوال کا جواب عنایت فرماتے ، اتنی شفقت ومحبت ، اُلفت وقربت کے باوجود بھی ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رُعب وجلال کی وجہ سے بات نہ کرپاتے ، جب مسکراتے تو دانت پروئے ہوئے چمکتے موتیوں کی طرح نظر آتے ، اہلِ دین کو عزت وتکریم سے نوازتے ، مساکین آتے تو وہ بھی محبت کی چاشنی پاتے ، کوئی طاقتور ان سے باطل کی امید لگاتا تو مایوسی کو گلے لگاتا اور عدل وانصاف ایسا کہ کمزور لوگ اپنی کمزوری سے نہ گھبراتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بعض دفعہ اِنہیں دیکھا جب رات کی تاریکی میں

ستارے چھپ جاتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ محراب میں تشریف لے جاتے اور اپنی ریش (داڑھی) مبارک پکڑ کر مضطرب وغمزدہ شخص کی طرح آنسو بہاتے گویا کہ میں اب بھی ان کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہہ رہے ہیں اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے پھر دنیا کو للکارتے اور فرماتے: تو نے مجھے دھوکہ دینا چاہا میری طرف بن سنور کر آئی، مجھ سے دُور ہو جا، دُور ہو جا، کسی اور کو دھوکہ دینا میں تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں، تیری عمر قلیل، تیری مجلس حقیر اور تیرا خطرہ آسان ہے، ہائے افسوس! ہائے افسوس! زادِ راہ قلیل، سفر طویل اور راستہ پُر خطر ہے۔''

حضرت سیِّدُنا ضرار بن ضمرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان کرتے رہے اور حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حالت یہ تھی کی آنسوؤں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ انہیں اپنی آستین سے پونچھتے رہے، حاضرین بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے، پھر حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ! بے شک ابو حسن علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایسے ہی تھے۔ اے ضرار! ان پر تمہارا غم کیسا ہے؟'' عرض کی: ''اس عورت کی طرح جس کی گود میں اس کے بیٹے کو ذبح کر دیا گیا ہو نہ تو اس کے آنسو تھمتے ہیں، نہ ہی غم میں کمی آتی ہے۔'' [1]

تین مشکل عمل:

{262} ......امامِ عالی مقام حضرت سیِّدُنا امام حسین ابن حیدر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''تین عمل مشکل ہیں: (۱) اپنی جان کا حق ادا کرنا (۲) ہر حال میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہنا اور (۳) اپنے حاجت مند مسلمان بھائیوں سے مالی تعاون کرنا۔'' [2]

اسلام میں نفاق کی گنجائش نہیں:

{263} ......حضرت سیِّدُنا عبدالواحد دِمَشْقِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ جنگِ صفین کے دن

1 ......الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، حرف العین، الرقم ١٨٧٥ علی بن ابی طالب، ج٣، ص ٢٠٩، مختصر.

2 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب السین، الحدیث: ٣٢٩٣، ج١، ص ٤٤٢، "اشد الاعمال" بدلہ "سید الاعمال".

حَوْشَب خِیَرِی نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کوندا دی: ''اے ابن ابی طالب! ہم آپ کواللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دیتے ہیں کہ جنگ بند کردیں، ہم آپ کے لئے عراق کا راستہ چھوڑ دیتے ہیں آپ ہمارے لئے شام کا راستہ چھوڑ دیں، اس طرح خون ریزی کا سلسلہ بند ہوگا اور مسلمانوں کی جانیں بچ جائیں گی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''اے اُمِّ ظَلیم کے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر دین میں مُدَاھَنَت (مُ۔دَا۔ھَ۔نَت: یعنی نفاق) کی گنجائش ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا اور میرے لئے بھی آسان تھا لیکن یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند نہیں ہے کہ اس کی نافرمانی ہوتی رہے اور اہل اسلام مُدَاھَنَت سے کام لیتے ہوئے خاموش رہیں۔'' (1)

پیٹ پر پتھر باندھتے:

{264}......حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں حضور نبیٔ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانہ میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا اور اب میرا صدقہ 40 ہزار دینار ہوتا ہے۔'' (2)

محبِّ مولا علی کی پہچان:

{265}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ ''امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے محبت کرنے والے بُردبار، علم والے، خشک ہونٹوں والے، ایسے نیکوکار ہوتے ہیں جو عبادت کی وجہ سے گوشہ نشین معلوم ہوتے ہیں۔'' (3)

{266}......حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ ''ہم سے محبت کرنے والے خشک ہونٹوں والے ہوتے ہیں اور ہم میں سے امام وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاعت وعبادت کی طرف بلانے والا ہو۔''

(1) ......الاستيعاب فی معرفة الاصحاب، حرف الحاء، الرقم ٥٩٩ حوشب بن طخية الحميری، ج١، ص٤٥٧.

(2) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد اميرالمؤمنين علی بن ابی طالب، الحديث ٧١١، ص١٥٩، بتغير.

(3) ......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، باب ومن فضائل اميرالمؤمنين علی، الحديث: ١١٤٤، ج٢، ص٦٧١.

محبانِ اہل بیت کی علامات:

حضرت سیِّدُ ناامام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:''اہل بیتِ اطہار کے محبین خشک ہونٹوں والے ہوتے ہیں، وہ اپنی پیشانیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھکائے رکھتے اور موت کو یاد رکھتے ہیں، دنیادار ظالموں اور مالداروں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے دنیوی راحتوں اور آسائشوں، لذتوں اور شہوتوں، انواع واقسام کے کھانوں اور لذیذ شربتوں کو ترک کر دیا اور رسولوں، ولیوں اور صدیقوں کی راہ پر گامزن ہوئے، فناوزوال پذیر ہونے والی دنیا کے تارِک، ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت میں راغب رہے بالآخر انعام واکرام، فضل واحسان فرمانے والے ربِّ حنّان ومنّان، رحیم ورحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے حضور جا پہنچے۔''

حضرتِ سَیِّدُ نَاطَلْحَہ بن عُبَیْدُاللّٰہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناطَلْحَہ بن عُبَیْدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار مشہور ومعروف صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اچھی عادات وعمدہ صفات کے حامل تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرتے حتی کہ جان بھی قربان کر دی۔ اپنی منتیں پوری فرماتے، اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اس کی راہ میں خرچ کرتے، تنگدستی میں محض اپنے (اور اپنے گھر والوں کے) لئے مال خرچ کرتے اور خوشحالی میں اپنے مال سے دیگر لوگوں کی بھی خیر خواہی کرتے۔

علمائے تصوُّف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں:''بری صفات سے خود کو صاف ستھرا رکھنے اور دنیاو آخرت میں مال وگناہ کے بوجھ سے اپنے آپ کو ہلکا رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔''

راہِ خدا میں 70 زخم کھائے:

{269}......اُمُّ المؤمنین، حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب جنگِ اُحُد کے دن کو یاد کرتے تو فرماتے:''وہ سارا دن تو طلحہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا دن تھا۔'' مزید فرماتے ہیں:''اس دن سب سے پہلے مَیں حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اور ابوعبیدہ بن جرّاح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کو ارشاد فرمایا: ''اپنے رفیق (یعنی حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی خبر لو کیونکہ وہ زخمی ہیں۔'' چنانچہ، ہم پہلے تو حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کا شرف حاصل کرتے رہے پھر حضرت طلحہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے پاس آئے، دیکھا تو ان کے جسم پر تیروں، تلواروں اور نیزوں کے کم وبیش 70 زخم تھے اور ایک اُنگلی بھی کٹ گئی تھی۔ پس ہم نے ان کی خبر گیری کی۔'' (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عہد پورا کرنے والے:

{270}......حضرت سیِّدُنا طَلْحہ بن عُبَیْدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب نُور کے پیکر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ اُحُد سے واپس تشریف لائے تو منبر پر جلوہ فرما ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کی پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمانوں میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منّت پوری کر چکا۔

ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: ''یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے کون لوگ مراد ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اتنے میں، مَیں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اس وقت میرے بدن پر دو سبز چادریں تھیں، حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف اشارہ کر کے اس سوال کرنے والے سے ارشاد فرمایا: ''یہ بھی اُن میں سے ہے۔'' (2)

زندگی میں منّتیں پوری کرلیں:

{271}......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ صحن میں تشریف فرما تھے کہ اس دوران حضرتِ طلحہ بن عُبَیْدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

(1)......مسند ابی داود الطیالسی، احادیث ابی بکر الصدیق، الحدیث: ٦، ص ٣.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۱۷، ج ۱، ص ۱۱۷.

محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو کسی ایسے زندہ شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو اپنی منتیں پوری کر چکا ہو تو وہ طلحہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو دیکھ لے۔'' [1]

حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سخاوت

4لاکھ درہم کا صدقہ:

{272}......حضرت سیِّدُنا قُتَیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دِن حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پریشانی کے عالَم میں میرے پاس تشریف لائے میں نے ان سے دریافت کیا کہ ''آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کیوں پریشان ہیں؟ مجھے بتائیں تاکہ میں آپ کی مدد کرسکوں۔'' فرمایا: ''ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسلمانوں کے کتنے اچھے دوست ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''معاملہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''میرے پاس مال بہت زیادہ ہوگیا ہے اور اس نے مجھے پریشان کررکھا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا قُتَیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: ''یہ بھی کوئی پریشانی والی بات ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے (راہِ خدا میں) تقسیم فرمادیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سارا مال لوگوں میں تقسیم فرمادیا یہاں تک کہ ایک دِرہم بھی نہ چھوڑا۔''

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: ''میں نے جب حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خزانچی سے مال کی مقدار معلوم کی تو اس نے 4لاکھ دِرہم بتائی۔'' [2]

بِن مانگے مال بانٹتے:

{273}......حضرت سیِّدُنا قَبِیْصَہ بن جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت میں رہا تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بِن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔ [3]

---

[1] ......مسندابی یعلی الموصلی، مسندعائشۃ، الحدیث:٤٨٧٧، ج٤، ص٢٧٢.

[2] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم٤٧ طلحۃ بن عبیداللّٰہ، ج٣، ص١٦٥، مفهومًا۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ١٩٥، ج١، ص١١٢

[3] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٩٤، ج١، ص١١١.

{274}......حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دِینار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یومیہ آمدنی پورے ایک ہزار درہم تھی۔“ (1)

{275}......حضرت سیِّدَتُنا سُعدیٰ بنت عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار درہم تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں میں ”فَیَّاض“ (یعنی سخی) کے نام سے مشہور تھے۔“ (2)

{276}......حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ، حضرتِ سُعدیٰ بنت عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ ”حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک دن ایک لاکھ دِرہم راہِ خدا میں صدقہ کئے اور اس دن انہیں مسجد میں جانے سے صرف یہ بات مانع ہوئی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔“ (3)

ساری رات پریشان رہے:

{277}......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ”حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک زمین 7 لاکھ درہم میں فروخت کی اور ساری رات اس مال کی وجہ سے پریشان رہے، یہاں تک کہ صبح ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ سارا مال لوگوں میں تقسیم فرما دیا۔“ (4)

حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عَوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ثابت قدم، بہادر، مضبوط رائے والے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والے اور اسی سے مدد کے طلبگار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں سے لڑنے والے اور راہِ

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۶، ج۱، ص۱۱۲.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۹۸/۱۹۶، ص۱۱۲.

(3)......موسوعة لابن الدنیا، کتاب اِصلاح المال، باب فضل المال، الحدیث:۹۷، ج۷، ص۴۲۴.

(4)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار طلحة بن عبید الله، الحدیث:۷۸۳، ص۱۶۸.

خدا میں مال خرچ کرنے والے تھے۔

اہلِ تصوُّف کے نزدیک ''وفاداری، ثابت قدمی، راہِ خدا میں کوشش کرنے اور مال خرچ کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

دین پر اِستقامت:

{278}......حضرت سیِّدُنا ابواَسْوَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 8 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور 18 سال کی عمر میں ہجرت فرمائی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا چچا انہیں ایک چٹائی میں لپیٹ کر آگ سے دھواں دیتا اور کہتا: ''کفر کی طرف لوٹ آؤ۔'' لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''میں کبھی نہیں لوٹوں گا۔'' (1)

{279}......حضرت سیِّدُنا ہِشَام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 16 سال کی عمر میں اسلام لائے اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عشقِ رسول:

{280}......حضرت سیِّدُنا ہِشَام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت وحمایت میں تلوار اُٹھانے کی سعادت پائی وہ حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شیطان کی پھیلائی ہوئی خبر سنی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو تلوار سے ہٹاتے ہوئے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے زُبَیر! کیا ہوا؟'' عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے خبر ملی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ ''سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھ کر حضرت سیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کی تلوار کے لئے دُعا فرمائی۔'' (3)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۳۹، ج۱، ص۱۲۲.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۴۴، ج۱، ص۱۲۲.

3 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الجهاد، باب ماذکر فی فضل الجهاد والحث علیه، الحدیث: ۲۱۶، ج۴، ص۵۹۴.

جسم پر زخموں کے نشان:

{281}......حضرت سیِّدُ نا حَفْص بن خَالِد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ مَوْصَل کے رہنے والے ایک بزرگ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے ساتھ تھا کہ ''قَفْر'' کے مقام پر آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو غسل کی حاجت پیش آئی، آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے پردے کا انتظام کرنے کا فرمایا تو میں نے حکم کی تعمیل کی، اچانک میری اُن کے بدن پر نگاہ پڑی تو میں نے آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے جسم پر تلوار کے زخموں کے کئی نشانات دیکھے۔ میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے جسم پر زخموں کے نشانات دیکھے ہیں اور میں نے اتنے نشانات کبھی کسی کے بدن پر نہیں دیکھے۔'' حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے استفسار فرمایا: ''کیا واقعی تم نے زخموں کے نشانات دیکھ لئے ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! میں نے دیکھ لئے ہیں۔'' تو حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے بتایا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ تمام زخم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ راہِ خدا میں آئے ہیں۔'' [1]

{282}......حضرت سیِّدُ نا علی بن زید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ نا زُبَیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو دیکھنے والے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کے سینے پر نیزوں اور تیروں کے زخموں کے بہت سے نشانات تھے۔'' [2]

سیِّدُ نا زُبیر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی منقبت:

{283}......حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کی مجلس کے پاس سے گزرے اس وقت حضرت سیِّدُ نا حَسّان بن ثابِت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه شعر سنا رہے تھے آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو دیکھ کر حضرت سیِّدُ نا حَسّان بن ثابِت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے آپ کی تعریف میں یہ اشعار پڑھے:

فَكَمْ كُرْبَةٍ ذَبَّ الزُّبَيْرُ بِسَيْفِهٖ ... عَنِ الْمُصْطَفٰى وَاللّٰهُ يُعْطِي وَيُجْزِلُ

---

[1] ......المعجم الكبير، الحديث: ۲۲۹، ج ۱، ص ۱۲۰.

[2] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد الزُّبَيْر بن العَوَّام، الحديث: ۷۷۷، ص ۱۶۷.

فَمَا مِثْلُهُ فِيهِم وَلَا كَانَ قَبْلَهُ وَلَيْسَ يَكُونُ الدَّهْرَ مَادَامَ يَذْبُلُ

ثَنَاءُكَ خَيْرٌ مِّنْ فِعَالِ مَعَاشِرٍ وَفِعْلُكَ يَا ابْنَ الْهَاشِمِيَّةِ اَفْضَلُ

ترجمہ: (۱)......حضرت سیِّدُ نا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کتنی ہی تکالیف اپنی تلوار کے ذریعے دُور کیں، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس کا بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔(۲)......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں اور پہلے بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مثل کوئی نہیں اور نہ ہی کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسا کوئی ہوگا۔ (۳)......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تعریف کئی قبیلوں کے کارناموں سے بہتر ہے اور اے ابن ہاشمیہ! آپ کے کارنامے سب سے عمدہ ہیں۔ (1)

دنیا و دولت سے بے رغبتی:

{284}......حضرتِ سیِّدُ نا وَلِید بن مُسْلِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا سعید بن عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیان کرتے سنا کہ ''حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایک ہزار خادم تھے جو لوگوں سے خَراج (یعنی ٹیکس) وصول کر کے آپ تک پہنچایا کرتے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے راتوں رات تقسیم فرما دیتے پھر جب گھر لوٹتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس اس مال میں سے کچھ بھی باقی نہیں ہوتا تھا۔'' (2)

{285}......حضرت سیِّدُ نا مُغِیث بن سُمَی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایک ہزار خادم تھے جو لوگوں سے خَراج (یعنی ٹیکس) وصول کر کے آپ تک پہنچایا کرتے تھے لیکن جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر تشریف لے جاتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک درہم بھی نہ ہوتا۔'' (3)

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناصر و مددگار ہے:

{286}......حضرت سیِّدُ نا ہِشَام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا

1 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب استماعُ ابنِ الزُّبَيْر......الخ ،الحديث:٥٦١٣،ج٤،ص٤٤٠.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل ،زهد الزُّبَيْر بن العَوَّام ،الحديث: ٧٧٥، ص١٦٧.

3 ......الإِسْتِيْعَاب فى مَعْرِفَة الاَصحاب،باب حرف الزاى، الرقم ٨١١ ،الزُّبَيْر بن العَوَّام ،ج٢،ص٩٢.

عبداللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:جنگِ جمل کے دن میرے والدِمحترم (حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اپنے قرض کے متعلق وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا!اگر تم کسی قرض کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ تو میرے مولا سے اس پر مدد طلب کر لینا۔'' حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں والدمحترم کے کلام کی مراد نہ سمجھ سکا۔ اس لئے دوبارہ عرض کی: ''ابا جان! آپ کا مولا کون ہے؟'' فرمایا: ''اَللہ عَزَّوَجَلَّ۔'' ابن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: ''اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! قرض کی ادائیگی کے معاملے میں جب بھی مجھے مصیبت کا سامنا ہوا تو میں نے کہا: ''اے زُبَیر کے مولا! ان کے قرض کی ادائیگی کو آسان فرما دے۔'' پس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قرض مکمل طور پر ادا ہو گیا۔ جب حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کوئی درہم و دینار نہ چھوڑا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ترکہ میں صرف غابہ کی دو زمینیں اور ایک گھر تھا۔ اور دوسری طرف قرضے کا عالم یہ تھا کہ جب کوئی شخص حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس امانت رکھنے کے لئے آتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''امانت نہیں، قرض ہے۔ کیونکہ مجھے اس امانت کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔'' لہٰذا جب میں نے اس کا حساب لگایا تو وہ 20 لاکھ بنا۔ پس میں نے وہ قرض ادا کر دیا۔

علاوہ ازیں حضرت عبداللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 4 سال تک حج کے موسم میں یہ اعلان کرواتے رہے کہ ''جس کا حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر قرض نکلتا ہو وہ آ کر لے جائے۔'' جب 4 سال کا عرصہ گزر گیا تو حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے بقیہ مال ورثاء میں تقسیم کر دیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ورثاء میں 4 بیویاں تھیں جن میں سے ہر ایک کے حصے میں 12، 12 لاکھ آئے۔'' (1)

{287} ......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگِ جمل کے دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے لشکر کو چھوڑ کر واپس آ رہے تھے کہ راستے میں آپ کے بیٹے عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملے اور بزدلی کا طعنہ دینے لگے، حضرت

......صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب برکۃ الغازی......الخ، الحدیث:۳۱۲۹، ص۲۵۲.

سیّدُنا زُبَیر بن عَوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بیٹے! لوگ جانتے ہیں میں بزدل نہیں ہوں لیکن امیرالمؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے مجھے ایسی بات یاد دلا دی ہے جو میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی پس میں نے قسم کھائی ہے کہ جنگ میں شریک نہیں ہوں گا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیٹے نے عرض کی: ''آپ اپنے فلاں غلام کو بلوایئے میں اس کے ذریعے آپ کی قسم کے کفارے میں 20 ہزار ادا کر دیتا ہوں۔'' اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگ میں شریک نہ ہوئے اور یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے:

تَرْکُ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ اَخْشٰی عَوَاقِبَھَا فِی اللّٰہِ اَحْسَنُ فِی الدُّنْیَا وَفِی الدِّیْن

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ان کاموں کو چھوڑ دینا جن کی وجہ سے برے انجام کا خوف ہو، دین و دنیا کے اعتبار سے بہتر ہے۔[1]

پھر تو یہ معاملہ بہت سخت ہے:

{288}......حضرتِ سیّدُنا ابواُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔ (پ۲۳، الزمر: ۳۱)

تو حضرت سیّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم دُنیا کی طرح وہاں بھی جھگڑیں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' حضرت سیّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! پھر تو یہ معاملہ بہت سخت ہے۔''[2]

{289}......حضرت سیّدُنا عبداللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والد حضرت سیّدُنا زُبَیر بن عَوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔ (پ۲۳، الزمر: ۳۱)

تو میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا دنیا میں ہمارے درمیان جن چیزوں کا جھگڑا ہے ہم

---

1 ......سیر الاَعلام النُبلاء، الرقم ۸، الزُبَیر بن العَوام بن خویلد، ج۳ ص۳۷.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الزُبَیر بن العَوام، الحدیث: ۱۴۳۴، ج۱، ص۳۵۳، بتغیرٍ.

قیامت کے دن بھی ان کے متعلق جھگڑیں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' تو میں نے کہا: ''پھر تو معاملہ بہت سخت ہے۔''[1]

حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن اَبی وَقّاص

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناسَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام لانے اور حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تکالیف اٹھانے میں سبقت لے جانے والوں میں پہلے ہیں اور جب دل میں دینِ اسلام کی حلاوت ومحبت پیدا ہو جائے تو تکالیف اُٹھانا اور دین کی خاطر خاندان والوں کو بھلانا اور مال قربان کرنا مشکل نہیں رہتا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مستجاب الدعوات (یعنی جس کی ہر دعا قبول ہو) تھے اور عاجزی وانکساری آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصفِ خاص تھا نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حکومت اور سیاست بھی عطا ہوئی،آپ محافظت (نگہبانی) کی آزمائش سے بھی گزرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ہاتھ پر متعدد شہر فتح کرائے اور کثیر مالِ غنیمت بھی عطا فرمایا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حکومت ترک کر کے گوشہ نشینی وتنہائی اختیار کر لی اور باقی ساری عمر عبادت وریاضت میں گزار دی حتی کہ حکمرانوں کے امام اور گوشہ نشینوں کے لئے حجت ودلیل بن گئے۔

سابق الایمان:

{290}......حضرت سیِّدُ ناسَعید بن مُسَیِّب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناسَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جس دن میں نے اسلام قبول کرنے کا شرف پایا اس دن سے ساتویں دن تک کوئی اور اسلام نہ لایا اور میں اسلام قبول کرنے میں تیسرا ہوں۔''[2]

درختوں کے پتے کھاتے:

{291}......حضرت سیِّدُ ناقَیس بن ابی حَازِم رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناسَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے یاد ہے کہ ہم حضور نبیِّ کریم ، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ

[1] ......جامع الترمذی ،ابواب التفسیر،باب ومن سورة الزمر، الحدیث:٣٢٣٦، ص١٩٨٢.

[2] ......سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل سعد بن ابی وقاص، الحدیث: ١٣٢، ص٢٤٨٥.

تھےاور درختوں کے پتوں کے سواہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھااور پتے کھانے کی وجہ سے ہم بکری کی مینگنیوں کی مانند پاخانہ کرتے تھے۔'' [1]

{292}......حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناسَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مجرد (یعنی غیر شادی شدہ) رہنے کی اجازت نہ دی اگر انہیں اجازت مل جاتی تو ہم بھی اس پر عمل کرتے۔'' [2]

دُعائے مصطفٰے:

{293}......حضرتِ سیِّدُ نا قَیس بن ابی حَازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناسَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور، پُرنور، شافعِ یوم النُّشُور، شاہِ غیور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے دُعا فرمائی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی تیر اندازی درست کردے اوراس کی دعا قبول فرما۔'' [3]

ایک ٹکڑے پر گزارا:

{294}......حضرت سیِّدُ ناصَالِح بن کَیْسَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آلِ سَعْد میں سے کسی نے کہا کہ ہم نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں بہت تکالیف وسختیاں برداشت کیں اوران پر صبر کیا۔ مجھے یاد ہے کہ وہاں قیام کے دوران ایک رات میں قضائے حاجت کے لئے نکلا تو اچانک مجھے کسی چیز کی آواز سنائی دی، دیکھا تو اُونٹ کی کھال کا ایک ٹکڑا پایا، میں نے اُسے اٹھایا، پھر دھو کر اسے پکایا اور کھالیا اور اس پر کچھ پانی پی کر میں نے تین دن تک اسی غذا پر گزارا کیا۔'' [4]

---

[1] ......مسند ابی داود الطیالسی،احادیث سعد بن ابی وقاص، الحدیث:۲۱۲،ص۲۹.

[2] ......المرجع السابق،،الحدیث:۲۱۹،ص۳۰.

[3] ......السنة لابی عاصم ، باب ماذکر عن النبیصلی اللّٰہ علیه وسلمفی فضل سعد ،الحدیث:۱۴۴۴،ص۳۲۱.

[4] ......الزھد لھناد بن السری،باب معیشة اصحاب النبیصلی اللّٰہ علیه وسلم،الحدیث:۷۵۶،ج۲،ص۳۸۸۔

سیر اعلام النبلاء ،الرقم۱۲ مصعب بن عمیر بن ھاشم ، ج۳،ص۹۳،مفھومًا.

ایک چادر کے دو حصے کر لئے:

{295}......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ بصرہ میں منبر پر سب سے پہلے خطبہ دینے والے امیر حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ 7 صحابہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے، ان میں ساتواں میں تھا اور ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہیں تھا جس کی وجہ سے ہماری باچھیں چِھل گئی تھیں، پھر مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دو حصے کر کے اپنے اور حضرت سَعْد بن مالک کے درمیان تقسیم کر دیئے۔ جب کہ آج صورت حال یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے۔''[1]

خوشحالی کے فتنے کا خوف زیادہ ہے:

{296}......حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے تم پر تنگدستی کی آزمائش سے خوشحالی کے فتنے کا زیادہ خوف ہے، کیونکہ تمہیں مصیبتوں سے آزمایا گیا تو تم نے صبر کیا لیکن دنیا میٹھی و سرسبز ہے (یعنی اس پر صبر مشکل ہے)۔''[2]

ورثاء کو پریشانی سے بچاؤ:

{297}......حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۂ مکرمہ میں ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ بات ناپسند تھی کہ وہ جس جگہ سے ہجرت کر آئے ان کو اسی جگہ موت آئے۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صرف ایک بیٹی تھی۔ آپ نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنا سارا مال راہِ خدا میں صدقہ کرنے کی وصیت کر دوں؟'' ارشاد فرمایا: ''نہیں، ایک تہائی صدقہ کر دو اور یہ بہت ہے، ہوسکتا ہے تم دُنیا سے چلے جاؤ اور دوسرے لوگ تو تمہارے مال سے فائدہ اٹھائیں اور تمہارے ورثاء کو پریشانی کا سامنا ہو۔''[3]

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، الحدیث:٧٤٣٥، ص١١٩٢، مفھومًا.

[2] ......مسند ابی یعلی الموصلی، مسند سعد بن ابی وقاص، الحدیث:٧٧٦، ج١، ص٣٢٨.

[3] ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی اسحاق سعدبن ابی وقاص، الحدیث:١٤٨٨، ج١، ص٣٦٦.

تقویٰ وغنا والے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں:

{298}......حضرت سیِّدُنا سَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پرہیزگار، بے نیاز گوشہ نشین بندے سے محبت کرتا ہے۔'' (1)

{299}......حضرت سیِّدُنا عمر بن سَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ میرے والدِ گرامی نے مجھے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! کیا تم مجھے فتنہ پرستوں کا سردار بنانا چاہتے ہو؟'' اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس وقت تک نہیں لڑوں گا جب تک مجھے ایسی (انصاف کرنے والی) تلوار نہ لا کر دی جائے جس سے مومن پر وار کروں تو رک جائے اور کافر پر وار کروں تو اس کا کام تمام کر دے۔ بے شک میں نے حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''بے شک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پرہیزگار، بے نیاز گمنام بندے کو پسند فرماتا ہے۔'' (2)

{300}......حضرت سیِّدُنا اَیُّوب سَخْتِیَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سَعد بن ابی وَقَّاص، حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود، حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر اور حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم جمع ہوئے، فتنے کی بات چلی تو حضرت سیِّدُنا سَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تو فتنے میں داخل ہونے کے بجائے گھر بیٹھنے کو ترجیح دوں گا۔'' (3)

آنکھوں اور زبان والی تلوار:

{301}......حضرت سیِّدُنا ابن سِیرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے دریافت کیا: ''اہلِ شُوریٰ میں ہونے کے باوجود آپ قتال سے کیوں گریز کرتے ہیں حالانکہ آپ دوسروں سے زیادہ اس کے حق دار ہیں؟'' فرمایا: ''میں اس وقت تک قتال نہیں کروں گا جب تک تم دو آنکھوں، دو ہونٹوں اور ایک زبان والی تلوار نہ لا کر دو، جو مومن و کافر میں فرق کر سکے کیونکہ میں نے جہاد کیا ہے اور میں

---

(1) ......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن ......الخ، الحدیث: ۷۴۳۲، ص ۱۱۹۲.

(2) ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی اسحاق سَعد بن ابی وقاص، الحدیث: ۱۵۲۹، ج ۱، ص ۳۷۴.

(3) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج ......الخ، الحدیث: ۲۰۲، ج ۸، ص ۶۲۲، بتغیرٍ.

جانتا ہوں کہ جہاد میں کیا ہوتا ہے۔'' [1]

{302}......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص اورحضرت سیِّدُنا خالد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے درمیان کوئی معاملہ ہوگیا تھا۔ایک شخص حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا خالد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی برائی کرنے لگا تو حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے منع کرتے ہوئے ارشادفرمایا:''رُک جاؤ! ہمارا معاملہ ابھی دین تک نہیں پہنچا (یعنی ایسا نہیں جس سے دین میں نقصان کا اندیشہ ہو)۔'' [2]

حضرتِ سَیِّدُنا سَعِیْد بن زَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا سَعِید بن زَید بن عَمرو بن نُفَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیشہ سچ بولتے، راہِ خدا میں مال خرچ کرتے، خواہشات کو پورا کرنے سے بچتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **مستجاب الدعوات** (یعنی جس کی ہر دعا قبول ہو) بھی تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے قبل قبولِ اسلام کا شرف پایا۔جنگِ بدر میں بھی شریک ہوئے، حکومتی عہدوں سے ہمیشہ اجتناب کیا اور عام لوگوں کی طرح زندگی بسر کی، اپنے نفس پر غالب رہتے، دنیا سے بے رغبت، غرور و تکبر اور فتنہ و فساد سے کنارہ کش رہتے اور اُخروی سعادتوں و نعمتوں کے حصول میں ہر دم کوشاں رہتے۔عبادت میں مصروف رہتے اور نفسانی خواہشات کی مخالفت کرتے تھے۔

تحفظِ ناموسِ صحابہ:

{303}......حضرت سیِّدُنا رَباح بن حارِث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا مُغِیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جامع مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اردگرد کوفہ کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران حضرت سیِّدُنا سعید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے، حضرت سیِّدُنا مُغِیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کا اِستقبال کیا اور اپنے قریب تخت پر بٹھایا، پھر اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص آیا اور حضرت سیِّدُنا مُغِیرہ رَضِیَ

[1] ......المعجم الکبیر ،الحدیث:٣٢٢،ج١،ص١٤٤.

[2] ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمت و آداب اللسان، باب ذب المسلم......الخ،الحدیث:٢٤٨،ج٧،ص١٦٤.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے کھڑے ہوکر گالی دینے لگا تو حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا:''اے مُغِیرہ! یہ کس کو گالی دے رہا ہے؟'' کہا: حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجُھَہُ الْکَرِیْم کو۔'' حضرت سیِّدُ نا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تین مرتبہ پکارا اے مُغِیرہ! میں سن رہا ہوں کہ تمہارے سامنے صحابہ کرام کو گالیاں دی جارہی ہیں اور پھر بھی آپ اسے منع نہیں کرتے ؟ حالانکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا اور میں نے کبھی حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے جھوٹی حدیث بیان نہیں کی کہ کل قیامت میں جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُلاقات ہو تو مجھ سے اس کے بارے میں دریافت فرمائیں۔ بے شک حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں۔ عثمان جنتی ہیں۔ علی جنتی ہیں۔ طلحہ جنتی ہیں۔ زُبَیر جنتی ہیں۔ (عبدالرحمٰن جنتی ہیں۔) سَعْد بن مالک جنتی ہیں اور مؤمنین میں نواں بھی جنتی ہے۔'' پھر فرمایا:''اگر تم چاہو تو میں اس کا نام بھی تمہیں بتاؤں؟'' مسجد میں موجود سب لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دیتے ہوئے عرض کی:''اے صحابیٔ رسول'' بتایئے نواں شخص کون ہے؟'' فرمایا:''تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دیا ہے، سنو! عظمت والے رب عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نواں مَیں ہوں اور دسویں خود مُخبِرِ صادق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔'' پھر قسم اُٹھا کر فرمایا:''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں جس شخص کا چہرہ غبار آلود ہوا اس کا یہ عمل تمہارے تمام اعمال سے افضل ہے اگرچہ تمہیں حضرت سیِّدُ نا نوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جتنی عمر دے دی جائے۔'' [1]

{304} ......حضرت سیدنا عبداللہ بن ظالم مازنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک موقع پر یوں ارشاد فرمایا:''میں 9 (صحابہ کرام) کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں نے دسویں کے بارے میں گواہی دی تو گنہگار نہ ہوں گا۔'' [2]

جھوٹی عورت اندھی ہوکر مرگئی:

{305} ......حضرت سیِّدُ نا ہِشَام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اَرْوٰی بنت اُوَیس نامی ایک عورت نے مَرْوَان کے ہاں حضرت سیِّدُ نا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شکایت کی کہ''اُنہوں نے میری

......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سعید بن زید بن عمرو بن نُفَیْل، الحدیث:١٦٢٩، ج١، ص٣٩٧.

......المرجع السابق، الحدیث:١٦٤٤، ج١، ص٤٠٠.

زمین کا کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کرلیا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا سعید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ایسا کیسے کرسکتا ہوں؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن رکھا ہے کہ ''جو کسی کی ایک بالشت زمین پر ناحق قبضہ کرے گا بروزِ قیامت اس کی گردن میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔'' مَرْوَان نے کہا: ''اب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔'' حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اِسے اندھا کردے اور یہ اپنی زمین میں ہی مرے۔'' چنانچہ اس عورت کی بینائی چلی گئی اور وہ اپنی زمین کے گڑھے میں گر کر مرگئی۔ (1)

بالشت بھر زمین پر قبضہ کا عذاب:

{306}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مَرْوَان نے کچھ لوگوں کو حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف اَرْوَی بنتِ اُوَیس کی شکایت کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لوگ سمجھتے ہیں کہ میں اس عورت پر ظلم کروں گا؟ حالانکہ میں نے سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس نے کسی کی ایک بالشت زمین پر بھی ناحق قبضہ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔'' (پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی) یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر کے مار اور اس کا کنواں ہی اس کی قبر بن جائے۔ راوی فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ اندھی ہو کر مری، ہوا یوں کہ ایک دن وہ اپنے گھر میں بڑی احتیاط سے چل رہی تھی کہ کنوئیں میں گر کر مرگئی اور وہی اس کی قبر بن گیا۔'' (2)

صحابی کی بے ادبی کی سزا:

{308}......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حَزْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ اَرْوَی بنتِ اُوَیس نے مَرْوَان بن حَکَم کے ہاں حضرت سیِّدُنا سعید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خلاف شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ عورت گمان کرتی ہے کہ میں نے

(1) ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٤٢، ج١، ص١٤٩.

(2) ......الإستيعاب في معرفة الاصحاب، باب حرف السين، الرقم ٩٨٧ سعيد بن زيد بن عمرو، ج٢، ص١٨٠.

اس پر ظلم کیا ہے۔ اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کے اپنے ہی کنوئیں میں موت دے اور میری سچائی مسلمانوں پر ظاہر فرما دے کہ میں نے اس پر ظلم نہیں کیا۔'' راوی کہتے ہیں کہ ''ابھی یہ معاملہ چل ہی رہا تھا کہ عقیق کی طرف سے ایسا سیلاب آیا جو پہلے کبھی نہ آیا تھا اور اس نے وہ معاملہ ظاہر کر دیا جس میں اختلاف تھا۔ اس کے بعد ایک مہینے کے اندر اندر وہ عورت اندھی ہوگئی اور گھر میں چلتے ہوئے اپنے کنوئیں میں گر کر ہلاک ہوگئی۔'' راوی کہتے ہیں کہ ہم بچپن میں سنا کرتے تھے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہتا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اس طرح اندھا کرے جس طرح اَرْوَی بنت اُوَیس کو اندھا کیا۔'' اور ہمیں معلوم تھا کہ اسے یہ سزا حضرت سیِّدُنا سعید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بے ادبی کی وجہ سے ملی تھی۔ (1)

{309}...... حضرت سیِّدُنا سعید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پڑوسن اَرْوٰی بنتِ اُوَیس نے مَرْوَان بن حَکَم کے ہاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر الزام لگایا کہ انھوں نے میری زمین پر ناحق قبضہ کر رکھا ہے اور میرا حق چھین لیا ہے۔ اس نے عاصِم بن عمر کو معاملہ کی تصدیق کے لئے بھیجا۔ جب انہوں نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حیرت سے پوچھا: کیا میں نے اَرْوٰی کا حق دبایا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر ایسا ہے تو میں اپنی 600 گز زمین اسے دینے کے لئے تیار ہوں اس لئے کہ میں نے حضور، سیِّد عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو کسی مسلمان کا حق ظلماً چھینے گا قیامت کے دن اس کی گردن میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔''

(اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اَرْوَی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) اَرْوَی! اٹھو اور جس زمین کو تم اپنا حق سمجھتی ہو وہ لے لو۔'' تو وہ اٹھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زمین کو اپنی زمین سے ملا لیا۔ لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور یہ اپنے ہی کنوئیں میں گر کر مر جائے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اس دُعا کی قبولیت ظاہر ہوئی کہ وہ اندھی ہوگئی پھر اپنے ہی کنوئیں میں گر کر مر گئی۔'' (2)

---

(1) ......الإصابة في تميز الصحابة ،الرقم ٣٢٧١ سعيد بن زيد ،ج٣،ص٨٨.

(2) ......المعجم الاوسط ،الحديث:٨٣٨٣،ج٦،ص١٦٦.

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُالرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فراخ دستی و مالداری میں بھی سادہ زندگی بسر کرتے اور اپنا مال، مال عطا کرنے والے ربِّ منّان عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کر دیتے، مال کی وجہ سے آنے والی آزمائش وسرکشی سے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ہی لو لگائے رکھتے، دوست اَحباب کی جدائی کا خوف رکھتے اور ہر حال میں سچائی پر قائم رہتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قَلْب و نگاہ کے ذریعے عبرت حاصل کرتے رہتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس مال بہت زیادہ تھا غریبوں، مسکینوں پر اِحسان فرماتے انہیں خود اپنے ہاتھوں سے عَطِیَّات دیتے۔ نیز فقیروں اور ناداروں پر خرچ کرنے میں مالداروں کے لئے ایک نَمُوْنہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آسمان وزمین والوں کے اَمین:

{310} ......حضرت سَیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجلسِ شُوریٰ[1] سے فرمایا: ''میں تو خلافت کا اہل نہیں ہوں تو کیا تم اس پر راضی ہو کہ میں تمہارے لئے حضرت سَیِّدُ نا عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو خلیفہ منتخب کروں؟'' امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: سب سے پہلے میں آپ کے فیصلہ پر راضی ہوں کیونکہ میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ کے متعلق ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ''تم آسمان وزمین والوں کے اَمین ہو۔''[2]

---

[1] ......اس سے مراد وہ چھ جلیل القدر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم ہیں جن کو امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنے بعد خلیفہ منتخب کرنے کے لئے نامزد فرمایا۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱)......امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۴)......حضرت سَیِّدُ نا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(۲)......امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ نا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۵)......حضرت سَیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(۳)......حضرت سَیِّدُ نا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۶)......حضرت سَیِّدُ نا سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔(علمیہ)

[2] ......الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الرقم ۳۸، عبد الرحمٰن بن عوف، ذکر تولیة عبد الرحمٰن......الخ، ج۳، ص۹۹.

سَیِّدُنا عَبۡدُالرَّحۡمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی سخاوت

700 اُونٹ مع سامان صدقہ کردیئے:

{311}......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اُم المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا اپنے گھر میں تشریف فرما تھیں کہ اچانک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے ایک آواز سنی جس سے پورا مدینہ گُونج اٹھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے استفسار فرمایا: ''یہ کیسی آواز ہے؟'' لوگوں نے بتایا کہ ''حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوۡف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ) کا 700 اُونٹوں پر مشتمل قافلہ ملک شام سے آیا ہے، یہ آواز اُسی کی ہے۔'' اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے فرمایا: میں نے حضور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میں نے عبدالرحمٰن بن عَوۡف کو گھسٹتے ہوئے جنت میں داخل ہوتے دیکھا۔'' جب یہ بات حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوۡف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ تک پہنچی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ''میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ تمام سواریاں مع ساز و سامان راہِ خدا میں صدقہ کیں۔'' [1]

نہر سَلۡسَبِیۡل سے سیرابی کی دعا:

{312}......حضرت سیِّدُنا مِسۡوَر بن مَخۡرَمہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوۡف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اپنی کچھ زمین امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو 40 ہزار دینار میں فروخت کی اور وہ سارے دینار بنی زُہرہ، مسلمان فقرا اور اُمّہات المؤمنین میں تقسیم کردیئے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوۡف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے مجھے اس مال میں سے کچھ مال دے کر ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی خدمت میں بھیجا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے فرمایا: میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''میرے بعد تم پر صالحین ہی شفقت و مہربانی کریں

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲٦٤، ج ۱، ص ۱۲۹.

گے۔" اس کے بعد اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حق میں یوں دعا فرمائی کہ" اللہ عَزَّوَجَلَّ عبدالرحمٰن بن عَوْف کو جنت کی نہرِ سَلْسَبِیْل سے سیراب فرمائے۔" [1] (اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

{313}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ابی اَوفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: "تمہیں میرے پاس آنے میں کس وجہ سے تاخیر ہوئی؟" عرض کی: "میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد مال کا حساب کرنے لگ گیا اور مال چونکہ زیادہ تھا جس کی وجہ سے مجھے تأخیر ہوگئی۔" پھر عرض کی: "یہ 100 سواریاں مصر سے آئیں ہیں۔ میں ان سب کو مدینے کی بیواؤں پر صدقہ کرتا ہوں۔" [2]

بارگاہِ الٰہی میں قرضِ حسنہ پیش کرو:

{314}......حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والدِ ماجد کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: "اے ابن عَوْف! بے شک تم مالداروں میں سے ہو اور جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہو گے لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قرضِ حسنہ پیش کرو تا کہ وہ تمہارے قدم آزاد فرما دے۔" عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں قرض میں کیا پیش کروں؟" ارشاد فرمایا: "جس پر تم نے شام کی۔" انہوں نے پھر استفسار کیا: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ سارا مال جو میں نے جمع کیا ہے، وہ راہِ خدا میں خرچ کردوں؟" فرمایا: "ہاں!" پس حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس ارادے سے وہاں سے چلے تو حضرت سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عبدالرحمٰن کو فرمائیں کہ مہمان نوازی بجالائیں، مساکین کو کھانا کھلائیں اور سائل کو محروم نہ لوٹائیں۔ جب وہ یہ اعمال بجالائیں گے تو یہ ان کا کفارہ ہو جائیں گے۔" [3]

[1] ......الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الرقم۳۸ عبد الرحمٰن بن عَوْف، ج۳، ص۹۸، مفهومًا.
[2] ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عبد اللّٰه بن ابی اوفیٰ، الحدیث: ۳۳۴۳، ج۸، ص۲۷۷، مفهومًا.
[3] ......الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الرقم۳۸ عبد الرحمٰن بن عَوْف، ذکر رخصة ......الخ، ج۳، ص۹۷، بتغیرٍ.

عظیم الشان سخاوت:

{315}......حضرت سیِّدُ ناامام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہدِ مبارک میں حضرتِ سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے مال میں سے 4ہزار دینارراہِ خدامیں صدقہ کئے پھر 40ہزار دیناراور چنددنوں کے بعدمزید40ہزار دینارصدقہ کئے اور پھرایک بارآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے **500** سواریاں مع سازوسامان راہِ خدامیں صدقہ کیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کومال کازیادہ تر حصہ تجارت سے حاصل ہوتا تھا۔'' (1)

{316}......حضرت سیِّدُ ناجُعْفر بن بُرْقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 30ہزار باندیاں آزادفرمائیں۔'' (2)

کھانادیکھ کررو پڑے:

{317}......حضرت سیِّدُ نانَوْفَل بن اِیَاس ھُذَلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے کتنے اچھے ہم نشین تھے۔ایک دن ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ ان کے گھر کی طرف گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اندرتشریف لے گئے اور غسل کرکے ہمارے پاس تشریف لائے۔ہم ایک پلیٹ لائے جس میں گوشت اورروٹی تھی۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے دیکھ کررو پڑے ہم نے عرض کی:''اے ابومحمد!(یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیوں روئے؟'' فرمایا:''حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبرصَلَّی اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل بیت نے کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کرنہیں کھائی تھی اور ہماراخیال نہیں کہ جوکچھ ہمارے لئے چھوڑ دیا گیا ہے وہ ہمارے لئے بہتر ہو؟'' (3)

---

(1)......المعجم الکبیر ،الحدیث:٢٦٥،ج١،ص١٢٩.

(2)......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة،الحدیث:٥٣٩٩،ج٤،ص٣٦٥.

(3)......الشمائل المحمدیة للترمذی،باب ما جاء فی عیش......الخ،الحدیث:٣٥٩، ص٢١٣.

جنتی نعمتیں دُنیا میں ملنے کا ڈر:

{318} ......حضرت سیِّدُ نا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پرپوتے حضرت سیِّدُ نا سَعْد بن ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے کھانا لایا گیا۔ حضرت سیِّدُ نا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میرا خیال ہے کہ آپ کا روزہ تھا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمانے لگے کہ ''جب حضرت سیِّدُ نا امیرِ حمزہ اور حضرت سیِّدُ نا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا شہید ہوئے تو ہمارے پاس ان کے کفن کے لئے بھی کپڑا نہ تھا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر ہیں اور ہمیں جو پہنچنا تھا وہ پہنچ گیا۔'' یا یہ فرمایا کہ ''ہمیں جو ملنا تھا وہ مل گیا۔'' اور ارشاد فرمایا: ''میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں جنت کی نعمتیں ہمیں دنیا ہی میں نہ دے دی جائیں۔'' حضرت سیِّدُ نا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میرے خیال میں حضرت سیِّدُ نا سعد بن ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ ''اس کے بعد حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھانا نہ کھایا۔'' (1)

آنکھوں کے بجائے دل روتا ہے:

{319} ......حضرت سیِّدُ نا حَضْرَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی خوش الحان قاری نے حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالیہ میں قرآنِ مجید کی تلاوت کی تو حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے علاوہ تمام حاضرین رونے لگے۔ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عبدالرحمٰن بن عَوْف کی آنکھیں اگرچہ اشکبار نہ ہوئیں مگر ان کا دِل رو رہا ہے۔'' (2)

{320} ......حضرت سیِّدُ نا ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم تنگی سے آزمائے گئے تو صبر کیا اور خوشحالی سے آزمائے گئے تو

---

(1) ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عبد الرحمٰن بن عَوْف، الحدیث: ۱۰۰۹، ج۳، ص۲۲۲۔

صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن من جمیع المال......الخ، الحدیث: ۱۲۷۴/ ۱۲۷۵، ص۹۹.

(2) ......المطالب العالیة لابن حجر العسقلانی، کتاب المناقب، الحدیث: ۳۹۷۸، ج۸، ص۴۰۶

صبر نہ کر پائے۔“ [1]

{321}......حضرت سیِّدُ نا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی وفات کے دن میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اے ابن عَوْف! جاؤ بے شک تم نے صاف زندگی کو پالیا اور کدورت سے آگے نکل گئے۔“ [2]

حضرتِ سَیِّدُنَا اَبُوعُبَیْدَہ بن جَرَّاح

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ابوعُبید ہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ امین، ہدایت، زہد و عمل جیسے اوصاف سے متصف اور امین الامت کے لقب سے مُلَقَّب تھے۔ اجنبی و ناواقف مؤمنین کے لئے پیکرِ اُلفت و محبت اور رشتہ دار مشرکین پر سخت تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شانِ عظمت نشان میں اَللّٰہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے یہ فرمانِ ذیشان نازل فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ (پ۲۸، المجادلۃ:۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اَللّٰہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اَللّٰہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عمر بھر قلیل مال پر ہی صبر و قناعت اختیار فرمائی۔

اَمینِ اُمَّت:

{322}......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔“ [3]

---

[1] ......جامع الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب احادیث ابتلینا......الخ، الحدیث: ۲٤٦٤، ص ۱۹۰۰.

[2] ......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم۳۸ عبد الرحمٰن بن عَوْف، ذکر وفاۃ عبد الرحمٰن......الخ، ج۳، ص ۱۰۰.

[3] ......جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل......الخ، الحدیث: ۳۷۹۱، ص ۲۰٤۱.

کافر باپ کا سر قلم کر دیا:

{323}......حضرت سیِّدُ نا ابن شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا والد جنگِ بدر کے دوران آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے آتا آپ اس سے الگ ہو جاتے۔ جب کئی بار ایسا ہوا کہ وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آڑے آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کا سر قلم کر دیا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس وقت یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ (پ۲۸،المجادلۃ:۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا۔ (1)

میں اس کی کھال کا کوئی حصہ ہوتا!

{324}......حضرت سیِّدُ نا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کوئی گورا ہو یا کالا، آزاد ہو یا غلام، عجمی ہو یا عربی جس کے متعلق مجھے معلوم ہو کہ وہ تقویٰ و پرہیزگاری میں مجھ سے بڑھ کر ہے تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں اس کی کھال کا کوئی حصہ ہوتا۔'' (2)

کجاوے کی چٹائی اور پالان کا تکیہ:

{325}......حضرتِ سیِّدُ نا ہشام بن عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لے گئے، انہیں کجاوے کی چٹائی پر پالان کو تکیہ بنائے لیٹے دیکھا تو اِستفسار فرمایا: ''اے ابوعبیدہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! تم

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:۳۶۰،ج۱،ص۱۵۴.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل،أخبار ابی عبیدۃ بن الجراح،الحدیث:۱۰۲۷،ص۲۰۳.

دوسروں کی طرح آرام دِہ بستر پر کیوں نہیں لیٹتے ؟'' انہوں نے عرض کی: ''اے امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ! مجھے آرام کے لئے یہی کافی ہے۔''

حضرت سیِّدُ نامَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں ہے کہ جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُلکِ شام تشریف لائے تو وہاں کے خاص وعام تمام لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِستقبال کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا کہ ''میرا بھائی کہاں ہے؟'' لوگوں نے پوچھا: ''کون؟'' فرمایا: ''ابوعبیدہ بن جَرّاح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)۔'' لوگوں نے عرض کی: ''وہ ابھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچ جائیں گے۔'' پھر جب حضرتِ سیِّدُ نا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سواری سے اُتر کر انہیں گلے لگایا اور ان کے گھر تشریف لے گئے۔ تو ان کے گھر میں تلوار، تیروں کا ترکش اور کجاوے کے علاوہ کچھ اور نہ دیکھا۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُ نامَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مذکورہ روایت بیان کی۔'' (1)

انوکھی ونرالی تمنا:

{326} ......حضرت سیِّدُ نا زَید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے رُفقا سے فرمایا: ''کسی چیز کی تمنا کرو۔'' ایک شخص نے کہا: ''اے کاش! یہ گھر سونے سے بھرا ہوتا اور میں اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کر دیتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر فرمایا: ''تمنا کرو۔'' ایک شخص نے کہا: ''اے کاش! یہ گھر موتیوں، زَبَرجَد اور جواہرات سے بھرا ہوتا اور میں اسے راہِ خدا میں صدقہ وخیرات کر دیتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر فرمایا: ''تمنا کرو۔'' لوگوں نے عرض کی: ''یا امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ! ہم نہیں جانتے کہ ہم کیا تمنا کریں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمنا کرتا ہوں کہ کاش! یہ گھر حضرت ابوعبیدہ بن جَرّاح جیسے لوگوں سے بھرا ہوتا۔'' (2)

---

(1) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی عبیدة بن الجراح، الحدیث: ۱، ج۸، ص۱۷۳۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار ابی عبیدة بن الجراح، الحدیث: ۱۰۲۹، ص۲۰۳.

(2) ......المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب لما قتل سالم قالوا ذھب ربع القرآن، الحدیث: ۵۰۵۵، ج۴، ص۲۴۴.

سیِّدُ نا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی نصیحتیں:

{327}......حضرت سیِّدُ نا نِمران بن مِخْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جرّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے لشکر کے ساتھ چلتے ہوئے فرمایا: ''سنو! بہت سے سفید لباس والے دین کے اعتبار سے میلے ہوتے ہیں اور بہت سے اپنے آپ کو مکرّم سمجھنے والے حقیر ہوتے ہیں۔ اے لوگو! نئی نیکیاں پُرانے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ اگر تم میں سے کسی کی برائیاں زمین وآسمان کو بھر دیں پھر وہ کوئی نیکی کرے تو ہوسکتا ہے کہ وہ ایک نیکی ان تمام گناہوں پر غالب آجائے اور ان کو مٹادے۔'' (1)

مومن کا دل:

{328}......حضرت سیِّدُ نا خالد بن مَعْدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ امینِ اُمت حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ بن جرّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''مومن کا دل چڑیا کی طرح دن میں کئی بار اُلٹ پلٹ ہوتا ہے۔'' (2)

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن مَظعُون

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ

حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اپنی زندگی زُہد اور سادگی سے گزاری۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اپنی آنکھ کی وجہ سے مصیبت وآزمائش میں مبتلا تھے اور 2 مرتبہ ہجرت کرکے ذُو الْھِجْرَتَیْن (یعنی 2 ہجرتوں والے) کا عظیم لقب پایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کی بجا آوری میں پیش پیش رہتے۔ عزت وعظمت والے اوصاف سے اپنے کردار کو زینت بخشی۔ عبادت وریاضت کے نور سے اپنے شب وروز کو منور فرمایا۔ جنگوں میں ہمیشہ شجاعت وبہادری اور دِلیری کے جوہر دکھائے۔ دنیا نہ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو کوئی عیب ونقص پہنچاسکی اور نہ ہی دینی رفعتوں سے نیچے گراسکی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ جلد ہی اپنے محبوبِ حقیقی اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ سے جاملے اور ہر قسم کے غم سے

......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار ابی عبیدة بن الجراح، الحدیث: ۱۰۲٦، ص۲۰۳۔
المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی عبیدة بن الجراح، الحدیث: ۳، ج۸، ص۱۷۳.
......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی عبیدة بن الجراح، الحدیث: ۵، ج۸، ص۱۷٤.

نجات پالی۔

صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''گناہوں سے کنارہ کش رہنے والے شخص کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خالص محبت سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

اسلامی بھائیوں سے اظہارِ ہمدردی:

{329}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے دیکھا کہ میں تو وَلِید بن مُغِیْرَہ کی امان پا کر راحت وآرام سے اپنے صبح وشام گزار رہا ہوں لیکن دِیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن سخت تنگی ومصیبت سے دوچار ہیں تو فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے زیب نہیں دیتا کہ میں ایک مشرک کی امان میں رہ کر راحت وآرام پاؤں اور میرے رُفقا اسلامی بھائی مصیبت ومشقت اٹھائیں۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه وَلِید بن مُغِیْرَہ کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا: ''اے عبدِ شمس کے باپ! تیری ذمہ داری پوری ہوئی اب میں تجھے تیری امان لوٹاتا ہوں۔'' اُس نے پوچھا: ''اے بھتیجے! کیا ہوا؟'' کیا میری قوم کے کسی شخص نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے؟'' حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ پر راضی ہوں اور مجھے اس کے علاوہ کسی کی پناہ پسند نہیں۔'' وَلِید نے کہا: ''تو پھر جس طرح میں نے تمہیں اِعلانیہ امان دی تھی اِسی طرح اِعلانیہ طور پر لوٹاؤ۔'' پھر دونوں مسجد میں پہنچے تو وَلِید نے سب کو مخاطب کر کے اِعلان کیا: ''عثمان میری اَمان لوٹانے آیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''یہ سچ کہتا ہے، یہ اپنی امان کو پورا کرنے والا ہے لیکن مجھے پسند نہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی امان میں رہوں اس لئے میں اس کی دی ہوئی امان اسے واپس لوٹاتا ہوں۔''

دوسری آنکھ بھی تکلیف کی مشتاق:

پھر حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه وہاں سے تشریف لے گئے اور قریش کی ایک مجلس میں جا بیٹھے۔ وہاں لبید بن ربیعہ بن مالک، قریش کو اشعار سنا رہا تھا آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه اس کے پاس بیٹھ گئے تو اُس نے یہ شعر پڑھا:

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ　　　ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تو نے سچ کہا۔'' پھر اس نے کہا:

وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلٌ　　　ترجمہ: اور ہر نعمت یقیناً زائل وختم ہونے والی ہے۔

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تو نے جھوٹ کہا کیونکہ اہل جنت کی نعمتیں تو کبھی بھی ختم نہیں ہوں گی۔'' اس پر لبید بن ربیعہ نے کہا: ''اے گروہِ قریش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے کبھی بھی تم سے تکلیف نہیں پہنچی۔ یہ کون ہے جو مجھے اَذیّت دیتا ہے؟'' ایک شخص نے کہا: ''تم اس کی باتوں کا بُرا نہ مناؤ۔ یہ ہماری قوم کے ان بے وقوفوں میں سے ہے جنہوں نے ہمارا دین چھوڑ دیا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اس کو جواب دیا یہاں تک کہ معاملہ بڑھ گیا تو اس شخص نے اُٹھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تھپڑ دے مارا جس سے آپ کی آنکھ کو نقصان پہنچا۔ وَلید بن مُغیرہ جو قریب ہی کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا، کہنے لگا: ''اے بھتیجے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تو میری امان میں رہتا تو تجھے یہ نقصان نہ پہنچتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے عبدشمس کے باپ! میری دوسری آنکھ بھی راہِ خدا میں پہنچنے والی اس تکلیف کی مشتاق ہے جو اس آنکھ کو پہنچی اور رہی امان کی بات، تو میں اس کی امان میں ہوں جو تجھ سے زیادہ عزت وقدرت والا ہے۔'' (1)

اَشعار:

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آنکھ کو نقصان پہنچنے پر یہ اشعار پڑھے:

فَاِنْ تَکُ عَیْنِیْ فِیْ رِضَا الرَّبِّ نَالَھَا　　　یَدَا مُلْحِدٍ فِی الدِّیْنِ لَیْسَ بِمُھْتَد

فَقَدْ عَوَّضَ الرَّحْمٰنُ مِنْھَا ثَوَابَہٗ　　　وَمَنْ یَّرْضَہُ الرَّحْمٰنُ یَا قَوْمِ یَسْعُد

فَاِنِّیْ وَاِنْ قُلْتُمْ غَوِیٌّ مُضَلِّلٌ　　　سَفِیْہٌ عَلٰی دِیْنِ الرَّسُوْلِ مُحَمَّد

اُرِیْدُ بِذَاکَ اللّٰہَ وَالْحَقُّ دِیْنُنَا　　　عَلٰی رَغْمِ مَنْ یَّبْغِیْ عَلَیْنَا وَیَعْتَدِی

ترجمہ: (۱)......اگر رِضائے الٰہی میں کسی بے دین کے ہاتھ سے میری آنکھ کو تکلیف پہنچی ہے تو وہ ہدایت یافتہ نہیں ہوسکتا۔

......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، قصۃ عثمان بن مَظْعُوْن فی رد جوار الولید، ص١٤٦.

(۲)......بلاشبہ اس کے بدلے خدائے مہربان عَزَّوَجَلَّ مجھے اجرِ عظیم سے نوازے گا اور اے میری قوم! اللہ عَزَّوَجَلَّ جس سے راضی ہوجائے وہ خوش بخت ہے۔

(۳)......میں دینِ محمدی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا پیروکار رہوں، اگرچہ تم مجھے گمراہ، بھٹکا ہوا اور بے وقوف کہو۔

(۴)......اور دینِ اسلام کی اتباع سے میرا مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنا ہے، تمہارے ظلم وزیادتی کے باوجود ہمارا دین حق ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کی آنکھ کو تکلیف پہنچنے پر یہ اشعار کہے:

اَمِنْ تَذَكُّرُ دَهْرَ غَيْرِ مَامُوْنٍ ... اَصْبَحْتَ مُكْتَئِبًا تَبْكِيْ كَمَحْزُوْن

اَمِنْ تَذَكُّرُ اَقْوَامَ ذَوِيْ سَفَهٍ ... يَغْشُوْنَ بِالظُّلْمِ مَنْ يَّدْعُوْ اِلَى الدِّيْن

لَا يَنْتَهُوْنَ عَنِ الْفَحْشَآءِ مَا سَلِمُوْا ... وَالْغَدْرُ فِيْهِمْ سَبِيْلُ غَيْرِ مَأمُوْن

اَلَا تَرَوْنَ، اَقَلَّ اللّٰهُ خَيْرَهُمْ ... اِنَّا غَضِبْنَا لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْن

اِذْ يَلْطِمُوْنَ وَلَا يَخْشَوْنَ مَقْلَتَهُ ... طَعْنًا دِرَاكًا وَضَرْبًا غَيْرَ مَافُوْن

فَسَوْفَ يُجْزِيْهِمْ اِنْ لَّمْ يَمُتْ عِجْلًا ... كَيْلًا بِكَيْلٍ جَزَآءً غَيْرَ مَغْبُوْن

ترجمہ: (۱)......کیا تم فتنے والے زمانے کو یاد کرکے پریشان اور غمزدہ شخص کی طرح روتے ہو۔

(۲)......اور ان بے وقوف لوگوں کو دیکھتے ہو جن کا حال یہ ہے کہ وہ دین کی طرف دعوت دینے والے پر ظلم کرتے ہیں۔

(۳)......جو کبھی برائی سے باز نہیں آتے اور دھوکا دینا جن کا وطیرہ ہے۔

(۴)......کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم حضرت عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کی تکلیف کی وجہ سے غضبناک ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اذیت دینے والوں کو بھلائی سے محروم کرے۔ (آمین)

(۵)......کیونکہ یہ لوگ انہیں تھپڑ مارتے اور نیزوں وتلواروں کے ساتھ ہلاک کرنے سے بھی نہیں ڈرتے۔

(۶)......اگر یہ لوگ جلدی نہ بھی مرے تو عنقریب انہیں ان کے ظلم کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

عُثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کاوصالِ باکمال

ایسوں کو ایسی جزا:

{330}......حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ عَلا ء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے ہمارے گھر میں وفات پائی۔ میں رات کو سوئی تو حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے لئے ایک بہتا چشمہ دیکھا۔ جب یہ بات میں نے حضور نبیِّ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بیان کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ان کا عمل ایسا ہی تھا۔''[1]

{331}......حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ''حبشہ'' قریش کی پُراَمن تجارت گاہ تھی جس کے ذریعے وہ کثیر آمدنی حاصل کیا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں کو جبر وتشدد کا نشانہ بنایا گیا اور انہیں فتنے کا خوف لاحق ہوا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مسلمان حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی رہنمائی میں مکہ سے نکلے اور حبشہ کی سرزمین میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ''سورہ نجم'' نازل ہوئی۔ حضرت سیِّدُنا عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اور آپ کے رُفقا واپسی پر کفار کے بُغض وعناد کی وجہ سے مکہ میں داخل نہ ہو سکے پھر وَلید بن مُغیرہ نے امان دی تو مکہ میں داخل ہوئے۔[2]

بہترین ہم نشین:

{332}......حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ عثمان بن مَظعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کا وصال ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی اہلیہ نے کہا: بہترین ہم نشین چلا گیا، بلاشبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔ کیونکہ جب شہزادیٔ رسول، حضرتِ سیِّدَتُنا رقیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہا کا وِصال ہوا تو حضور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہماری صاحبزادی ہمارے بہترین ہم نشین

---

[1]......صحیح البخاری، کتاب الشہادات، باب القرعۃ فی المشکلات، الحدیث:۲۶۸۷، ص۲۱۳.

[2]......الدلائل النبوۃ للاصبھانی، فصل فی ذکر شھادۃ النجاشی، الرقم۱۰۰، ص۱۰۲۔

دلائل النبوۃ للبیھقی، باب الھجرۃ الاولی الی الحبشۃ، ج۲، ص۲۸۵تا۲۹۱.

عثمان بن مَظْعُوْن سے جاملی۔'' (1)

خالص وکامل ایمان:

{333}......حضرت سیِّدُ نا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ پیکرِ حُسن و جمال، صاحبِ جودونوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ،حضرتِ عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے وقت تشریف لائے اوران پر جھک گئے پھر سر اُٹھایا حتی کہ تین مرتبہ ایسا کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سسکیاں لے کر رو رہے تھے۔صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ،اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ'' پڑھنے لگے اور فرمایا:''ابوسائب (یعنی عثمان بن مَظْعُوْن) اس دنیا سے اس حال میں گئے کہ دنیا سے کچھ نہ لیا۔'' (2)

دُنیا سے بے رغبتی:

{334}......حضرت سیِّدُ نا عَبْدِ رَبِّہ بن سعید مَدَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے وقت تشریف لائے اور جھک کر ان کا بوسہ لیا پھر فرمایا:''اے عثمان! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! نہ تم نے دنیا سے کچھ لیا اور نہ ہی دنیا تم سے کچھ لے سکی۔'' (3)

پیوند دار پرانی چادر:

{335}......حضرت سیِّدُ نا ابنِ شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظْعُوْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک پُرانی چادر پہن کر مسجد میں داخل ہوئے جس پر چمڑے کے پیوند لگے تھے۔انہیں دیکھ کر نبیٔ مہربان، سرورِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ

---

(1)......مسند ابی داؤد الطیالسی،یوسف بن مهران عن ابن عباس،الحدیث:٢٦٩٤،ص٣٥١.

(2)......الاِستِیعاب فی معرفة الاصحاب،الرقم ١٧٩٨عثمان بن مَظْعُون،ج٣،ص١٦٦.

(3)......الزهد للامام احمد بن حنبل،الحدیث:٦١،ص٣٨.

اَجْمَعِین رونے لگے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے صحابہ! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم صبح ایک لباس میں ہوگے اور شام کو دوسرا لباس پہنو گے اور تمہارے سامنے (کھانے کا) ایک کے بعد دوسرا پیالہ رکھا جائے گا اور تمہارے گھروں پر کعبۃ اللّٰہ کے پردوں کی طرح پردے لٹکے ہوں گے؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم چاہتے ہیں کہ ایسا ہو جائے کیونکہ اس میں ہمارے لئے سہولت وآرام ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ایسا ضرور ہوگا، حالانکہ آج تم اس دن سے بہتر ہو۔'' (1)

رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بوسہ دیا:

{336}......اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''میں نے دیکھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد اُنہیں بوسہ دے رہے ہیں۔'' (2)

محبتِ خدا و مصطفٰی کافی:

{337}......حضرت سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات ہوئی تو رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی تجہیز و تکفین کا حکم فرمایا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قبر میں رکھا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلیہ نے کہا: ''اے ابو سائب! تجھے جنت کی بشارت ہو۔'' تو مصطفٰی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم نے ارشاد فرمایا: ''تجھے کیسے اس کا علم ہوا؟'' اس نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو عبادت کیا کرتے تھے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو یہ کہتی کہ یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتے تھے تو یہی کافی ہوتا۔'' (3)

---

(1)......جامع الترمذی، ابواب صفة القیامة، باب حدیث علی فی ذکر مُصْعَب بن عُمَیْر، الحدیث: ۲۴۷۶، ص ۱۹۰۱۔ عن علی بن ابی طالب.

(2)......مسند ابی داود الطیالسی، القاسم عن عائشة عنه، الحدیث: ۱۴۱۵، ص ۲۰۱.

(3)......الموسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ۷۲، ج ۲، ص ۴۰۶.

وصال پر اہلیہ کے اشعار:

{338}......حضرت سیِّدُ نا ابو اِسحاق سَبِیعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلیہ پُرانے کپڑوں میں ملبوس ازواجِ مطہرات کے پاس حاضر ہوئیں تو اُنہوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو عرض کی: ''میرے شوہر دن کو روزہ رکھتے اور رات کو عبادت کرتے ہیں (اور کماتے نہیں)۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر ملی تو حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر تنبیہ فرمائی اور فرمایا: ''کیا تمہارے لئے میرا طریقہ کافی نہیں؟'' اُنہوں نے عرض کی: ''کیوں نہیں! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فدا کرے!'' اس کے بعد ان کی زوجہ محترمہ اچھی حالت میں اور خوشبو لگائے ازواجِ مطہرات کے پاس آئیں اور جب حضرت سیِّدُ نا عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات ہوئی تو اُنہوں نے یہ اشعار کہے:

يَا عَيْنِ جُوْدِیْ بِدَمْعٍ غَيْرِ مَمْنُوْنٍ — عَلٰى رَزِيَّةِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْن

عَلٰى اِمْرَءٍ بَاتَ فِیْ رِضْوَانِ خَالِقِهٖ — طُوْبٰى لَهٗ مِنْ فَقِيْدِ الشَّخْصِ مَدْفُوْن

طَابَ الْبَقِيْعُ لَهٗ سُكْنٰى وَغَرْقَدُهٗ — وَاَشْرَقَتْ اَرْضُهٗ بَعْدَ تَفْتِيْن

وَاَوْرَثَ الْقَلْبَ حُزْنًا لَا انْقِطَاعَ لَهٗ — حَتَّى الْمَمَاتِ فَمَا تَرَقّٰى لَهٗ شَوْنِی

ترجمہ: (۱)......اے میری آنکھ! سیِّدی عثمان بن مَظْعُون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کے وصال) کی مصیبت پر خوب آنسو بہا۔

(۲)......اور اس ہستی پر گریہ وزاری کر جس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی میں راتیں گزاریں، اس دفن شدہ بے مثال شخص کے لئے خوشخبری ہے۔

(۳)......بقیعِ غرقد اِن کا بہترین ٹھکانہ ہے اور دنیوی مصیبتوں کے بعد ان کا مدفن روشن ہو گیا۔

(۴)......ان کی وفات سے دل کو ایسا صدمہ پہنچا ہے جو مرتے دم تک کبھی ختم نہ ہوگا اور میرے صبر کا ذخیرہ بھی اسے ختم نہیں کر سکتا۔[3]

......مسند ابی یعلی الموصلی، حدیث ابی موسٰی الاشعری، الحدیث: ۷۲۰۶، ج۶، ص۲۰۵۔

الاِسْتِیعاب فی معرفة الاصحاب، الرقم ۷۹۸ عثمان بن مَظْعُون، ج۳، ص۱۶۷.

حضرتِ سَیِّدُنامُصْعَب بن عُمَیر دارِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُ نامُصْعَب بن عُمَیر دارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ورسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنے والے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے، جنگِ اُحُد میں شریک ہونے والے، سب سے پہلے حق کی دعوت دینے والے، پرہیزگاروں کے سردار، نیکیوں میں سبقت لے جانے والے، وعدہ پورا کرنے والے، تکلف وبناوٹ سے پاک، مخلص اور محبت وخوف میں مغلوب رہنے والے عظیم الشان انسان تھے۔

صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''پاکیزہ باغوں میں اُنسیتِ حق تلاش کرنے کا نام تصوّف ہے۔''

تبلیغِ دین کے لئے کوششیں:

{339}......حضرت سَیِّدُ ناعُرْوَہ بن زُبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب انصار نے حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گفتگو سنی تو انہیں یقین کی دولت نصیب ہوئی، ان کے دل مطمئن ہوگئے اور انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کی تصدیق کی اور ایمان قبول کر کے بھلائی پانے والوں میں شامل ہوگئے اور آئندہ سال موسمِ حج میں ملنے کا وعدہ کر کے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔ وہاں پہنچ کر اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس کسی مبلغِ اسلام کو بھیجیں جو لوگوں کو قرآنِ پاک کی طرف بلائے اور لوگ اس کی اتباع کریں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلۂ بنی عبدالدار سے تعلُّق رکھنے والے حضرتِ سَیِّدُ نامُصْعَب بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کی طرف روانہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قبیلۂ بنی غنم کے اسعد بن زرارہ کے ہاں قیام فرمایا اور انہیں قرآن پاک سنایا۔ پھر حضرت سَیِّدُ ناسَعْد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جا کر اسلام کی دعوت دی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِن کے ہاتھ پر اُنہیں ہدایت عطا فرمائی۔ حتی کہ انصار کے اکثر گھرانے، ان کے سردار و شرفا اور حضرت سَیِّدُ ناعمرو بن جَمُوح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام لے آئے، بت توڑ دیئے گئے۔ پھر حضرت سَیِّدُ نامُصْعَب بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ واپس بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں لوٹ آئے اور قاری کے نام سے مشہور ہو گئے۔''[1]

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۴۹، ج۲۰، ص ۳۶۲.

مدینۂ منورہ میں تبلیغ کی ابتدا:

{340}......حضرت سیِّدُ نا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ جب ''اہلِ عقبہ'' شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر ایمان لے آئے اوران پر قرآنِ مجید کی آیات تلاوت کی گئیں تو انہوں نے حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن عَفْرَاء اور حضرت سیِّدُ نا رافع بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھیجا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجیں جو لوگوں کو قرآنِ پاک کے احکام سکھائے اور ہم اس کی پیروی کریں۔ حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلۂ بنی عبدالدار سے تعلُّق رکھنے والے حضرت سیِّدُ نا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اسلام کی دعوت دیتے رہے، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ہاتھ پر کثیر لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی حتی کہ انصار کے اکثر گھرانے، ان کے سردار و شرفا نیز حضرت عمرو بن جَمُوْح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اسلام لے آئے، بت توڑ دیئے گئے اور مسلمان مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں غالب آ گئے پھر حضرت سیِّدُ نا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں واپس لوٹ آئے اور انہیں قاری کہا جانے لگا۔ حضرت سیِّدُ نا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی وہ پہلے صحابی ہیں جنہوں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے قبل مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں لوگوں کو جمعہ کے لئے جمع کیا۔''[1]

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے کیا عہد سچا کر دیا:

{341}......حضرت سیِّدُ نا عبید بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُحد کے دن جنگ سے فارغ ہوئے تو حضرت سیِّدُ نا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید دیکھ کر یہ آیتِ مبارَکہ تلاوت فرمائی:

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۴۹، ج ۲۰، ص ۳۶۲۔
المعجم الاوسط، الحدیث: ۶۲۹۴، ج ۴، ص ۳۷۶.

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ (پ ۲۱،الاحزاب:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔[1]

شُہدا،سلام کا جواب دیتے ہیں:

{342}......حضرت سیِّدُنا عبید بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد سے واپسی کے موقع پر سرکارنامدار، رسولوں کے سالار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دوسرے شہدائے اُحُد کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں زندہ ہو۔ (اے لوگو!) ان کی زیارت کرو اور ان پر سلام بھیجو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت تک جو بھی ان پر سلام بھیجے گا یہ اسے جواب دیں گے۔''[2]

دُنبے کی کھال کالباس:

{343}......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دنبے کی کھال کا لباس پہنے دیکھا تو فرمایا: ''اس شخص کو دیکھو جس کے دل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے منور (یعنی روشن) فرما دیا ہے۔ میں نے اس کی وہ زندگی بھی دیکھی ہے کہ اس کے والدین اسے عمدہ و بہترین خوراک دیتے تھے لیکن اب اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں اس کی یہ حالت ہوگئی ہے۔''[3]



[1] ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب مُصْعَب بن عُمَيْر، الحديث: ٤٩٥٧، ج٤، ص٢٠٦.

[2] ......المعجم الكبير، الحديث: ٨٥٠، ج٢٠، ص٣٦٤.

[3] ......شعب الإيمان للبيهقي، باب فى الملابس والاوانى، فصل فى التواضع فى اللباس، الحديث: ٦١٨٩، ج٥، ص١٦٠.

حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن جَحْش

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم اٹھانے والے، اُس کی محبت میں کوشش کرنے والے اور سب سے پہلے اِسلامی پرچم اٹھانے والے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ اُمَیْمَہ بنت عبدالمطلب سرکارِوالاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ان افراد میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جنگِ بدر میں شریک ہوئے اور حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی بہن حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمایا۔

پہلا اسلامی پرچم:

{344}......حضرت سیِّدُ ناامام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا جو پرچم لہرایا گیا وہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تھا۔ نیز مسلمان مجاہدین کے درمیان سب سے پہلے جو مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا وہ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حاصل کیا ہوا تھا۔[1]

شہادت کی دُعا:

{345}......حضرت سیِّدُ نااسحاق بن سَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُحد کے دن حضرت سیِّدُ ناسَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیوں نہیں کرتے؟'' پھر خود ایک طرف جا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! کل میرا مقابلہ دشمنوں کے ایسے شخص سے ہو جو بہت سخت ہو میں تیری رضا کے لئے اس سے مقابلہ کروں پھر وہ میرے کان، ناک کاٹ دے اور جب بروزِ قیامت میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تو ان (کان، ناک) کے بارے میں پوچھے تو میں عرض کروں: ''تیرے اور تیرے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ میں کٹ گئے۔'' پھر تو

[1] ......الاِستِیعاب فی معرفۃ الاصحاب،الرقم۱۵۰۲عبد اللّٰہ بن جحش،ج۳،ص۱۴.

ارشاد فرمائے: ''تو نے سچ کہا۔'' حضرت سیِّدُ ناسَعْد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے دن کے آخری حصے میں ان کی ناک اور کان دھاگے میں پروئے ہوئے دیکھے۔'' [1]

{346} ......حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُحد کے دن دعا مانگی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کل میرا مقابلہ ایسے دشمن سے ہو جو مجھے شہید کر کے میرا پیٹ پھاڑ دے اور میری ناک یا کان یا دونوں کاٹ لے، پھر تُو بروزِ قیامت مجھ سے ان کے بارے میں پوچھے تو میں عرض کروں: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ تیری راہ میں کاٹے گئے۔'' حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس طرح ان کی پہلی دعا قبول فرمائی اسی طرح آخری دعا بھی قبول فرمائے گا۔'' [2]



حضرت سیِّدُنا عَامر بن فُہَیرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناعَامر بن فُہَیرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شرعی اَحکام کو بجالانے اور حسد کی نحوست سے خود کو بچانے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسم کو وفات کے بعد آسمان پر اُٹھالیا گیا۔ دین اسلام کی دعوت ملتے ہی اسے قبول کرنے والے اور ہجرت کے مواقع پر حضور نبی ٔرحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت وخدمت میں رہ کر فیض پانے والے تھے۔

صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''تصوُّف اسی کا نام ہے کہ فرشتہ موت کی خبر لائے تو بندہ اپنے دل میں خوشی پائے۔''

---

[1] ......المستدرك، كتاب الجهاد، باب رأس الأمر الإسلام......الخ، الحديث: ٢٤٥٦، ج٢، ص٣٩٥.

[2] ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر مناقب عبد الله بن جحش، الحديث: ٤٩٥٤، ج٤، ص٢٠٥.

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رفاقت ملی:

{347}......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان فرماتی ہیں کہ ''جب میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منوّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا ہجرت فرمائی اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ صرف امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور حضرت عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اور راستہ بتانے کے لئے قبیلۂ بنی دیل کا ایک شخص تھا۔''(1)

{348}......حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتی ہیں کہ ''ہجرت کے موقع پر حضور نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تین راتیں غارِ ثور کو شرف بخشا کہ وہاں قیام فرمایا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام، حضرت عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے یہ بھی شام کو ان کے پاس حاضر ہو جاتے، رات وہیں گزارتے، صبح پھر چرواہوں کے ساتھ چراگاہ پہنچ جاتے۔ یہ اس طرح کرتے کہ جب شام کے وقت چرواہوں کے ساتھ واپس آ رہے ہوتے تو چلنے کی رفتار کم کر دیتے یہاں تک کہ جب رات کی تاریکی چھا جاتی تو بکریاں لے کر ان حضرات کے پاس غار کی طرف تشریف لے جاتے اور چرواہے سمجھتے کہ وہ ہمارے ساتھ ہی ہیں۔''(2)

لاشہ آسمان کی طرف اُٹھالیا گیا:

{349}......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ جب حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور حضرت عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچے تو حضرت عامر بن فُہَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بِئْرِ مَعُوْنَہ کے دن شہید کر دیا گیا اور حضرت عَمْرو بن اُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قید کر لیا گیا۔

......المسند لابی یعلی الموصلی، مسند عائشة، الحدیث: ٤٥٥٤، ج٤، ص١٣٩.

......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٨٤، ج٢٤، ص١٠٦.

عامر بن طفیل نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد ان کے لاشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے استفسار کیا: ''یہ کون ہے؟'' حضرت عَمرو بن اُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ حضرت عامر بن فُہَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' تو انہوں نے بتایا کہ ''جب ان کو شہید کر دیا گیا تو میں نے دیکھا کہ اِنہیں آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا یہاں تک کہ میں انہیں آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھتا رہا۔'' (1)

فرشتوں نے دفن کیا:

{350}......حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ ''حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلۂ بنی سلیم کی طرف ایک وفد روانہ فرمایا جس میں حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تھے۔ عامر بن طفیل نے بِئرِ مَعُونہ کے مقام پر ان کے خلاف لشکر کشی کی اور انہیں شہید کر دیا۔'' حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جامِ شہادت نوش کرنے کے بعد ان کا جسم تلاش کیا اور نہ پا کر سمجھ گئے کہ فرشتوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسمِ اقدس کو دفن کر دیا ہے۔'' (2)

{351}......حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عُروہ اپنے والد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے روایت کرتے ہیں کہ عامر بن طفیل نے ایک شخص کے بارے میں انہیں بتایا کہ ''جب اسے شہید کیا گیا تو اس کا لاشہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا یہاں تک کہ میں نے اسے آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھا۔ پھر لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہ حضرت سیِّدُنا عامر بن فُہَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔'' (3)



---

(1)......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الرجیع......الخ، الحدیث:٤٠٩٣، ص٣٣٥.

(2)......المصنّف لعبد الرزاق، کتاب المغازی، باب وقعة حنین، الحدیث:٩٨٠٤، ج٥، ص٢٦٢.

(3)......السیرة النبویة لابن هشام، حدیث بئر معونة فی صفر سنة اربع، ص٣٧٦.

حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن ثابِت انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ظاہری و باطنی طہارت و نظافت کے وصف میں نمایاں اور ایفائے عہد کرنے والے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی زندگی راہِ خدا میں وقف کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بعد وفات بھی ان کے جسم مبارَک کو کفار کی پہنچ سے دور رکھا۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں کہ:''دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔''

شہد کی مکھیوں کے ذریعے حفاظت:

{352}......حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن عمرو بن قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ''سرکارِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ،فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے 6 جان نثار اصحاب کا ایک قافلہ روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت سیِّدُ نامَرْثَد بن ابی مَرْثَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مقرر فرمایا۔ان میں حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن ثابت اور حضرت سیِّدُ ناخالد بن بُکَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بھی شامل تھے۔جب یہ سب مقام رجیع پر پہنچے تو قبیلہ ہذیل نے اِنہیں امان کی پیش کش کی لیکن حضرت سیِّدُ نامَرْثَد اور حضرت سیِّدُ ناعاصِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ان کی پیش کش کو ٹھکراتے ہوئے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!ہمیں کسی مشرک کا کوئی عہد قبول ہے نہ اس کی پناہ سے کچھ غرض۔''یہ سن کر اہل ہذیل طیش میں آگئے۔اوران سے قتال کیا اورانہیں شہید کر دیا۔حضرت سیِّدُ ناعاصِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چونکہ جنگ اُحد کے موقع پر سُلَافَہ بنت سَعْد کے دو بیٹوں کو قتل کیا تھا اوراس نے قسم کھائی کہ''اگر مجھے ان کے سر پر قدرت ملی تو میں اس کی کھوپڑی میں شراب بھر کر پیوں گی۔''لہٰذا کفار نے حضرت سیِّدُ ناعاصِم بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسم مبارَک سے سرِ اَقدس کو جدا کرنے کا ارادہ کرلیا تاکہ اسے سُلَافَہ بنت سَعْد کے ہاتھوں فروخت کر دیں اوروہ اپنی قسم پوری کرلے۔ چنانچہ،جب کفارِ بداطوار،آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر کاٹنے کی غرض سے آگے بڑھے تو شہد کی مکھیوں نے آپ کے جسد مبارَک کے گرد گھیرا ڈال کر دشمنوں سے چھپا لیا اورکسی کو قریب نہ آنے دیا۔تو وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چل دیئے کہ''ابھی چھوڑ و،شام کو جب مکھیاں چلی جائیں گی تو ہم سر کاٹ کرلے جائیں۔''لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور

تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کرنی کچھ ایسی ہوئی کہ اس وادی میں خوب برسات ہوئی اور برسات کا پانی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مبارَک لاشہ کو بہالے گیا۔اس لئے کہ حضرت عاصم بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عقیدہ تھا کہ مشرکین نجس ہیں۔پس انہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کیا تھا کہ ''وہ کسی مشرک کو چھوئیں گے نہ کوئی مشرک انہیں چُھوئے۔''

جب یہ واقعہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تک پہنچا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندۂ مومن کی حفاظت فرمائی۔انہوں نے زندگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کیا اور وہ جس طرح زندگی میں کفار سے دُور رہتے تھے اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی وفات کے بعد بھی کفار کو ان کے قریب نہ آنے دیا۔'' (1)

مشرکین سے نفرت:

{353}......حضرت سیِّدُنا بُرَیدَہ بن سُفیَان اَسلَمِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سردارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عاصم بن ثابِت، حضرت سیِّدُنا زَید بن دَثِنَہ، حضرت سیِّدُنا خُبَیب بن عَدی اور حضرت سیِّدُنا مَرثَد بن ابی مَرثَد رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر مشتمل ایک قافلہ تبلیغِ دین کی غرض سے بنی لَحیَان کی طرف روانہ فرمایا۔جب یہ مقام رجیع تک پہنچے تو مشرکین ان کے مقابلے میں اتر آئے۔مجبوراً انہیں بھی لڑنا پڑا لیکن قلت افراد کے پیش نظر سوائے حضرت سیِّدُنا عاصم بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سب امان لینے کے لئے تیار ہوگئے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں کسی مشرک سے امان نہیں لوں گا۔'' پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہوئے عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں آج تیرے دین کی حفاظت پر کمربستہ ہوں پس تو میرے جسم کی حفاظت فرمانا۔'' پھر یہ اشعار پڑھتے ہوئے دشمنوں سے لڑنے لگے:

مَا عِلَّتِی وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ ۔۔۔ وَالْقَوْسُ فِیْهَا وَتَرٌ عُنَابِلُ

اِنْ لَّمْ اُقَاتِلْکُمْ فَاُمِّی هَابِلُ ۔۔۔ اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَیَاةُ بَاطِلُ

وَکُلُّ مَا حَمَّ الْاِلٰهُ نَازِلُ ۔۔۔ بِالْمَرْءِ وَالْمَرْءُ اِلَیْهِ آئِلُ

......المعجم الکبیر،الحدیث:۷۷۵،ج۲۰،ص۳۲۷۔
السیرة النبویة لابن هشام،ص۳۶۹.

ترجمہ: (۱)......میں کمزور نہیں بلکہ بہادر تیرانداز ہوں اور میرے کمان میں موٹا اور سخت چلہ لگا ہوا ہے۔

(۲)......(اے دُشمنو!) اگر میں تم سے لڑائی نہ کروں تو میری ماں مجھ سے محروم ہو جائے۔ موت کا آنا حق اور یقینی ہے اور زندگی فانی وباطل ہے۔

(۳)......اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کے بارے میں جو ارادہ فرمالیا وہ واقع ہو کر رہتا ہے اور انسان اس کی طرف ضرور لوٹنے والا ہے۔

بالآخر جب انہوں نے حضرت سیِّدُنا عاصِم بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ ہُذَیل کے ایک کنوئیں میں تھے کہ کسی نے کہا: ''یہ تو وہی شخص ہے جس کے بارے میں سُلافہ بنت سَعْد نے قسم کھائی تھی کہ اگر اس کے سر پر قدرت پاؤں گی تو اس کی کھوپڑی میں شراب بھر کر پیؤں گی۔'' اور اس نے یہ قسم اس لئے کھائی تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جنگ اُحد میں بنی عبدُ الدار کے تین علم بردار بہادروں کو قتل کیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تیر چلاتے جاتے اور کہتے جاتے تھے: ''میں اَقْلَح کا بیٹا ہوں۔'' چنانچہ، انہوں نے ارادہ کر لیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر کاٹ کر سُلافہ بنت سَعْد کے پاس لے جائیں گے تاکہ وہ اس کی کھوپڑی میں شراب بھر کر پیئے۔ جب وہ اپنے اس ناپاک ارادے سے حضرت سیِّدُنا عاصِم بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مقدس لاشے کی طرف بڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ارادے کو خاک میں ملا دیا۔ وہ اس طرح کہ شہد کی مکھیوں کے ایک لشکر نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاکیزہ لاشے کو چھپالیا جس کی وجہ سے مشرکین آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سَر تن سے جدا نہ کر سکے۔'' [1]



......السنن لابی عثمان سعیدبن منصور، کتاب الجهاد، باب جامع الشهادة، الحديث: ٢٨٣٧، ج٢، ص٣٤٧۔
السيرة النبوية لابن هشام، ذكر يوم الرجيع فی سنة ثلاث، ص٣٧٠۔

حضرت سَیِّدُنا خُبَیب بن عَدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناخُبَیب بن عَدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ثابت قدمی اختیار کرنے ،صبر کرنے والے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہِ خدا میں سُولی چڑھائے گئے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ''حفاظتِ دین کی خاطر سختیاں برداشت کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

بہترین قیدی اور غیبی رزق:

{354} ......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دس افراد کا ایک قافلہ کسی مہم پر روانہ فرمایا اور حضرت عاصِم بن عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے نانا حضرت سیِّدُ نا عاصِم بن ثابِت اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس قافلے کا امیر بنایا۔ جب یہ قافلہ عُسفان اور مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے درمیان واقع ہَدَہ کے مقام پر پہنچا اور ہُذَیل کے قبیلہ بنو لِحیان کو اس کا پتہ چلا تو انہوں نے تقریباً 100 تیراندازوں کو ان کے تعاقب میں بھیجا۔ یہ لوگ ان کے نشاناتِ قدم تلاش کرنے لگے یہاں تک اس مقام کو پانے میں کامیاب ہوگئے جہاں اتر کر مسلمانوں کے قافلے نے کھجوریں تناوُل فرمائیں تھیں تو کفار کہنے لگے کہ یہ تو یثرب (یعنی مدینہ منورہ) کی کھجوروں کی گُٹھلیاں ہیں پس انہیں نشانات پر پیچھا کرنے لگے۔ اُدھر جب حضرت سیِّدُ نا عاصِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کے رُفقانے کفار کو پیچھا کرتے دیکھا تو ایک کشادہ وہموار زمین میں پناہ لی اتنے میں مشرکین نے انہیں گھیر لیا اور کہا: ''اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔'' امیرِ قافلہ حضرت سیِّدُ نا عاصِم بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کسی کافر کی امان قبول نہیں کروں گا۔'' اتنا کہنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے بارے میں اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آگاہ فرما۔'' اتنے میں ان بدبختوں نے لگاتار تیر برسانے شروع کردیئے۔ جس کے سبب امیر قافلہ حضرت سیِّدُ نا عاصِم بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور 7 شرکائے قافلہ جامِ شہادت نوش فرماگئے۔''

اور جو 3 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن زندہ بچے ان میں حضرت سیِّدُ نا خُبَیب بن عَدِی، حضرت سیِّدُ نا زید بن دَثِنہ اور ایک اور صحابی رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تھے۔ یہ تینوں حضرات مشرکین کے وعدہ پر پہاڑ

سے اتر آئے۔ جب انہوں نے ان پر غلبہ پالیا تو کمان کی تانت سے ان کے ہاتھ باندھ دیئے تو تیسرے صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ پہلا دھوکا ہے، میں ان کے ساتھ ہی شہید ہو جاتا تو بہتر تھا۔'' جب مشرکین نے انہیں ساتھ لے جانا چاہا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جانے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے مشرکین نے انہیں بھی شہید کر دیا اور حضرت خُبَیب و زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو لے کر چلے گئے اور غزوۂ بدر کے بعد انہیں مکہ مکرمہ زَادَ ھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں لے جا کر بیچ دیا۔ حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بنوحارِث نے خرید لیا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بدر کے دن حارِث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کافی عرصہ تک قید میں رکھا یہاں تک کہ سب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کرنے پر متفق ہو گئے۔ قید کے دوران حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ضرورت کے تحت بنوحارِث کی ایک عورت سے اُسترا مانگا تو اس نے دے دیا۔ اس دوران اس عورت کا بیٹا کھیلتا ہوا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف چلا گیا۔ وہ عورت کہتی ہے: ''میں نے اپنے بیٹے کو حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ران پر بیٹھے دیکھا تو گھبرا گئی کیونکہ اُسترا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ میں تھا۔'' حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی گھبراہٹ دیکھ کر کہا: ''تُو اس بات سے ڈرتی ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا حالانکہ میں ایسا نہیں کرسکتا۔'' وہ عورت کہا کرتی تھی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے حضرت سیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ایک دِن ان کے ہاتھ میں انگوروں کا خوشہ دیکھا حالانکہ مکّہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا میں کہیں بھی انگور نہ تھے۔ یہ وہ رزق تھا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عطا فرمایا تھا۔''

جب مشرکین آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کرنے کے لئے حرم سے باہر لے کر نکلے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دو۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نماز پڑھ کر فرمایا: ''اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم میرے بارے میں یہ سمجھو گے کہ میں موت کے خوف سے نماز طویل کرتا ہوں تو میں ضرور طویل کرتا۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دُعا مانگی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو چن چن کر قتل کر اور کسی کو زندہ نہ چھوڑ۔''

پھر یہ اشعار پڑھے:

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِی

وَذَالِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءُ یُبَارِکُ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ترجمہ: (۱)......میں حالتِ اسلام میں شہید ہو جاؤں تو مجھے اس کی کیا پرواہ کہ کس پہلو پر گرتا ہوں جبکہ میری موت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(۲)......میری شہادت صرف رضائے الٰہی کے لئے ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو میرے بکھرے ہوئے اعضاء کے جوڑوں میں برکت عطا فرمادے گا۔

پھر ابو سِرْوَعہ عُقْبَہ بن حارِث نے آگے بڑھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا خُبَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے ظلماً قتل کئے جانے والے ہر مسلمان کے لئے قتل سے پہلے نماز پڑھنے کا طریقہ جاری فرمایا۔ [1]

شہادت سے قبل نماز:

{355}......حُجَیر بن ابی اِھَاب کی باندی ماریہ جو بعد میں مسلمان ہوگئی تھیں بیان کرتی ہیں: ''حضرت سیِّدُنا خُبَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے گھر میں قید تھے۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں انسانی سر کے برابر بڑے انگور کا خوشہ تھا اور وہ اس سے انگور کھا رہے ہیں حالانکہ میں نہیں جانتی کہ اس وقت زمین پر انگور کا ایک دانہ بھی کھانے کے لئے موجود ہو۔''

حضرت سیِّدُنا ابن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عاصِم بن عمر بن قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب بنی حارث، حضرت سیِّدُنا خُبَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کرنے کے لئے تنعیم کی طرف لے گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو۔'' انہوں نے اجازت دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نماز ادا کی پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر مجھے یہ گمان نہ ہوتا کہ تم سوچو گے کہ میں موت سے ڈر کر لمبی نماز پڑھتا ہوں تو میں نماز کو ضرور طویل کرتا۔'' جب آپ کو سُولی چڑھایا جانے لگا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دُعا مانگی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم نے تیرے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام لوگوں تک پہنچایا تو اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمارے حالات سے آگاہ فرما۔'' [2]

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب ۱۰، الحدیث: ۳۹۸۹، ص ۳۲۵.

2 ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ذکر یوم الرجیع فی سنۃ ثلاث، ص ۳۷۱، "ماریۃ" بدلہ "ماویۃ".

سیِّدُ نا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے پُرسوز اشعار:

حضرت سیِّدُ نا ابن اِسحاق عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ ''جب مشرکین حضرت سیِّدُ نا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کوسُولی چڑھانے لگےتو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے یہ اشعار پڑھے:

لَقَدْ جَمَعَ الْاَحْزَابُ حَوْلِیْ وَاَلَّبُوْا ۔۔۔ قَبَائِلَھُمْ وَاسْتَجْمَعُوْا كُلَّ مَجْمَعِ

وَقَدْ جَمَعُوْا اَبْنَاءَ ھُمْ وَنِسَائَھُمْ ۔۔۔ وَقُرِبْتُ مِنْ جَزْعٍ طَوٰی مَمْنَعِ

اِلَی اللّٰہِ اَشْكُوْ كُرْبَتِیْ بَعْدَ غُرْبَتِیْ ۔۔۔ وَمَا جَمَعَ الْاَحْزَابُ لِیْ حَوْلَ مَصْرَعِی

فَذَا الْعَرْشِ صَبِّرْنِیْ عَلٰی مَا یُرَادُ بِیْ ۔۔۔ فَقَدْ بَضَعُوْا لَحْمِیْ وَقَدْ یَاسُ مَطْمَعِی

وَقَدْ خَبَرُوْنِیَ الْكُفْرَ وَالْمَوْتُ دُوْنَہٗ ۔۔۔ وَقَدْ ذَرَفَتْ عَیْنَایَ مِنْ غَیْرِ مَجْزَعِ

وَمَا بِیْ حَذَارُ الْمَوْتِ اِنِّیْ مَیِّتٌ ۔۔۔ وَلٰكِنْ حَذَارِیْ جَحْمُ نَارٍ مُلَفَّعِ

وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءُ ۔۔۔ یُبَارِکُ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ۔۔۔ عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ كَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِی

ترجمہ: (۱)......میرے اردگرد مشرکین کے کئی گروہ اپنے تمام قبائل کو لے کر جمع ہو گئے۔

(۲)......یہی نہیں، بلکہ وہ تو اپنے بچوں اور اپنی عورتوں کو بھی جمع کر لائے۔ اور میں جزع فزع (یعنی گریہ وزاری) کے قریب ہو گیا۔

(۳)......میں اپنی تنہائی ومصیبت اور میرے قتل کے لئے جمع ہونے والے مشرکین کی شکایت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سے کرتا ہوں۔

(۴)......اے عرش کے مالک! مجھے ان تکالیف پر صبر عطا فرما جس کا کفار ارادہ کئے بیٹھے ہیں۔ بے شک وہ میرے جسم کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں اور میں اپنی زندگی سے اُمید اٹھا چکا ہوں۔

(۵)......وہ مجھے اسلام سے پھرنے کا کہتے ہیں جبکہ (میں جانتا ہوں کہ) موت کی تکلیف کفر کے عذاب سے بہت ہلکی ہے۔ اور اس حالت میں میری آنکھوں سے بے ساختہ سیلِ اشک رواں ہے۔

(۶)......مجھے یقین ہے کہ ایک دن مرنا ہے اور مجھے موت کا کوئی ڈر نہیں۔ ہاں! جہنم کی جُھلسا دینے والی آگ سے خوف آتا ہے۔

(۷)......میں حالتِ اسلام میں شہید ہو جاؤں تو مجھے اس کی کیا پرواہ کہ کس پہلو پر گرتا ہوں جبکہ میری موت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

راہ میں ہے۔

(۸)......میری شہادت صرف رضائے الٰہی کے لئے ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو میرے بکھرے ہوئے اعضاء کے جوڑوں میں برکت عطا فرمائے گا۔ [1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین

حضرت سَیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہترین خطیب اور مہمان کی خاطر تواضع فرمانے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ معرفت میں وعظ ونصیحت فرماتے اور غریبوں مسکینوں کو اپنے ہاں مہمان بناتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دونوں ہجرتوں (یعنی پہلے حبشہ پھر مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف ہجرت) کا شرف پایا۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کی خصوصیت بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حصہ میں آئی۔ شجاعت وسخاوت میں بھی نمایاں تھے۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں سے کنارہ کش اور رب عَزَّوَجَلَّ سے لولگائے رہتے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ''مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لولگائے رہنے کا نام تصوُّف ہے۔''

نجاشی کے دربار میں اعلانِ حق:

{356}......حضرت سیِّدُ نا بُرْدَہ اپنے والد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی سلطنت میں جانے کا حکم فرمایا۔ اُدھر قریش کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے عمرو بن عاص اور عُمَارَہ بن وَلید کو شاہِ حبشہ نجاشی کے لئے تحائف دے کر ہمارے پیچھے بھیج دیا۔ ہم وہاں پہنچے تو یہ دونوں بھی نجاشی کے دربار میں پہنچ گئے اور تحائف پیش کئے۔ اس نے قبول کر لئے۔ پھر ان دونوں نے اسے سجدہ کیا اور عمرو بن عاص نے

[1] ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ص ٣٧٢.

کہا: ''اے بادشاہ! ہمارے ملک کے چند لوگوں نے اپنا دین ترک کر دیا ہے اور وہ اس وقت تمہارے ملک میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔'' نجاشی نے پوچھا: ''میری سلطنت میں؟'' انہوں نے کہا: ''ہاں۔'' (راوی بیان کرتے ہیں کہ) پھر شاہِ حبشہ نجاشی نے ہمیں بُلا لیا۔ حضرت سیِّدُنا جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے رُفقا سے فرمایا: ''تم میں سے کوئی نہ بولے گا۔ آج میں اس سے بات کروں گا۔'' جب ہم نجاشی کے دربار میں پہنچے تو دربار لگا ہوا تھا، اس کے دائیں طرف عمرو بن عاص اور بائیں جانب عُمارہ بن وَلید بیٹھا ہوا تھا جبکہ دیگر پادری و راہب اس کے سامنے ہاتھ باندھے صف بستہ کھڑے تھے۔ چونکہ عمرو بن عاص اور عُمارہ بن وَلید نے پہلے ہی ہمارے بارے میں انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ دونوں بادشاہ کو سجدہ نہیں کریں گے۔ چنانچہ، ہمارے وہاں پہنچتے ہی بادشاہ کی طرف سے پادریوں اور راہبوں نے ہم سے کہا کہ ''بادشاہ کو سجدہ کرو۔'' حضرت سیِّدُنا جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔'' نجاشی بادشاہ نے اس کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیِّدُنا جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم میں ایک رسول بھیجا ہے اور یہ وہی رسول ہیں جن کی آمد کی بشارت حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے دی تھی اور فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک رسول تشریف لائیں گے جن کا نام احمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوگا۔ تو اے بادشاہ! اسی رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اس نے ہمیں نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع فرمایا ہے۔''

نجاشی بادشاہ کو حضرت سیِّدُنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بات بڑی اچھی لگی۔ لیکن جب عمرو بن عاص نے یہ معاملہ دیکھا تو فوراً کہنے لگا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ بادشاہ کو سلامت رکھے! یہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم (عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے بارے میں تمہارے خِلاف عقیدہ رکھتے۔'' نجاشی نے حضرت سیِّدُنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ''تمہارے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم (عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیِّدُنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عقیدہ وہی ہے جو

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ رُوْحُ اللّٰه اور کَلِمَةُ اللّٰه ہیں۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں کنواری مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پیدا فرمایا، جنہیں نہ کسی مرد نے چھوا اور نہ انہیں کسی بچے کا گمان تھا۔'' یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی اٹھائی اسے بلند کیا اور کہا: ''اے پادریو اور اے راہبو! انہوں نے بھی تو وہی کہا جو تم کہتے ہو کہ حضرت سیّدَتُنا مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے برائی کا ارتکاب نہیں کیا۔'' پھر کہا: ''اے مسلمانو! خوش آمدید! تمہیں اور اس نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو جن کے پاس سے تم آئے ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں اور یہ وہی ہیں جن کی بشارت حضرت سیّدُنا عیسیٰ روح اللّٰه عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے دی تھی۔ اگر میں بادشاہ نہ ہوتا تو خود چل کر ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور ان کے نعلینِ مبارَکین چومتا۔ اے مسلمانو! جب تک چاہو میری سلطنت میں رہو۔'' اتنا کہنے کے بعد نجاشی شاہِ حبشہ نے اپنے خادموں کو ہمارے لئے کھانا تیار کرنے اور ہمیں لباس مہیا کرنے کا حکم دیا اور عمرو بن عاص و عُمارہ بن وَلید کے تحائف ان کو واپس کرنے کا حکم جاری کر دیا۔'' (1)

دربارِ شاہی میں ایمان افروز بیان:

{357}......اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم مہاجرین کا قافلہ حبشہ کی سرزمین پر اترا تو ہم نے نجاشی کو بہترین پڑوسی پایا۔ وہاں ہم اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے رہے اور ہمیں کوئی تکلیف پہنچی نہ ہم نے کوئی ناپسندیدہ بات سنی۔ پھر جب قریش نے عبد اللّٰہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن عاص کو تحائف دے کر نجاشی اور اس کے وزرا کی طرف بھیجا تو نجاشی نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو بلاوایا۔ جب نجاشی کا پیغام مسلمانوں کو پہنچا تو وہ جمع ہو کر آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ ''نجاشی کے پاس جا کر کیا کہیں گے؟'' چنانچہ، وہ اس بات پر متفق ہو گئے کہ ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نجاشی سے وہی کہیں گے جو ہم نے سیکھا اور جس کا ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔''

جب مسلمان نجاشی کے دربار میں پہنچے تو اس نے اپنے عُلما کو پاس بٹھایا ہوا تھا جنہوں نے اپنی آسمانی کتابیں کھول

......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب ما جاء فی الحبشة وأمر......الخ، الحدیث: ۱، ج۸، ص ٤٦٥.

رکھی تھیں۔نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا:''وہ کون سا دین ہے جس کی وجہ سے تم اپنی قوم سے بچھڑ گئے (یعنی ہجرت کر آئے) نہ میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ ہی ان امتوں میں سے کسی کا دین قبول کیا؟''مسلمانوں کی طرف سے حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نجاشی سے گفتگو کی اور فرمایا:''اے بادشاہ! ہم جاہل تھے۔ بتوں کو پوجتے، مردار کھاتے اور فواحش کا اِرتکاب کرتے تھے۔قطع رحمی وامان کو توڑنا ہمارا شیوہ تھا۔طاقتور، کمزور کے حقوق غصب کر لیتے تھے۔ہم انہی گمراہیوں میں بھٹک رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے درمیان ایک رسول مبعوث فرمائے۔ہم ان کے نسب، سچائی، امانت داری اور پاکدامنی کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔انہوں نے ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت وعبادت کی طرف بُلایا اور حکم دیا کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور اُن پتھروں اور بتوں کو چھوڑ دیں جن کی ہم اور ہمارے آباء واَجداد پرستش کرتے تھے۔نیز ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، محارم سے باز رہنے اور خون ریزی سے رُکنے کا حکم دیا اور بے حیائی، جھوٹ، یتیم کا مال کھانے اور پاکدامن پر تہمت لگانے سے منع فرمایا۔انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں نیز انہوں نے ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔''اسی طرح حضرت سیِّدُنا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے متعدد اسلامی امور بیان کرنے کے بعد فرمایا:''پس ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لے آئے اور وہ احکام جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لائے ان کی اتباع کی۔اور ہم نے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔جس چیز کو اس نے ہم پر حرام کیا ہم نے اسے حرام جانا اور جس کو حلال کیا اسے حلال جانا۔پس اس بات پر قوم ہماری دشمن بن گئی۔انہوں نے ہمیں طرح طرح سے ستایا اور دین کے معاملہ میں آزمائش سے دوچار کیا تاکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کو پوجنا شروع کر دیں اور خبائث کو دوبارہ حلال سمجھیں جب انھوں نے ہمیں حد سے زیادہ ستایا، مظالم ڈھائے، ہماری راہیں تنگ کر دیں، ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان حائل ہوگئے، تب ہم تیرے ملک کی طرف نکل آئے۔اے بادشاہ! اس امید پر کہ تیری پناہ میں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا، ہم نے دوسروں کو چھوڑ کر تیرا ملک پسند کیا اور تیرے پڑوس کو ترجیح دی۔'' نجاشی نے پوچھا:''تمہارے نبی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو پیغام لائے ہیں، اس میں سے کچھ تمہارے پاس ہے؟''حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''ہاں۔''نجاشی نے کہا:''مجھے اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤ!''

حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سورۂ مریم کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں جنہیں سن کر نجاشی رو پڑا اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی نیز اس کے عُلَما بھی تلاوت سن کر اس قدر روئے کہ ان کے صحائف آنسوؤں سے بھیگ گئے۔ پھر نجاشی نے کہا: ''بے شک یہ کلام اور جو حضرت سیِّدُ نا موسیٰ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) لے کر آئے (یعنی توریت) ایک ہی نور سے نکلے ہیں۔'' اور قریش کے دونوں قاصدوں عبد اللّٰہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن عاص سے کہا: ''تم دونوں چلے جاؤ۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ان لوگوں کو تمہارے سپُرد نہیں کروں گا۔''

پھر نجاشی بادشاہ نے مسلمانوں سے کہا: ''آج سے میرا ملک تمہارے لئے جائے پناہ ہے، جو تمہیں چُھوئے گا نقصان اُٹھائے گا۔ جو تمہیں چھوئے گا نقصان اٹھائے گا۔ جو تمہیں چھوئے گا نقصان اٹھائے گا۔ (اے گروہِ مسلمین!) اگر مجھے سونے کا پہاڑ بھی مل جائے، تب بھی میں یہ گوارا نہیں کروں گا کہ تم میں سے کسی ایک کو تکلیف پہنچے۔ اور کہا: (کفار کے) ان دونوں قاصدوں کے تحائف انہیں لوٹا دو مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے میرا ملک مجھے لوٹایا تو مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تو میں کیسے اس کے لئے رشوت لے سکتا ہوں اور اس نے مجھے لوگوں کا مطیع نہیں بنایا کہ میں اس کی نافرمانی میں لوگوں کی اطاعت کروں۔'' پس قریش کے دونوں قاصد ناکام و نامراد لوٹے، ان کے لائے ہوئے تحائف ان کے منہ پر مار دیئے گئے اور ہم نجاشی کے پاس اچھے گھر میں بہترین ہمسائے کے پڑوس میں قیام پذیر ہوگئے۔'' (1)

دربارِ نجاشی میں تعظیم و توقیر:

{358} ......حضرت سیِّدُ نا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (یہ اس واقعہ کے وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) سے مروی ہے کہ جب ہم نجاشی کے دروازے پر پہنچے تو میں نے نِدا دی کہ ''عمرو بن عاص کو اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ اس وقت میرے پیچھے سے حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آواز دی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے گروہ کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔'' نجاشی نے حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز سنی تو انہیں مجھ سے پہلے اندر داخل ہونے کی اجازت دی۔ پھر جب میں داخل ہوا تو دیکھا کہ نجاشی تخت پر بیٹھا تھا جبکہ حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے سامنے اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن اس کے گرد تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔'' میں نے

......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث جَعْفَر بن ابی طالب، الحدیث: ۲۲۵۶۱، ج۸، ص۳۴۹.

حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بیٹھے دیکھا تو حسد کی وجہ سے ان کے اور تخت کے درمیان بیٹھ گیا اور اُن کی طرف پیٹھ کرلی۔ یونہی ہر دو کے درمیان اپنا ایک ساتھی بٹھادیا۔'' [1]

تلاوت سن کر رونے لگے:

{359}......حضرت سیِّدُ نا ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارِث بن ہِشَام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نجاشی نے حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلوایا اور نصاریٰ کو جمع کیا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ ''انہیں قرآن سنائیں۔'' حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے سامنے سورۂ مریم کی تلاوت کی جسے سن کر وہ رونے لگے۔ اور حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

تَرٰۤی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّۚ (پ۷،المائدۃ:۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔ [2]

مساکین کی خیرخواہی:

{360}......حضرت سیِّدُ نا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نہ تو خمیری روٹی کھاتا اور نہ ہی ریشم پہنتا تھا اور بھوک کی شدت سے میرا پیٹ سکڑ جاتا تھا یہاں تک کہ اگر میں کسی شخص کو قرآنِ مجید کی کوئی آیت سناتا جو مجھے یاد ہوتی تو اس سے مقصود یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاکر کھانا کھلائے اور مسکینوں کے سب سے زیادہ خیرخواہ حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ وہ ہمیں اپنے ساتھ لے جاتے اور گھر میں جو کچھ ہوتا ہمیں کھلا دیتے اور اگر کچھ نہ ہوتا تو گھی کا برتن (یعنی کپی) ہمیں دے دیتے اور ہم اسے کھول کر اس میں جو گھی لگا ہوتا اسے چاٹ کر گزارا کرلیا کرتے۔'' [3]

{361}......حضرت سیِّدُ نا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مساکین سے محبت فرماتے ان کی صحبت اختیار کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن سے گفتگو فرماتے اور

---

[1] ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند جَعْفَر بن ابی طالب، الحدیث:۱۳۲۵، ج٤، ص۱۵۳.

[2] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب المغازی، باب ما جاء فی الحبشۃ......الخ، الحدیث:۵، ج۸، ص٤٦٦.

[3] ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب جَعْفَر بن ابی طالب، الحدیث:۳۷۰۸، ص۳۰۳.

وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے باتیں کرتے اسی وجہ سے حضور نبیِٔ اَکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی کُنْیَت[1] ''اَبُوالْمَسَاکِیْن'' رکھی۔''[2]

سَیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے متعلق روایات

70 سے زائد زخم:

{362}......حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مَیں غزوۂ موتہ میں حضرت سَیِّدُنا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ تھا۔ جنگ کے بعد جب ہم نے انہیں تلاش کیا تو ان کے جسم پر تیروں اور نیزوں کے 70 سے زائد زخم دیکھے۔''[3]

{363}......حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ غزوۂ موتہ میں حضرت سَیِّدُنا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نہ پا کر تلاش کیا تو شُہَدا میں ملے اور ان کے جسم پر تیروں اور نیزوں کے 90 سے زائد زخم تھے اور یہ وہ زخم تھے جو جسم کے اگلے حصہ پر تھے۔''[4]

---

[1] ......(کسی شخص کا ایسا نام جو عَلَم اور لقب کے علاوہ ہو اسے کُنْیَت کہتے ہیں۔ جیسے اَبُو بِلَال، اُمِّ عَمَّار وغیرہ) اس کے شروع میں لفظ ''اَب، اُمّ، اِبْن، بِنْت، اَخ، اُخْت'' میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے: (۱) اس سے مقصود صاحبِ کنیت کی عظمت وشان کا اظہار ہوتا ہے اور یہ معززین کے لئے خاص ہے (۲) ایسی چیز کا کنایہ (یعنی اشارہ) جس کا نام لینا ناپسند اور برا ہو اسے بھی کُنْیَت کہتے ہیں اور (۳) ایسا نام جس میں صاحبِ کُنْیَت سے منسوب کسی چیز یا اس کے وصفِ مشہور کا بیان ہوتا ہے۔ یہ بھی نام کی طرح مشہور ہو جاتا ہے اور صاحبِ کُنْیَت کی پہچان بن جاتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص ۱۳۲، بتصرفٍ۔ لسان العرب، ج ۲، ص ۳٤۹٤)

[2] ......سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب مجالسة الفقراء، الحديث: ٤١٢٥، ص ٢٧٢٨.

[3] ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب وجد على جَعْفَر......الخ، الحديث: ٤٩٩٧، ج ٤، ص ٢٢٢، بتغير قليل.

[4] ......المعجم الكبير، الحديث: ١٤٦٤، ج ٢، ص ١٠٧۔

صحيح البخاری، كتاب المغازی، باب غزوة مؤتة من ارض الشام، الحديث: ٤٢٦١، ص ٣٤٩.

{364}......حضرت سیِّدُ نا ابن عباد بن عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ میرے رضاعی والد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو غزوۂ موتہ میں شریک ہوئے تھے مجھے بتایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں دیکھ رہا تھا کہ حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھوڑے سے اُترے اور اس کی کُونچیں (یعنی ٹخنوں کے اُوپر کے موٹے پٹھے) کاٹ کر اسے ناکارہ کر دیا (تا کہ اسے دشمن استعمال نہ کر سکے) پھر جہاد میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔''

حضرت سیِّدُ نا ابن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا جَعْفَر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لڑائی کے وقت یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

یَا حَبَّذَا الْجَنَّۃُ وَاقْتِرَابُھَا طَیِّبَۃٌ وَبَارِدٌ شَرَابُھَا

وَالرُّوْمُ رُوْمٌ قَدْ دَنَا عَذَابُھَا عَلَیَّ اَنْ لَاقَیْتُھَا ضِرَابُھَا

ترجمہ: (۱)......جنت کتنی پیاری جگہ ہے، اس کا قرب پاکیزہ اور مشروب ٹھنڈا ہے۔

(۲)......یقیناً اہلِ روم ہلاکت کے قریب پہنچ گئے۔ مجھ پر لازم ہے کہ ان سے اس حال میں ملوں کہ ان سے خوب قتال کروں۔'' (1)

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن رَوَاحَہ اَنْصَاری

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قرآنی آیات میں غور وفکر کیا کرتے اور علم جہاد اٹھانے میں جلد بازی نہ کیا کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (ملکِ شام کے ایک شہر) بَلْقَاء کے مقام پر شہادت پائی۔ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھتے تھے۔

عُلمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ''مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کر کے الفت و رضا کی منزلیں طے کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

......سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی الدابۃ......الخ، الحدیث: ۲۵۷۳، ص ۱۴۱۴۔

السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ذکر غزوۃ مؤتۃ فی جمادی الاولی......الخ، ص ۴۵۹۔

پُل صراط سے گزرنے کا خوف:

{365} ......حضرت سیِّدُ نا عروہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن رَواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شام سے موتہ (شہرِ بلقاء کے ایک قریبی گاؤں میں) جانے لگے تو مسلمان انہیں رخصت کرنے آئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے لگے۔لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے دنیا سے محبت ہے نہ تم سے جدائی کا ڈر،لیکن میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان سنا ہے جسے یاد کرکے رو رہا ہوں:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ (پ۱۶،مریم:۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہوتمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

مجھے یہ تو معلوم ہے کہ میں جہنم پر سے گزروں گا لیکن یہ خبر نہیں کہ اس سے نجات بھی پاؤں گا یا نہیں۔'' (1)

{366} ......حضرت سیِّدُ نا امام ابن شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ موتہ روانگی سے کچھ دیر پہلے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن رَواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو روتے دیکھ کر ان کے گھر والے بھی رونے لگے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نہ تو موت کے ڈر سے رو رہا ہوں اور نہ ہی تمہاری جدائی کی وجہ سے بلکہ میں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کو یاد کرکے رو رہا ہوں:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ (پ۱۶،مریم:۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہوتمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

کیونکہ مجھے یہ تو یقین ہے کہ میں جہنم پر سے گزروں گا لیکن یہ خبر نہیں کہ اس سے نجات بھی پاؤں گا یا نہیں۔'' (2)

فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیِّب وطاہر گیا:

{367} ......حضرت سیِّدُ نا عروہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب مجاہدین کا قافلہ موتہ جانے کے

---

(1) ......السيرة النبوية لابن هشام،ذكرغزوة مؤتة في جمادى الاولى سنة ثمان،ص۴۵۷،مفهومًا.

(2) ......السيرة النبوية لابن هشام،ذكر غزوة مؤتة في جمادى الاولى سنة ثمان،ص۴۵۷،مفهومًا۔

المستدرك،كتاب الاهوال،باب يرد الناس......الخ ،الحديث:۸۷۸۶،ج۵،ص۸۱۰،عن قيس بن ابى حازم.

لئے تیار ہو گیا تو میں نے لوگوں سے کہا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا ساتھ دے اور تم سے مصائب و تکالیف دور فرمائے۔'' (یہ سن کر) حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمانے لگے:

لٰكِنَّنِيْ اَسْاَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْعٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

اَوْطَعْنَةً بِيَدَيْ حَرَّانَ مُجَهَّزَةً بِحَرْبَةٍ تَنْفُذُ الْاَحْشَاءَ وَالْكَبِدَا

حَتّٰى يَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰى جَدَثِيْ اَرْشَدَكَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ وَقَدْ رَشَدَا

ترجمہ: (۱)......لیکن میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت اور ایسی سخت ضرب کا سوال کرتا ہوں جو جبڑوں کو پھاڑ دے۔

(۲)......یا کسی (میرے خون کے) پیاسے کے ہاتھوں میں ایسا نیزہ ہو جس کا وار آنتوں اور کلیجے سے پار ہو جائے۔

(۳)......یہاں تک کہ جب لوگ میری قبر سے گزریں تو کہیں: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے فلاح بخشی کہ تو نے غازی ہو کر کامیابی پائی۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر مجاہدین اسلام کا قافلہ روانہ ہوا اور شام کی سرزمین پر پڑاؤ ڈالا۔ تو انہیں خبر ملی کہ ہرقل نے بَلْقَاء کے مقام پر ایک لاکھ رومی فوجیوں کے ہمراہ پڑاؤ ڈالا ہوا ہے نیز عرب کے قبائل لَخْم، جُذَام، بَلْقَین، بَھْرَاء اور بَلِی کے ایک لاکھ جنگجو اس کے ساتھ مل گئے ہیں۔ مسلمان دو راتیں اس میں غور و فکر کرتے رہے بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مکتوب (یعنی خط) بھیج کر دشمنوں کی تعداد سے آگاہ کیا جائے۔ تو حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجاہدین کو جمع کر کے خطاب کیا اور فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم شہادت کی طلب میں گھر سے نکلے ہو اور اب اسی کو ناپسند جانتے ہو حالانکہ ہم کبھی بھی دشمن سے تعداد، قوت و کثرت کی بنا پر نہیں لڑے بلکہ صرف اپنے دین کے لئے لڑے ہیں جس کی برکت سے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں عزت عطا فرمائی ہے۔ نکلو! فتح اور شہادت میں سے ایک اچھائی تو حاصل ہو گی۔''

راوی بیان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ بیان سن کر تمام مجاہدین پکار اُٹھے: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! عبداللہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سچ کہا ہے۔'' پھر تمام مجاہدین جنگ کے لیے چل پڑے۔[1]

رونے پر تنبیہ:

{368}......حضرت سیِّدُنا زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''میں یتیمی میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن

[1] ......السيرة النبوية لابن هشام، ذكر غزوة مؤتة فى جمادى الأولى سنة ثمان، ص ٤٥٧.

رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پرورش میں تھا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگِ موتہ کے لئے روانہ ہوئے تو میں اُونٹ پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے سوار تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک رات دورانِ سفر میں نے آپ کو یہ اشعار پڑھتے سنا:

اِذَا اَدْنَیْتِنِیْ وَحَمَلْتِ رَحْلِیْ	مَسِیْرَۃَ اَرْبَعٍ بَعْدَ الْحِسَاءِ
فَشَانُکِ فَانْعِمِیْ وَخَلَاکِ ذَمٌّ	وَلَا اَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِیْ وَرَائِیْ
وَآبَ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَادَرُوْنِیْ	بِاَرْضِ الشَّامِ مُشْتَھِی الثَّوَاءِ
وَرَدَّکِ کُلُّ ذِیْ نَسَبٍ قَرِیْبٍ	اِلَی الرَّحْمٰنِ مُنْقَطِعَ الْاِخَاءِ
ھُنَالِکَ لَا اُبَالِیْ طَلْعَ بَعْلٍ	وَلَا نَخْلَ اُسَافِلُھَا رَوَاءِ

ترجمہ: (۱)......اے میری سواری! مقامِ حِساء کے بعد جب تو نے مجھے منزل کے قریب پہنچا دیا اور چار منزل کی مسافت تک میرے کجاوے کو اٹھائے رکھا۔

(۲)......اب تیرا کام یہ ہے کہ تو مجھے خوش حال رکھے اور خدا کرے کہ تجھے کوئی تکلیف نہ پہنچے البتہ! میں واپس اپنے اہل وعیال کی طرف نہ لوٹوں (یعنی شہید ہو جاؤں)۔

(۳)......اور (خدا کرے کہ) مسلمان غازی بن کر لوٹیں اور مجھے شام کی سرزمین میں وہیں ٹھہرنے کے لئے چھوڑ آئیں۔

(۴)......(اے نفس!) ہر قریبی رشتہ دار تجھ سے اپنا تعلق ختم کر کے تجھے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دے۔

(۵)......پھر وہاں مجھے پھلوں کے شگوفوں اور کھجوروں کے خوشنما باغات کے پیچھے چھوڑ دینے کی کوئی پرواہ نہیں۔

حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''یہ اشعار سن کر میں رو پڑا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے آہستہ سے دُرّہ مار کر فرمایا: ''اے نادان! تجھے کس چیز کا غم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے شہادت عطا فرمائے اور تُو کجاوے پر تنہا بیٹھ کر واپس چلا جائے۔''[1]

نفس کو نصیحتیں:

حضرت سیِّدُنا محمد بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ مجھے ابن عباد بن عبد اللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ

[1]......السيرة النبوية لابن هشام، ذكر غزوة مؤتة في جمادى الأولى سنة ثمان، ص٤٥٨.

تَعَالٰی عَنْھُمَا نے بتایا کہ انہیں ان کے کفیل نے جو کہ اس غزوہ میں شریک تھے، بتایا کہ جب حضرت سیِّدُنا زید اور حضرت سیِّدُنا جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا شہید ہوگئے تو حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن رَوَاحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عَلَمِ جہاد اُٹھایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر آگے بڑھتے ہوئے نفس میں کچھ تردُّد پایا تو اسے مخاطب کرکے فرمایا:

اَقْسَمْتُ یَا نَفْسُ لَتَنْزِلَنَّہْ　　　لَتَنْزِلَنَّہْ اَوْلَتُکْرَھَنَّہ

اِذَاجَلَبَ النَّاسُ وَشَدُّوْا الرَّنَّۃَ　　　مَا لِیْ اَرَاکِ تَکْرَھِیْنَ الْجَنَّہ

لَطَالَمَا قَدْ کُنْتِ مُطْمَئِنَّۃً　　　ھَلْ اَنْتِ اِلَّا نُطْفَۃٌ فِیْ شَنَّہ

ترجمہ: (۱)......اے نفس! میں قسم اُٹھاتا ہوں کہ تجھے میدانِ جنگ میں ضرور جانا پڑے گا چاہے تجھے ناپسند ہو۔

(۲)......جب جنگ میں لوگوں کی آوازیں بلند ہورہی ہیں اور لڑائی شدت اختیار کررہی ہے تو کیا وجہ ہے کہ میں تجھے جنت کو ناپسند کرتے دیکھتا ہوں۔

(۳)......حالانکہ کتنا عرصہ تونے اطمینان سے زندگی گزاری ہے جبکہ حقیقتاً تو ناپاک پانی کا محض ایک قطرہ ہے۔

اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے نفس کو نصیحت کرتے ہوئے مزید فرمایا:

یَا نَفْسُ اِلَّا تَقْتُلِیْ تَمُوْتِیْ　　　ھٰذَا حَمَّامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلَیْتِ

وَمَا تَمَنَّیْتِ وَقَدْ اُعْطِیْتِ　　　اِنْ تَفْعَلِیْ فِعْلَھُمَا ھُدِیْتِ

ترجمہ: (۱)......اے نفس! اگر تو نے (جہاد میں شرکت کرکے) جامِ شہادت نوش نہ کیا تو بھی تجھے مرنا ہی ہے کیونکہ یہ زندگی موت کا حمام ہے جس میں تو داخل ہوچکا ہے۔

(۲)......اور تو نے جو چاہا تجھے وہ دیا گیا۔ اب اگر تو نے ان دونوں (یعنی شہید ہونے والے حضرات زید و جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کی اتباع کی تو ہدایت پا جائے گا۔

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُترے تو ان کے پاس میرے چچازاد بھائی گوشت کا ٹکڑا لائے اور کہا: ''اس سے اپنی پیٹھ سیدھی کرلیجئے (یعنی کھا کر قوّت حاصل کرلیجئے) کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان دنوں شدید حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے گوشت کا وہ ٹکڑا لے کر کھانا شروع کردیا۔ ایسے میں اچانک لوگوں کی طرف سے شور کی آواز سنائی دی تو خود کو مخاطب کرکے فرمایا: ''تو دنیا میں مشغول ہے۔'' پھر وہ ٹکڑا چھوڑ دیا اور تلوار پکڑ کر آگے بڑھ

کرلڑنے لگے حتی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوشہید کردیا گیا۔

غیبوں پرخبردارآقاصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جنگ میں شریک راوی بیان کرتے ہیں کہ اس طرف مسلمان مجاہدین جنگ میں مصروف تھے تو دوسری طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں موجود صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کو جنگ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرما رہے تھے: ''زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے علم اٹھایا، وہ لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔ پھر جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے علم اٹھایا اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔'' پھر حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہوگئے جس کی وجہ سے انصار کے چہروں کا رنگ بدل گیا اور سمجھے کہ شاید اب حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن رَواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کوئی سخت تکلیف پہنچی ہے۔ کچھ دیر بعد حضور نبیِّ غیب دان، حبیبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اب علمِ جہاد عبداللّٰہ بن رَواحہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے ہاتھ آیا ہے۔ وہ دشمنوں سے قتال کررہے ہیں اور بالآخر وہ بھی شہید ہوگئے۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''میں نے جنت میں دیکھا کہ یہ تینوں سونے کے تختوں پر محوِاستراحت ہیں اور عبداللّٰہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا تخت اپنے دونوں رُفقا سے کچھ فاصلے پر ہے۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی کیا وجہ ہے؟'' فرمایا: ''ان کے دونوں رُفقا جامِ شہادت نوش کرچکے تھے جبکہ عبداللّٰہ بن رَواحہ کچھ تردُّد میں تھے۔'' [1]

جنتی خیمہ:

{369}......حضرت سیِّدُنا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحب لَولاک، سیَّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے جنت میں موتیوں کا وہ خیمہ دکھایا گیا جس میں زید، جَعْفَر اور عبداللّٰہ بن رَواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم تخت پر بیٹھے تھے، میں نے زید اور عبداللّٰہ بن رَواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی گردنوں میں کچھ بَل دیکھا جبکہ جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گردن میں کوئی بَل نہ تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ

......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام،مقتل عبد اللّٰہ بن رواحۃ /الرسول یتنبأبماحدث،ص۴۵۹ .

بوقتِ شہادت انہوں نے کچھ اعراض کیا تھا جس کی وجہ سے ان کی گردنوں میں بل آ گیا جبکہ جَعْفَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایسا نہیں کیا تھا اس لئے ان کی گردن بالکل درست رہی۔''

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اس وقت ہوا جب حضرت سَیِّدُنا عبداللّٰہ بن رَوَاحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ اشعار پڑھے:

اَقْسَمْتُ یَا نَفْسُ لَتَنْزِلَنَّہٗ بِطَاعَۃٍ مِّنْکِ اَوْلَتُکْرَھَنَّہ

فَطَالَمَا قَدْ کُنْتِ مُطْمَئِنَّۃً جَعْفَرُ مَا اَطْیَبَ رِیْحُ الْجَنَّۃ

ترجمہ: (۱)......اے نفس! میں قسم اُٹھاتا ہوں کہ تجھے میدانِ جنگ میں ضرور جانا پڑے گا چاہے تجھے پسند ہو یا نہ ہو۔

(۲)......حالانکہ کتنا عرصہ تو نے مطمئن زندگی گزاری ہے، اے جعفر! دیکھ! جنت کی خوشبو کیا ہی عمدہ ہے!۔ [1]

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن نَضْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن نَضْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ثابت قدمی و نصرتِ الٰہی سے قوت و تائید حاصل تھی۔ جنگِ بدر میں کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تھے لیکن جنگِ اُحد میں شرکت فرمائی اور منصب شہادت پر فائز ہوئے اور خوشبوؤں سے معطر و مہکتے رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے اعضاء، راہِ خدا میں قربان کر کے آخرت کی کامیابیاں پائیں۔

اہلِ تصوُّف کے نزدیک ''جنتی ہواؤں کے جھونکوں اور اس کی نعمتوں کا مشتاق رہنے کا نام تصوُّف ہے۔''

مجھے جنت کی خوشبو آ رہی ہے:

{370}......حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن نَضْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ [2] (مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں موجود نہ ہونے کے سبب) جنگِ بدر میں شرکت نہ کر سکے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لائے تو فرمایا: ''مَیں پہلے معرکۂ حق و باطل میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شریک نہیں ہو سکا

[1] ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الجہاد، باب اجر الشہادۃ، الحدیث: ۹۶۲۵، ج۵، ص۱۷۹.

[2] ......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چچا ہیں۔

لیکن اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کفار سے جنگ کا موقع عطا فرمائے گا تو میں اس کے فضل وکرم سے اس کی تلافی کروں گا۔'' پھر اُحد کے دن جب ابتداً مسلمان پیچھے ہٹنے لگے تو حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن نَضر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان مشرکین نے جو کچھ کیا میں اس سے بری ہوں اور مسلمانوں سے جو معاملہ سرزد ہوا اس کی معافی طلب کرتا ہوں۔'' پھر تلوار پکڑی اور کفار کی طرف بڑھ گئے، راستے میں حضرت سیِّدُ نا سعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: ''اے سَعد! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مجھے اُحد کی طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ واہ! جنت کی خوشبو کتنی پاکیزہ ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ نے حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نہیں معلوم کہ اس کے بعد ان پر کیا بیتی۔'' حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: ''جنگ کے بعد ہم نے انہیں تلاش کیا تو شُہَدا میں پایا اور ان کی بہن نے انہیں انگلیوں سے پہچانا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کے جسم پر تلوار، تیر اور نیزے کے 80 سے زائد زخم تھے اور دُشمنوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کا مُثلہ کر دیا تھا (یعنی کان، ناک واعضاء وغیرہ کاٹ دیئے تھے)۔''

حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ (پ ٢١، الاحزاب: ٢٣)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔

تو ہم کہا کرتے تھے کہ ''یہ آیت مبارکہ حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن نَضر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ اور ان کے رُفقا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔''(1)



......السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب السیر، باب من تبرع بالتعرض ......الخ، الحدیث: ١٧٩١٧، ج٩، ص ٧٥.

حضرت سَیِّدُ نا عبداللّٰہ ذوالبِجَادَیْن

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُ ناعبداللّٰہ ذُوالبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ [1] فکرِ آخرت میں مستغرق رہا کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے۔ دنیا سے کِنارہ کَش رہتے۔ اور امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ ناابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بھائی چارہ قائم کرنے والے تھے۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنے پیارے پیارے مبارَک ومقدس ہاتھوں سے انہیں قبر میں اُتارا اور ان کی وفات پر آنسو بہائے۔

سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قبر میں اُتارا:

{371}......حضرت سَیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس حضرت عبداللّٰہ ذُوالبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبر میں رات کے وقت داخل ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے چراغ جلایا گیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اُتارا، نمازِ جنازہ بھی خود ہی پڑھائی اور پھر ان کے حق میں یہ دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم بہت توبہ کرنے والے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے تھے۔'' [2]

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اس سے راضی ہو جا:

{372}......حضرت سَیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غزوۂ تبوک میں حضرت سَیِّدُ ناعبداللّٰہ ذُوالبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[1] ......ذُوالبِجَادَیْن کا معنی ہے، دوچادروں والا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ نے آپ کو بالوں سے بنی ایک چادر دی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کے دو ٹکڑے کئے ایک کی چادر اور دوسرے کا ازار بنایا۔ جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ذُوالبِجَادَیْن کا لقب عطا فرمایا۔ (معرفة الصحابة، باب الذال من باب العين، ج۳، ص۱۳۵)

[2] ......جامع الترمذی، ابواب الجنائز، باب ماجاء فی الدفن باللیل، الحدیث:۱۰۵۷، ص۱۷۵۳.

عَنْہ کی قبر میں دیکھا۔اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُمَا بھی حاضر تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے فرما رہے تھے: ''اپنے بھائی کو میری طرف لاؤ۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں قبلہ کی طرف سے قبر میں اُتارا اور خود باہر تشریف لے آئے اور بقیہ کام امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُمَا کے سپرد فرمایا۔تدفین سے فارغ ہو کر حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبلہ رُو ہو کر ہاتھ بلند کئے اور یہ دعا فرمائی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''یہ رات کا واقعہ ہے اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں یہ خواہش کرتا تھا کہ کاش! ان کی جگہ میں ہوتا اور میں ان سے 15 برس قبل اسلام لایا تھا۔''[1]

کاش! اِن کی جگہ مَیں ہوتا:

{373}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں رحمتِ عالم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا۔آدھی رات کے وقت اُٹھا تو لشکر کے ایک کونے میں آگ کا شعلہ دکھائی دیا، میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہاں پہنچا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُمَا وہاں موجود تھے جبکہ حضرت عبداللّٰہ ذُو الْبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ وفات پا چکے تھے۔ان کے لئے قبر تیار کی گئی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبر کے اندر تشریف لے گئے جبکہ حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُمَا، حضرت عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو قبر میں اتار رہے تھے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے: ''اپنے بھائی کو میری طرف سے اُتارو۔'' پس انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر عمل کیا۔

تدفین سے فراغت کے بعد حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے حق میں ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا فرمائی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود

[1] ......المغنی لابن قدامة، کتاب الجنائز، فصل فأما الدفن لیلا، ج۳، ص۵۰۳.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''کاش! ان کی جگہ میں ہوتا اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رحمت بھرے ہاتھوں سے قبر میں اُتار دیا جاتا۔'' (1)

بعض صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوان کا ذکرِ خیر

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصۡفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''اس طبقہ کے کثیر عارفین، زاہدین وعابدین صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کا ذکر ہم سے رہ گیا ہے جنہوں نے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ اَقدس میں وفات پائی ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی بیان کئے گئے ہیں جیسے حضرت سیِّدُنا زَید بن دَثِنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو اپنے رُفقا سمیت مقامِ ''رَجیع'' پر شہید ہوئے، حضرت سیِّدُنا مُنذِر بن عمرو بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیِّدُنا حَرام بن مِلۡحَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو بِئرِ مَعُوۡنَہ کے مقام پر شہید ہوئے، ان کے احوال بے شمار ہیں، بعض احوال ہم نے اپنی کتاب ''اَلۡمَعۡرِفَۃ'' میں ذکر کئے ہیں یہ حضرات اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی اور وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی تھے اور جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بطورِ آزمائش انہیں دنیاوی شادابی عطا فرمائی تو اس سے ان کا دامن محفوظ رہا اور وہ سلامتی کے ساتھ اپنے پیارے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہو گئے اور (یاد رکھو!) جو ان کے راستے پر چلا اور ان کی سنت کو اپنایا وہ نجات پا گیا۔''

70 قراء صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کی شہادت:

{374}......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ عرب کے تین قبائل رِعۡل، ذَکۡوَان اور عُصَیَّہ کے لوگوں نے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی قوم کے خلاف مدد طلب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار کے اُن 70 صحابہ (رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن) کو مدد کے لئے روانہ فرمایا جو مشہور قراء (یعنی قرآن کے قاری) تھے۔ اور یہ قراء صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن (گزر اوقات کے لئے) دن کو لکڑیاں اکٹھی کرتے اور رات کو نماز میں مشغول رہتے۔ جب یہ سب بِئرِ مَعُوۡنَہ کے مقام پر پہنچے تو لے جانے والوں نے دھوکا دہی اور منافقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان قراء صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن

(1)......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، غزوۃ تبوک فی رجب سنۃ تسع، کتاب رسول اللّٰہ لصاحب أیلۃ، ص۵۱۹.

کوشہید کردیا۔ جب حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کواس واقعہ کی خبر ملی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ماہ تک نمازِ فجر میں ان کے خلاف دعائے قنوت پڑھی۔'' حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ہم ان کے بارے میں یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے: بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اِنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ترجمہ: ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں اس نے راضی کردیا۔ پھر یہ آیت ہم کو بھلا دی گئی (یعنی منسوخ ہوگئی)۔''[1]

ہر روز کفار کے خلاف دُعا:

{375}......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''انصار صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے **70** کا حال یہ تھا کہ جب رات ہوتی تو مدینہ طیبہ میں اپنے مُعَلِّم (یعنی استاذ) کے پاس چلے جاتے اور ساری رات قرآن پاک سیکھنے میں گزار دیتے اور دن میں جو طاقتور تھے وہ لکڑیاں جمع کرتے اور پانی بھر کر لاتے اور صاحبِ حیثیت بکریاں چرا کر گزر بسر کرتے۔ اور صبح ہوتے ہی اپنے محبوب آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حجرۂ مبارکہ کے قریب جمع ہوجایا کرتے۔ پھر جب حضرت سیِّدُنا خُبَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کردیا گیا تو حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا بدلہ لینے کے لئے ان اصحاب کو روانہ فرمایا۔ ان میں میرے ماموں حضرت سیِّدُنا حَرَام بن مِلْحَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تھے۔ جب یہ لوگ ''بَنُوْسُلَیْم'' کے ایک قبیلہ کے پاس پہنچے تو حضرت سیِّدُنا حَرَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لشکر کے امیر سے کہا: ''ہم انہیں یہ بتا دیتے ہیں کہ ہماری تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے تم ہمارا راستہ چھوڑ دو۔'' امیر نے کہا: ''ٹھیک ہے۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا حَرَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس جا کر بات چیت کرنے لگے۔ اچانک ان میں سے ایک شخص نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سامنے سے نیزہ مارا جو جسم سے پار ہوگیا، جب حضرت سیِّدُنا حَرَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیٹ میں نیزے کی تکلیف محسوس کی تو فرمایا: ''ربِّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا۔'' اس کے بعد بَنُوْسُلَیْم کے قبیلے نے اسلامی لشکر کو گھیر کر شہید کردیا یہاں تک کہ کوئی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سَرِیَّہ[2] پر سب سے زیادہ

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع ......الخ، الحدیث: ۴۰۹۰، ص ۳۳۵.

[2] ......شارحِ بخاری، نائبِ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ''اصحاب......

دُکھ کا اظہار فرمایا اور میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر روز نمازِ فجر میں ہاتھ اُٹھا کر کفار کے خلاف دعا کرتے تھے [1]۔"[2]

حضرت سَیِّدُنَا عَبۡدُاللّٰہ بن مَسۡعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ

حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار مہاجرین کے اس طبقہ میں ہوتا ہے جنہوں نے ہجرت کرنے میں پہل کی۔ اوران بزرگوں میں بھی شامل ہیں جو عبادت گزار مشہور ہیں۔ قرآن پاک پڑھنے، پڑھانے والے، خداداد صلاح وخیر کے مالک تھے۔ صاحبِ فہم عالم، رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صاحبِ اسرار (یعنی رازدار) اور صاحبِ سواد (یعنی تکیہ اٹھانے والے) تھے، (نیکیوں میں) جلدی کرنے والے، آگے بڑھنے والے، رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے زیادہ قرب رکھنے والے اور تمام صحابہ میں امتیازی شان کے مالک تھے۔ حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق ومشیرِ خاص اور ذکی وہونہار پہرہ دار تھے۔ محبت خداوندی سے سرشار، مشاہدۂ حق کے طلبگار، وعدوں کے پاسدار اور مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات تھے۔"

اہلِ تصوُّف کے نزدیک "مشاہدۂ حق کا غلبہ رہنے اور وعدوں اور حدود کی حفاظت کرنے کا نام تصوُّف ہے۔"

---

1 ......سِیَر نے اس لشکر کو جس میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس شریک ہوئے غَزْوَہ کہا اور جس میں خود شریک نہ ہوئے کسی صحابی کو امیرِ لشکر بنا کر بھیجا اسے سَرِیَّہ اور بَعْث کہا۔" (نزهة القاری، کتاب المغازی، ج٤، ص٧٣٥)

...... صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۴، ص۶۵۷ پر نقل فرماتے ہیں: "وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ ہاں! اگر حادثۂ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع کے قبل قنوت نہ پڑھے۔"

(الفتاوی الرضویه، ج٧، ص٤٩٠ ـ الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج٢، ص٥٤١)

مدنی مشورہ: اس مسئلہ کی روشن تحقیق مجددِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے رسالہ "اِجْتِنَابُ الْعُمَّال عَنْ فَتَاوٰی الْجُھَّال" (فتاویٰ رضویہ (مخرَّجه)، ج۷، ص۴۸۷) اور صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے رسالہ "اَلتَّحۡقِیۡقُ الۡکَامِل فِیۡ حُکۡمِ قُنُوۡتِ النَّوَازِل" (فتاویٰ امجدیہ، باب الوتر والنوافل، ج۱، ص۲۰۳) پر ملاحظہ فرمائیے۔ (علمیه)

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٣٦٠٦، ج٤، ص٥١.

ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح تلاوت کیا کرو:

{376}......حضرت سیِّدُنا عَلْقَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس اس شخص کی شکایت لے کر آیا ہوں جو زبانی اپنی یادداشت سے مصاحف لکھتا ہے۔'' یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جلال میں آ گئے اور فرمانے لگے: ''تم پر افسوس ہے! غور کرو، تم کیا کہہ رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حق بیان کر رہا ہوں۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ''وہ کون ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''وہ عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے زیادہ اس کام کا حق دار اب مسلمانوں میں کوئی نہیں۔ مَیں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ مسلمانوں کے کسی کام کے سلسلے میں ہمیں کافی رات ہو گئی (فراغت کے بعد) ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں بائیں چلتے ہوئے وہاں سے نکلے۔ جب ہم مسجد کے قریب پہنچے تو وہاں ایک شخص قرآنِ مجید کی تلاوت کر رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی تلاوت سننے کے لئے ٹھہر گئے۔ میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی تلاوت سننے کے لئے رُک گئے؟'' حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے ہاتھ مبارک سے خاموش رہنے کا اِشارہ فرمایا۔ پھر اس شخص نے قراءت کی، رکوع وسجدہ کیا اور بیٹھ کر دعا واستغفار میں مشغول ہو گیا۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سوال کر تجھے دیا جائے گا۔'' پھر فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ اُس طرح قرآنِ مجید کی تلاوت کرے جس طرح نازل ہوا ہے تو وہ عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی طرح تلاوت کرے۔''

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں جب مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا تب مجھے اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پتا چلا کہ وہ شخص حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ صبح جب میں انہیں یہ خوشخبری سنانے گیا تو وہ کہنے لگے کہ ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پہلے مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ بشارت سنا گئے ہیں۔'' اس پر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ، نیکی میں ہمیشہ مجھ پر سبقت لے جاتے ہیں۔''[1]

رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے 70 سورتیں یاد کیں:

{377}......حضرت سیِّدُ نا ابو خُمَیر بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''مَیں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرآنِ مجید کی 70 سورتیں یاد کیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت زَید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کم سن بچے تھے اور میں نے حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے جو سنا ہے اُسے دہراتا رہتا ہوں۔''[2]

{378}......حضرت سیِّدُ نا ابو سَعد اَزْدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں نے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدّس زبان سے 70 سورتیں یاد کی تھیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ حضرت زَید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ابھی اسلام سے مشرَّف نہیں ہوئے تھے اور وہ بچوں کے ساتھ کھیلا کرتے اور ان کے بالوں میں گرہیں لگی ہوتی تھیں۔''[3]

{379}......حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ابھی کم سن بچا تھا اور مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں عُقْبَہ بن ابی مُعَیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دن حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ میرے پاس

---

[1] ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عمر بن الخطاب، الحدیث: ١٧٥، ج١، ص٦٤۔

المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٤٢٠، ج٩، ص٦٩.

[2] ......مسند ابی داود الطیالسی، ما اسند عبد اللّٰہ بن مسعود، الحدیث: ٤٠٥، ص٥٤.

[3] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٤٣٩، ج٩، ص٧٥، "الغلمان" بدله "الصبیان".

تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''اے لڑکے! تمہارے پاس دودھ ہو تو ہمیں پلاؤ۔'' میں نے عرض کی: ''یہ بکریاں تو میرے پاس کسی کی امانت ہیں اس لئے میں ایسا نہیں کرسکتا۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی کم سن بکری ہے جس سے نَر نے جفتی نہ کی ہو؟'' میں نے خدمت بابرکت میں حاضر کردی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اسے پکڑا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا پڑھ کر اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اس کے تھنوں کو مَس فرمایا تو وہ دودھ سے بھر گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ دوہا۔ خود بھی نوش فرمایا اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی پلایا۔ پھر تھنوں سے فرمایا: ''اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ۔'' یہ حکم پاتے ہی تھن پہلی حالت پر لوٹ آئے۔ (یہ دیکھ کر) میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے بھی اس پاکیزہ کلام سے کچھ سکھا دیجئے۔'' ارشاد فرمایا: ''تم خداداد صلاح وخیر کے مالک ہو۔'' فرماتے ہیں: ''مَیں نے بعد میں حضور، سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مُقدَّس سے **70** سورتیں حفظ کیں جن میں مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔''[1]

{380}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''لوگوں پر تعجب ہے کہ وہ میری قراءت چھوڑ کر حضرت زَید بن ثابِت (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی قراءت کے مطابق تلاوت کرنے لگے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے **70** سورتیں یاد کی ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ حضرت زَید بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ابھی بچے تھے اور بال لٹکائے مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی گلیوں میں گھوما کرتے تھے اور بالوں میں گانٹھیں لگی ہوتی تھیں۔''[2]



[1]......مسند ابی داؤد الطیالسی، ماأسند عبد اللّٰہ بن مسعود، الحدیث: ٣٥٣، ص ٤٧.

[2]......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٤٤٠، ج٩، ص٧٥، بدون: یجیٔ ویذھب بالمدینۃ.

سَیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خصوصیات

گھر میں داخلے کی خصوصی اجازت:

{381}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''تجھے پردہ اٹھا کر گھر میں آنے جانے اور میری باتیں سننے کی اجازت ہے جب تک کہ میں تجھے اس سے منع نہ کردوں۔''[1]

تکیہ و مسواک والے:

{382}......حضرت سیِّدُنا عَلْقَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ملکِ شام گیا اور حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مجلس میں جا کر بیٹھ گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''کہاں سے آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''کوفہ سے۔'' فرمایا: ''کیا تمہارے درمیان صَاحِبُ الْوِسَادَۃ وَالسِّوَاک (یعنی تکیہ اور مسواک والے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نہیں ہیں؟''[2]

{383}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن شداد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شمعِ رسالت، مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ مبارک، مسواک اور نعلین شریفین اُٹھایا کرتے تھے۔''[3]

اسلام قبول کرنے میں سبقت:

{384}......حضرت سیِّدُنا قاسم بن عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا

---

[1] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ماذکر فی عبداللّٰہ بن مسعود، الحدیث: ١، ج٧، ص ٥٢٠، بتغیرٍ.

[2] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی الدرداء، الحدیث: ٢٧٦١٩، ج١٠، ص ٤٣١.

[3] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٤٥١، ج٩، ص ٧٧.

عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں چھٹے نمبر پر اسلام لایا اور اس وقت سوائے ہم چند افراد کے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا۔''(1)

مقربِ بارگاہِ الٰہی:

{385}......حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی موجودگی میں حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے جنہیں حفظِ قرآن کریم کی سعادت ملی ان میں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں جو بروزِ قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقربین و برگزیدہ بندوں میں ہوں گے۔''(2)

{386}......حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ مقرب بندے ہوں گے۔''(3)

اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی:

{387}......حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ ''ہمیں کسی ایسے شخص کے بارے میں بتائیں جو ہدایت وسنت میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہو تا کہ ہم اس کی صحبت کو لازم کرلیں۔'' تو حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے زیادہ ہدایت وسنت کی اتباع کرنے والے کسی شخص کو نہیں جانتا کیونکہ حفاظ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بروزِ قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ مقرب بندے ہوں گے۔''(4)

---

(1)......المصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب التأریخ، باب کتاب التأریخ، الحدیث:۲۴، ج۸، ص۴۳.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۴۸۸، ج۹، ص۸۸.

(3)......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۴۸۱، ص۸۸.

(4)......مسند ابی داود الطیالسی، احادیث حذیفۃ بن الیمان، الحدیث:۴۲۶، ص۵۷.

{388 }......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے،فرماتے ہیں: میں پیلو کے درخت سے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے مسواک توڑا کرتا تھا۔ایک مرتبہ تیز ہوا کی وجہ سے میری پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ گیا اور لوگ میری کمزور و پتلی پنڈلیاں دیکھ کر ہنسنے لگے۔حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہنسنے کی وجہ دریافت فرمائی ؟ تو لوگوں نے عرض کی:''ان کی کمزور و پتلی پنڈلیاں دیکھ کر ہمیں ہنسی آ گئی۔''تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ میزان میں اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہیں۔''(1)

قبولیتِ دُعا کی بشارت:

{389 }......حضرت سیِّدُ نا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں:''میں نے حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنا وہ اپنے والد حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ رات میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے پاس سے حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ،امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گزر ہوا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:''مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔''حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:''(یہ سن کر) میں حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف گیا (اور انہیں یہ خوشخبری سنائی) تو انہوں نے کہا:''میری ایک دُعا ہے جسے میں ضرور مانگوں گا اور وہ یہ ہے:اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا لَا یَبِیْدُ وَنَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَقُرَّۃَ عَیْنٍ لَا تَنْقَطِعُ،وَمُرَافَقَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی جَنَّۃِ الْخُلْد (راوی کو اس میں شک ہے کہ'' لَا یَبِیْدُ'' کہا تھا یا'' لَا تَبِیْدُ'') یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایمانِ کامل اور اَزلی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور جنّت الفردوس میں حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس مانگتا ہوں۔''(2)

---

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:٨٤٥٢،ج٩،ص٧٨۔

مسندابی داود الطیالسی،ماسند عبد اللہ بن مسعود،الحدیث:٣٥٥،ص٤٧.

(2)......مسند ابی داود الطیالسی،ماسند عبد اللہ بن مسعود،الحدیث:٣٤٠،ص٤٥۔

المسند للامام احمد بن حنبل، مسندعبد اللہ بن مسعود،الحدیث:٤٣٤٠، ج٢،ص١٧٣،"لا یبید" بدلہ"لا یرتد".

{390}......حضرت سیِّدُ ناعَوْن بن عبداللہ بن عُتْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دُعا مانگ رہے تھے کہ حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس سے گزرے، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی ساتھ تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی دُعا سنی تو فرمایا: ''یہ کون دُعا مانگ رہا ہے؟ مانگے، اسے دیا جائے گا۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس گئے اور فرمایا: ''جو دُعا تم ابھی مانگ رہے تھے، مجھے بتاؤ!'' تو حضرت سیِّدُ ناعبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و بزرگی بیان کی پھر یہ دعا کی:

لَااِلٰـہَ اِلَّااَنْتَ وَعْـدُکَ حَـقٌّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ، اَلْجَنَّۃُ حَقٌّ، وَالنَّارُحَقٌّ، وَرُسُلُکَ حَقٌّ، وَکِتَابُکَ حَقٌّ، وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَقٌّ یعنی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیری ملاقات حق ہے۔ جنت و دوزخ حق ہے۔ تیرے رسول سچے، تیری کتاب سچی اور تیرے انبیاء برحق ہیں اور حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی سچے ہیں۔''[1]

{392}......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیّد عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے عہد کو لازم پکڑ لو۔''[2]

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے 14 رُفقا:

{393}......امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی کو 7، 7 باوفا رفیق و وزیر عطا ہوئے، جبکہ مجھے 14 عطا فرمائے گئے ہیں: امیر حمزہ، جَعْفَر، علی، حسن، حسین، ابوبکر، عمر، عبداللہ بن مسعود، ابوذَر، مقداد، حُذَیفہ، عَمَّار، سلمان اور بلال۔''

حضرت سیِّدُ نا مسیّب بن نَجِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٤١٨/٨٤١٩، ج٩، ص٦٨.

[2] ......جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب عبد اللّٰہ بن مسعود، الحدیث: ٣٨٠٥، ص٢٠٤٣.

وَجْهَهُ الْكَرِيم سے اسی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔اور ان کی روایت میں ''رُفَقا'' یا ''رُقَباء'' کالفظ ہے۔''[1]

{394}......حضرت سیِّدُ نا ابو الْاَحْوَص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو میں حضرتِ سیِّدُ نا ابو موسیٰ اور حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: ''کیا تمہارے خیال میں حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے جیسا کوئی شخص چھوڑا ہے؟'' دوسرے نے کہا: ''اگر ایسی بات ہے تو سنو! جب ہمیں بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضری سے روک دیا جاتا تو انہیں حاضری کی اجازت ہوتی تھی اور جب ہم غائب ہوتے تو یہ بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوتے تھے۔''[2]

{395}......حضرت سیِّدُ نا زید بن وَہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُ نا حُذَیفہ اور حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: ''کیا آپ نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فلاں فلاں حدیث سنی ہے؟'' دوسرے نے نفی میں جواب دیتے ہوئے پوچھا: ''کیا آپ نے سنی ہے؟'' تو پہلے نے کہا: ''میں نے تو نہیں سنی، البتہ اس گھر والے کا دعویٰ ہے کہ اس نے وہ حدیث سنی ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا ابو موسی اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''تو ان کی بات سچ ہے۔ کیونکہ جب ہمیں بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضری سے روک دیا جاتا تھا تو اس وقت بھی انہیں داخلے کی اجازت ہوتی تھی اور جب ہم غائب ہوتے تو یہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔'' حضرت سیِّدُ نا اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اس (گھر والے) سے حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مراد ہیں۔''[3]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا علمی مقام:

{396}......حضرت سیِّدُ نا زید بن وَہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا

[1] ......جامع الترمذی، ابواب المناقب ،باب اَن الحسن والحسین......الخ، الحدیث:٣٧٨٥،ص٢٠٤١.

[2] ......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ،باب من فضائل عبداللّٰه بن مسعود وامه،الحدیث:٦٣٢٩، ص١١١٠.

[3] ......المعجم الکبیر، الحدیث:٨٤٩٢،ج٩،ص٨٩.

عمرفاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف فرما تھے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی وہاں آ گئے انہیں دیکھ کر امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ کیسا کامل فقیہ ہے۔'' (1)

{397}......حضرت سیِّدُ نا ابو عَطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے فرمایا: ''جب تک سیّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی و متبحر عالم یعنی حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے درمیان موجود ہیں ہم سے کوئی مسئلہ دریافت نہ کیا کرو۔'' (2)

{398}......حضرت سیِّدُ نا عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تک یہ متبحر عالم یعنی حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تمہارے درمیان موجود ہوں مجھ سے کوئی مسئلہ دریافت نہ کیا کرو۔'' (3)

{399}......حضرت سیِّدُ نا ابو بَخْتَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں پوچھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم کس صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں پوچھتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''ہمیں حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بتائیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وہ قرآن وسنت کے عالم ہیں اور علم میں وہی کافی ہیں۔'' (4)

{400}......حضرت سیِّدُ نا ابو بَخْتَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''انہوں نے قرآنِ مجید کی تلاوت کی اور اس میں اس قدر غور وفکر کیا کہ یہ انہیں کفایت کر گیا۔'' (5)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ ،کتاب الفضائل ،باب ما ذکرفی عبد اللّٰہ بن مسعود، الحدیث:۱۲،ج۷، ص ۵۲۱، بتغیرٍ.

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۴۹۹/۸۵۰۰،ج۹،ص ۹۱۔۹۲.

3 ......صحیح البخاری،کتاب الفرائض،باب میراث ابنۃ ابن مع ابنۃ، الحدیث: ۶۷۳۶،ص۵۶۳۔
المسند للامام احمد بن حنبل ،مسند عبد اللّٰہ بن مسعود،الحدیث:۴۴۲۰،ج۲، ص۱۹۲.

4 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد،مشایخ شتی ،ج۲،ص۲۶۳.

5 ......تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، الرقم۳۵۷۳عبد اللّٰہ بن مسعود ،ج۳۳، ص۱۴۳،"وقف"بدلہ"قام".

اِرشاداتِ ابنِ مسعود:

حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ارشادات جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ان حالات پر مشتمل ہیں جن کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آفات سے محفوظ رہے اور اوقات میں برکات حاصل ہوئیں۔''

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں کہ''منازل کی درستی کے لئے معاملہ کو صحیح رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔''

حافظِ قرآن کو کیسا ہونا چاہیے؟

{401}......حضرت سیِّدُ نامُسَیَّب بن رَافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''حافظِ قرآن کو چاہیے کہ جب لوگ سورہے ہوں تو وہ اپنی رات کی حفاظت کرے (کہ اس میں جاگ کر قرآن مجید کی تلاوت اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرے ہرگز اسے غفلت میں نہ گزارے)۔ جب لوگ کھا پی رہے ہوں تو وہ اپنے دن کا خیال (یعنی روزہ) رکھے۔ جب لوگ خوش ہو رہے ہوں تو وہ اپنے غم کو یاد کرے (یعنی فکرِ آخرت کرے)۔ جب لوگ ہنس رہے ہوں تو وہ آنسو بہائے۔ جب لوگ باہم مل جل رہے ہوں تو وہ خاموش رہے اور جب لوگ تکبر کا شکار ہوں تو وہ خشوع وخضوع اختیار کرے۔ نیز حافظِ قرآن کو چاہیے کہ وہ رونے والا، غمزدہ، حکمت و بردباری، علم واطمینان والا ہو۔ اور اسے چاہیے کہ وہ خشک رو، غافل، شور مچانے والا، چیخ وپکار کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی سخت مزاج ہو۔''[1]

{402}......حضرت سیِّدُ نایحییٰ بن وَثاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''مجھے فارغ شخص ناپسند ہے کہ جو نہ تو دُنیا کے کسی کام میں مصروف ہو اور نہ ہی آخرت کے کسی عمل میں مشغول ہو۔''[2]

{403}......حضرت سیِّدُ نامُسَیَّب بن رَافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''مجھے ایسے شخص سے سخت نفرت ہے، جو نہ تو دنیا کے کسی کام میں مگن ہو اور نہ ہی اسے آخرت

......الزھد للامام احمد بن حنبل، فی فضل ابی ھریرة، الحدیث:۸۹۲، ص۱۸۳۔

المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب ما قالوا فی......الخ، الحدیث: ۶۳، ج۸، ص۳۰۵.

......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۵۳۸، ج۹، ص۱۰۲.

کی کچھ فکر ہو۔'' (1)

{404}......حضرت سیِّدُ ناخَیْثَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ جِیْفَۃَ لَیْلٍ قُطْرُبَ نَھَارٍ یعنی: میں تم میں سے کسی کو ہرگز ایسے شخص کی طرح نہ پاؤں جو رات بھر بے جان لاشے کی طرح پڑا رہتا اور دِن بھر دنیا کمانے کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے (جبکہ اسے آخرت کی بالکل فکر نہیں ہوتی)۔'' (2)

حضرت سیِّدُ ناابنِ عُیَیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ ''قُطْرُب سے مراد وہ شخص ہے جو اِدھر اُدھر بیٹھ کر اپنا وقت برباد کرتا ہے۔''

{405}......حضرت سیِّدُ نامُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تک تم نماز میں مشغول رہتے ہو تو گویا ایسے ہو جیسے بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہو اور جو بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے اس کے لئے دروازہ کھول ہی دیا جاتا ہے۔'' (3)

جب ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' سنو!

{406}......حضرت سیِّدُ نامَعْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جہاں تک ہو سکے باوضو رہا کرو اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان: ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' (اے ایمان والو!) سنو تو اپنے کانوں کو اس کی طرف لگا دو کیونکہ اس میں کسی بھلائی کا حکم یا کسی برائی سے ممانعت ہوتی ہے۔'' (4)

شیطان کو بھگانے کا قرآنی نسخہ:

{407}......حضرت سیِّدُ ناابُوالْاَحْوَص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک قرآنِ پاک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ضیافت ہے لہٰذا اپنی طاقت کے مطابق اس کی

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ ، کتاب الزھد ، کلام ابن مسعود ، الحدیث:٤٧، ج٨، ص١٦٤.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث:٨٧٦٣، ج٩، ص١٥٢.

(3)......المصنف لابن ابی شیبۃ ، کتاب التطوع والامامۃ ، باب الرکوع......الخ، الحدیث:١٠، ج٢، ص٣٦٠، مفھومًا.

(4)......الزھد للامام احمد بن حنبل ، فی فضل ابی ھریرۃ ، الحدیث:٨٦٦، ص١٨٠.

ضیافت قبول کرو (یعنی جس قدر ہو سکے اسے سیکھو کیونکہ) جس گھر میں اس کی تلاوت نہیں ہوتی اس میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی اور جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔" (1)

{408}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "دل برتنوں کی طرح ہیں۔ لہٰذا انہیں قرآنِ پاک کے علاوہ کسی اور چیز سے نہ بھرو۔" (2)

{409}......حضرت سیِّدُنا عَوْن بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "علم کثرتِ روایت سے نہیں بلکہ خشیّت الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔" (3)

{410}......حضرت سیِّدُنا عَلْقَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اے لوگو! علم سیکھو پھر اس پر عمل کرو۔" (4)

عالم اور جاہل دونوں کے لیے ہلاکت:

{411}......حضرت سیِّدُنا عدی بن عدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے علم حاصل نہیں کیا اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو وہ ضرور حاصل کرتا اور اس کے لئے بھی ہلاکت ہے جس نے علم تو حاصل کیا مگر اس پر عمل نہ کیا۔" یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سات مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (5)

{412}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عُکَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس مسجد میں دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے اور فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس طرح تنہا حاضر ہوگا جس طرح تم چودہویں رات میں چاند کے ساتھ تنہا ہوتے

(1) ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب فضائل القرآن ، باب تعليم القرآن وفضله ، الحديث:٦٠١٨، ج٣، ص٢٢٥ .

(2) ......المصنف لابن ابی شيبة ، کتاب الزهد ، کلام ابن مسعود ، الحديث:٣٦، ج٨، ص١٦٢ .

(3) ......الزهد للامام احمد بن حنبل ، فی فضل ابی هريرة ، الحديث:٨٦٧، ص١٨٠ .

(4) ......المصنف لابن ابی شيبة، کتاب الزهد، کلام ابن مسعود، الحديث:٣٢، ج٨، ص١٦١، "العلم" بدله "تعلموا".

(5) ......الزهد للامام احمد بن حنبل ، فی فضل ابی هريرة ، الحديث:٨٦٨، ص١٨٠ .

ہو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اے ابنِ آدم! تجھے کس چیز نے مجھ سے فریب میں رکھا؟ اے ابنِ آدم! تو نے مرسلین (عَلَیْهِمُ السَّلَام) کی پیروی کیوں نہ کی؟ اے ابنِ آدم! تو نے اپنے علم پر عمل کیوں نہ کیا؟'' [1]

عصیان سے نسیان:

{413}......حضرت سیِّدُ نا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں کہ آدمی جو علم حاصل کرتا ہے نافرمانی اسے بھلا دیتی ہے۔'' [2]

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہل وعیال کے معاملے میں دنیا کی فضولیات سے دُور رہتے ۔ اپنے آپ پر، اپنے دل کے حالات اور اس پر وارِد ہونے والے خطرات پر روتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمت ایمان کی دولت کی وجہ سے اس کی رحمت پر اُمید رکھتے تھے۔''

اصحابِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''خوف و امید کے ساتھ نفس کو نجات پر اُبھارنے کا نام تصوُّف ہے۔''

مسلمان کے لئے تحفہ:

{414}......حضرت سیِّدُ نا اَبو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دنیا کا خالص حصہ چلا گیا اور گدلا حصہ بچ گیا۔ پس اب موت ہر مسلمان کے لئے تحفہ ہے۔'' [3]

{415}......حضرت سیِّدُ نا اَبو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دنیا پہاڑ کے سائے میں واقع تالاب کی مانند ہے جس کا صاف حصہ تو ختم ہو گیا لیکن گدلا حصہ باقی رہ گیا۔'' [4]

{416}......حضرت سیِّدُ نا قَیس بن حَبْتَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ

---

1 ......المعجم الکبیر ،الحدیث: ٨٨٩٩، ج٩، ص١٨٢.

2 ......الزھدللامام احمد بن حنبل،فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث: ٨٥٣، ص١٧٨.

3 ......المصنف لابن ابی شیبۃ ،کتاب الزھد ،کلام ابن مسعود ،الحدیث:١، ج٨، ص١٥٨.

4 ......المصنف لابن ابی شیبۃ ،کتاب الزھد ، کلام ابن مسعود ،الحدیث:٢، ج٨، ص١٥٨،بدون:إنما.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دو ناپسندیدہ چیزیں موت اور تنگدستی کتنی عمدہ ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دو چیزوں میں سے ایک تو ضرور ہے مالداری یا ناداری اور مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ ان میں سے کسی کے ذریعے بھی آزمایا جاؤں کیونکہ اگر مالداری عطا ہوئی تو اس سے لوگوں پر مہربانی کروں گا اور اگر تنگدستی عطا ہوئی تو صبر کروں گا۔'' (1)

حلاوتِ ایمان سے محرومی کے اَسباب:

{417}......حضرت سیِّدُنا عَوْن بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتا جب تک اِیمان کی بلندی کو نہ پالے اور ایمان کی بلندی کو پانے میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک فقر کو دولت سے بہتر اور عاجزی وانکساری کو عزت وشرافت سے اچھا خیال نہ کرے نیز جب تک تعریف کرنے والے اور مذمت کرنے والے کو یکساں حیثیت نہ دے۔'' (2)

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رُفقا نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس فرمان ذیشان کی وضاحت یوں فرمائی کہ ''آدمی ایمان کی حلاوت ورفعت اس وقت پاسکتا ہے جب اسے حلال پر گزارا کرتے ہوئے غریبی وناداری کو گوارا کرنا حرام اختیار کرکے مالداری حاصل ہوجانے سے زیادہ پسند ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وفرمانبرداری والی عاجزی وانکساری اس کی نافرمانی والی عزت وشہرت سے زیادہ پسند ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات وصفات میں اس طرح فنا ہوجائے کہ اس کی نظر میں تعریف کرنے والا اور برائی ومذمت کرنے والا دونوں برابر ہوں۔''

{418}......حضرت سیِّدُنا مُغِیْرَہ بن سَعْد بن اَخْرَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! جو شخص اسلام کی حالت میں صبح وشام کرتا ہے اسے دنیاوی رنج وغم نقصان نہیں دیتے (بلکہ وہ اس پر صبر کرکے اجر پاتا ہے)۔'' (3)

---

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث:۸۴۷، ص۱۷۸.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث:۸۶۳، ص۱۸۰.

(3)......الزھد للامام احمد بن حنبل، فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث:۸۷۶، ص۱۸۱.

{419}......حضرت سیِّدُ نا حارِث بن سُوَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کوئی صبح ایسی نہ ہوئی کہ عبد اللّٰہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی اولاد کے پاس کوئی ایسی چیز ہوتی جس سے انہیں امید ہو کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں خیر و بھلائی عطا فرمائے یا ان سے کسی برائی کو دور فرمائے مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ عبد اللّٰہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔'' [1]

حساب و کتاب کا خوف:

{420}......حضرت سیِّدُ نا عامر بن مَسْرُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قریب کسی نے کہا: ''میں نہیں چاہتا کہ اصحابِ یمین [2] سے ہو جاؤں بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ

[1]......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام ابن مسعود، الحدیث:١٨، ج٨، ص١٦٠.

[2]......اصحابِ یمین اہلِ جنت کا ایک گروہ ہے جس کا ذکر قرآنِ پاک میں **سورۂ واقعہ** کے اندر ہے، اس کا ترجمہ **کنز الایمان** سے پیش کیا جاتا ہے: ''اور دہنی طرف والے (یعنی جن کے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے) کیسے دہنی طرف والے (یہ ان کی تعظیم شان کے لئے فرمایا کہ وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنت میں داخل ہوں گے) بے کانٹوں کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں اور بلند بچھونوں میں۔ بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اُٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں، اپنے شوہروں پر پیاریاں، انہیں پیار دلاتیاں، ایک عمر والیاں دہنی طرف والوں کے لئے۔'' اسی طرح مقربین بھی اہلِ جنت کا ایک گروہ ہے جس کا تذکرہ بھی **سورۂ واقعہ** میں ملتا ہے۔ اس کا بھی ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ **ترجمۂ کنز الایمان:** ''اور جو سبقت لے گئے (نیکیوں میں) وہ تو سبقت ہی لے گئے (دخولِ جنت میں) وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں، اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے۔ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ان کے گرد لئے پھریں گے (آدابِ خدمت کے ساتھ) ہمیشہ رہنے والے لڑکے (جو نہ مریں، نہ بوڑھے ہوں، نہ ان میں تغیر آئے۔ یہ اللّٰہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کی خدمت کے لئے جنت میں پیدا فرمائے) کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو اور نہ ہوش میں فرق آئے (بخلاف شرابِ دنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مختل ہو جاتے ہیں) اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں (ان کے لئے ہوں گی) جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی، صلہ ان کے اعمال کا، اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بے کار بات، نہ گنہگاری۔ ہاں! یہ کہنا ہوگا سلام سلام۔'' (ہلالین بریکٹس (brackets) میں لکھی ہوئی عبارات تفسیر **خزائن العرفان از** مفسِّرِ قرآن، صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی** عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْهَادِی سے لی گئی ہیں) (کنز الایمان مع خزائن العرفان، پ٢٧، الواقعة: ١٠ تا ٣٨) **ممکن ہے** اس روایت میں اصحابِ یمین و اصحابِ مقربین سے یہی دو جنّتی گروہ مراد ہوں کہ کسی نے اصحابِ یمین میں سے ہونے پر مقربین میں سے ہونے کو ترجیح دی جبکہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی......

مقربینِ بارگاہِ خداوندی میں سے کہلاؤں۔'' راوی کہتے ہیں: یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لیکن یہاں تو ایک ایسا شخص ہے جو یہ تمنا کرتا ہے کہ ''جب وہ مرجائے تو اسے دوبارہ نہ اٹھایا جائے۔'' یہاں ''شخص'' سے انہوں نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ [1]

خوفِ خدا کی ایک جھلک:

{421}......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر مجھے جنت ودوزخ کے درمیان کھڑا کر کے دونوں میں سے ایک میں جانے یا مٹی ہوجانے کا اختیار دیا جائے تو میں مٹی ہوجانا پسند کروں گا۔'' [2]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا زُہد:

{422}......حضرت سیِّدُنا حارِث بن سُوَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تم میری حقیقت واصلیت کو پہچان لو تو میرے سر پر مٹی ڈالنے لگو۔'' [3]

{423}......حضرت سیِّدُنا اَبُو الْاَحْوَص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس دیناروں کی طرح خوبصورت تین صاحبزادے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم ان کی طرف دیکھنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس بات کو بھانپ گئے اور فرمانے لگے: ''شاید! تم انہیں دیکھ کر مجھ پر رشک کر رہے ہو؟'' ہم نے کہا: ''آدمی پر ایسوں ہی کی وجہ سے رشک کیا جاتا ہے۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چھت کی طرف سر اٹھایا تو وہاں ابابیل پرندے نے انڈے دے رکھے تھے، انہیں ملاحظہ کیا پھر فرمایا: ''انہیں (یعنی اپنے بیٹوں کو) قبروں میں دفن کر کے مٹی سے ہاتھ جھاڑ لینا مجھے اس پرندے کے

...... عَنْہ کے خوفِ خدا کا عالم یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مرنے کے بعد مٹی ہوجانے اور حسابِ آخرت کے خوف سے دوبارہ نہ اٹھائے جانے کی تمنا کر رہے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی اپنا خوف عطا فرمائے۔

(امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) (علمیہ)

[1] ......الزهد للامام احمد بن حنبل ،فى فضل ابى هريرة ،الحديث:٨٦٩،ص ١٨٠، مفهومًا.

[2] ......المعجم الكبير، الحديث:٨٥٣٥،ج٩،ص١٠٢.

[3] ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة ،باب كان عبد الله يخطب......الخ، الحديث:٥٤٣٣،ج٤،ص٣٧٥،بتغيرٍ.

انڈوں کے نیچے گر کر ٹوٹ جانے سے زیادہ پسند ہے۔'' [1]

{424}......حضرت سَیِّدُ نا ابوعثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں کوفہ میں حضرت سَیِّدُ نا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا، ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر میں چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ نیچے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دو خوبصورت وصاحبِ حیثیت بیویاں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان دونوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خوبصورت اولاد بھی تھی۔ اچانک ایک چڑیا نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سر پر بیٹ کر دی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے ہاتھ سے صاف کر کے فرمایا: ''عبد اللہ کے اہل و عیال کا مر جانا اور میرا اس دنیا سے چلا جانا مجھے اس چڑیا کی موت سے زیادہ پسند ہے۔'' [2]

سفرِ آخرت کی تیاری کا درس:

{425}......حضرت سَیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن حَجِیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُ نا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب لوگوں کے پاس بیٹھتے تو فرماتے: ''اے لوگو! شب و روز گزرنے کے ساتھ ساتھ تمہاری عمریں بھی کم ہوتی جا رہی ہیں۔ تمہارے اعمال لکھے جا رہے ہیں۔ موت اچانک آئے گی۔ پس جو نیکی کی فصل بوئے گا جلد ہی اسے شوق سے کاٹے گا اور جو برائی کی کھیتی بوئے گا اسے ندامت کے ساتھ کاٹنا پڑے گا۔ ہر ایک اپنی ہی اُگائی ہوئی کھیتی کاٹے گا۔ سستی و کاہلی کرنے والا اپنے عمل کے ذریعے آگے کبھی نہیں بڑھ پائے گا اور حرص و لالچ میں مبتلا صرف اپنا مقدر ہی حاصل کر پائے گا۔ جسے بھی بھلائی کی توفیق ملی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے اور جسے برائی سے بچایا گیا تو وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے کرم سے ہے۔ متقی و پرہیز گار عام لوگوں کے سردار اور فقہا، رہنما ہیں۔ ان کی صحبت اختیار کرنا نیکیوں میں اضافے کا سبب ہے۔'' [3]

{426}......حضرت سَیِّدُ نا ضَحّاک بن مُزَاحِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک مہمان ہے اور مہمان ہمیشہ نہیں رہتا اسے رخصت ہونا پڑتا ہے

---

[1] ......الزهد لابن المبارك ،باب فی أخبار ابو ريحانة وغيره،الحديث: ٨٨٠،ص٣٠٧،بتغيرٍ.

[2] ......الزهد لابی داؤد ،باب من خبر ابن مسعود ، الحديث: ١٤٨ ، ج١، ص ١٦٠ ،بتغيرٍقليلٍ.

[3] ......الزهد للامام احمد بن حنبل،باب فضل ابی هريرة،الحديث:٨٨٩،ص١٨٣ .

اور تمہارے پاس جو مال ہے یہ اُدھار ہے اور اُدھار اس کے مالک کو لوٹانا ہوتا ہے۔'' [1]

کلماتِ نافعہ:

{427}......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آ کر کہا: ''اے ابو عبد الرحمٰن! (یہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) مجھے جامع و نافع کلمات سکھایئے!'' فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ قرآنِ مجید کے اَحکامات کے مطابق زندگی بسر کرو۔ اگر تمہارے پاس کوئی ناواقف و ناپسند شخص بھی حق بات لائے تو اسے قبول کر لو اور کوئی تمہارا پیارا و پسندیدہ شخص بھی ناحق بات پیش کرے تو اسے رد کر دو۔'' [2]

{428}......حضرت سیِّدُ نا ابو عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''سچ بھاری اور تلخ لگتا ہے جبکہ جھوٹ ہلکا و شیریں محسوس ہوتا ہے اور کبھی تھوڑی سی شہوت طویل غم کا سبب بن جاتی ہے۔'' [3]

{429}......حضرت سیِّدُ نا عیسیٰ بن عُقبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! روئے زمین پر زبان سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جسے طویل مدت قید میں رکھنے کی زیادہ حاجت ہو۔'' [4]

{430}......حضرت سیِّدُ نا مَعْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دل میں اچھی خواہشات بھی پیدا ہوتی ہیں اور برے خیالات بھی جنم لیتے ہیں۔ لہٰذا نیکی کو غنیمت جان کر اسے کر لو اور بدی سے اپنا دامن داغدار نہ کرو بلکہ اسے ترک کر دو۔'' [5]

{431}......حضرت سیِّدُ نا محمد بن عبد الرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٥٣٣، ج٩، ص١٠١.

[2] ......الموسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمت آداب اللسان، باب الصدق وفضله، الحدیث: ٤٥٤، ج٧، ص٢٦٤، مفهومًا.

[3] ......الزهد لابن المبارک، باب الاعتبار والتفکر، الحدیث: ٢٩٠، ص٩٨.

[4] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٧٤٤/٨٧٤٥، ج٩، ص١٤٩.

[5] ......الزهد لابن المبارک، باب فضل ذکر الله، الحدیث: ١٣٣١، ص٤٦٩، مفهومًا.

حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دل کو سخت کر دینے والی اشیاء سے بچو اور جو چیز دل میں کھٹکے اسے ترک کر دو۔'' (1)

کفار کی خوشحالیاں قابلِ فخر نہیں!

{432}......حضرت سیِّدُ نامُنذِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں کچھ کسان حاضر ہوئے تو ان کی موٹی گردنیں اور صحت مند و توانا بدن دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوا (اس پر) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم دیکھتے ہو کافروں کے جسم صحت مند ہیں لیکن دل بیمار ہیں اور مومن کا جسم اگرچہ کمزور ہو لیکن اس کا دل صحت مند و مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تمہارے جسم صحت مند ہوں مگر دل مریض تو تمہاری حیثیت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک گُبرِیلا (یعنی گوبر کے کیڑے) سے بھی کم تر ہے۔'' (2)

{433}......حضرت سیِّدُ ناابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جس سے بن پڑے اپنا مال وہاں رکھے جہاں اسے کیڑا لگے نہ چور کا ہاتھ (یعنی راہِ خدا میں صدقہ کر دے) کیونکہ بندے کا دل مال کی طرف متوجہ رہتا ہے۔'' (3)

{434}......حضرت سیِّدُ ناطارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعِتْرِیسِ بن عُرقُوب شَیْبَانِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: ''ہلاک ہوا وہ شخص جس نے نہ تو نیکی کا حکم دیا اور نہ ہی برائی سے منع کیا۔'' تو حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بلکہ ہلاک تو وہ ہوا جس کا دل بھلائی کو بھلائی اور برائی کو برائی نہیں سمجھتا۔'' (4)

{435}......حضرت سیِّدُ ناابو الْاَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''صالحین دنیا سے رخصت ہو گئے اور شک کرنے والے باقی رہ گئے جنہیں نیکی کی پہچان ہے نہ

---

(1)......الورع للامام احمد بن حنبل، باب ما یکرہ من امر الربا، ص٤٦.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث: ٩٤٠، ص١٨٤، مفھومًا.

(3)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابن مسعود، الحدیث: ٨، ج٨، ص١٥٩.

(4)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨٥٦٤، ج٩، ص١٠٧.

برائی کا پتہ۔"[1]

حفاظتِ زبان کی نصیحت:

{436}......حضرت سیِّدُنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی: "اے ابوعبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے!" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا: "تیرا گھر تجھے کفایت کرے (یعنی بلاضرورت گھر سے نہ نکلو) زبان کی حفاظت کرو اور اپنی خطاؤں کو یاد کر کے آنسو بہاؤ۔"[2]

{437}......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "کہاں ہیں دنیا کو ترک کرنے والے اور آخرت میں رغبت رکھنے والے؟" تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "وہ جابیہ کے رہنے والے تھے، وہ تعداد میں 500 تھے اور انہوں نے قسم کھائی تھی کہ شہید ہوئے بغیر واپس نہیں پلٹیں گے پھر وہ سر منڈا کر دشمنوں سے جا بھڑے یہاں تک کہ وہ سب کے سب جامِ شہادت نوش کر گئے اور ان کی شہادت کی خبر دینے والے کے سوا ایک بھی زندہ نہ بچا۔"[3]

سب سے زیادہ زُہد والے:

{438}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "(اے لوگو!) تم نماز، روزہ اور اجتہاد میں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بڑھنا چاہتے ہو (یاد رکھو! ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ) وہ تم سے بہتر ہیں۔" لوگوں نے عرض کی: "اے ابوعبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اس کی کیا وجہ ہے؟" فرمایا: "وہ دنیا میں سب سے زیادہ زُہد اختیار کرتے اور آخرت میں سب سے بڑھ کر رغبت رکھتے ہیں۔"[4]

---

1 ......المعجم الكبير ،الحديث: ٨٥٥٢،ج٩،ص١٠٥.

2 ......الزهد لابن المبارك ،باب ماجاء فى الحزن والبكاء ،الحديث: ١٣٠،ص٤٢.

3 ......المعجم الكبير،الحديث: ٨٥٨٤،ج٩،ص١١٣.

4 ......المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الزهد، كلام ابن مسعود ،الحديث: ٣٥، ج٨، ص١٦٢.

مومن کا آرام وسکون:

{439 }......حضرت سیِّدُ نا اِبراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مومن کیلئے دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر کسی چیز میں راحت وسکون نہیں اور جس کا آرام وسکون دیدارِ الٰہی میں ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔'' (1)

فتنوں کا دَور دَورہ:

{440 }......حضرت سیِّدُ ناعَلْقَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنوں میں اُلجھ جاؤ گے؟ جب ایسا وقت آئے تو تم سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا کیونکہ یہ فتنے ایسے خطرناک ہوں گے کہ بچے جوان اور جوان بوڑھے ہو جائیں۔ اگر ان سے کوئی چیز رہ جائے گی تو ایک دوسرے سے کہے گا: ''تو نے سنت ترک کردی۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! ایسا کب ہوگا؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تمہارے عالم کم اور قاری زیادہ، مالدار زیادہ اور دیانت دار کم ہو جائیں گے۔ آخرت کی بہتری کے لئے کئے جانے والے اعمال کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا جائے گا اور حُصُولِ علم کا مقصد رضائے الٰہی نہیں ہوگا۔'' (2)

حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''اب تم ایسے ہی زمانہ میں ہو۔''

نیکیاں چھپاؤ:

{441 }......حضرت سیِّدُ نامَسْرُوق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَدُوْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرے یا فرمایا: تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو کچھ چلے پھرے اور جب دائیں ہاتھ سے صدقہ دے تو بائیں ہاتھ سے چھپائے اور جب نفل نماز ادا کرے تو گھر میں پڑھے۔''

(1)......الزھد لابن المبارك ،باب التحضيض على طاعة الله،الحديث:١٧،ص٦ .

(2)......سنن الدارمی،المقدمة ،باب تغير الزمان وما يحدث فيه ، الحديث: ١٨٥ / ١٨٦،ج١،ص٧٥.

دِین میں پیروی کا معیار:

{442 }......حضرت سیِّدُنا اَبُو الْاَحْوَص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''دِین میں کسی کی اس طرح پیروی نہ کرو کہ وہ ایمان لائے تو تم ایمان لاؤ اور اگر وہ کفر کرے تو تم بھی کفر کرو۔ ہاں! اگر تم نے پیروی کرنی ہی ہے تو وفات یافتہ بزرگوں کی کرو کہ زندہ پر فتنہ سے بے خوفی نہیں[1]۔''[2]

{443 }......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اے لوگو! تم میں سے کوئی اِمّعَہ نہ بن جائے۔''لوگوں نے پوچھا:''اے ابوعبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اِمّعَہ کون ہوتا ہے؟''فرمایا:''اِمّعَہ وہ ہے جو کہے کہ میں سب کے ساتھ ہوں (یعنی ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملائے اور کہے کہ) اگر دوسرے لوگ ہدایت پر ہیں تو میں بھی ہدایت پر ہوں، اور اگر وہ گمراہ ہیں تو میں بھی گمراہ ہوں۔ بلکہ ایسے بنو کہ لوگ اگر کفر بھی کریں تو تم اسلام پر قائم رہو۔''[3]

---

[1]......اس حدیث کی شرح میں **حکیم الامت مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں:''اس میں **تابعین** سے خطاب ہے یعنی تا قیامت جو کوئی سیدھی راہ چلنا چاہے وہ صحابہ کی پیروی کرے خود قرآن وحدیث سے استنباطِ مسائل پر قناعت نہ کرے اسی لئے مجتہدین ائمہ صحابہ کے پیرو ہیں اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے کہ میرے صحابہ تارے ہیں جن کی پیروی کرو ہدایت پا جاؤ گے۔''مزید آگے ارشاد فرمایا:''یہاں زندوں سے مراد غیر صحابہ ہیں اور وفات پانے والوں سے سارے صحابہ، زندہ ہوں یا وفات یافتہ۔ (صاحبِ) مرقاۃ نے فرمایا یہ کلام حضرت ابن مسعود نے انکسارًا فرمایا ورنہ اس وقت آپ اور تمام زندہ صحابہ قابل اتباع تھے۔ **زندہ سے** (اس زمانہ کے) تابعین مراد ہیں کیونکہ صحابہ سے اللہ رسول کا وعدہ جنت ہو چکا۔ رب نے فرمایا:''وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى'' (پ۲٦،الفتح:۲٦) (ترجمہ کنزالایمان: اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا) اور فرمایا اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ (پ۲٦،الحجرات:۳) (ترجمہ کنزالایمان: وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے) اور فرمایا وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَؕ (پ۲٦،الحجرات:۷) (ترجمہ کنزالایمان: اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی) جس سے پتہ لگا کہ رب نے صحابہ کے لیے ایمان لازم کر دیا ان کے دلوں میں کفر اور فسق سے نفرت پیدا فرما دی خصوصًا حضرت ابنِ مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو تو جنت کی بشارت دی جا چکی تھی خیال رہے کہ مرتد صحابی نہیں رہتا اِرتداد سے صحابیت ختم ہو جاتی ہے۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام، ج۱، ص۱۸۱)

[2]......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۷٦٤، ج۹، ص۱۵۲.

[3]......المعجم الکبیر، الحدیث:۸۷٦۵، ج۹، ص۱۵۲.

4 باتوں کا حلفیہ بیان:

{444 }......حضرت سیِّدُ نا ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں 3 باتوں پر قسم اٹھاتا ہوں اور چوتھی بات پر اگر قسم اٹھالوں تو اس میں بھی سچا ہوں گا۔ وہ یہ ہیں: (۱) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان اور کافر کو برابر نہ رکھے گا (۲) جسے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں کوئی نعمت عطا نہیں فرماتا اسے آخرت میں عطا فرمائے گا (۳) بندے کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے (۴) اور چوتھی بات جس پر میں قسم اٹھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں جس بندے کی پردہ پوشی فرماتا ہے آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔'' [1]

{445 }......حضرت سیِّدُ نا ابووائل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بروزِ قیامت ہر شخص یہ تمنا کرے گا کہ کاش! میں دنیا میں بقدرِ ضرورت ہی کھاتا اور جس کا دل شک وشبہ سے پاک ہو تو دنیا میں صبح وشام اس کے لئے کوئی نقصان نہیں اور منہ میں انگارہ لے لینا اس سے بہتر ہے کہ آدمی اس بات کے نہ ہونے کی تمنا کرے جس کے ہونے کا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے فیصلہ فرما دیا ہو۔'' [2]

ہر دن میں بارہ ساعتیں:

{446 }......حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ یا عُبَیداللّٰہ بن مِکْرَز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کے ہاں! دن رات نہیں، زمین و آسمان کا نور اسی کے نور سے ہے۔ اس کے ہاں تمہارے دنوں کے اعتبار سے ہر دن بارہ ساعتوں پر مشتمل ہے۔ جب اس کی بارگاہ میں تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو وہ تین ساعتیں ان پر نظر فرماتا ہے۔ عرش اٹھانے والے، عرش کے گرد رہنے والے اور مقربین فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ تین ساعتیں نَمِر رحمت فرماتا ہے حتی کہ رحمت سے بھر جاتا ہے تو یہ چھ ساعتیں ہوئیں پھر تین ساعتیں اَرْحام میں نظر فرماتا ہے، جس کے متعلق قرآن

---

[1] ......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب المرء مع من أحب، الحديث: ٢٠٤٨٦، ج١٠، ص ٢٠٣

[2] ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام ابن مسعود، الحديث: ٥٢، ج٨، ص ١٦٥۔
الزهد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی هريرة، الحديث: ٨٤٥، ص ١٧٧.

مجید میں اس کا فرمان عالیشان ہے:

يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (پ٣،ال عمران:٦)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔

اور ارشاد فرمایا:

يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ﴿٤٩﴾ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا (پ٢٥،الشوری:٤٩،٥٠)

ترجمۂ کنزالایمان: جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے۔

یہ نو ساعتیں ہوئیں۔ پھر تین ساعتیں رزق کے معاملہ میں نظر فرماتا ہے۔

اس بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ (پ٢٥،الشوری:١٢)

ترجمۂ کنزالایمان: روزی وسیع کرتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگ فرماتا ہے۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾ (پ٢٧،الرحمن:٢٩)

ترجمۂ کنزالایمان: اسے ہر دن ایک کام ہے۔

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اے لوگو! یہ تمہارا معاملہ اور تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی شان ہے۔'' (1)

دنیا کی خاطر آخرت کو نقصان نہ پہنچاؤ:

{447} ......حضرت سیِّدُنا ہُذَیل بن شُرَحْبِیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو دنیا (حاصل کرنے) کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت سنوارتا ہے اس کی دنیا کو نقصان پہنچتا ہے۔ تو اے لوگو! ہمیشہ رہنے اور کبھی نہ ختم ہونے والی آخرت کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ناپائیدار و جلد ختم ہو جانے والی دنیا کی زندگی کے نقصان کی پرواہ نہ کرو۔'' (2)

(1) ......المعجم الکبیر ،الحدیث:٨٨٨٦،ج٩،ص١٧٩.

(2) ......المصنف لابن ابی شیبة ،کتاب الزھد ،کلام ابن مسعود ،الحدیث:٤، ج٨، ص١٥٨.

{448}......حضرت سیِّدُ نا اِیاس بَجلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے دنیا میں لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کیا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے سب کے سامنے رسوا کرے گا اور جو شہرت کا خواہاں ہوگا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے ذلیل کرے گا اور جو بسبب تکبر بڑائی چاہے گا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مرتبہ گھٹا دے گا اور جو عاجزی اختیار کرے گا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرمائے گا۔'' (1)

41 سنہرے فرامینِ عالیشان:

{449}......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک سب سے سچی کتاب اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) ہے۔ سب سے مضبوط رسی تقویٰ و پرہیزگاری کی باتیں ہیں۔ بہترین ملت، ملت ابراہیمی ہے۔ سب سے اچھا طریقہ، طریقۂ محمدی ہے۔ بہترین رہنمائی انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ہے۔ افضل ترین ذکر، ذکرِ الٰہی ہے۔ بہترین واقعات قرآن پاک کے ہیں۔ بہترین امور وہ ہیں جن کا انجام اچھا ہو اور بُرے امور وہ ہیں جن کا شریعت سے کوئی تعلق نہ ہو۔ تھوڑا مال جو کفایت کرے اس کثیر سے بہتر ہے جو غفلت میں مبتلا کر دے۔ نفس کو گناہوں سے پاک رکھنا بلندیٔ درجات کا باعث ہے۔ موت کے وقت کی ملامت سب سے بُری ملامت ہے۔ قیامت کی رسوائی بدترین رسوائی ہے۔ ہدایت ملنے کے بعد گمراہ ہو جانا سب سے بدتر گمراہی ہے۔ بہترین غنا دل کا لوگوں کی طرف سے بے پرواہ ہونا ہے۔ بہترین زادِ راہ تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ دل میں القا کی جانے والی سب سے بہترین چیز یقین اور شک کفر میں سے ہے۔ دل کا اندھا ہونا سب سے بڑا اندھا پن ہے۔ شراب نوشی سب گناہوں کی جڑ ہے۔ عورتیں شیطان کی رسیاں ہے۔ جوانی جنون کا ایک شعبہ ہے۔ نَوحہ کرنا زمانۂ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔ بعض لوگ جمعہ میں تاخیر سے حاضر ہوتے اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں۔ جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے (حلال سمجھ کے) قتال کرنا کفر ہے۔ مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔

(1)......الزھد لابن المبارك، ما رواه نعیم بن حماد فی نسختہ زائدا، باب حسن السریرۃ، الحدیث:۷۴، ص۱۸، مفھومًا.

جولوگوں کومعاف کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے معاف فرماتا ہے۔ جوغصہ پی لیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اجر عطا فرماتا ہے۔ جولوگوں کو اپنے حقوق بخش دیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی بخشش فرمادیتا ہے۔ جوتکالیف پر صبر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ سب کمائیوں سے بری سود کی کمائی ہے۔ سب سے برا کھانا یتیم کا مال ہے۔ خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی سے بدبخت لکھ دیا گیا ہو۔ تمہیں اتنا مال کافی ہے جتنے پر تمہارا نفس قناعت کرے۔ بے شک انسان چار گز کے ٹھکانے (یعنی قبر) کی طرف جارہا ہے اور اصل زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔ سب سے بدتر روایت جھوٹی روایت ہے۔ شُہَدا کی موت بہترین موت ہے۔ جو مصیبت وآزمائش کو پہچانتا ہے اس پر صبر کرتا ہے اور جو نہیں پہچانتا واویلا کرتا اور شور مچاتا ہے۔ جو تکبر کرتا ہے ذلت اُٹھاتا ہے۔ جو دنیا کا والی بننے جاتا ہے عاجز آجاتا ہے۔ جو شیطان کی مانتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں مبتلا ہوجاتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔'' (1)

حضرت سَیِّدُ نا عَمَّار بن یَاسِر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ابو یَقْظَان عَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کامل ایمان اور پختہ یقین کے حامل تھے۔ امتحان وآزمائش میں ثابت قدم اور تکالیف ومصائب پر صابر وشاکر رہتے۔ طاعات وعبادات میں پہل کرتے۔ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانے میں سرکشوں سے جہاد کرنے میں پیش پیش رہتے تھے اور مرتے دم تک باغیوں کی سرکوبی کرتے رہے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضری کا شرف پاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشی کا اظہار فرماتے اور بشارتوں سے نوازتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیوی زیب وآرائش کو ترک کرنے، نفس کو زیر کرنے، دین کے مددگاروں وحامیوں کو بلند کرنے اور امام ہدیٰ کی اِتباع کرنے والے بدری صحابی ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابن مسعود، الحدیث:۳۷، ج۸، ص۱۶۲، بتغیر۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوکوفہ کا گورنر مقرر فرمایا اور وہاں کے لوگوں کو یہ لکھ کر بھیجا کہ یہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے ممتاز حیثیت کے حامل ہیں اور ان کا شمار ان 4 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے کہ خود جنَّت جن کی مشتاق ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زندگی کے آخری لمحے تک جنت کی ابدی نعمتوں کو پانے کے لئے کوشاں رہے یہاں تک کہ اپنے احباب یعنی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے جا ملے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''اخروی نعمتوں کے حصول کی خاطر مصائب برداشت کرنے کا نام تصوُّف ہے۔''

ایمانِ کامل کی بشارت:

{450}......حضرت سیِّدُنا ہانی بن ہانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت سیِّدُنا عمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مبارَک ہو پاک اور پاکیزہ شخص کو۔'' پھر فرمایا: میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''عمار بن یاسِر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) حلق تک ایمان کے نور سے بھرے ہوئے ہیں۔'' (1)

{451}......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی مُکَرَّم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''بے شک عمَّار بن یاسِر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔'' (2)

جنت کی خوشخبری:

{452}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ وادیٔ بطحا میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ......سنن ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل عمار بن ياسر، الحديث:١٤٧، ص٢٤٨٦.

2 ......صفة الصفوة، الرقم٢٧عمار بن ياسر بن عمار بن مالك، ج١، ص٢٣١.

نے میرا ہاتھ اپنے دستِ اقدس میں لے لیا پھر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت عمّار اور ان کی والدہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کے پاس سے گزر ہوا۔ چونکہ، ان دنوں انہیں ایمان لانے کی وجہ سے بہت ستایا جاتا تھا اس لئے حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: ''اے آلِ یاسر! صبر کرو! بے شک تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔'' (1)

اسلام کے اوّلین مبلِّغین:

{453}......حضرت سیِّدُنا مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''سب سے پہلے جنہوں نے دینِ اسلام کی دعوت کو عام کیا، وہ یہ 7 شخصیات ہیں: (۱) حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۲) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق (۳) حضرت سیِّدُنا خَبَّاب (۴) حضرت سیِّدُنا صُہَیب (۵) حضرت سیِّدُنا بلال (۶) حضرت سیِّدُنا عمار (۷) حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ عمار سمیہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن۔''

حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کا ذریعہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چچا ابو طالب بنا اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حفاظت ان کے قبیلے کے لوگوں نے کی جبکہ بقیہ افراد کو کفار لوہے کی زِرہیں پہناتے اور کڑی دھوپ میں ڈال دیتے۔ جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا اُنہوں نے یوں ہی سورج اور لوہے کی گرمی کی تکالیف اُٹھائیں۔ جب شام ہوتی تو ابوجہل برچھی لے کر آتا ان معزز حضرات کو گالیاں بکتا اور برچھی کے ذریعے تکالیف پہنچاتا۔'' (2)

{454}......حضرت سیِّدُنا عمّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پوتے ابوعبیدہ بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ کفارِ مکہ نے حضرت سیِّدُنا عمّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے معبودوں کی تعریف کرنے پر مجبور کیا۔ جب حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس تشریف لائے تو استفسار فرمایا: ''کیا معاملہ پیش آیا؟'' انہوں نے بتایا: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بہت بُرا معاملہ پیش آیا، انہوں نے مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف نہیں لائے اور مجھے اپنے باطل معبودوں کی تعریف کرنے پر بھی

(1) ......مسندالحارث، کتاب المناقب، باب فضل عماربن یاسر، الحدیث: ۱۰۱۶، ج۲، ص۹۲۳.

(2) ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب التاریخ، باب کتاب التاریخ، الحدیث: ۱۳، ج۸، ص۴۲، بتغیرٍ.

مجبور کیا۔حضور نبی کریم ،رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا:''تم اپنی دلی کیفیت کو کیسا پاتے ہو؟''عرض کی:''میں اپنے دل کو ایمان پر مطمئن پاتا ہوں۔''تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''اگر مشرکین دوبارہ مجبور کریں تو تمہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔''(1)

پاکیزہ شخص:

{455}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''اسے اجازت دو،مبارک ہو اے پاک اور پاکیزہ شخص۔''(2)

{456}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قرآن پاک کی کبھی ایک سورت کا کچھ حصہ یاد کرتے تو کبھی دوسری سورت کا۔جب یہ بات حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے استفسار فرمایا:''تم کبھی ایک سُورت سے اور کبھی دوسری سُورت سے کیوں یاد کرتے ہو؟''حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی:''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی سنا ہے کہ میں نے قرآن کے ساتھ غیر قرآن کو ملادیا ہے؟''ارشاد فرمایا:''نہیں۔''تو انہوں نے عرض کی:''یہ سارے کا سارا عمدہ و پاکیزہ ہے۔''(3)

کامل الایمان بنانے والے اعمال:

{457}......حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:''تین عادتیں ایسی ہیں کہ جس نے انہیں اختیار کرلیا اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کسی رفیق نے دریافت کیا کہ اے ابویقظان!

---

(1)......الطبقات الکبری لابن سعد ،الرقم٥٤ عمار بن یاسر ،ج٣،ص١٨٩ .

(2)......جامع الترمذی،ابواب المناقب،باب مناقب عماربن یاسر، الحدیث:٣٧٩٨ ، ص٢٠٤٢ .

(3)......المسند للامام احمدبن حنبل ،مسند علی بن ابی طالب ،الحدیث:٨٦٥، ج١،ص٢٣٣ .

(یہ حضرت سیِّدُ ناعَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) وہ کون سی عادات ہیں جن کی نسبت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اپنے اندر یہ عادتیں اکھٹی کرلیں اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا؟'' فرمایا: ''تنگی کے وقت راہِ خدا میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا اور عالَم دِین کو سلام کرنا۔'' [1]

غلامانِ مصطفٰی کی سادگی:

{458}......حضرت سیِّدُ ناعَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم غزوۂ عشیرہ میں ایک دوسرے کے رفیق تھے۔ ایک جگہ ہم کھجور کے درخت کے نیچے مٹی پر سوگئے تو رحمت عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرت سیِّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اپنے قدم مبارک سے بیدار فرمایا جبکہ ہمارے جسم مٹی سے آلودہ ہو چکے تھے۔'' [2]

حقیقی ہجرت کرنے والے:

{459}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن سَلِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: دو شخص حمام سے تیل لگائے ہوئے باہر نکلے تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعلی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی ان سے ملاقات ہوئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''تم کون ہو؟'' بولے: ''ہم ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم جھوٹ بولتے ہو، حقیقی ہجرت کرنے والے تو حضرت عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' [3]

نبیٔ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی غیبی خبر:

{460}......حضرت سیِّدُ نا ابوبَخْتَرِی اور مَیْسَرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا روایت کرتے ہیں کہ جنگِ صفین کے دن حضرت سیدنا عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دودھ پیش کیا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے پینے کے بعد

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب اِفْشاء السلام من الاسلام، ص ٤.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عمار بن یاسر، الحدیث: ١٨٣٤٩، ج٦، ص٣٦٥، مفہومًا.

3 ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب الطھارة، باب الحمام للرجال، الحدیث: ١١٢٣، ج١، ص٢٢٥.

فرمایا: ''رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی غیبی خبر کے مطابق یہ میری زندگی کا آخری مشروب ہے۔'' یہ کہنے کے بعد حضرت سیِّدُنا عَمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قتال میں مصروف ہوگئے یہاں تک کہ جامِ شہادت نوش فرماگئے۔'' (1)

{461}......صحابیٔ رسول حضرت سیِّدُنا ابوسِنَان دُؤَلِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا عَمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مشروب منگوایا تو ایک پیالے میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے پی کر فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان حق ہے، میں آج اپنے آقا و مولیٰ حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے جاملوں گا کیونکہ حضور نبیٔ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق میری زندگی کی آخری غذا دودھ ہے۔'' پھر فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر دشمن ہمیں شکست دے کر مقامِ ہجر کی چوٹیوں تک بھی دھکیل دے پھر بھی ہمیں یقین ہے کہ ہم حق پر اور وہ باطل پر ہیں۔'' (2)

{462}......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے حضرت عَمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ تمہارے ساتھ ایک ایسے معرکے میں شریک ہوں گے جس کا اجر بہت زیادہ ہوگا اور اس کا تذکرہ بکثرت ہوگا اور اس کی تعریف کرنا اچھا ہے۔'' (3)

رضائے الٰہی کے لئے لڑنے والے:

{463}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ''میں حضرت عَمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سوا کسی کو نہیں جانتا جو (جنگ صفین) میں رضائے الٰہی اور یوم آخرت کے لئے لڑا ہو۔'' (4)

......المسند للامام احمد بن حنبل ،حدیث عمار بن یاسر، الحدیث:١٨٩٠٢،ج٦،ص٤٨٠۔

المسندلابی یعلی الموصلی ،مسند عمار بن یاسر ، الحدیث:١٦٢٢،ج٢،ص١٢٨.

......صفة الصفوة ، الرقم٢٧عمار بن یاسر بن عمار بن مالك ،ج١،ص٢٣١.

......المسندلابی یعلی الموصلی، مسند الحسین بن علی بن ابی طالب ، الحدیث:٦٧٣٩،ج٦،ص٣٠،مفهومًا.

......التاریخ الصغیر للبخاری ، ذکر من مات بعدعثمان......الخ،الحدیث:٣٣١،ج١، ص٨٣، بتغیرٍ.

جنت 4 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مشتاق ہے:

{464}......حضرت سیِّدُنا عمران طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''جنت 4 افراد کی مشتاق ہے۔(۱) حضرتِ عَمَّار بن یاسِر (۲) حضرت علی المرتضٰی (۳) حضرتِ سلمان فارسی اور (۴) حضرتِ مقداد (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)۔'' (1)

{465}......حضرت سیِّدُنا حارِث بن سُوَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شکایت کی۔ جب حضرت سیِّدُنا عَمَّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کواس کی خبر ملی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی:'' یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اگر وہ جھوٹا ہے تو اسے دونوں گھاٹیوں کے درمیان روند ڈال اوراس کے لئے دنیا کشادہ فرما۔'' (2)

{466}......حضرت سیِّدُنا خالد بن عُمَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:''حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت زیادہ خاموش رہتے اوراکثر غمزدہ وافسردہ رہتے اورفتنوں سے اکثر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے۔'' (3)

{467}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن ابوہُذَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا گھر بنوایا تو حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا کہ میرا گھر دیکھئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے گھر دیکھ کرفرمایا:''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مضبوط گھر تعمیر کروایا اورلمبی امید باندھی لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوتو عنقریب اس دنیا سے رخصت ہوجانا ہے۔'' (4)

---

(1)......المعجم الکبیر ،الحدیث:٦٠٤٥،ج٦،ص٢١٥.

(2)......المصنف لابن ابی شیبۃ ،کتاب الادب، باب من کرہ اَنْ یّوطأ عقبہ ، الحدیث:٣، ج٦،ص ١٤٨ـ
الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم٥٤عمار بن یاسر ،ج٣، ص١٩٤.

(3)......موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الھَمّ والحُزْن، الحدیث:٣٤،ج٣،ص٢٦٨ـ
الطبقات الکبری لابن سعد ،الرقم٥٤ عماربن یاسر،ج٣،ص١٩٤.

(4)......الزھد لابی داود،باب من خبر عمار،الحدیث:٢٦٣،ج١،ص٢٨٣.

رضائے الٰہی کے متلاشی:

{468}......حضرت سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن اَبْزٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعَمّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک روز دریائے فرات کے کنارے چلتے ہوئے یوں عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر مجھے پتا چل جائے کہ میرے گر کر ہلاک ہونے سے تو مجھ سے راضی ہوگا تو میں یہ بھی کر گزروں اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اس پانی میں غرق ہونا تیری رضا کا سبب ہے تو میں ایسا کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔'' (1)

حضرت سیِّدُ نا خَبَّاب بن اَلْاَرَت

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناابو عبداللہ خَبَّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بنی زُہرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بخوشی اسلام قبول کرنے والے، تکالیف وآزمائش کی بھٹی سے گزرنے والے، برضاورغبت ہجرت کرنے والے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجاہد بن کر زندگی بسر کی اور اسلام کی خاطر پیش آنے والے مصائب کو صبر وشکر سے برداشت کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار آہ وزاری کرنے اور بکثرت رونے والوں میں ہوتا ہے اور جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مالِ غنیمت سے حصہ دیا جاتا تو غمگین ہو جاتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فقرامہاجرین وسابقین میں سے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بکثرت حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں بیٹھتے اور انس حاصل کرتے۔ آپ اور آپ کے رُفقا رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرمایا:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ (پ۷، الانعام:۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے انس حاصل کرتے اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت وصحبت میں کثرت سے بیٹھتے تھے۔

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد علی بن الحسين، الحديث: ۹۸۵، ص۱۹۶.

{469}......حضرت سیِّدُنا کُرْدُوس غَطْفَانِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَتْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چھٹے نمبر پر اسلام لائے اور اسلام لانے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا چھٹا نمبر ہے۔'' (1)

{470}......حضرت سیِّدُنا مَعْدِ یکَرِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں سورۂ شعراء کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: ''مجھے اس کا علم نہیں، تم حضرت ابو عبد اللہ خَبَّاب بن اَلْاَرَتْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھ لو کہ انہوں نے اسے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن کر یاد رکھا ہے۔'' (2)

راہِ خدا کے مسافروں کی تکالیف:

{471}......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَتْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اولین مہاجرین اور راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنے والوں میں سے ہیں۔ (3)

{472}......حضرت سیِّدُنا شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مشرکین کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کے بارے میں پوچھا تو حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (بھی چونکہ وہاں موجود تھے انہوں) نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میری پیٹھ دیکھیں۔'' حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیکھا تو فرمایا: ''میں نے آج تک ایسی پیٹھ نہیں دیکھی۔'' حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''کفار میرے لئے آگ بھڑکاتے (پھر مجھے برہنہ پیٹھ اس پر لٹاتے) تو آگ کو میری پشت کی چربی ہی بجھاتی تھی۔'' (4)

{473}......حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کمبل اوڑھے خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ ہم نے

1......المصنف لابن ابی شیبة ،کتاب التاریخ ، باب کتاب التاریخ ، الحدیث:١٦ ،ج٨،ص٤٣ .

2......المعجم الکبیر ،الحدیث:٣٦١٤،ج٤،ص٥٥ .

3......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی ،باب اسلام ابی بکر ،الحدیث:٨، ج٨،ص٤٤٨ .

4......الإِستِیعاب فی مَعرِفَة الاصحاب ،الرقم٦٤٦ خباب بن الارت، ج٢،ص٢٢ .

مشرکین کی طرف سے پہنچے والی تکالیف کی شکایت کرتے ہوئے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیوں دُعا نہیں فرماتے اور کیوں مدد طلب نہیں فرماتے؟'' یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مبارک سُرخ ہوگیا پھر ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم سے پہلے کے مسلمانوں میں سے کسی کے بدن کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تو کسی کا لوہے کی کنگھی سے گوشت اُدھیڑا جاتا تھا لیکن اس کے باوجود وہ دین سے نہ پھرتے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دین پہ چلنے والوں کے لئے ایسا امن قائم فرمائے گا کہ تم میں سے کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور بھیڑیا بکریوں کی نگہبانی کرے گا لیکن تم لوگ جلد باز ہو۔'' (1)

{474}......حضرت سیِّدُنا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''مشرکین مسلمانوں کو شدید تکالیف سے دو چار کر کے اپنی پسند کی باتیں کہلوا لیتے تھے لیکن حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گرم پتھر پر لٹانے کے باوجود ان کے منہ سے اپنی پسند کی ایک بات بھی نہیں سن پاتے تھے۔'' (2)

موت کی تمنا کرنا کیسا؟

{475}......حضرت سیِّدُنا حَارِثَہ بن مُضَرِّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جسم جگہ جگہ سے داغا ہوا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو مصائب مجھے پہنچے میں نہیں جانتا کہ وہ کسی دوسرے کو بھی پہنچے ہوں۔ حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دور میں میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا اور آج میرے گھر میں 40 ہزار درہم موجود ہیں۔ اگر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔'' (3)

{476}......حضرت سیِّدُنا حَارِثَہ بن مُضَرِّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا

(1)......صحيح البخاری، كتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، الحديث: ٣٦١٢، ص٢٩٤، مفهومًا.

(2)......المعجم الكبير، الحديث: ٣٦٩٤، ج٤، ص٧٧، مفهومًا.

(3)......مسند ابی داود الطيالسی، خباب بن الارت، الحديث: ١٠٥٣، ص١٤١.

خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیٹ پر 7 جگہ داغنے کے نشان ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد نہ فرمایا ہوتا کہ ''تم میں سے کوئی بھی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے۔'' تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔کسی نے عرض کی: ''حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت بابرکت اور بارگاہ میں حاضری کا کچھ تذکرہ فرمادیں!'' تو فرمایا: ''میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوں (یعنی تذکرہ کرتے ہوئے) اور میرے پاس یہ 40 ہزار درہم بھی ہوں۔'' (1)

{477}......حضرت سیِّدُنا حَارِثہ بن مُضَرِّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جسم 7 جگہوں سے داغا ہوا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ارشاد نہ فرماتے کہ ''تم میں سے کوئی بھی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے۔'' تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔ (2)

حضرت سیِّدُنا یحیٰی بن آدم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں میری یہ حالت تھی کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا اور اب میرے گھر میں 40 ہزار درہم ہیں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کفن لایا گیا تو اسے دیکھ کر رو پڑے اور فرمایا: ''سید الشُّہدا حضرت سیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کفن کے لئے ایک دھاری دار چادر تھی۔ جب اس کے ساتھ سر ڈھانکا جاتا تو پاؤں ظاہر ہو جاتے اور جب پاؤں پر ڈالی جاتی تو سر خالی رہ جاتا پھر وہ چادر اُن کے سر پر ڈالی گئی اور قدموں پر گھاس رکھی گئی۔'' (3)

{478}......حضرت سیِّدُنا ابووائل شَقِیق بن سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلْاَرَتّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ان کے مرضِ موت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ''اس

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث:۳۶۷۲، ج٤، ص۷۱، دون قولہ وقال بعضھم......فی البیت.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث:۳۶۷۲، ج٤، ص۷۱.

(3)......المسند للامام احمد حنبل، حدیث خباب بن الارت، الحدیث:۲۱۱۲۹، ج۷، ص٤٥٤.

تابوت میں 80 ہزار درہم ہیں ۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! میں نے نہ تو انہیں دھاگے سے سیا ہے اور نہ ہی کسی سائل کو محروم رکھا ہے ۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے ۔ہم نے رونے کی وجہ پوچھی ،تو فرمایا:''میں اس لئے روتا ہوں کہ میرے رُفقا چلے گئے اور دنیا انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکی جب کہ ہم زندہ ہیں اور ان دراہم کے لئے مٹی کے سوا کوئی جگہ نہیں پاتے ۔''

ابواُسامہ حضرت اِدْرِیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''میں پسند کرتا ہوں کہ یہ دراہم مینگنیاں یا کچھ اور ہوتے ۔'' (1)

{479} ......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ چند صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور کہا:''اے ابو عبداللّٰہ !(یہ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) خوش ہو جائیے! عنقریب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے رُفقا سے ملنے والے ہیں ۔'' (یہ سن کر) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے اور فرمانے لگے:''مجھے مرنے کا غم نہیں بلکہ تم نے میرے سامنے ان لوگوں کا تذکرہ کیا اور مجھے ان کا بھائی کہا ہے جو اپنا پورا پورا اجر لے چکے اور میں خوفزدہ ہوں کہ کہیں مجھے میرے اعمال کا اجر وثواب دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو۔'' (2)

{480} ......حضرت سیِّدُنا قَیس بن ابی حازِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے،فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ ان کا جسم سات جگہوں سے داغا ہوا ہے ۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اے قیس! اگر رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں ضرور مرنے کی دعا کرتا۔''(3) (4)

---

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:٣٦٦٦/٣٦٦٧،ج٤،ص٧٠۔

(2)المصنف لابن ابی شیبۃ ،کتاب الزھد،باب ما قالوا فی البکاء......الخ،الحدیث:١٠،ج٨،ص٢٩٧.

(3)......الطبقات الکبریٰ لابن سعد ،الرقم٤٣ خباب بن الارت ،ج٣،ص١٢٤.

......صحیح البخاری،کتاب الدعوات،باب الدعاء بالموت و الحیاۃ،الحدیث:٦٣٤٩،ص٥٣٤.

(4)......مفسِّرِ شہیر،حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ''مرآۃ المناجیح'' میں فرماتے ہیں:''موت کی آرزو اچھی بھی ہے اور بری بھی،اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دیدار کے لئے یا دُنیوی فتنوں سے بچنے کے لئے موت کی تمنا کرتا ہے تو اچھا ہے اور اگر......

{481}......حضرت سیِّدُنا قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پیٹ سات جگہوں سے داغا ہوا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں مرنے کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور کرتا۔'' پھر فرمایا: ''ہم سے پہلے گزرنے والوں نے دنیا سے کچھ نہ لیا (یعنی دنیوی مال واسباب جمع نہ کئے) جبکہ ہمارے پاس اتنا دنیوی مال ہے کہ ہمیں سمجھ نہیں پڑتی کہ اسے کہاں خرچ کریں سوائے اس کے کہ مٹی میں ملا دیں اور مسلمان کو مٹی میں خرچ کرنے کے سوا ہر جگہ خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے (مٹی میں خرچ کرنے سے فضول تعمیرات وغیرہ میں خرچ کرنا مراد ہے)۔''(1)

مساکین صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں قرآنی آیات:

{482}......حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا عمار، حضرت سیِّدُنا بلال اور مجھ سمیت دیگر غریب مؤمنین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ اَقْرَع بن حَابِس تَمِیْمِی اور عُیَیْنَہ بن حِصْن فَزَارِی حاضر خدمت ہوئے۔ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں موجود ان غریب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کو حقارت سے دیکھتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے علیحدگی میں ملنے کو کہا اور عرض کی: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں ہم عرب کے وفد حاضر ہوتے ہیں اور ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھنا گوارا نہیں

......دُنیوی تکالیف سے گھبرا کر تمنائے موت کرے تو برا، موت کی یاد بہترین عبادت ہے خصوصاً جب اس کے ساتھ تیاریٔ موت ہو۔ خیال رہے کہ یہ کہنا جائز ہے: خدایا! مجھے شہادت کی موت دے، خدایا! مجھے مدینۂ پاک میں موت نصیب کر۔ چنانچہ، (امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا) عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے دعا کی تھی کہ مولا (عَزَّوَجَلَّ) مجھے اپنے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے شہر میں شہادت نصیب کر۔ (اُمُّ المؤمنین) حضرت (سیِّدَتُنا) حفصہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکے گا تو آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) ایسے ہی ہوگا۔ چنانچہ، مسجد نبوی محراب النبی نماز کی حالت میں مصلائے مصطفٰی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو کافر مجوسی ابولؤلو نے شہید کیا، دعا کیا تھی کمان سے نکلا ہوا تیر تھا کہ جو کہا تھا وہی ہوا، کیوں نہ ہو رب (عَزَّوَجَلَّ) کی یہ مانتے ہیں رب (عَزَّوَجَلَّ) ان کی مانتا ہے۔'' (مرآۃ المناجیح، باب تمنی الموت وذکرہ، ج۲، ص۴۳۶)

1......مسند الحمیدی، مسند خباب بن الارت، الحدیث: ۱۵۴، ص۸۳.

ہے۔اس سے ہمیں حیا آتی ہے۔لہٰذا جب ہم حاضرِ خدمت ہوں تو انہیں اپنے پاس سے اُٹھا دیا کریں۔'' حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' پھرانہوں نے عرض کی: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے لئے اپنے ذمہ ایک معاہدہ لکھ دیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحیفہ منگوایا اور امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡھَہُ الۡکَرِیۡم کو لکھنے کے لئے بلوایا جبکہ ہم ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت سیِّدُنا جبرئیل امین عَلَیۡہِ السَّلَام اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ وحی لے کر حاضر ہوئے:

وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ ؕ مَا عَلَیۡکَ مِنۡ حِسَابِہِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ وَّ مَا مِنۡ حِسَابِکَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَتَطۡرُدَہُمۡ فَتَکُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۲﴾ وَکَذٰلِکَ فَتَنَّا بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ لِّیَقُوۡلُوۡۤا اَہٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡۢ بَیۡنِنَا ؕ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَعۡلَمَ بِالشّٰکِرِیۡنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰیٰتِنَا

ترجمۂ کنزالایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لئے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اَللّٰہ نے احسان کیا ہم میں سے، کیا اَللّٰہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

(پ۸،الانعام:۵۲تا۵۴)

چنانچہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ صحیفہ پھینک دیا اور ہمیں اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے کا فرمایا۔جب ہم حاضرِ خدمت ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''تم پر سلامتی ہو۔'' پھر ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس قدر قریب ہوئے کہ ہمارے گھٹنے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے مل گئے۔اس طرح رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ساتھ بیٹھنے لگے۔جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھنے کا اِرادہ فرماتے تو ہمیں چھوڑ کر کھڑے ہو جاتے۔اس پر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں یہ آیت نازل فرمائی:

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ وَلَا تَعۡدُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں

عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ (پ١٥،الکھف:٢٨) انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔

حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ”اس کے بعد ہم حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بیٹھنے کا شرف پاتے تھے اور جب ہم جان لیتے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھنا چاہتے ہیں تو ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے ہی اٹھ جاتے یوں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے اُٹھنے سے پہلے نہ اُٹھتے بلکہ ہمیشہ ہمارے اُٹھنے کا انتظار فرماتے۔“ (1)

کوفہ میں تدفین کی وصیت:

{483} ......حضرت سیِّدُنا زید بن وَہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جنگ صفین سے واپسی پر ہم امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ہمراہ کوفہ کے دروازہ پر پہنچے تو ہمیں سات قبریں نظر آئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِستفسار فرمایا: ”یہ کن کی قبریں ہیں؟“ لوگوں نے عرض کی: ”یاامیرالمؤمنین! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صفین تشریف لے جانے کے بعد حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بوقت وفات یہ وصیت فرمائی تھی کہ انہیں کوفہ کی سرزمین پر دفن کیا جائے۔“ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ خَبَّاب پر رحم فرمائے! کہ وہ بخوشی اسلام لائے اور برضا و رغبت ہجرت کی اور جہاد کرتے ہوئے زندگی گزاری اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام کی خاطر کئی جسمانی تکالیف کا سامنا کیا۔ (یاد رکھو!) اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک عمل کرنے والے کے اجر کو ہرگز ضائع نہیں فرماتا۔“ پھر اِرشاد فرمایا: ”اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جو آخرت کو یاد رکھے، حساب کے لئے عمل کرے، تھوڑے پر قناعت کرے اور ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہے۔“ (2)



......المعجم الکبیر،الحدیث:٣٦١٨،ج٤،ص٥٦.

......سنن ابن ماجه، ابواب الزهد ،باب مجالسة الفقراء ،الحدیث:٤١٢٧،ص٢٧٢٨.

حضرت سیِّدُ نا بلال بن رَباح

رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ تنہائی میں عبادت کرنے والے، صاحب فضل وسخاوت امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ کو دین اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ ستایا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خازن تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتے۔ نیکیوں میں پہل کرتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسہ اور یقین رکھتے تھے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں کہ ''مخلوق سے امیدیں قطع کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھنے کا نام تصوّف ہے۔''

{484}......حضرت سیِّدُ نا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو آزاد کیا۔'' (1)

مؤذنین کے سردار:

{485}......حضرت سیِّدُ نا زَید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ایک اچھے انسان اور مُؤَذِّنِین (یعنی اذن دینے والوں) کے سردار ہیں۔'' (2)

سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِستقامت:

{486}......حضرت سیِّدُ نا عُرْوَہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ورقہ بن

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب بلال......لخ، الحدیث: ۳۷۵۴، ص ۳۰۵.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۱۱۹، ج۵، ص۲۰۹.

نوفل کا گزر حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے ہوا جبکہ انہیں (اسلام لانے کی وجہ سے) مارا جا رہا تھا اور ایسی حالت میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "اَحَدٌ، اَحَدٌ"یعنی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے" کی صدا لگا رہے تھے۔ ورقہ بن نوفل نے دیکھا تو کہا:"بلال! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا نام لئے جاؤ۔" پھر اُمَیّہ بن خَلَف جو حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مار رہا تھا اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا:"اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تم انہیں اس بات پر شہید کر دو گے تو میں انہیں حَنَان [1] بناؤں گا۔"

پھر جب ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گزر حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ یہی برتاؤ کر رہے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمَیّہ بن خَلَف سے فرمایا:"اس بیچارے کے معاملے میں تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا۔ کب تک اسے تکلیف دیتا رہے گا؟" اُمیہ نے کہا:"آپ نے اسے بگاڑا ہے، آپ اسے اس تکلیف سے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔"

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:"میں بچالیتا ہوں میرے پاس ایک سیاہ فام غلام ہے جو بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے زیادہ قوی اور طاقتور ہے اور وہ تیرے ہی (باطل) دین پر ہے، میں وہ تجھے دے دیتا ہوں اور تم اس کے بدلے میں مجھے بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) دیدو۔" اُمَیّہ بولا:"مجھے منظور ہے۔" تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمَیّہ کو اپنا غلام دے دیا اور بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو لے لیا اور انہیں آزاد کر دیا۔ پھر مکہ معظّمہ سے ہجرت کرنے سے پہلے مزید 6 غلام اسلام کی شرط پر آزاد فرمائے اور حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان سب سے پہلے آزاد فرمایا۔"

حضرت سیِّدُ نا محمد بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے ذکر کیا کہ حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (قبیلہ بَنِی

---

[1] ......صاحبِ لسانُ العرب نے یہ حدیث نقل کی اور "حَنَان" کا معنی رحمت و برکت بیان کرنے کے بعد لکھا کہ ورقہ بن نوفل کی مراد یہ تھی کہ (اگر حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس وجہ سے فوت ہو گئے تو) ان کو رحمت و برکت پانے کی جگہ (یعنی اُن کا مزار) بناؤں گا (تا کہ وہاں سے لوگوں کو برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں) جس طرح پچھلی امتوں کے صالحین کے مزارات سے برکات حاصل کی جاتی ہیں۔
(لسان العرب، ج ۱، ص ۹۶۹)

جُمَح کے غلام تھے اوران کا نام بلال بن رَباح ہے اوران کی ماں کا نام حمامہ ہے اورآپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اسلام میں سچے اور پاکیزہ دل والے تھے اوردوپہر کے وقت جب گرمی خوب زورپکڑتی تو اُمَیَّہ بن خَلَف انہیں باہرلاکرپیٹھ کے بل مکہ کے ریتلے میدان میں ڈال دیتا پھر بڑا پتھرلانے کاحکم دیتا تو ان کے سینے پررکھ دیا جاتا پھر کہتا: ''تم ایسے ہی پڑے رہوگے یہاں تک کہ مرجاؤ یا محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پھر جاؤ اورلات وعزّٰی (یہ مشرکین کے دو باطل معبودوں کے نام ہیں) کو پوجو۔'' لیکن حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس سخت مصیبت میں گرفتار ہونے کے باوجود ''اَحَد، اَحَد'' یعنی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، کی صدا لگائے جاتے۔

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک نام **عتیق** بھی ہے۔حضرت سیِّدُنا عمَّار بن یاسِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوخرید کرآزاد کرنے، ان کی تکالیف اوران کے رُفقا کو آزاد کرنے کے **متعلق** درج ذیل اشعار کہے:

جَزَی اللّٰہُ خَیْرًا عَنْ بِلَالٍ وَصَحْبِہٖ	عَتِیْقًا وَاَخْزٰی فَاکِھًا وَاَبَاجَھْل
عَشِیَّۃَ ھُمَا فِیْ بِلَالٍ بِسَوْءَۃٍ	وَلَمْ یَحْذَرَا مَا یَحْذَرُ الْمَرْءُ ذُوالْعَقْل
بِتَوْحِیْدِہٖ رَبَّ الْاَنَامِ وَقَوْلُہٗ	شَھِدْتُّ بِاَنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ عَلٰی مَھْل
فَاِنْ یَّقْتُلُوْنِیْ یَقْتُلُوْنِیْ فَلَمْ اَکُنْ	لِاُشْرِکَ بِالرَّحْمٰنِ مِنْ خِیْفَۃِ الْقَتْل
فَیَا رَبَّ اِبْرَاھِیْمَ وَالْعَبْدِ یُوْنُسَ	وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی نَجِّنِیْ ثُمَّ لَا تُمْل
لِمَنْ ظَلَّ یَھْوَی الْغَیَّ مِنْ آلِ غَالِبٍ	عَلٰی غَیْرِ بِرٍّ کَانَ مِنْہُ وَلَا عَدْل

ترجمہ: (۱)......اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا بلال اوران کے دوستوں (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی طرف سے عتیق (یعنی امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکرصدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو جزائے خیر عطا فرمائے اوراُمَیَّہ اورابوجہل کورُسوا کرے۔

(۲)......وہ شام یاد کروجب ان دونوں بدبختوں (یعنی ابوجہل واُمَیَّہ) نے حضرت سیِّدُنا بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے انتہائی سفاکانہ سلوک کیا اوراس سے نہ ڈرے جس سے عقل مند آدمی ڈرجاتا ہے۔

(۳)......انہوں نے حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پراس لئے ظلم کیا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خداعَزَّوَجَلَّ کی وحدانیّت کا اقرارکیا اورفرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا رب ہے۔

(۴)......اور (فرمایا:) اگر تم مجھے قتل کرتے ہو تو کر دو مگر میں اس کے ڈر سے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک نہیں کر سکتا۔

(۵،۶)......اے حضرت سیِّدُنا ابراہیم، سیِّدُنا یونس، سیِّدُنا موسیٰ اور سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ربّ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے نجات عطا فرما پھر اسے مہلت نہ دے جو ناحق آلِ غالب کی گمراہی کی آرزو کئے جاتا ہے اور اسے احسان و بھلائی سے کوئی واسطہ نہیں۔ [1]

{487 }......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، کہ ''سب سے پہلے دینِ اسلام کا پیغام عام کرنے والی 7 شخصیات ہیں: (۱) حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لَاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۲) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۳) حضرت سیِّدُنا عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۴) ان کی والدہ حضرت سیِّدَتُنا سُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا (۵) حضرت سیِّدُنا صُہَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۶) حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور (۷) حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے ذریعے فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حفاظت کا ذریعہ ان کی قوم کو بنایا جبکہ دیگر حضرات کو مشرکین نے پکڑ کر لوہے کی زرہیں پہنائیں اور انہیں سورج کی تپتی دھوپ میں ڈال دیا۔ مشرکین نے ان میں سے ہر ایک سے جو چاہا کہلوایا لیکن حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی جان کی پرواہ نہ کی اور جب مشرکین پر ان کا معاملہ مشکل ہوا تو انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو باندھ کر بچوں کے حوالے کر دیا جو انہیں مکہ کے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر ''اَحَد، اَحَد یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے، جاری رہتا۔'' [2]

{488 }......حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں بلال (رَضِیَ اللّٰہُ

---

[1] ......السيرة النبوية لابن هشام، ذكر عدو ان المشركين......الخ، ص ۱۲۵۔

[2] ......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، باب قوله مروا ابابكر يصلي بالناس، الحديث: ۸۹، ج۱، ص ۱۲۰.

المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الفضائل، باب فی بلال وفضله، الحديث: ۱، ج۷، ص ۵۳۷.

تَعَالٰی عَنْہ) سب سے پہلے ہیں۔'' (1)

{489}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ ہَوْ زَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری ملاقات ہوتی تو میں نے پوچھا کہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روزانہ کا کتنا خرچہ ہوتا تھا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''سرکارِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس (بظاہر) کوئی چیز نہ تھی۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بعثت سے لے کر وصالِ ظاہری تک مالی معاملات کا ذمہ دار تھا۔ چنانچہ، جب کوئی نومسلم بے سروسامانی کی حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے حکم فرماتے تو میں قرض لے کر اس کے لباس اور کھانے وغیرہ کا بندوبست کرتا۔'' (2)

فَقْر کی اَہَمِّیَّت وترغیب کا بیان

{490}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تشریف لائے، ان کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا رکھا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''اے بلال! یہ کس کے لئے ہے؟'' عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میں نے آپ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مہمانوں کے لئے جمع کر رکھا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اے بلال! کیا تم جہنم کے دھوئیں سے نہیں ڈرتے، خرچ کرو اور عرش کے مالک عَزَّوَجَلَّ سے تنگی و کمی کا خوف نہ رکھو۔'' (3)

{491}......حضرت سیِّدُ نا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے بلال! مالداری کے بجائے ناداری کی حالت میں دنیا سے رخصت ہونا۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میرے لئے کیسے ممکن ہوگا؟'' ارشاد فرمایا: ''جو رزق تجھے ملے اسے جمع نہ کر اور جب کوئی تجھ سے سوال کرے تو اسے

......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب خير السودان ثلاثة، الحديث: ٥٢٩٤، ج٤، ص٣٢٩.

......سنن ابی داود، كتاب الخراج، باب فی الامام يقبل هدايا المشركين، الحديث: ٣٠٥٥، ص١٤٥٣.

......المعجم لكبير، الحديث: ١٠٢٠، ج١، ص ٣٤٠، الحديث: ١٠٣٠٠، ج١٠، ص١٥٥.

محروم نہ کر۔''میں نے پھر عرض کی:''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! یہ میرے لئے کس طرح ممکن ہوگا؟'' ارشاد فرمایا:''اسے اختیار کرو یا پھر جہنم کی آگ کو۔''(1)

{492}......حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''راہِ خدا میں جس قدر مجھے ڈرایا، دھمکایا گیا اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا اور جتنا میں ستایا گیا اتنا کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ ایسے حالات بھی آئے کہ ایک ایک مہینے تک میرے اور بلال کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تھا سوائے اتنی چیز کے جو بلال کی بغل میں آجائے۔''(2)

{493}......حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور اپنے آگے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی۔ تو میں نے پوچھا:''اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ! یہ کون ہے؟'' انہوں نے بتایا:''یہ حضرت بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں۔''(3)

{494}......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُرَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''میں نے جنت میں اپنے آگے قدموں کی آہٹ سنی تو دریافت کیا: ''یہ کون ہے؟'' فرشتوں نے مجھے بتایا کہ''یہ حضرت بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں۔'' جب حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضرِ خدمت ہوئے تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا:''اے بلال! کس سبب سے تم جنت میں مجھ سے آگے آگے چل رہے تھے؟'' عرض کی:''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور جب بھی وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نماز (تحیة الوضو) پڑھ لیتا ہوں۔''(4)

{495}......حضرت سیِّدُنا قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ

---

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۲۱، ج۱، ص۳٤۱.

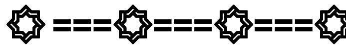
(2) ......المسندللامام احمدبن حنبل، مسند انس بن مالك بن النضر، الحدیث: ۱٤۰۵۷، ج٤، ص ۵۷۰.

(3) ......المسند للامام احمد بن حنبل ، مسندجابر بن عبد اللّٰہ ، الحدیث: ۱۵۰۰٦، ج۵، ص۱٦٦.

(4) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضله، الحدیث:۳، ج۷، ص۵۳۷.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پانچ اوقیہ (یعنی 200 درہم) کے عوض خرید کر آزاد فرمایا۔تو حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اے ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ! اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد کیا ہے تو مجھے اجازت دیں کہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل بجالاؤں اور اگر اس لئے آزاد کیا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے خدمت لیں تو مجھے اپنا خادم بنالیں۔'' یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے اور فرمایا: ''میں نے تمہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کیا ہے جاؤ اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل بجالاؤ۔'' (1)

{496}......حضرت سیِّدُ نا سَعِید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے، کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (جہاد کے لئے) شام جانے کی تیاری کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بلال! میرا خیال ہے کہ تم ہمیں اس حال میں چھوڑ کر نہ جاؤ ہم نے تمہیں آزاد کیا ہے اس لئے ہمارے پاس ہی ٹھہرے رہو۔'' حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد کیا ہے تو مجھے جانے دیجئے اور اگر اپنی ذات کے لئے آزاد کیا ہے تو اپنے پاس روک لیجئے۔'' چنانچہ، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں جانے کی اجازت دے دی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شام تشریف لے گئے اور وہیں وفات پائی۔'' (2)



(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضله، الحدیث: ٤، ج٧، ص٥٣٨.

(2)......الجهاد لابن المبارك، الحدیث: ١٠٢، ص٨٧.

حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ ناصُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ بہ نیت ثواب لوگوں کو کھانا کھلاتے۔ راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرتے، نفس کی مخالفت کرتے، دین کی عمدہ سمجھ رکھتے، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخوشنودی کے لئے جہاد بھی کرتے تھے۔ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کو بجالانے میں جلدی کیا کرتے تھے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''فضولیات کو ترک کرکے دین پر عمل کرنے اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کے لئے ہر وقت تیار رہنے کا نام تصوُّف ہے۔''

پروانۂ شمعِ رسالت:

{497}......حضرت سیِّدُ ناصُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں بھی تشریف لے جاتے میں وہاں ضرور حاضر ہوتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کوئی بیعت لیتے میں اس میں بھی ضرور شریک ہوتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو لشکر بھی جنگ کے لئے روانہ فرمایا میں اس میں بھی شریک رہا اور جس جنگ میں مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفس نفیس شریک ہوتے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہتا۔ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کی طرف سے حملہ کا اندیشہ ہوتا تو سامنے آجاتا اگر پیچھے سے خطرہ ہوتا تو پیچھے ہوجاتا اور میں نے کبھی بھی حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اور دشمنوں کے درمیان تنہا نہیں چھوڑا حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا۔''[1]

سیِّدُ ناصُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان:

{498}......حضرت سیِّدُ ناسَعِید بن مُسَیِّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُ ناصُہَیب بن

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۰۹، ج۸، ص۳۷.

سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کرنے کے لئے نکلے تو قریش کا ایک گروہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی سواری سے اترے اور ترکش سے تمام تیر نکال کر فرمایا: ''اے گروہِ قریش! تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ تیراندازی کا ماہر ہوں۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم اس وقت تک مجھ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک میرے ترکش میں ایک تیر بھی باقی ہے پھر میں تلوار سے لڑوں گا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں قوت ختم ہو جائے۔ اب تمہاری مرضی ہے یا تو میں تمہیں مکہ میں اپنے مال و دولت کے بارے میں بتا دوں تو تم اس پر قبضہ کر کے میرا راستہ چھوڑ دو۔ یا مجھ سے لڑو۔'' لہٰذا کفار مال لینے پر راضی ہو گئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا راستہ چھوڑ دیا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ابو یحییٰ نے نفع بخش تجارت کی، ابو یحییٰ نے نفع بخش تجارت کی۔'' (ابو یحییٰ، حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے)

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِؕ (پ۲، البقرۃ:۲۰۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اَللّٰہ کی مرضی چاہنے میں۔[1]

غیبی خبر:

{499}......حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لے جانے لگے تو میں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جانے کا اِرادہ کر لیا لیکن قریش کے چند نوجوانوں نے میرا رستہ روک لیا۔ میں ساری رات کھڑا رہا یہاں تک لوگ مجھ پر طنز کرتے اور کہتے کہ ''اسے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے پیٹ کے درد میں مبتلا کر دیا ہے۔'' حالانکہ مجھے کوئی تکلیف نہ تھی۔ پھر جب

[1]......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٨ صُهَيب بن سِنَان، ج٣، ص ١٧١.

وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے تو میں بھی جانے کے لئے نکلا لیکن کچھ لوگ مجھے واپس لے جانے کے ارادے سے دوبارہ میری راہ میں حائل ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا: ''میں تمہیں چند اُوْقِیَّہ سونا اور دو قیمتی جوڑے دیتا ہوں جو مکہ میں ہیں تم مجھ پر بھروسہ کر کے میرا راستہ چھوڑ دو۔'' چنانچہ، وہ لوگ اس بات پر راضی ہوگئے تو میں ان کے ساتھ مکہ گیا اور انہیں دروازے کی چوکھٹ کے نیچے جگہ کھودنے کے لئے کہا۔ اس کے نیچے سے چند اُوْقِیَّہ سونا ملا۔ میں نے وہ سونا انہیں دے کر کہا کہ ''فلاں عورت کے پاس چلے جاؤ اور اسے یہ نشانی دکھا کر دو جوڑے وصول کرلو۔'' اس کے بعد میں وہاں سے نکلا اور حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وادیٔ قُباء سے نکلنے سے قبل ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''اے ابو یحیٰی! تجارت نفع بخش رہی۔'' اور یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار ارشاد فرمائی۔ میں نے عرض کی: ''یا رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھ سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس تو کوئی نہیں آیا یقیناً یہ خبر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دی ہوگی۔'' (1)

{500} ......حضرت سیِّدُنا صُہَیْب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہجرت کے موقع پر مشرکینِ مکہ مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاش میں نکلے اور غار کی طرف متوجہ ہوئے لیکن پھر لوٹ آئے۔ اس وقت رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یاد کرتے ہوئے فرمایا: ''افسوس! اے صُہَیْب! صُہَیْب میرے ساتھ نہیں ہے۔'' جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تھا تو امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دو یا تین مرتبہ میری طرف بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے نماز میں مشغول پا کر بارگاہِ نبوت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے انہیں نماز میں مشغول دیکھا تو ان کی نماز میں خلل ڈالنا مناسب نہ سمجھا۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔'' پھر حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راتوں رات تشریف لے گئے۔ فجر کے بعد میں امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ

---

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۲۹۶، ج۸، ص ۳۱-۳۲.

محترمہ اُمِّ رُومان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس گیا تو وہ مجھے دیکھ کر فرمانے لگیں کہ ''میں تمہیں یہاں دیکھتی ہوں جبکہ تمہارے دونوں بھائی چلے گئے اور انہوں نے اپنے زادِراہ میں تمہارا بھی حصہ رکھا ہے۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اپنی بیوی کے پاس پہنچ کر اپنی تلوار، کمان اور نیزہ لیا اور مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حضور نبیِّ اَکرم، رسولِ محترم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف فرما تھے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھے دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے میرے بارے میں نازل ہونے والی آیت کریمہ کی بشارت دی۔ پھر میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کچھ اظہار ناراضی کیا کہ آتے وقت مجھے خبر نہ دی۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی وجہ بیان فرمائی اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو خوشی کا اظہار کیا اور ارشاد فرمایا: ''اے ابو یحیٰ! تمہاری تجارت نفع بخش رہی۔'' (1)

{501} ......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''انسان جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مال کو اس اس طرح خرچ نہ کرے۔ یہ کہتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دائیں بائیں اشارہ فرمایا۔'' (2)

{502} ......حضرت سیِّدُنا حمزہ بن صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اولاد نہ ہونے کے باوجود تم نے اپنی کنیت رکھ لی اور رومی ہو کر عرب کی طرف نسبت کرلی؟'' حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! جہاں تک آپ کا یہ فرمان ہے کہ اولاد نہ ہونے کے باوجود میں نے اپنی کنیت رکھی ہوئی ہے، تو یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ابو یحیٰ کی کنیت سے یاد فرمایا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فرمانا کہ میں نے رومی ہونے کے باوجود عرب کی طرف اپنے

(1) ......المعجم الكبير، الحديث: ٧٣٠٨، ص٣٦.

(2) ......تاريخ بغداد، الرقم ٤٨٥٣ صالح بن حرب بن خالد، ج٩، ص٣١٧.

آپ کو منسوب کرلیا تو یہ اس وجہ سے ہے کہ درحقیقت میرا تعلق عرب کے قبیلۂ نَمِر بن قاسِط سے ہے۔ مجھے مُوصَل سے قید کر کے غلام بنایا گیا تھا، پس میں اپنا اہل ونسب جانتا ہوں۔''[1]

{503}......حضرت سیِّدُنا حمزہ بن صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو بہت زیادہ کھانا کھلایا کرتے تھے۔ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے صُہَیب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) تم لوگوں کو بہت زیادہ کھانا کھلاتے ہو اور میرے خیال میں یہ مال کا اِسراف ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: بے شک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں بہترین وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔'' پس یہی فرمانِ عالی شان مجھے کھانا کھلانے پر اُبھارتا ہے۔''[2]

تین باتوں پر اعتراض:

{504}......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''مجھے تمہاری تین باتوں پر اعتراض ہے۔ (۱) تم نے اپنی کنیت ابو یحییٰ رکھی جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا۝ (پ۱۶، مریم:۷) ترجمۂ کنزالایمان: اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا۔

(۲) تمہارے پاس جو چیز بھی آتی ہے تم اسے خرچ کر دیتے ہو اور (۳) تم اپنے آپ کو قبیلۂ نَمِر بن قاسِط کی طرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تم مہاجرین اوّلین میں سے ہو جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انعام فرمایا ہے۔''

تو حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یا امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! ابو یحییٰ کنیت میں نے خود اختیار نہیں کی بلکہ یہ تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے عطا فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے ابو یحییٰ کہہ کر یاد فرماتے تھے اور میرے پاس جو چیز بھی آتی ہے میں اسے اس لئے خرچ کر دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۱۰، ج۸، ص۳۸.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث صُهیب، الحدیث: ۲۳۹۸۱، ج۹، ص ۲۴۰.

وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ ۚ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا۔ (پ۲۲، سبا:۳۹)

اور جہاں تک نَمِر بن قاسِط کی طرف منسوب ہونے کا معاملہ ہے تو یہ بھی بالکل درست ہے کیونکہ عرب ایک دوسرے کو قید کر لیتے تھے، ایسے ہی عرب کے ایک قبیلے نے مجھے بھی قید کرلیا اور کوفہ لے جا کر بیچ دیا، وہاں میں نے ان کی زبان سیکھ لی، لہٰذا اگر میں رومی ہوتا تو انہی کی طرف منسوب ہوتا۔'' (1)

کھانے میں حیرت انگیز برکت:

{505}......حضرت سیِّدُ نا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے کھانا تیار کیا جب بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے جھرمٹ میں تشریف فرما پایا۔ میں نے سامنے کھڑے ہو کر اشارے سے کھانے کا عرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اشارے سے صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کا دریافت فرمایا۔ میں نے (کھانے کی کمی کی وجہ سے) عرض کی: ''نہیں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہوگئے اور میں اپنی جگہ کھڑا رہا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے پھر اشارے سے کھانے کا عرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اب کی بار بھی یہی دریافت فرمایا: ''کیا ان کے لئے بھی؟'' میں نے عرض کی: ''نہیں۔'' دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا پھر میں نے عرض کی: ''ہاں! ان کے لئے بھی۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے رُفقا کو ساتھ لے کے تشریف لائے اور سب نے مل کر کھانا کھایا۔ میں نے وہ کھانا صرف حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے تھوڑا سا بنایا تھا لیکن ان سب کے کھانے کے بعد بھی وہ بچ رہا۔'' (2)

قرض کا چور:

{506}......حضرت سیِّدُ نا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ مکرّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی

(1) ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب نزلت آية: ومن الناس......الخ، الحديث: ٥٧٥٤، ج٤، ص ٤٩٠.

(2) ......المعجم الكبير، الحديث: ٧٣٢١، ج٨، ص ٤٥.

آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص کسی عورت سے مہر پر شادی کرے اور اس کا اِرادہ مہر ادا کرنے کا نہ ہو تو اس شخص نے اسے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے ساتھ دھوکا دیا اور باطِل طریقے سے اس کی شرمگاہ کو اپنے لئے حلال کیا بروزِ قیامت ایسا شخص اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ زانی ہوگا[1] اور جو واپس نہ کرنے کے ارادے سے قرض لیتا ہے وہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے ساتھ دھوکا دیتا اور باطِل طریقے سے غیر کے مال کو اپنے لئے حلال ٹھہراتا ہے۔ ایسا شخص اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ چور ہوگا۔'' [2]

میں کیوں مسکرایا؟:

{507}......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رات کی نماز پڑھی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رُخِ انور پھیرا تو ہماری طرف مسکراتے ہوئے متوجہ ہوئے اور اِرشاد فرمایا: ''جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مسلمان بندے کے حق میں فیصلہ پر تعجب ہوا کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتا ہے اس کے لئے اس میں بھلائی ہی ہوتی ہے اور جس کے لئے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمام فیصلے بھلائی کے فرمائے وہ بندہ مومن ہی ہوتا ہے۔'' [3]

3 دن میں 70 ہزار اموات:

{508}......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، کہ حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہ

1......اس کا یہ مطلب نہیں کہ شرعی اعتبار سے اس کا نکاح ہی نہ ہوگا۔ جیسا کہ مجدِّثِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت، شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ''یہ جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جن کا نکاح ہوا ان کی نیت میں ادائے مہر نہیں وہ روزِ قیامت زانی وزانیہ اٹھائیں جائیں گے، یہ ان کے واسطے ہے جو محض برائے نام جھوٹے طور پر ایک لغو رَسم سمجھ کر مہر باندھیں، شرعًا ان کا نکاح بھی ہو جائے گا اور وہ بحکمِ شریعت زانی وزانیہ نہیں زن وشو (یعنی میاں بیوی) ہیں۔ اگر چہ قیامت میں ان پر اس بدنیّت کا وبال مثلِ زنا ہو کہ انہوں نے حکمِ الٰہی کو ہلکا سمجھا۔'' (فتاوی رضویه، ج ۱۲، ص ۱۹۹)

2......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث صُهيب بن سنان، الحديث: ۱۸۹۵٤، ج٦، ص۵۰۳.

3......المعجم الكبير، الحديث: ۷۳۱۷، ج۸، ص ٤٠.

بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ دن صبح کی نماز کے بعد اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ پڑھتے تھے ہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ دنوں سے صبح کی نماز کے بعد اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے کچھ پڑھتے ہیں جب کہ اس سے پہلے یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول نہیں تھا؟'' تو اِرشاد فرمایا: مجھ سے پہلے ایک نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) تھے، جنہوں نے اپنی امت کی کثرت سے خوش ہوتے ہوئے کہا: ''ان کی کثرت کے سبب ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔'' تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ''تیری اُمت کی بھلائی تین باتوں میں سے ایک میں ہے کہ میں ان پر موت، دشمن یا بھوک مسلط کردوں۔'' انہوں نے یہ بات اپنی امت کو بتائی تو انہوں نے کہا: ''بھوک برداشت کرنے اور دشمن سے لڑنے کی تو ہم میں طاقت نہیں، ہاں! موت قبول کر لیتے ہیں۔'' چنانچہ، تین دن کے اندر اندر اس امت کے 70 ہزار افراد فوت ہوگئے۔ جبکہ میں آج اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے ہی نام سے ارادہ وکوشش کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیرا نام لے کر ان سے قتال کرتا ہوں۔'' (1)

دیدارِ الٰہی:

{509}......حضرت سیِّدُنا صُہَیْب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَ زِیَادَۃٌ ؕ (پ ١١، یونس ٢٦)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔

پھر اس کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جنتیوں کے جنت میں چلے جانے کے بعد ایک منادی ندا کرے گا کہ ''اے اہلِ جنت! ابھی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک وعدہ باقی ہے۔'' تو وہ کہیں گے: ''اب کون سا وعدہ باقی ہے؟ کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟ کیا اس نے ہمارے اعمال نامے بھاری نہیں کیے؟ کیا اس نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟'' یہ بات ان سے تین مرتبہ کہی جائے گی۔ پھر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان پر اپنی تجلی فرمائے گا تو اہلِ جنت دیدارِ الٰہی

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٧٣١٨، ج٨، ص ٤٠۔
المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث صُہیب بن سنان، الحدیث: ١٨٩٦٢، ج٦، ص ٥٠٥.

سے مشرف ہوں گے اور یہ نعمت ان کے نزدیک سب نعمتوں سے بڑھ کر ہوگی۔'' [1]

{510}......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دعا فرمایا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اِسْتَحْدَثْنَاہُ، وَلَابِرَبٍّ ابْتَدَعْنَاہُ، وَلَا کَانَ لَنَا قَبْلَکَ مِنْ اِلٰہٍ نَّلْجَأُ اِلَیْہِ وَ نَذَرُکَ، وَلَااَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِکَہٗ فِیْکَ، تَبَارَکْتَ وَ تَعَالَیْتَ۔ یعنی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ایسا معبود و پروردگار نہیں جسے ہم نے خود بنایا ہو اور نہ تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا کہ ہم اس کی پناہ لے لیں اور تجھے چھوڑ دیں اور ہماری تخلیق میں تیرا کوئی مددگار نہیں ہے کہ ہم اسے تیرا شریک ٹھہرائیں۔ تیری ذات بابرکت ہے اور تو بلند شان کا مالک ہے۔''

حضرت سیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اسی طرح دعا کیا کرتے تھے۔'' [2]

یہ الفاظ عَمرو بن حُصَین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کے ہیں جبکہ حضرت سیِّدُنا عمرو بن مالک رَاسِبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی روایت میں یوں ہے: وَلَا بِرَبٍّ یَبِیْدُ ذِکْرُہٗ وَلَا کَانَ مَعَکَ اِلٰہٌ فَنَدْعُوْہُ وَنَتَضَرَّعُ اِلَیْہِ وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنَشُکَّ فِیْکَ۔ یعنی: اور تو ایسا پروردگار نہیں جس کا ذکر ختم ہو جائے اور نہ تیرے سوا کوئی اور معبود ہے کہ ہم اسے پکاریں اور اس کے سامنے آہ وزاری کریں اور ہماری تخلیق میں تیرا کوئی مددگار نہیں ہے کہ ہم تیری (طاقت وقدرت) میں شک وشبہ کا اظہار کریں۔'' [3]

اُڑ کر جنت میں جانے والے:

{511}......حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رء وف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مہاجرین ہی سبقت لے جانے والے، شفاعت کرنے والے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بروزِ قیامت

[1] ......مسند ابی داود الطیالسی، صُھیب، الحدیث: ۱۳۱۵، ص۱۸۶.

[2] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۰۰، ج۸، ص۳۴.

[3] ......العظمة لابی الشیخ الاصبھانی، ذکر آیات ربناتبارك وتعالی وعظمته وسؤدده، الحدیث: ۱۱۶، ص۵۴.

یہ اپنی گردنوں میں ہتھیار لٹکا کر جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ داروغۂ جنت (یعنی جنت پر مقرر فرشتے) ان سے دریافت کریں گے تم کون ہو؟'' کہیں گے: ''ہم مہاجرین ہیں۔'' وہ پوچھیں گے: ''کیا تمہارا حساب و کتاب ہو چکا ہے؟'' یہ سن کر وہ گھٹنوں کے بل گر جائیں گے، ان کے ترکش کے تیر بکھر جائیں گے اور ہاتھوں کو اُٹھا کر پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے فریاد کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! کیا اب بھی ہمارا حساب ہوگا جب کہ ہم نے تیری رضا کے لئے اپنے اہل و عیال اور مال کو چھوڑ کر ہجرت کی۔'' ان کی فریاد بارگاہِ ربُّ العباد میں مستجاب ہوگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں سونے کے پر عطا فرمائے گا جس میں زَبَرجَد اور یاقوت جڑے ہوں گے اور یہ ان کے ذریعے اُڑ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (اس پر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالائیں گے جسے قرآنِ پاک میں یوں بیان کیا گیا):

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۟ۙ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۟ (پ۲۲، الفاطر: ۳۴، ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اُتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو۔

حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انہیں جنت میں ایسے گھر عطا ہوں گے کہ جن کے ذریعے ان کے دنیاوی مقام و مرتبہ کی پہچان ہوگی۔'' (1)



......المستدرك، كتاب المعرفة الصحابة، باب براءة المهاجرين......الخ، الحديث: ٥٧٥٧، ج٤، ص٤٩١، "فيجعل الله" بدله "فيمثل الله".

حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عبادت گزار، دنیا سے بیزار، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بے مثال فرمانبردار بندے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چوتھے نمبر پر اسلام قبول کیا۔ دینِ اسلام کی تشریف آوری سے پہلے بھی کبھی بت پرستی کے قریب نہ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت سے پہلے بھی لوگوں میں عبادت گزار مشہور تھے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی نے سلام عرض کیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق بات بیان کرنے میں نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ ہوتے، نہ حکمرانوں اور بادشاہوں کے رُعب ودبدبہ سے گھبراتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی وہ شخصیت ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے علم البقا (یعنی احوالِ آخرت کے علم) میں کلام کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مشقتوں اور تکلیفوں میں بھی دین پر ثابت قدم رہتے، وعدہ نبھاتے اور وصیت پوری فرماتے، مصائب وآلام پر صبر کرتے اور ساری عمر لوگوں سے (بلاضرورت) میل جول رکھنے سے کتراتے رہے۔ نیز فضولیات کو ترک کرتے ہوئے حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کرنے کا شرف بھی پایا۔''

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''شدَّتِ عشق وغم کی وجہ سے پریشان وخستہ حال رہتے ہوئے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہنے کا نام تصوُّف ہے۔''

سیِّدُنا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جذبۂ عبادت:

{512}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اے بھتیجے! میں اسلام سے چار برس پہلے بھی نماز پڑھا کرتا تھا۔'' انہوں نے پوچھا: ''اسلام کی تشریف آوری سے قبل آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس کی عبادت کرتے تھے؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''آسمانوں کے مالک عَزَّوَجَلَّ کی۔'' انہوں نے پھر پوچھا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس وقت کس طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے؟'' فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس سمت میرا رُخ پھیر دیتا اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھ لیتا۔'' (1)

......دلائل النبوة للاصبهانی، الحدیث: ١٦٠، ص١٤٧تا١٤٩.

{513}......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے ان سے فرمایا: ''اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے قبل بھی تین برس تک نماز پڑھی ہے۔'' حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے دریافت کیا: ''اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کس کی عبادت کرتے تھے؟'' فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی۔'' انہوں نے پھر پوچھا کہ ''اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کس طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے تھے؟'' فرمایا: ''جس طرف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پھیر دیتا اسی طرف رخ کر لیتا۔ جب میں رات کے وقت نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو نماز ہی کی حالت میں سحری کا آخری وقت آجاتا پھر مجھ میں سکت باقی نہ رہتی تو میں گر جاتا یہاں تک کہ سورج بلند ہو جاتا۔'' (1)

{514}......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: ''میں اسلام قبول کرنے میں چوتھے نمبر پر ہوں کیونکہ جب میں نے اسلام قبول کیا اس وقت ابھی صرف تین افراد نے اسلام قبول کیا تھا۔'' (2)

سیِّدُ نا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کا قبولِ اسلام:

{515}......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: میرے اسلام لانے کا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے کہ ہمیں قحط سالی نے آلیا تو میری ماں مجھے اور میرے بھائی انیس کو لے کر نجد میں اپنے رشتے داروں (یعنی ماموں) کے ہاں چلی گئیں۔ انہوں نے ہمارا خوب اکرام کیا۔ کچھ دنوں بعد اس محلے کا ایک آدمی میرے ماموں کے پاس آیا اور کہا: ''انیس نے آپ کی زوجہ کے معاملے میں آپ سے خیانت کی ہے۔'' یہ بات ماموں کو بہت بری لگی۔ جب میں اُونٹ چرا کر گھر واپس آیا تو انہیں غمگین اور روتا ہوا پایا۔ میں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے مجھے سارا واقعہ بتایا۔ میں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ کہ ہم ایسا فحش کام کریں اگرچہ زمانے نے ہمیں محتاج بنا ڈالا ہے۔'' اس کے بعد میں اپنی والدہ اور بھائی کو لے کر مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا چلا آیا۔ کفّارِ مکہ نے بتایا کہ ''یہاں (معاذ اللہ) کوئی بددین یا مجنون یا جادوگر رہتا ہے۔'' ایک دن میں نے ان سے پوچھا: ''جس کے بارے میں تم ایسا

---

(1)......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی ذر، الحدیث: ۶۳۵۹، ص ۱۱۱۱۔
الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الرقم ۴۳۲ ابوذر، ج ۴، ص ۱۶۶۔

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۶۱۷، ج ۲، ص ۱۴۷۔

سوچتے ہو وہ کہاں ملے گا؟''لوگوں نے کہا:''سامنے دیکھو یہ وہی ہے۔''فرماتے ہیں:''میں ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوگیا۔اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!میں نے سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کی خاطر کفار ومشرکین سے ہڈی،پتھر و مٹی کے ڈھیلے کھائے جس کی وجہ سے میرا اس قدر خون بہا کہ میں اس میں نہا گیا۔پھر میں خانہ کعبہ آیا اور اس کے غلاف وعمارت کے درمیان داخل ہوگیا۔وہاں میں نے تیس روزے اس طرح رکھے کہ آبِ زم زم کے سوا نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:پھر میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:''ابوذر!''میں نے عرض کی:''میں حاضر ہوں۔''فرمایا:''کیا تم زمانۂ جاہلیت میں بھی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتے تھے؟''میں نے عرض کی:''ہاں! مجھے یاد ہے کہ میں سورج نکلنے کے وقت نماز پڑھنے کھڑا ہوتا اور مسلسل نماز پڑھتا رہتا یہاں تک کہ سورج کی تپش مجھے ستانے لگتی اور میں بے حال ہوکر گر پڑتا۔''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا:''تم کس طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے تھے؟''میں نے عرض کی:''یہ تو مجھے یاد نہیں،البتہ!اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس طرف میرا رُخ پھیر دیتا میں اسی طرف رخ کرلیتا یہاں تک کہ اس نے مجھے اسلام لانے کی سعادت وتوفیق بخشی۔''[1]

اظہارِ اسلام کا واقعہ:

{516}......حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے،فرماتے ہیں:میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں قیام کیا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اسلام کے احکام سکھائے اور قرآن مجید کا کچھ حصہ بھی پڑھایا۔میں نے عرض کی:''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنے دین کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔''تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''(ابھی چونکہ کفر کا غلبہ ہے اس لئے)مجھے ڈر ہے کہ کہیں کفار تمہیں شہید نہ کردیں۔''میں نے عرض کی:''میں اسلام کا اظہار ضرور کروں گا خواہ مجھے شہید کردیا جائے۔''اس کے بعد حضور نبیٔ رحمت،شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث:۷۷۳،ج۱،ص۲۶۶.

بات نہیں کی اور خاموش رہے۔ میں مسجد میں گیا تو وہاں قریش حلقہ بنائے محوِ گفتگو تھے۔ میں نے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے رسول ہیں۔'' یہ سنتے ہی وہ مجھ پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ مار مار کر سرخ پتھر کی طرح کر دیا۔ وہ اپنے خیال میں مجھے ختم کر چکے تھے۔ کچھ افاقہ ہوا تو میں بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری حالت دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں منع نہ کیا تھا؟'' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میرے دل کی خواہش تھی، لہٰذا میں نے پوری کر لی۔ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ قیام پذیر تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنی قوم کے پاس چلے جاؤ جب مجھے غلبہ حاصل ہو جائے تو میرے پاس چلے آنا۔'' (1)

سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جذبۂ ایمانی:

{517}......حضرت سیِّدُنا اَبُو جَمْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ہمیں حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اسلام کے ظاہر ہونے کے بارے میں بتایا کہ ''انہوں نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو چاہیں حکم ارشاد فرمائیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تک تمہیں اسلام کے غالب آجانے کی اطلاع نہ ملے اپنے گھر والوں کے پاس رہو۔'' حضرت ابوذر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اپنے قبولِ اسلام کا اعلان واظہار کئے بغیر نہیں جاؤں گا۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجد کی طرف گئے اور بلند آواز سے یہ اعلان کرنے لگے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے رسول ہیں۔'' مشرکین یہ سن کر کہنے لگے کہ ''یہ بد دین ہو گیا اور اپنے دین سے پھر گیا ہے۔'' پھر مشرکین چاروں طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گر گئے۔ حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں سے گزرے تو فرمایا: ''اے گروہِ قریش!

---

(1)......المعجم الاوسط، الحدیث: ۲۷٦٤، ج۲، ص۱۳۰.

تم تاجر ہو اور تمہارا گزر قبیلۂ بنوغِفَار کے پاس سے ہوتا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا راستہ بند کر دیا جائے؟'' حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چھڑانے پر کفار انہیں چھوڑ کر چلے گے۔ دوسرے دن حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر اسی طرح اعلان کر دیا جس کے نتیجے میں کفار پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر ٹوٹ پڑے اور مارنے لگے۔ حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا آج بھی وہاں سے گزر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں چھڑا لیا۔ (1)

اظہارِ اسلام پر تکالیف کا سامنا:

{518} ......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا آیا تو وہاں کے کفار مجھ پر ٹوٹ پڑے، ڈھیلوں، ہڈیوں وغیرہ سے مجھے اتنا مارا کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو اُٹھا اور دیکھا کہ خون بہنے کی وجہ سے میں سرخ پتھر کی مانند لگ رہا تھا۔'' (2)

سیِّدُنا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خصوصیات:

{519} ......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''میں مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا آیا اور کفار سے حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہیں؟'' کفار نے سنا تو ''بددین، بددین'' کہتے ہوئے مجھے ہڈیوں اور پتھروں سے مارنے لگے یہاں تک کہ سرخ پتھر کی مانند کر ڈالا۔ صبح کی ٹھنڈک سے مجھے کچھ افاقہ ہوا تو میں اُٹھ کر آبِ زمزم تک آیا۔ اس سے پیا اور غسل کیا۔ پھر کعبہ اور اسکے پردوں کے درمیان تیس دن تک ٹھہرا رہا اور آبِ زمزم کے سوا کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ میں بہت کمزور ہو گیا پھر ایک رات رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیت اللّٰہ شریف کے طواف کے لئے تشریف لائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا فرمائی اور سب سے پہلے میں

(1) ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۲۶۳۳، ج۲، ص۹٤، مفھومًا.

(2) ......مصنف ابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب اسلام ابی ذر، الحدیث: ۱، ج۸، ص۴۵۰.

نے ہی حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوسلامِ تحیت کیا اور عرض کی: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ ۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا: ''وَعَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ۔'' (1)

{520} ......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارغ ہوئے تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ ۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً ارشاد فرمایا: ''وَعَلَیْکَ السَّلَام ۔'' لٰہذا سب سے پہلے مجھے بارگاہِ رسالت میں سلامِ تحیت پیش کرنے کی سعادت ملی ۔ (2)

6 باتوں کی نصیحت:

{521} ......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے 6 باتوں کی نصیحت فرمائی: (۱) مساکین سے محبت کرنا ۔ (۲) (دُنیوی اعتبار سے) اپنے سے کم درجہ لوگوں کو دیکھنا اونچے درجے والوں کی طرف نہ دیکھنا ۔ (۳) ہر حال میں حق بات کہنا اگرچہ کڑوی ہو اور (۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملہ میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا ۔ ((۵) رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا اگرچہ وہ قطع تعلق کریں اور (۶) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کی کثرت کرنا) ۔'' (3)

نفاذِ حکمِ رسول کا جذبہ:

{522} ......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے میرے پاس آ کر کہا: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عاملین (یعنی زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کردہ افراد) زکوٰۃ کے معاملے میں ہم پر زیادتی کرتے ہیں تو کیا ہم بقدرِ زیادتی اپنا مال چھپا لیا کریں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''نہیں ۔ بلکہ تم اپنا مال ان کے سامنے رکھو اور ان سے کہو کہ جتنا حق بنتا ہے اتنا ہی لو اور جس میں حق نہیں بنتا اسے چھوڑ

1 ......مصنف ابن ابی شیبة ، کتاب المغازی ، باب اسلام ابی ذر،الحدیث:۱،ج۸،ص ۴۵۰،بتغیرٍ.

2 ......صحیح مسلم ، کتاب فضائل الصحابة ،باب من فضائل ابی ذر، الحدیث:۶۳۵۹/۶۳۶۱، ص ۱۱۱۱ .

3 ......المعجم الکبیر،الحدیث:۱۶۴۸،ج۲،ص۱۵۶،بتقدمٍ و تاخرٍ.

دو۔ پھر بھی اگر وہ تم پر ظلم کریں تو ان کا یہ ظلم نیکیوں کی صورت میں کل بروزِ قیامت تمہارے نامۂ اعمال میں رکھا جائے گا۔'' وہاں اس وقت ایک قریشی نوجوان کھڑا تھا اس نے کہا: ''کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو امیر المومنین حضرت سیِّدُ نا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فتویٰ دینے سے منع نہیں کیا تھا؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا تم میرے نگہبان ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میرے گلے پر چھری بھی رکھ دو اور مجھے یقین ہو کہ میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کو چھری چلنے سے پہلے نافذ کرسکتا ہوں تو میں ایسا ضرور کروں گا۔'' (1)

دُنیا سے نفرت:

{523}......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھتیجے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چچا حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چچا نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رَبْذَہ کی طرف جانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا: ''ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس صبح و شام صدقہ کے مویشی بھیجتے رہیں گے۔'' حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے ان کی حاجت نہیں۔ ابوذر کے لئے تو اس سے قطع تعلُّق ہی کافی ہے۔'' پھر کھڑے ہو کر فرمایا: ''آپ کو آپ کی دُنیا مبارک ہو۔ ہمیں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ اور دین کے ساتھ رہنے دیجئے۔'' اس وقت حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مال تقسیم کیا جارہا تھا اور حضرت سیِّدُ نا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو مال جمع کرتا پھر اسے صدقہ کرتا اور راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اور اس کے ذَریعے فلاں فلاں نیکی کا کام کرتا ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا: ''مجھے اس کے بارے میں بھلائی کی امید ہے۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جلال میں آ کر اپنا عصا حضرت سیِّدُ نا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر اٹھایا اور فرمایا: ''اے بَنِی اِسرائیلیّہ کے بیٹے! تم اس مال کے

---

(1)......سنن الدارمی، المقدمة، باب البلاغ عن......الخ، الحدیث: ٥٤٥، ج١، ص١٤٦، بتغیرٍ.

مالک کو اجازت دے رہے ہو کہ بروزِ قیامت اس مال کے عوض بچھو اس کے دل پر ڈسیں[1]۔"[2]

{524}......حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن خِراش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رَبَذَہ میں حضرت سیِّدُنا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک سیاہ خیمے میں بوری کے بنے ہوئے بستر پر تشریف فرما دیکھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ بھی وہاں موجود تھیں۔ کسی نے ان سے کہا: "آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد تو زندہ نہیں رہتی؟" فرمایا: "تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہماری اولاد کو دارِ فانی (یعنی دنیا) سے (ہمارے فائدے کے لئے) دار بقا (یعنی آخرت) کی طرف منتقل کر دیا۔" لوگوں نے عرض کی: "اے ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر آپ دوسری شادی کر لیں تو

[1]......مُفسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: "(حضرتِ سیِّدُنا) عثمان غنی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے (حضرتِ سیِّدُنا) ابوذر غفاری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی موجودگی میں (حضرتِ سیِّدُنا) کعب الاحبار (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے مسئلہ پوچھا کہ (حضرت) عبدالرحمٰن ابن عوف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بہت مال چھوڑ کر وفات پا گئے ہیں تمہارا کیا خیال ہے آیا مال جمع کرنا اور بال بچوں کے لیے چھوڑ جانا جائز ہے یا نہیں۔ مرقات میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے دو لاکھ دینار چھوڑے تھے۔ خیال رہے کہ حضرت ابوذر غفاری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) زاہد ترین صحابہ (میں سے) تھے زہد و ترکِ دنیا کی احادیث پر سختی سے عامل تھے اس لیے ان کی موجودگی میں یہ سوال و جواب ہوئے، تاکہ وہ حکم شرعی اور زہد میں نیز تقویٰ و فتویٰ میں فرق کر لیں۔ (لہٰذا) مال جمع رکھنا، بعد وفات چھوڑ جانا حلال ہے جب کہ اس سے زکوۃ، فطرہ، قربانی، حقوق العباد ادا کیے جاتے رہے ہوں یہ کنز میں داخل نہیں جس کی قرآن کریم میں برائی آئی ہے۔ (حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا) یہ مارنا بحالت جذب تھا، آپ اپنے نفس پر قابو نہ پا سکے، چونکہ (حضرتِ سیِّدُنا) ابوذر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بزرگ ترین صحابی تھے، تمام صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) آپ کا بہت احترام کرتے ان کی ناراضی یا مار پر ناراض نہ ہوتے تھے، جیسے آج بھی سعادت مند جوان محلّہ کے بزرگوں کی سختی پر ناراض نہیں ہوتے اس لیے خلیفۃ المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ان سے قصاص کے لیے نہ کہا نہ حضرت کعب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے کچھ برا منایا ہو سکتا ہے کہ آپ کی یہ مار تادیب و سرزنش کے لیے ہو کہ تم تو کہہ رہے ہو کہ مال جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں حالانکہ امیر سخی بھی مسکینوں سے پانچ سو برس بعد جنت میں جائیں گے، حساب میں دیر لگے گی۔ یہاں مرقات میں ہے کہ بعد میں حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے (حضرتِ سیِّدُنا) ابوذر غفاری (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو مدینۂ منورہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) سے مقام ربذہ میں بھیج دیا تھا آپ تا وفات وہاں ہی رہے، کیونکہ آپ کی طبیعت بہت جلالی تھی۔ خلاصۂ جواب یہ ہے کہ اے کعب تم تو کہتے ہو مال جمع کرنے میں حرج نہیں جب کہ اس سے فرائض ادا کر دیئے جائیں، مگر میں نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا۔ (لہٰذا) مال سارے کا سارا خیرات کر دینا کچھ باقی نہ رکھنا سنت ہے اور جمع کرنا خلاف سنت کیا خلاف سنت میں حرج نہیں ہوتا، مگر یہ جود وسخا حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خصوصیات سے ہے کہ خود حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے سب گھر والے سید المتوکلین تھے۔ حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حدیث سننے کا اقرار تو کیا، مگر حدیث کا مطلب سمجھا یا کہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ اپنے لیے فرمایا ہے، عام مسلمانوں کو اس کا حکم نہ دیا۔" (مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح، ج۳، ص۸۸)

[2]......سیر اعلام النبلاء، الرقم ۱۰۶، ابو ذَر جُندب بن جُنادۃ الغِفَاری، ج۳، ص۳۹۱، بتغیرٍ.

بہتر ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایسی عورت سے شادی کرنا جو (اولاد نہ ہونے کی وجہ سے) میرا نام پست کرے مجھے اس عورت سے زیادہ پسند ہے جو (اولاد ہونے کی وجہ سے) میرا نام بلند کرے۔'' لوگوں نے پھر عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس بوری کے بستر کے بجائے کوئی نرم بچھونا بنالیں؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری مغفرت فرمائے تم اپنے لئے جو چاہو کرو۔''[1]

{525}......حضرت سیِّدُنا ابواَسماء رَحَبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ وہ رَبْذَہ کے مقام پر حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیوی بھی پراگندہ حال وہاں موجود تھیں۔ نہ تو ان کے پاس زعفران تھا اور نہ ہی انہوں نے کوئی خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم دیکھتے ہو کہ میری بیوی مجھے (اقتدار کے لئے) عراق جانے کا مشورہ دیتی ہے کہ جب میں وہاں پہنچوں گا تو اہلِ عراق دنیا لے کر میرے پاس آئیں گے۔ جبکہ مجھ سے میرے خلیل، محبوب رب جلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عہد لیا تھا کہ پل صراط کے علاوہ بھی ایک ایسا راستہ ہے جو بہت زیادہ پھسلن والا ہے۔ لہٰذا اس پر اقتدار کا بوجھ لے کر پہنچنے سے بہتر ہے کہ ہم اس سے آرام وسکون کے ساتھ نجات پاجائیں۔''[2]

بقدرِ کفایت اسباب پر قناعت:

{526}......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن مُنْکَدِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ملکِ شام کے گورنر حضرتِ سیِّدُنا حَبِیب بن مَسْلَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس **300** دینار ہدیہ بھیجے اور کہا: ''ان سے اپنی ضروریات پوری فرمالیں۔'' حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہدیہ لوٹا دیا اور فرمایا: ''کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ دھوکہ کرنے کے لئے اسے ہمارے علاوہ کوئی اور نہیں ملا۔ ہمیں تو سر چھپانے جتنی جگہ اور کچھ بکریاں جو شام کو لوٹ آیا کریں اور ایک باندی (یعنی نوکرانی) جو ہماری خدمت کرسکے، کافی ہے اور جو اس سے زائد ہو ہم اس سے ڈرتے ہیں۔''[3]

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۶۲۹، ج۲، ص ۱۵۰.

[2] ......المسند للامام احمد حنبل، حدیث ابی ذر الغِفَاری، الحدیث: ۲۱۴۷۳، ج۸، ص ۹۵، "شعثة" بدله" مسغبة"

[3] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث: ۷۹۴، ص ۱۷۰.

{527}......حضرت سَیِّدُ نا محمد بن سِیرِ ین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَتِین سے مروی ہے، کہ قبیلۂ قریش کا ایک حارِث نامی شخص جو ملکِ شام میں تھا اسے پتا چلا کہ حضرت سَیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تنگدستی میں مبتلا ہیں تو اس نے **300** دینار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں بھیج دیئے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اسے میرے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آیا؟ میں نے رسولِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن رکھا ہے کہ ''جس کے پاس چالیس درہم ہوں اور وہ اس کے باوجود سوال کرے تو اس نے اصرار کے ساتھ مانگا۔'' جبکہ آلِ ابوذَر کے پاس چالیس درہم، چالیس بکریاں اور ماہنان (یعنی لونڈی) ہے۔ [1]

{528}......حضرت سیّدنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت میں تم سے زیادہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوں گا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''قیامت کے دن میرے سب زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا سے اس طرح گیا جس طرح میں اسے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔'' اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے علاوہ تم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی دنیاوی چیز سے وابستہ ہے۔ [2]

مجھے امیر بننے کی خواہش نہیں:

{529}......حضرت سَیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کسی نے مجھ سے کہا: ''آپ فلاں فلاں کی طرح جائیداد کیوں نہیں بناتے؟'' میں نے کہا: ''مجھے امیر بننے کی خواہش ہی نہیں ہے بلکہ میرے لئے ہر دن پانی یا دودھ کا ایک گھونٹ اور ہفتہ بھر میں گندم کا صرف ایک قَفِیْز (ایک پیمانے کا نام ہے) ہی کافی ہے۔'' [3]

{530}......حضرت سَیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہدِ مبارَک میں میری خوراک صرف ایک صاع [4] تھی اور اب میں ساری

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۶۳۰، ج۲، ص ۱۵۰.

2 ......الزھد للامام احمد حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث: ۷۹۵، ص ۱۷۰.

3 ......الزھد للامام احمد حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث: ۸۰۰، ص ۱۷۰.

4 ......**صاع** عرب کے پیمانوں میں ایک پیمانہ ہے اور ایک صاع ہمارے ۸۰ تولہ والے سیر سے قریباً ساڑھے چار سیر ہوتا ہے۔ (مرأۃ المناجیح، ج۳، ص ۲۴)

زندگی اس مقدار پر اضافہ نہیں کروں گا۔'' (1)

{531}......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے ابوذَر! تم نیک انسان ہو، عنقریب میرے بعد تمہیں آزمائش آئے گی۔'' میں نے عرض کی: ''کیا یہ آزمائش راہِ خدا میں آئے گی؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' تو میں نے عرض کی: ''میں رضائے اِلٰہی میں آنے والی ہر آزمائش کو مرحبا کہتا ہوں۔'' (2)

{532}......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: ''قبیلۂ بنواُمَیَّہ نے مجھے قتل اور فقر کی دھمکیاں دیں حالانکہ مجھے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے اور ناداری مالداری سے زیادہ پسند ہے۔'' اس پر کسی نے کہا: ''اے ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ! کیا بات ہے جب بھی آپ کسی قوم کے پاس بیٹھتے ہیں تو وہ آپ کو چھوڑ کر اُٹھ جاتے ہیں؟'' فرمایا: ''اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ان کو مال جمع کرنے سے منع کرتا ہوں۔'' (3)

آگ کا انگارہ:

{533}......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: ''میرے خلیل، محبوب ربِ جلیل صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے عہد لیا کہ جو بھی سونا چاندی جمع کرے گا یہ اس کے لئے آگ کا انگارہ ہوگا مگر یہ کہ اسے راہِ خدا میں خرچ کر دیا جائے۔'' (4)

{534}......حضرت سیِّدُنا ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ حضرت سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ کے پاس سے گزرے جو اپنا گھر تعمیر کروا رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''تم پتھروں کو لوگوں کی پشتوں پر اُٹھوا رہے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''میں اپنے لئے گھر بنوا رہا ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ نے پھر وہی بات کہی۔'' انہوں نے جواب دیا: ''اے میرے بھائی! شاید آپ اس

---

(1)......الاِستِیعاب فی مَعرِفَۃالاصحاب ،الرقم۳٤۳ جُندُب بن جُنَادۃ ابوذَر الغِفَاری، ج۱،ص۳۲۳.

(2)......البحرالزخارالمعروف بمسند البزار ، مسند ابی ذر الغِفَاری ،الحدیث:۳۸۹٤، ج۹،ص۳۳۹.

(3)......مصنف ابن ابی شیبۃ ،کتاب الزھد ، کلام ابی ذر ، الحدیث:۱۰، ج۸، ص۱۸٤،مختصراً.

(4)......المعجم الکبیر،الحدیث:۱٦۳٤،ج۲،ص۱٥۱.

کام کو اچھا نہیں سمجھتے۔'' فرمایا: ''تمہارا اپنے گھر والوں کی گندگی میں ہونا مجھے تمہاری اس حالت سے زیادہ پسند ہے جس میں، میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔'' (1)

{535}......حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لوگ مرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں، ویران کرنے کے لئے مکان تعمیر کرواتے ہیں، فنا ہونے والی چیز کی حرص رکھتے ہیں اور باقی رہنے والی (یعنی آخرت) کو بھلا دیتے ہیں۔ سنو! موت اور غربت کتنی اچھی ہیں حالانکہ لوگ انہیں ناپسند جانتے ہیں۔'' (2)

ہر مال میں 3 حصے دار ہیں:

{536}......حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مال میں 3 حصے دار ہوتے ہیں: (۱) تقدیر، یہ وہ حصے دار ہے جسے بھلائی اور برائی (یعنی مال یا تجھے ہلاک کرنے) میں تیری اجازت کی حاجت نہیں۔ (۲) دوسرا حصے دار تیرا وارث، اسے اس بات کا انتظار ہے کہ تو مرے اور یہ تیرے مال پر قبضہ کر لے اور (۳) تیسرا حصے دار تُو خود ہے مذمت کیا ہوا، یقیناً تم ان دونوں حصے داروں کو عاجز نہیں کر سکتے لہٰذا اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کر دو۔

بے شک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (پ ٤، ال عمران: ٩٢)

ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

اس آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے اونٹوں کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے مجھے میرے مال میں یہ اونٹ سب سے بڑھ کر پسند ہیں اس لئے میں انہیں خیرات کر کے اپنے لئے آخرت میں ذخیرہ کرنا پسند کرتا ہوں۔'' (3)

ایک چادر کے حساب کا ڈر:

{537}......حضرت سیِّدُنا ابوشُعْبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری

(1)......الزھد للامام احمد حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث: ۷۹۱، ص ۱٦۹.

(2)......الزھد لابن المبارك، باب النھی عن طول الأمل، الحدیث: ۲٦۲، ص ۸۸.

(3)......الزھد لھناد بن السری، باب الطعام فی اللّٰہ، الحدیث: ٦٥١، ج ١، ص ٣٤٨.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے پاس حاضر ہو کر کچھ مال پیش کیا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا:''ہمارے پاس دودھ کے لئے بکری، سواری کے لئے گدھا اور خدمت کے لئے بیوی ہے اور ایک چادر ضرورت سے زائد ہے اور میں اس کی وجہ سے خوف زدہ ہوں کہ کہیں مجھ سے اس کا حساب نہ لے لیا جائے۔''(1)

{538}......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا:''تم پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ مالدار پر اس طرح رشک کیا جائے گا جس طرح آج عاشر (یعنی زکوۃ وصول کرنے والے) پر کیا جاتا ہے۔''(2)

{539}......حضرت سیِّدُنا ابوسَلِیل رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی صاحبزادی اس حالت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے پاس آئی کہ اُون کے دو کپڑے پہن رکھے تھے۔ گال پچکے ہوئے تھے اور کھجور کے پتوں کی ٹوکری اٹھائی ہوئی تھی۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اپنے رُفقا کے درمیان تشریف فرما تھے۔ بیٹی نے عرض کی:''ابا جان! کسان اور کاشتکار کہتے ہیں کہ آپ کے یہ سکے کھوٹے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا:''بیٹی! انہیں رکھ دو۔'' اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ آج تیرے باپ نے اس حال میں صبح کی ہے کہ ان کھوٹے سکوں کے سوا کوئی سونا چاندی اس کی ملکیت میں نہیں ہے۔''(3)

{540}......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا:''2 درہم والے کا حساب ایک درہم والے کے حساب سے سخت ہوگا (یعنی جتنا مال زیادہ اتنا وبال زیادہ)۔''(4)

کاش میں درخت ہوتا!

{541}......حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا:''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو اپنی عورتوں سے بے تکلف ہونا چھوڑ دو اور تمہیں اپنے بستروں پر بھی سکون حاصل نہ ہو۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے درخت بنا دیتا جسے کاٹ دیا جاتا اور اس کا پھل کھا لیا جاتا۔''(5)

---

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:١٦٣١،ج٢،ص١٥٠.

(2)......المستدرك،کتاب الفتن و الملاحم ، باب یبعث اللّٰہ ریحًا طیبةً......الخ،الحدیث:٨٤٣١، ج٥، ص٦٣٦، بتغیرٍ.

(3)......صفة الصفوة،الرقم٦٤ ابو ذر جُندُب بن جُنَادة،ج١،ص٣٠٢،بتغیرٍ قلیلٍ.

(4)......المصنف لابن ابی شیبة ، کتاب الزھد، کلام ابی ذر،الحدیث:٣،ج٨،ص١٨٣.

(5)......المرجع السابق، الحدیث:١ ۔ الزھد لھناد بن السری ، باب الطعام فی اللّٰہ، الحدیث:٤٥٠،ج١،ص٢٥٩.

فرامینِ ابوذرغفاری:

{542}......حضرت سیِّدُنا حازِم عَبدی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ایک شامی بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَرغِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''جو جنت میں جانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ دنیوی مال و زر سے رغبت نہ رکھے۔''

{543}......حضرت سیِّدُنا ابوذَرغِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: ''دعا کی قبولیت کے لئے نیکی و بھلائی کی حیثیت ایسی ہے جیسی سالن میں نمک کی۔'' (1)

{544}......حضرت سیِّدُنا عَوْن بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَرغِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اُن لوگوں میں نیکی و بھلائی کی رغبت اور جذبہ زیادہ ہوتا ہے جن میں کوئی پرہیزگار اور گناہوں سے توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔'' (2)

فکرِ آخرت:

{545}......حضرت سیِّدُنا محمد بن واسِع رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَرغِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے وصال کے بعد ایک بصری شخص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی والدہ کے پاس آیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی عبادت کے بارے میں پوچھا۔ والدہ ماجدہ نے بتایا کہ ''ان کا سارا دن فکرِ آخرت میں گزرتا تھا۔'' (3)

{546}......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: ہمیں خبر ملی کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابوذَرغِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو آرام کے لئے جگہ تلاش کرتے دیکھا تو کہا: ''اے ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ! آپ کیا کر رہے ہیں؟'' جواب دیا: ''میں کوئی ایسی جگہ تلاش کر رہا ہوں جہاں آرام کرسکوں کیونکہ میرا نفس میری سواری ہے اگر میں نے اس کے ساتھ نرمی نہ برتی تو یہ مجھے میری منزل تک نہیں پہنچائے گا۔'' (4)

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة ،کتاب الدعاء، باب الدعاء بلا نیة ولا عمل، الحدیث:٤،ج٧،ص٤٠ .

(2)......الزھد للامام احمدبن حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث:٧٩٢،ص١٦٩ .

(3)......صفة الصفوة،الرقم٦٤ابو ذرجُنُدب بن جُنَادة، ج١، ص٣٠١، مفهومًا.

(4)......الزھد لابن المبارك، باب فضل ذکراللّٰہ، الحدیث: ١٣٣٧، ص٤٧٠، مختصراً.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نصیحت بھرا بیان:

{547 }......حضرت سیِّدُنا سُفْیَان ثَوْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کعبہ کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا: اے لوگو! میں جُنْدُب غِفَاری ہوں۔ اپنے شفقت ونصیحت کرنے والے بھائی کے پاس جمع ہو جاؤ! سب لوگ جمع ہوگئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سفر پر جاتا تو کیا وہ زادِراہ (یعنی سفر میں کام آنے والا ضروری سامان) ساتھ نہیں لیتا جس سے ضروریات پوری ہوں اور اپنی منزل تک پہنچ سکے؟'' لوگوں نے عرض کی: ''کیوں نہیں!'' فرمایا: ''تو سنو! قیامت کا سفر سب سے طویل ہے۔ اس کے لئے خوب زادِراہ تیار کرو جو تمہارے کام آسکے۔'' حاضرین نے پوچھا: ''وہ کیا ہے جو اس میں ہمارے کام آئے؟'' فرمایا: ''بڑے بڑے دشوار کاموں سے بچنے کے لئے حج کرو۔ روزِ قیامت کی گرمی وتپش سے حفاظت کے لئے سخت گرمی کے دنوں میں بھی روزے رکھو۔ قبر کی وحشت وگھبراہٹ سے نجات حاصل کرنے کے لئے رات کی تاریکی میں نماز ادا کیا کرو۔ حساب کے دن کی پیشی کے لئے اچھی بات کہو اور بُری سے باز رہو۔ قیامت کی سختیوں سے بچنے کے لئے اپنا مال صدقہ کرو۔ دنیا میں صرف دو قسم کی محفل اختیار کرو ایک وہ جو طلبِ آخرت کے لئے ہو اور دوسری وہ جو طلبِ حلال کے لئے ہو اور ان کے علاوہ کوئی تیسری محفل اختیار نہ کرنا کہ اس میں تمہارے لئے کوئی نفع نہیں بلکہ وہ تمہارے لئے نقصان دِہ ثابت ہوگی۔ اسی طرح اپنے مال کو بھی دو حصوں میں بانٹ لو، ایک حصہ اہل وعیال پر خرچ کرو اور دوسرا راہِ خدا میں خرچ کر کے اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کرلو ان کے علاوہ کوئی تیسرا حصہ مت بناؤ کہ اس میں سراسر نقصان ہے، فائدہ کچھ نہیں۔'' اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بلند آواز سے فرمایا: ''لوگو! حرص (سے بچو کہ اس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے کیونکہ یہ کبھی ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی تم اسے پوا رکر سکتے ہو۔''[1]

{548 }......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمارہے تھے کہ ہمیں حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فرمان پہنچا: ''اے لوگو! میں تمہیں نصیحت کرتا اور تم پر شفقت کرتا ہوں۔ قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نماز ادا کیا کرو۔ قیامت کی گرمی سے

[1] ......اخبار مكة للفاكهي، باب ذكر خطبة ابي ذر، الحديث: ١٩٠٤، ج٣، ص١٣٤۔
صفة الصفوة، الرقم ٦٤، ابوذر جُنُدُب بن جُنَادة، ج١، ص٣٠١.

بچنے کے لئے روزے رکھواور سخت دن (یعنی محشر) کے خوف سے (حفاظت کے لئے) صدقہ کرو۔ اے لوگو! میں تمہارا خیر خواہ اور تم پر شفیق ہوں۔'' (1)

{549}......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ آیت بار بار پڑھتے اور مجھے سناتے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ (پ۲۸، الطلاق: ۲،۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ (2)

{550}......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذَر! ایک ایسی آیت ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہ انہیں کفایت کرے۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سامنے بار بار اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ (پ۲۸، الطلاق: ۲،۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔'' (3)

27 سوالات وجوابات:

{551}......حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا تو حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا تشریف فرما تھے۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب بیٹھ گیا تو ارشاد فرمایا: ''ابوذَر! دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرلو۔'' فرماتے ہیں: میں وہاں سے اٹھا نماز ادا کی اور پھر

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث: ۸۰۲، ص ۱۷۱.

(2)......المعجم الاوسط، الحدیث: ۲۴۷۴، ج۲، ص ۵۱۔

الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی ذر، الحدیث: ۷۹۰، ص ۱۶۹.

(3)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی ذر، الحدیث: ۷۹۰، ص ۱۶۹.

خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا اور

عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ نے مجھے نماز پڑھنے کا حکم دیا، یہ ارشاد فرمائیں کہ نماز کیا ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''نماز کم ہو یا زیادہ اس میں خیر ہی خیر ہے۔''

میں نے عرض کی: ''افضل ترین عمل کون سا ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔''

میں نے عرض کی: ''ایمان میں کامل کون ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''سب سے اچھے اخلاق والا۔''

میں نے عرض کی: ''اسلام میں کامل کون ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔''

میں نے عرض کی: ''افضل ترین ہجرت کون سی ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''گناہوں کو ترک کر دینا۔''

میں نے عرض کی: ''افضل نماز کون سی ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''جس میں قیام طویل ہو۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روزوں کے بارے میں ارشاد فرمایئے!''

ارشاد فرمایا: ''روزے فرض ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کا اجر کئی گنا ہے۔''

میں نے عرض کی: ''افضل جہاد کون سا ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''جس میں گھوڑے کے پاؤں کٹ جائیں اور اس کا خون بہہ جائے۔''

میں نے عرض کی: ''کیسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟''

ارشاد فرمایا: ''جو قیمتی اور مالک کو پسند ہو۔''

میں نے عرض کی: ''افضل صَدَقَہ کون سا ہے؟''

ارشادفرمایا: ''مال کم ہونے کی صورت میں بھی فقیر کی حاجت روائی کرنا۔''

میں نے عرض کی: ''قرآنِ حکیم کی سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟''

اِرشادفرمایا: ''آیت الکرسی۔'' پھر فرمایا: ''اے ابو ذر! کرسی اور ساتوں آسمانوں کی حیثیت میدان میں پڑی انگوٹھی کی مانند ہے اور عرش کی فضیلت کرسی پر ایسی ہے جیسی میدان کی فضیلت انگوٹھی پر۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام کی تعداد کتنی ہے؟''

ارشادفرمایا: ''(کم وبیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار **(1,24,000)**۔''[1]

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کتنے رسول مبعوث فرمائے؟''

ارشادفرمایا: ''313 کا جم غفیر۔''

میں نے عرض کی: ''یہ کثرت تو اچھی ہے۔''

پھر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پہلے نبی کون ہیں؟''

ارشادفرمایا: ''حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلَام)۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وہ نبیٔ مُرسَل ہیں؟''

ارشادفرمایا: ''ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور ان میں اپنی طرف کی رُوح پھونکی پھر سب سے پہلے انہیں ٹھیک (یعنی سالمُ الاعضاء) بنایا۔''

حضرت سیِّدُنا اَحمد بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روایت میں ہے کہ ''پھر سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے کلام فرمایا۔'' اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر! **4 نبی سریانی ہیں:** (۱) حضرت آدم (۲) حضرت شِیْث (۳) حضرت خَنُوخ اور وہ اِدْرِیس (عَلَیْھِمُ السَّلَام) ہیں اور یہ پہلے انبیا ہے

---

[1] ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِشریعت'' جلد اوّل صفحہ 52 پر ہے: ''انبیاء (عَلَیْھِمُ السَّلَام) کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں کہ خبریں (یعنی احادیث) اس باب (یعنی بارے) میں مختلف ہیں اور تعدادِ معین (یعنی ایک تعداد مخصوص کر کے اس) پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے (یعنی کسی نبی کی نبوت کا انکار کرنے) یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔''

جنہوں نے قلم سے لکھا اور (۴) نُوح (عَلَیْہِ السَّلَام) ۔**اور چار نبی عربی ہیں: (۱)** ہُود (عَلَیْہِ السَّلَام) **(۲)** صالح (عَلَیْہِ السَّلَام) **(۳)** شُعَیْب (عَلَیْہِ السَّلَام) اور اے ابوذَر! **(۴)** تیرے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے کتنی کتابیں نازل فرمائیں؟''

ارشاد فرمایا: ''100 صحیفے اور 4 کتابیں۔ 50 صحیفے حضرت شیث (عَلَیْہِ السَّلَام) پر، 30 صحیفے حضرت اِدْرِیس (عَلَیْہِ السَّلَام) پر، 10 صحیفے حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) پر اور 10 صحیفے حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) پر تورات سے پہلے نازل کئے۔ اس کے علاوہ تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ حکیم نازل فرمایا۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صحیفوں میں کیا تھا؟''

ارشاد فرمایا: ''وہ سب عبرت و نصیحت پر مشتمل تھے اس میں تھا کہ اے دنیا کے دھوکے میں مبتلا بادشاہ! ہم نے تمہیں دنیا اکٹھی کرنے نہیں بھیجا بلکہ تمہیں مظلوم کی حاجت روائی کرنے کے لئے بھیجا ہے کیونکہ میں مظلوم کی دعا رد نہیں کرتا اگرچہ کافر ہو۔ اس میں یہ بھی تھا کہ عقلمند کو چاہئے کہ جب تک اس کی عقل مغلوب نہ ہو اپنے وقت کو اس طرح تقسیم کرے کہ ایک گھڑی اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے مناجات کرے، ایک گھڑی میں اپنا محاسبہ کرے، ایک میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں غور وفکر کرے اور ایک گھڑی کھانے پینے کے لئے چھوڑ رکھے۔ عقلمند صرف تین چیزوں کے لئے سفر کرتا ہے آخرت بنانے، روزی کمانے یا حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے۔ عقلمند پر لازم ہے کہ اپنے زمانے کے حالات سے واقف، اس کے معاملات سے آگاہ ہو اور اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ باتیں کرنے کے بجائے کام کرے اور اس کا کلام فضول باتوں پر مشتمل نہ ہو۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے صحیفوں میں کیا تھا؟''

ارشاد فرمایا: ''ان تمام میں عبرت کا بیان تھا کہ تعجب ہے اس پر جو موت کا یقین رکھتا ہے پھر بھی خوش ہوتا ہے۔ تعجب ہے اس پر جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہے پھر بھی رزق کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے۔ تعجب ہے اس پر جو دنیا کی حقیقت سے آگاہ ہے پھر بھی اسے قبول کر کے مطمئن ہو جاتا ہے اور تعجب ہے اس پر جسے یقین ہے کہ کل اسے حساب

دینا ہے پھر بھی نیک اعمال نہیں کرتا۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ تمام اچھے اعمال کی بنیاد ہے۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید ارشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''قرآنِ مجید کی تلاوت اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ زمین میں تمہارے لئے نور اور آسمانوں میں تمہارے تذکرے کا باعث ہے۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید اِرشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''زیادہ ہنسنے سے بچو کیونکہ اس سے دِل مردہ اور چہرہ افسردہ ہوجاتا ہے۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید اِرشاد فرمایئے!''

اِرشادفرمایا: ''اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہو۔ شیطان تم سے دور بھاگے گا اور نیکیوں میں مدد ملے گی۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید اِرشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''جہاد کو لازم پکڑو۔ یہ میری امت کی رہبانیت ہے۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید ارشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''غریبوں سے محبت اور اُن کی صحبت اختیار کیا کرو۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزید ارشاد فرمایئے!''

ارشادفرمایا: ''(دنیوی معاملات میں) اپنے سے کم درجے والوں کو دیکھو بلند درجہ والوں (یعنی اپنے سے زیادہ مالداروں) کی طرف نہ دیکھو کہ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی کمی کا احساس ہو۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید نصیحت فرمائیں!''

اِرشادفرمایا: ''اپنے رشتے داروں سے صلہ رحمی کرو اگرچہ وہ تم سے قطع تعلقی کرلیں۔'' **مزید فرمایا:** ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرو اور حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہو۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزید کچھ ارشاد فرمایئے!''

اِرشادفرمایا:''دوسروں کی ان خامیوں پراعتراض نہ کروجوتمہارےاندر پائی جاتی ہیں اوران کاموں پرغصہ نہ کرو جنہیں تم خودبھی کرتے ہواورکسی کی غیبت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ تم اس کے بارے میں ایسی بات کہو جسے اپنے لئے بُرا جانتے ہو یادوسروں کےان کاموں پرغصہ کروجنہیں تم خودبھی کرتے ہو۔''

حضرت سیِّدُنا ابوذَرغِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: پھرآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اقدس میرے سینے پر مارکرفرمایا:''اے ابوذَر! کفایت شعاری سے بڑھ کرکوئی عقلمندی نہیں، گناہوں کوچھوڑنے سے بڑھ کرکوئی تقویٰ وپرہیزگاری نہیں اورحُسنِ اخلاق سے بڑھ کرکوئی شرافت نہیں۔'' (1)

{552}......حضرت سیِّدُنا ابوذَرغِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں:''ایک دن حضورنبئ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف فرماتھے۔میں نے اس تنہائی کوغنیمت جانا۔پھرپچھلی حدیث کی طرح بیان فرمایاالبتہ اس روایت میں اتنازائدہے کہ میں نے عرض کی:''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرت سیِّدُناابراہیم وحضرت سیدناموسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفوں کی کوئی ایسی بات ارشادفرمایئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پربھی نازل فرمائی ہو؟''اِرشادفرمایا:اے ابوذَر! پڑھو:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ(۱۴) وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ(۱۵) بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاﳲ(۱۶) وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰىؕ(۱۷) اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰىۙ(۱۸) صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى۠(۱۹) (پ۳۰،الاعلی:۱۴تا۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مرادکوپہنچاجوستھراہوااوراپنے رب کا نام لے کرنماز پڑھی بلکہ تم جیتی دنیا کوترجیح دیتے ہو اور آخرت بہتراورباقی رہنےوالی بے شک یہ اگلے صحیفوں میں ہے ابراہیم اورموسیٰ کے صحیفوں میں۔ (2)

......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر، باب ماجاء فی الطاعات وثوابھا،الحدیث:۳۶۲،ج۱،ص۲۸۷۔
المسند للامام احمد بن حنبل،حدیث ابی ذر الغِفَاری،الحدیث:۲۱۵۵۶،ج۸،ص۱۱۷۔
المعجم الکبیر،الحدیث:۱۶۵۱،ج۲،ص۱۵۷.

......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی،الرقم۲۱۴۲یحیی بن سعید السعدی،ج۹،ص۱۰۷۔
کتاب الثقات لابن حبان،السنة العاشرة من الھجرة،ج۱،ص۱۵۰.

حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اکثر بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر رہتے اور ہم نشینی کا شرف پاتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کرنے اور مسائل یاد کرنے کے معاملے میں حریص تھے اور جو اِستفادہ کرتے اس پر ہمیشہ پابند رہا کرتے۔ انہوں نے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایمان، احسان، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دیدار اور اس کے پسندیدہ کلام کے بارے میں استفسار کیا نیز شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ اُٹھالی جائے گی یا باقی رہے گی؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہر چیز کے بارے سوال کیا یہاں تک کہ نماز میں کنکریوں کو چھونے کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ چنانچہ،

{553}......آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے ہر چیز کے متعلق رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا یہاں تک کہ نماز میں کنکریوں کے چھونے کے متعلق بھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ایک مرتبہ ہٹالو یا چھوڑ دو[1]۔''[2]

{554}......حضرت سیِّدُ نا قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رَبَذَہ کی طرف نکلے تو آپ کا وقتِ وصال قریب آ گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے غسل دے کر، کفن پہنا کر راستے میں ڈال دینا پھر سب سے پہلے گزرنے والے قافلہ سے میرا حال بیان کرنا کہ یہ حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ابوذَر ہیں۔ اسے دفنانے میں ہماری مدد کرو۔'' چنانچہ، سب سے پہلے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اہلِ عراق کے قافلے کے ساتھ گزر ہوا۔[3]

---

[1] ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صفحہ 625 پر صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''(نماز میں) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو، تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (الدرمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ......الخ، ج۲، ص۴۹۳)

[2] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ذر الغِفاری، الحدیث: ۲۱۵۰۲، ج۸، ص۱۰۲.

[3] ......الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الرقم ۴۳۲ ابو ذَر، ج۴، ص۱۷۷.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا وصالِ پُر ملال:

{555}......حضرت سیدتنا اُمِّ ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت سیّدُ نا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کا وقت وصال قریب آیا تو میں رو پڑی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے کفن کا کوئی بندوبست نہیں ہے، نہ تو میرے کپڑوں میں ایسا کوئی کپڑا ہے اور نہ ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے پاس کوئی ایسا کپڑا ہے جو کفن کو کفایت کرے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مت رو! بے شک رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایسی جماعت سے فرمایا جس میں میں بھی شامل تھا کہ ''تم میں سے ایک شخص صحراء میں وفات پائے گا اور مؤمنین کی ایک جماعت اس کے جنازہ میں حاضر ہوگی۔'' اب اس جماعت میں سے صرف میں ہی بچا ہوں جو صحراء میں فوت ہو رہا ہوں کیونکہ باقی سب کسی بستی یا مسلمانوں کی جماعت میں فوت ہوئے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔'' زوجۂ محترمہ نے عرض کی: ''اب تو حجاج کے قافلے بھی آنا بند ہوگئے ہیں۔'' پھر مزید قافلہ دیکھنے کے لئے ٹیلے پر چڑھیں تو اچانک دور سے انہیں ایک قافلہ نظر آیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہا کپڑا ہلا ہلا کر انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے لگیں یہاں تک کہ وہ قافلہ آپ کے پاس آکر رُک گیا اور پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' حضرت سیدتنا اُمِّ ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: ''ایک مسلمان مرنے کے قریب ہے تم اس کے کفن ودفن کا بندوبست کرو۔'' قافلے والوں نے پوچھا: ''وہ کون ہے؟'' فرمایا: ''ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ۔''

چنانچہ، قافلہ والوں نے اپنے اونٹوں کو ہانکا اور اپنے گوڑوں کو ان کی گردنوں کے ساتھ باندھ کر جلدی جلدی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو! کیونکہ میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ایسی جماعت سے کہ جس میں، میں بھی شامل تھا یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''تم میں سے ایک شخص صحراء میں وفات پائے گا اور مؤمنین کی ایک جماعت اس کے جنازہ میں حاضر ہوگی۔'' لہٰذا ان میں سے ہر شخص کسی گاؤں یا جماعت میں فوت ہوا اور میں صحراء میں فوت ہو رہا ہوں۔ تم سن رہے ہو کہ اگر میرے پاس یا میری بیوی کے پاس اتنا کپڑا ہوتا جو میرے کفن کے لئے کافی ہوتا تو مجھے صرف اسی کپڑے کا کفن پہنایا جاتا۔ میں تمہیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اِسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسا شخص کفن نہ دے جو کسی علاقے کا امیر،

نجومی، سرکاری ملازم یا ڈاکیا ہو۔'' چنانچہ، قافلے والوں میں سوائے ایک انصاری نوجوان کے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کہی ہوئی تمام باتیں پائی جاتی ہوں۔ اس نوجوان نے عرض کی: ''اے چچا! میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کفن دوں گا کیونکہ جو باتیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمائیں ہیں میں ان سے خالی ہوں۔ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اُوپر اوڑھی ہوئی چادر اور ان دو کپڑوں میں کفن دوں گا جو میری والدہ نے میرے لئے سوت سے تیار کئے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم ہی مجھے کفن دینا۔'' لہٰذا انصاری نوجوان نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کفن دیا حالانکہ اس قافلہ میں حضرت سیِّدُنا حُجر بن اَدْبَر اور حضرت سیِّدُنا مَالِک اَشْتَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی موجود تھے اور یہ سارے کے سارے یمنی تھے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ساتویں نمبر پر اسلام قبول کیا۔ حکومت وسلطنت سے بالکل دل نہ لگاتے تھے۔ شہروں اور ملکوں کی امارت کو بھی ٹھکرا دیتے تھے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بصرہ میں مسجد و منبر کی تعمیر کروانے کے بعد امارت سے مستعفی ہو گئے، رَبْذَہ میں وفات پائی، دنیا کی ناپائیداری و بے ثباتی اور حوادثِ زمانہ پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خطبہ مشہور ہے۔

حقیقتِ دُنیا کو بے نقاب کرنے والا بیان:

{556}...... حضرت سیِّدُنا خالد بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! بلاشبہ دنیا اپنے فنا ہو جانے کا اعلان کر چکی ہے اور پیٹھ پھیرے جا رہی ہے اس میں سے صرف اتنا باقی ہے جتنا کہ تلچھٹ (یعنی برتن کی تہہ میں رہ جانے والی چیز)۔ سنو! تم اس گھر میں مقیم ہو جہاں سے ایک دن ضرور تمہیں نکلنا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے نیک اعمال لے کر اس گھر سے جاؤ۔ میں اس بات سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھوں جبکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں چھوٹا

......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب اخبارہ عمایکون فی امتہ من الفتن والحوادث، الحدیث: ٦٦٣٥/٦٦٣٦، ج٨، ص٢٣٤.

ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے بعد حکمرانوں کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بخدا! خلافتِ نبوت (یعنی خلافت راشدہ) ختم ہو چکی ہے اور اب صرف امارت وحکومت رہ گئی ہے۔ میں ان سات صحابہ میں سے ساتواں ہوں جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہوتے تھے، ہمارے پاس کھانے کو صرف درختوں کے پتے ہوا کرتے تھے جنہیں کھا کر ہم گزارہ کیا کرتے اور انہیں کھانے کی وجہ سے ہمارے جبڑے زخمی ہو جایا کرتے تھے۔ ایک بار مجھے ایک چادر ملی میں نے اس کے دو ٹکڑے کر کے آدھی حضرت سَعْد بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دی اور آدھی خود اوڑھ لی۔ یہ اس وقت کے حالات تھے جبکہ آج ان افراد میں سے جو بھی زندہ ہے وہ کسی نہ کسی علاقے کا حاکم ہے۔ ہائے افسوس! جہنم اس قدر گہرا ہے کہ اگر اس کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے تو 70 سال میں اس کی نچلی سطح تک پہنچے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جہنم کو ضرور بھرا جائے گا اور کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ جنت کے ہر دو دروازں کے درمیان چالیس سال کا سفر ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ اس کا ہر دروازہ رش کی وجہ سے چر چرا اٹھے گا۔'' (1)

درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کر لیتے:

{557}...... حضرت سیِّدُنا عُتْبَہ بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں ان سات صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) میں سے ساتواں ہوں جو حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ اس زمانے میں ہمارے پاس کھانے کیلئے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ ہم اس طرح قضائے حاجت کرتے تھے جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہیں اور اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی۔'' (2)



---

(1)...... صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، الحدیث:۷۴۳۵، ص۱۱۹۲، بتغیر.

(2)...... المعجم الکبیر، الحدیث:۲۸۵، ج۱۵-۱۷، ص۱۱۶۔

المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، الحدیث:۱۴۹۸، ج۱، ص۳۶۸.

حضرت سیِّدُنا مقداد بن اَسوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پورا نام مِقْدَاد بن عمرو بن ثَعْلَبَہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا اَسْوَد بن عبد یَغُوث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اسلام قبول کرنے میں سبقت کرنے والے اور میدانِ جنگ وجدال کے عظیم شہسواروں میں سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور پرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پانی پلانے اور کھانا کھلانے کا عزم کیا تو حاکمین سے تعلق ختم کر دیئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر دلائل روشن ہوئے اور علامتیں کھل گئیں۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جہاد وعبادت کو دیگر امور پر ترجیح دیا کرتے تھے۔

لوہے کا لباس اور تپتی زمین:

{558}......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ''سب سے پہلے جنہوں نے دین اسلام کی ترویج واشاعت کی وہ سات شخصیات ہیں: (۱) نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۲) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۳) حضرت سیِّدُ نا عمّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۴) اُمِّ عمّار حضرت سیِّدَتُنا سُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (۵) حضرت سیِّدُ نا صُہَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۶) حضرت سیِّدُ نا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۷) حضرت سیِّدُ نا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا (ابوطالب) کے ذریعے کروائی اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حفاظت ان کی قوم سے کروائی اور ان کے علاوہ دوسرے مبلِّغین کو مشرکین لوہے کے لباس پہنا کر تپتی دھوپ میں ڈال دیا کرتے تھے۔''(1)

آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیارے:

{559}......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے چار بندوں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔'' اے علی! تم ان میں سے ہو اور مِقْدَاد، ابوذر اور سلمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

......سنن ابن ماجه، کتاب السنة ،باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰه......الخ، الحدیث: ١٥٠، ص٢٤٨٦.

عَنۡھُم) بھی ان میں سے ہیں۔'' (1)

{560} ......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی صحبت میں بیٹھنا روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ میدان جنگ کے شہسوار تھے۔ایک بار سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ نور بار جلال کی وجہ سے سرخ تھا اس وقت حضرت سیّدُ نامِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے حاضر ہوکر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بشارت ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت سیِّدُ ناموسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام سے کہا تھا کہ:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴿۲۴﴾ (پ۶،المائدة:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو آپ جایئے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

بلکہ اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر طرف سے لڑیں گے یہاں تک اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فتح عطا فرمادے۔'' (2)

جاں نثارانِ مصطفیٰ:

{561} ......حضرت سیِّدُ نامحمد بن اِسحاق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدر تشریف لے جانے لگے تو اپنے جاں نثار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِین سے مشورہ کیا۔حضرت سیّدُ نامِقْدَاد بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو حکم دیا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر عمل فرمائیں ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ

---

(1) ......سنن ابن ماجه، كتاب السنة ،باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰه......الخ، الحديث: ١٤٩، ص٢٤٨٦.

(2) ......المسند للامام احمد حنبل،مسند عبد اللّٰه بن مسعود،الحديث:٤٣٧٦،ج٢،ص١٨٠۔

البحرالزخارالمعروف بمسند البزار، مسند عبد اللّٰه بن مسعود،الحديث:١٤٥٥،ج٤،ص٢٨٤۔

تاريخ الطبری،ذكر وقعة بدرالكبریٰ،الرقم ٨٩،ج٢، ص٩٤.

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وہ نہ کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت سیِّدُ نا موسیٰ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَ السَّلَام سے کہا تھا کہ:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ٦،المائدة:٢٤)

ترجمۂ کنزالایمان: تو آپ جایئے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

بلکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مل کر کفار سے جنگ کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں بَرْکُ الْغِمَادُ (یعنی حبشہ ویمن کے شہروں میں) لے چلیں تو ہم وہاں جا کر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔'' اس پر جانِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نا مِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تعریف فرمائی اور ان کے لئے دعائے خیر کی۔ (1)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مہمان:

{562}......حضرت سیِّدُ نا مِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں نے اور میرے دو رَفیقوں نے اس قدر مشقت اٹھائی کہ ہماری آنکھیں اور کان ضائع ہونے کے قریب ہوگئے۔ ہم مختلف صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے ملتے رہے لیکن کسی نے بھی ہم پر توجہ نہ دی۔ بالآخر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اپنی رہائش گاہ پر لے گئے اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل بیت کے پاس تین بکریاں تھیں جن کا دودھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان تقسیم فرماتے اور ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حصہ الگ کر دیا کرتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات کو تشریف لاتے تو اتنی آواز میں سلام فرماتے کہ سونے والوں کی نیند میں خلل نہ آتا اور بیدار بآسانی سن لیتا۔''

مزید فرماتے ہیں کہ ''ایک دن شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ انصار حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرتے ہی رہتے ہیں۔ اس لئے آج اگر حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حصے کا دودھ بھی تُو پی لے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' فرماتے ہیں: ''شیطان کی طرف سے اس طرح کے خیالات آتے

(1)......السيرة النبوية لابن هشام ،غزوة بدرالكبرٰى ،ابو بكر وعمر والمقداد و كلماتهم فى الجهاد ،ص٢٥٣.

رہے یہاں تک کہ میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حصے کا دودھ بھی پی لیا۔لیکن پینے کے بعد مجھے شرمندگی ہونے لگی (اور اس طرح کے خیالات آنے لگے) کہ یہ میں نے کیا کیا، جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائیں گے اور اپنے حصہ کا دودھ نہیں پائیں گے تو مجھے ہلاکت کی دعا دیں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ میرے دونوں رفیق تو اپنے اپنے حصے کا دودھ پی کر سو چکے تھے لیکن مجھے نیند نہیں آ رہی تھی۔میرے پاس ایک چادر تھی جسے میں سر پر اوڑھتا تو پاؤں سے ہٹ جاتی اور پاؤں پر ڈالتا تو سر خالی رہ جاتا۔اتنے میں حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے معمول کے مطابق تشریف لے آئے پھر جب تک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا نماز ادا فرمائی۔نماز سے فراغت کے بعد جب اپنے حصے کا دودھ تلاش فرمایا تو کچھ نہ پایا۔پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ میں نے کہا: اب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے بددعا فرمائیں گے اور میں ہلاکت میں جا پڑوں گا۔ لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ یعنی یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے مجھے کھلایا اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا اسے پلا۔''

حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے چھری، چادر اٹھائی اور ایک فربہ بکری کی تلاش میں چل دیا تاکہ اسے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ذبح کرلاؤں لیکن دیکھا تو سب بکریاں دودھ سے بھری تھیں۔میں نے اہل بیت کے کھانے کا برتن لیا دودھ دوہ کر اس برتن میں بھر لایا اور بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پیش کردیا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے کچھ دودھ نوش فرمایا۔پھر مجھے عطا کردیا۔میں نے اس میں سے پیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نوش فرمایا پھر مجھے عطا فرمایا میں نے پھر پیا۔اس قدر برکت دیکھ کر میں ہنس پڑا اور بقیہ دودھ زمین پر ڈال دیا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے مِقْدَاد! یہ بُری بات ہے۔'' میں نے ساری بات کہہ سنائی تو ارشاد فرمایا: ''یہ تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے اگر تم اپنے دونوں رفیقوں کو اٹھا دیتے تو وہ بھی سیر ہو جاتے۔'' میں نے عرض کی: ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمانے والے رب عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ نوش فرمالیا اور میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بچا ہوا پی لیا تو مجھے اس کی پرواہ نہ رہی کہ کون رہ گیا ہے۔''[1]

......مسند داود الطیالسی ،المقداد بن الاسود ،الحدیث: ۱۱۶۰،ص۱۵۸.

{563}......حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب ہم مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچے تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 10،10 کے حلقے بنادیئے یوں ہر مکان میں 10 افراد تھے اور میں اُن 10 افراد میں تھا جو حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔ ہمارے پاس ایک ہی بکری تھی ہم اسی کا دودھ پی کر گزارا کیا کرتے تھے۔'' (1)

{564}......حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک بار سرکارِ والا تبار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے کسی کام کی ادائیگی کے لئے لوگوں پر حاکم مقرر فرمایا جب میں لوٹ کر دربارِ رِسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''تم نے امارت کو کیسا پایا؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے یوں لگا جیسے سب لوگ میرے غلام ہیں۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب میں پوری زندگی کسی کام پر امیر نہیں بنوں گا۔'' (2)

{565}......حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک سریہ پر امیر بنا کر بھیجا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب واپس لوٹے تو حضور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''اے ابومَعْبَد! (یہ حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے۔) امارت کو کیسا پایا؟'' عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری خدمت وعزت کی جاتی تھی جس سے میں سمجھا کہ مجھے لوگوں پر فضیلت حاصل ہے۔'' سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ بات تو ہے! اب تمہاری مرضی اسے قبول کرو یا چھوڑ دو۔'' انہوں نے عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں آئندہ دو آدمیوں پر بھی کبھی امیر نہیں بنوں گا۔'' (3)

---

(1)......المعجم الکبیر ،الحدیث:٥٦٩،ج٢٠،ص٢٤٠.

(2)......الزھد الکبیر للبیھقی، فصل فی ترک الدنیا ومخالفۃ النفس والھوی ،الحدیث: ٣٠٦،ص١٤٨.

(3)......مجمع الزوائد، کتاب الخلافۃ ،باب کراھۃ الولایۃ......الخ ،الحدیث:٩٠٢٤،ج٥، ص٣٦٤،بتغیرٍقلیلٍ.

دل بدلتا رہتا ہے:

{566}......حضرت سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن جُبَیر بن نُفَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی کام سے ہمارے پاس تشریف لائے۔ہم نے کہا:''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو عافیت بخشے!تشریف رکھئے!ہم آپ کی حاجت پوری کئے دیتے ہیں۔''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹھ گئے اور فرمانے لگے:تعجب ہے ان پرجن کے پاس سے گزرکر میں آیا کہ وہ فتنے کی تمنا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو ان مصائب میں مبتلا کرے گا جن میں سرکارِ ابدِقرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو مبتلا کیا۔اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:''خوش بخت ہے وہ جو فتنوں سے محفوظ رہا۔''یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا:''اگر اسے مبتلا کر دیا جائے تو صبر سے کام لے۔''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!میں جب تک کسی کی موت کا حال نہ جان لوں اس کے جنتی ہونے کی گواہی نہیں دیتا کیونکہ حضور نبیِّ پاک،صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''آدمی کا دل ہنڈیا کے جوش مارنے سے بھی جلدی بدلتا رہتا ہے۔''[1]

رفاقتِ مصطفٰی کی تڑپ:

{567}......حضرت سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا تو کہا:''خوش بخت ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کیا۔اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!ہم بھی خواہش رکھتے ہیں کہ کاش!آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح ہم بھی رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوتے،مختلف جنگوں میں شریک ہوتے اور حضور نبیِّ رحمت،شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری باتیں سنتے۔''

راوی کہتے ہیں:مجھے اس کی باتوں پر بڑا تعجب ہوا کہ یہ کتنی اچھی باتیں کررہا ہے۔حضرت سیِّدُ نامِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ

[1] ......المعجم الکبیر،الحدیث:۵۹۸،ج۲۰ص۲۵۲.

تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس بات کی تمنا نہیں کرنی چاہئے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دور رکھا کیونکہ اسے کیا پتا کہ اگر اس دور میں ہوتا تو اس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کتنے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک زمانہ پایا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اوندھے منہ جہنم میں گرادے گا کیونکہ انہوں نے نہ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کی اور نہ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کی۔ تو کیا تم اس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو معبود مانتے ہو اور اس کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لائے ہوئے احکامات کی تصدیق کرتے ہو اور تمہیں بچا کر دوسرے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سے سب سے سخت حالات میں مبعوث کیا گیا۔ یہ جہالت اور دین سے دوری کا دور تھا۔ اس دور میں مشرکین سب سے افضل دین، بتوں کی عبادت کو سمجھتے تھے۔

چنانچہ، ہادیٔ برحق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے دلائل لے کر آئے جنہوں نے حق و باطل کے درمیان امتیاز کر دیا۔ ایمان و کفر کی بنیاد پر باپ بیٹے کے درمیان جدائی ہوگئی یہاں تک کہ بعض ایسے لوگ بھی ہوئے کہ جن کا والد، بیٹا اور بھائی کافر لیکن اس کے باوجود وہ خود مسلمان کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا دل ایمان کے لئے کھول دیا تھا۔ انہیں اس بات کا یقین تھا کہ جہنم میں جانے والا تباہ و برباد ہے لیکن جہنم سے بچنے کے باوجود ان کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوتی تھیں کیونکہ ان کا بھائی، بیٹا اور والد بسببِ کفر جہنم کے حقدار ہوتے تھے۔ یہی وہ بات ہے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دعا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ (پ۱۹، الفرقان: ۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث المقداد بن الاسود، الحديث: ۲۳۸۷۱، ج۹، ص۲۱٤۔
المعجم الكبير، الحديث: ۶۰۰، ج۲۰، ص۲۵۳.

امیر لشکر سے معافی منگوائی:

{568}......حضرت سیِّدُنا حارِث بن سُوَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک ''سریہ'' میں تھے۔ دشمنوں نے اس لشکر کا محاصرہ کرلیا۔ لشکر کے امیر نے اعلان کیا: ''کوئی شخص اپنی سواری کو کھڑا نہ کرے۔'' ایک شخص نے جسے اس اعلان کا پتا نہ چلا اپنی سواری کو کھڑا کردیا۔ امیر لشکر نے اس پر اسے سزا دی تو وہ یہ کہتے ہوئے چل دیا: ''آج جیسا سلوک میرے ساتھ کیا گیا ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔'' حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے پاس گئے اور پوچھا: ''کیا ہوا؟'' اس نے سارا قصہ بیان کردیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تلوار سونتی اور اسے لے کر امیر لشکر کے پاس پہنچے اور امیر سے کہا: ''اس شخص سے معافی مانگو!'' معافی مانگنے پر اس شخص نے امیر لشکر کو معاف کردیا۔ جب حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ واپس لوٹے تو وہ شخص کہہ رہا تھا: ''میں اسلام کی محبت میں مروں گا (یعنی اسلام کی خاطر اپنی جان بھی قربان کردوں گا)۔''[1]

{569}......حضرت سیِّدُنا ابو راشد حُبْرَانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جان نثار صحابی حضرت سیِّدُنا مِقْدَاد بن اَسْوَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملا اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حمص میں ایک تابوت پر سوار جہاد کے ارادے سے تشریف لے جارہے تھے۔ جس تابوت پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سوار تھے وہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شایانِ شان نہ تھا میں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو معذور قرار دیا ہے۔'' فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت کریمہ بھی تو نازل فرمائی ہے:


(پ ۱۰، التوبۃ: ٤١) ترجمۂ کنزالایمان: کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے۔[2]

✡===✡===✡===✡

---

[1] ......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۷٦۱۸ م مِقْدَاد بن عمرو بن ثعلبۃ، ج ٦٠، ص ١٧٢.

[2] ......المستدرک، کتاب الجہاد، باب ذکر سورۃ التوبۃ، الحدیث: ۲۵۹۷، ج ۲، ص ٤٥٠۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ٥٥٦، ج ٢٠، ص ٢٣٦.

حضرت سیِّدُنا سالِم مَولٰی ابی حُذَیفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا

حضرت سیِّدُ نا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ حضرت سیِّدُ نا ابو حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ حافظ بھی تھے اور قاری بھی۔امام بھی اور محبِ اسلام بھی۔مفسرِ قرآن بھی اور مخلص عبادت گزار بھی۔

{570}......حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قرآن 4 اَشخاص سے سنا کرو! پھر ان کے نام ذکر فرمائے: (۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود (۲) حضرت سالم (۳) حضرت اُبی بن کَعب اور (۴) حضرت مُعاذ بن جَبَل (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن)۔'' (1)

{571}......حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا فرماتے ہیں: ''جب مہاجرین اولین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدینہ شریف آمد سے پہلے ہجرت کر کے مقامِ قباء میں پہنچے تو حضرت سیِّدُ نا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ ان کی امامت فرماتے تھے کیونکہ یہ ان سب سے زیادہ قرآن پڑھا کرتے تھے۔ (2) ان کی اقتدا میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا بھی نماز پڑھتے تھے۔'' (3) (4)

......صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة،باب،من فضائل عبد الله بن مسعود وامه،الحديث: ٦٣٣٨، ص ١١١٠.

......صحيح البخاري، كتاب الاذان،باب امامة العبد والمولى، الحديث:٦٩٢،ص٥٥.

......صحيح البخاري كتاب الاحكام،باب استقضاء الموالى واستعمالهم ،الحديث:٧١٧٥، ص٥٩٨.

......اس حدیث پر ایک اِشکال وارد ہوتا ہے کہ ''حضرتِ سیِّدُ نا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لانے سے پہلے قباء میں جن مہاجرین اولین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی امامت کیا کرتے تھے ان میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ بھی شامل تھے، حالانکہ انہوں نے تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔'' حضرتِ سیِّدُ نا امام بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ''مصطفٰی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف آوری کے بعد جبکہ مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُ نا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے گھر قیام فرما تھے، اس وقت......

محبتِ الٰہی سے سرشار:

{572 }......امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یاد کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: ''بلاشبہ سالم، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بہت زیادہ محبت رکھتا ہے۔'' (1)

{573 }......حضرت سیِّدُ ناعبدالرحمٰن بن غَنْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''سالم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اگر اسے خوفِ خدا نہ ہوتا تو اس کی نافرمانی کرتا۔'' (2)

{574 }......حضرت سیِّدُ ناشَہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میں حضرت سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلیفہ بنادوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس کے متعلق فرمائے کہ ''اے عمر! تجھے کس بات نے سالم کو خلیفہ بنانے پر آمادہ کیا؟'' تو میں عرض کروں گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو دل سے محبوب رکھتا ہے۔'' (3)

نمازی وروزہ دار بھی عذابِ نار میں گرفتار!

{575 }......حضرت سیِّدُ ناسالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّد عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

......بھی حضرتِ سیِّدُ ناسالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (قباء میں) مہاجرین اولین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کی امامت کیا کرتے تھے۔ لہٰذا امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب قباء کی جانب تشریف لے جاتے تو ان کی اقتدا میں نماز ادا فرماتے۔''

(فتح الباری لابن حجر، کتاب الاحکام، باب استقضاء الموالی واستعمالھم، تحت الحدیث:۷۱۷۵، ج۱٤، ص۱٤٥، ملخصًا)

1 ......فردوس الاخبار للدیلمی ،باب الالف،الحدیث:۸۹٦،ج۱،ص۱٤۰.

2 ......فردوس الاخبار للدیلمی ،باب الالف،الحدیث:۸۹٦،ج۱،ص۱٤۰.

3 ......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل ،باب فضائل ابی عبیدة بن الجراح ، الحدیث:۱۲۸۷،ج۲،ص۷٤۲.

نے ارشادفرمایا: ''بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کچھ ایسے لوگوں کو لایا جائے گا جن کی نیکیاں مکۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفًا وّتعظیمًا کے پہاڑوں کی مثل ہوں گی جب وہ حاضر ہوں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی نیکیوں کو گرد وغبار کر کے انہیں جہنم میں ڈال دے گا۔'' حضرت سیِّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! ہمیں ان کے بارے میں بتائیں تاکہ ہم انہیں پہچان پائیں۔اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! مجھے خوف ہے کہ کہیں میں بھی ان کے زُمرے میں نہ شامل ہوجاؤں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''سالم! یہ لوگ نماز وروزہ کے پابند ہوں گے لیکن جب انہیں کوئی حرام چیز میسر آئے گی تو (بغیر تحقیق کئے) اس پر ٹوٹ پڑیں گے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے اعمال برباد فرمادے گا۔''

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ نفاق ہے۔'' حضرت سیِّدُنا معلّٰی بن زِیاد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْجَوَاد نے اپنی داڑھی پکڑ کر فرمایا: اے ابویحیٰ (یہ حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کی کنیت ہے)! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے سچ فرمایا یہی نفاق ہے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا عامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه

حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ عامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه عطیات وجاگیر سے بے رغبت تھے، غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔مسجدوں اور دیگر کئی مقامات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے آباد کیا۔نہایت سمجھداری ومہارت سے فتنوں وآزمائشوں والے امور میں پڑنے سے بچتے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے عزت وکرامت کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی اور بالآخر سلامتی کے ساتھ اپنے خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے جاملے۔

{576}......حضرت سیِّدُنا یحیٰی بن سَعِید عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ فتنوں کے زمانے میں ایک رات حضرت سیِّدُنا عامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نماز ادا کر کے سوئے تو کسی نے خواب میں ان سے کہا: ''اُٹھو اور اس فتنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگوں جس سے اس کے نیک بندے پناہ طلب کرتے ہیں۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ

......موسوعة للامام ابن ابی الدنیا، کتاب الاھوال، باب ذکر القصاص والمظالم، الحدیث:٣٠٧، ج٦، ص٢٦١، بتغیر قلیل.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اٹھے، نماز پڑھی اور اس قدر بیمار ہوئے کہ گھر سے نہ نکل پائے یہاں تک کہ انتقال فرما گئے۔'' (1)

{577}......حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر اعتراضات کرنے شروع کئے تو میرے والد حضرت سیِّدُ نا عامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رات اٹھ کر نماز پڑھی اور یہ دعا کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس فتنے سے محفوظ فرما جس سے تو نے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھا۔'' راوی کہتے ہیں: ''اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کبھی گھر سے باہر نہ نکلے یہاں تک کہ انتقال فرما گئے۔'' (2)

{578}......حضرت سیِّدُ ناطاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں فتنے نے سر اُٹھایا تو ایک شخص نے اپنے گھر والوں سے کہا: ''مجھے زنجیروں سے باندھ دو! میں پاگل ہوں۔'' جب امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کردیا گیا تو اس نے کہا: ''میری زنجیریں کھول دو! تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے جنون سے شفا بخشی اور امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قتل جیسے عظیم جرم سے مجھے بچائے رکھا۔'' (3)

یہ روایت مَعْمَر کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی ابن طاؤس سے بیان کی ہے اور انہوں نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ یہ واقعہ حضرت سیِّدُ ناعامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہے۔

{579}......حضرت سیِّدُ ناعامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک عربی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اس کا اکرام کیا اور اسے بہترین جگہ ٹھہرایا۔ پھر اس کی ضروریات کے متعلق رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی۔ پھر ایک اور شخص نے ان کے پاس آکر کہا: ''میں نے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرب کی بہترین زمین سے ایک حصہ پیش کیا ہے اور ایسی ہی زمین کا ایک ٹکڑا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد کو کام آئے۔'' حضرت سیِّدُ ناعامر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے تیری زمین کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ آج

(1)......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم ٦٠ عامر بن ربيعة، ج٣، ص٢٩٦.

(2)......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب عامر بن ربيعة ......الخ، الحديث: ٥٥٨٨، ج٤، ص٤٣٣، بتغيرٍ.

(3)......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب مقتل عثمان، الحديث: ٢١١٣٩، ج١٠، ص٣٦٨.

قرآنِ مجید کی ایسی آیت نازل ہوئی ہے جس نے ہمیں دنیا سے غافل وبے پروا کر دیا ہے (وہ یہ ہے):

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ (پ۱۷،الانبیاء:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں۔"

حضرت سیِّدُنا شیخ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: "جس چیز نے حضرت سیِّدُنا عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو زُہد وفقر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر پر آمادہ کیا وہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے فرامین اور غزوات و سرایا میں شرکت کر کے تکالیف سہنا ہے۔" (1)

{580}......حضرت سیِّدُنا عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہمیں کسی سریہ پر روانہ فرماتے تو ہمارے پاس زادِراہ کھجور کا ایک تھیلا ہوا کرتا تھا۔ امیرِ لشکر ایک ایک مٹھی کھجور ہم میں تقسیم کرتا یہاں تک کہ آہستہ آہستہ وہ مقدار ایک کھجور تک پہنچ جاتی۔ ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے عرض کی: "ابا جان! کیا ایک کھجور سے بھوک مٹ جاتی تھی؟" فرمایا: "بیٹا! یہ مت پوچھو! اس کی اہمیت ہمیں اس وقت معلوم ہوتی تھی جب کھجوریں ختم ہو جاتی تھیں۔" (2)

{581}......حضرت سیِّدُنا عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ میں ایک سخت تاریک رات میں حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا۔ ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا، ایک شخص نے پتھر صاف کر کے نماز کے لئے جگہ بنائی پھر نماز ادا کی گئی۔ جب صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ ہمارا رُخ قبلہ کی طرف نہ تھا، ہم نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! ہم نے رات غیر قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ تو اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۗ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ (پ۲، البقرۃ:۱۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور پورب و پچھم سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔" (3)

---

(1)......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۱۱۰۵،عبدالرحمن بن زید بن اسلم ،ج۵،ص۴۴۸.

(2)......المسند للامام احمد بن حنبل ، حدیث عامر بن ربیعة،الحدیث:۱۵۶۹۲،ج۵،ص۳۲۵.

(3)......المعجم الاوسط ،الحدیث:۴۶۰،ج۱،ص۱۴۳ بتغیرٍ.

{582}......حضرت سیِّدُ نا عَامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ،رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے ایک شخص کو نماز میں چھینک آ گئی اس نے نماز ہی میں کہا[1]: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یَرْضٰی رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ وَبَعْدَ الرِّضٰی وَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو کثرت سے ہیں۔ پاکیزہ ومبارک ہیں۔ ایسی تعریف جیسی ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے اور اس کی رضا کے بعد ہر حال میں اس کا شکر ہے۔ سلام کے بعد حضور نبی اکرم ،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''یہ کلمات کس نے کہے تھے؟'' ایک شخص نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے کہے اور صرف بھلائی کے لئے کہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے 12 فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو لکھنے کے لئے جلدی جلدی ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔''[2]

درود شریف کے فضائل:

{583}......حضرت سیِّدُ نا عَامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے، اب تمہاری مرضی کم پڑھو یا زیادہ۔''[3]

{584}......حضرت سیِّدُ نا عَامِر بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بندہ جب تک مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی کم پڑھے یا زیادہ۔''[4]

---

[1] ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحہ 605 پر ہے: ''نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے اور الحمدللہ کہہ لیا تو بھی حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔''

(الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب السابع فیمایفسدالصلاۃ ومایکرہ فیها، الفصل الاول، ج۱، ص۹۸)

[2] ......سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یستفتح به الصلاة من الدعاء، الحدیث:۷۷٤، ص۱۲۸۰۔

البحرالزخار المعروف بمسندالبزار، مسندعامر بن ربیعة، الحدیث:۳۸۱۹، ج۹، ص۲۷۲.

[3] ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی، الحدیث:۳۱۲۰، ج۲، ص۱٤۰.

[4] ......مسندابی داود الطیالسی، حدیث عامر بن ربیعة، الحدیث:۱۱٤۲، ص۱۵٦.

حضرت سیِّدُنا ثَوبَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قناعت پسند، نیک و پارسا اور خوش طبع تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیرِ کفالت زندگی بسر کی۔ بلاضرورت کسی سے سوال نہ کرنے اور بادشاہوں کے دربار میں حاضری سے کترانے کی وجہ سے جنت میں قیام کے حق دار قرار پائے۔

{585}......حضرت سیِّدُنا یوسف بن عَبْدُ الْحَمِید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے میری انگوٹھی اور کپڑے ملاحظہ کئے تو فرمایا: ''ان کپڑوں اور انگوٹھی کا کیا کرو گے؟ انگوٹھی تو بادشاہوں کے لئے ہوتی ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں نے کبھی انگوٹھی نہیں پہنی۔'' مزید فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں بتایا کہ ایک مرتبہ حضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ بیت کے لئے دعا فرمائی اور دعا میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی و حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وغیرہ کا ذکر کیا۔ حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں بھی اہلِ بیت میں ہوں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! جب تک تم کسی سردار کے دروازے پر یا کسی امیر سے سوال کرنے نہ جاؤ۔'' (1)

بلاضرورت سوال کرنا:

{586}......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ضمانت دیتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''کبھی کسی سے سوال نہ کرنا۔'' راوی فرماتے ہیں: ''بعض اوقات حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُونٹ پر سوار ہوتے اور کوڑا گر جاتا

......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، باب و من فضائل علی، الحدیث: ۱۰۸۰، ج۲، ص۶۳۴۔

المعجم الاوسط، الحدیث: ۲۶۰۷، ج۲، ص۸۵.

تو اس کے لئے بھی کسی سے سوال نہ کرتے بلکہ خود اُتر کر اُٹھا لیتے[1] ۔'' [2]

{587}......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

......سوال کرنا کب جائز ہے اور کب ناجائز۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے محدِّثِ اعظم، سیِّدی اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا تفصیلی فتویٰ بنام ''خَیْرُ الْاٰمَال فِیْ حُکْمِ الْکَسْبِ وَالسُّوَال'' (کمانے اور مانگنے کے حکم میں بہترین اُمید) کا مطالعہ فرمائیے۔ اس رسالے کے اختتام سے کچھ عبارت ملاحظہ ہو: ''یہ تقریرِ منیر حفظ (یعنی یاد) رکھنے کی ہے کہ اوّل تا آخر اس تحقیقِ جمیل وضبطِ جلیل کے ساتھ اس کے غیر میں نہ ملے گی وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔ انہیں ضوابط سے دوسرے سوال اَعنی (یعنی) مسئلۂ سوال کا حکم مُنکشِف (یعنی معلوم) ہوسکتا ہے: (۱)......جب غرضِ ضروری نہ ہو تو سوال حرام، مثلاً آج کا کھانے کو موجود ہے تو کل کے لئے سوال حلال نہیں کہ کل تک کی زندگی بھی معلوم نہیں، کھانے کی ضرورت درکنار (یعنی کھانے کی ضرورت تو دُور کی بات ہے)۔ یوہیں رسومِ شادی کے لئے سوال حرام کہ نکاح، شرع میں ایجاب وقبول کا نام ہے جس کے لئے ایک پیسہ کی بھی ضرورت شرعاً نہیں، اور (۲)......اگر غرضِ ضروری ہے اور بے سوال کسی طریقۂ حلال سے دفع (یعنی پوری) ہوسکتی ہے جب بھی سوال حرام، مثلاً کھانے کو کچھ پاس نہیں مگر ہاتھ میں ہنر ہے یا آدمی قوی تندرست قابلِ مزدوری ہے کہ اپنی صنعت یا اُجرت سے بقدرِ حاجت پیدا کرسکتا ہے قبل اس کے کہ احتیاج تا بحدِّ مَخْمَصَہ پہنچے (یعنی جب تک بھوک سے جان جانے کا خطرہ پیدا نہ ہو) تو اسے سوال حلال نہیں، نہ اسے دینا جائز کہ ایسوں کو دینا انہیں کسبِ حرام کا مؤیِّد (یعنی معاون) ہوتا ہے، اگر کوئی نہ دے تو جھک مار کر (یعنی عاجز آکر) آپ ہی محنت مزدوری کریں اور (۳)......اگر دوسرا طریقۂ حلال میسر نہیں، حِرفت وصَنعت (یعنی کاریگری) کچھ نہیں جانتا، نہ محنت ومزدوری پر قادِر ہے خواہ بوجہِ مرض یا ضعفِ خِلقی یا نازپروَرْدگی (یعنی بیماری، جسمانی کمزوری یا آسائشوں میں پلنے کے سبب مشقت نہیں کرسکتا) یا کسب کرتو سکتا ہے مگر حاجت فوری ہے کسب پر محوّل کرنا تاتریاق ازعراق کا مضمون ہوا جاتا ہے (یعنی اس صورت میں کمائی کا حکم دینا عراق سے زہر کا اثر زائل کرنے والی دوا منگوانے کی طرح ہے) تو سوال حلال ہوگا کہ ہر ان صورتوں میں کارروائی یوہیں ہوسکتی ہے کہ مانگ کرلے یا چھین کر یا چُرا کر یا کوئی حرام یا مردار کھائے اور سرقہ وغصب کی حُرمت سوال سے اَشَد (یعنی چوری اور ناحق مال چھیننا مانگنے سے زیادہ سخت حرام) ہے اور حرام ومردار کی (حرمت) غصب وقہر سے بھی سخت تر، یہ صورتیں تو ظاہر ہیں اور علما نے بوجہِ اشتغالِ جہاد ومشغولیٔ طلبِ علمِ دین (یعنی جہاد اور طلبِ علمِ دین میں مشغول ہونے کے سبب) فرصتِ کسب نہ پانے کو بھی وجوہِ معذوری سے شمار فرمایا اور ایسے کے لئے سوال حلال بتایا جب مدار ضرورت، غرض وتعیُّنِ ذریعہ پر ٹھہرا تو کچھ اَکل وشُرب ہی کی تخصیص (یعنی کھانا پینا ہی خاص) نہیں کہ جس کے پاس ایک دن کا قُوت (یعنی کھانا) ہے اُسے سوال مطلقاً منع ہو، بلکہ اگر دس دن کا کھانا موجود ہے اور کپڑا نہیں یا کپڑا بھی ہے مگر ہلکا کہ جاڑے (یعنی سردی) کی آفت روک سکتا نہیں اور طریقۂ تحصیل (یعنی کپڑے حاصل کرنے کا طریقہ) کوئی دوسرا نہیں (تو) کپڑے کے لئے سوال ناروا (یعنی ناجائز) نہیں، یوہیں اگر کھانے پہننے سب کو موجود ہے مگر مدیون (یعنی مقروض) ہے تو اگر کچھ مال فاضِل (یعنی ضرورت سے زائد) رکھا ہے جسے بیچ کر ادا کرے یا کما کر دے سکتا ہے تو سوال حرام اور اگر کمائی سے بعد نفقۂ ضروری کے کچھ نہیں بچا سکتا اور قرض خواہ گردن پر چُھری رکھے ہوئے ہے تو ادا کے لئے سوال حلال۔''

(فتاویٰ رضویہ (مخرَّجہ)، ج۲۳، ص۶۱۹)

......سنن ابن ماجه، ابواب الزكاة، باب كراهية المسألة، الحديث: ۱۸۳۷، ص۲۵۸۷.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرت سیِّدُ نا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میں ضمانت دیتا ہوں۔'' پس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔ (1)

{588}......حضرت سیِّدُ نا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بلا ضرورت کسی چیز کا سوال کرے گا تو بروزِ قیامت وہ چیز اس کے چہرے پر عیب بن کر ظاہر ہوگی۔'' (2)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا اَنجام:

{589}......حضرت سیِّدُ نا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مال چھوڑ کر مرا (جس کی زکوۃ نہ ادا کی ہو) تو بروزِ قیامت وہ مال اس کے لئے گنجے سانپ کی صورت میں آئے گا اس کی دونوں آنکھوں کے اوپر سیاہ نقطے ہوں گے وہ اس شخص کا پیچھا کرے گا تو وہ کہے گا: ''تیرا ناس ہو! تو کون ہے؟'' سانپ کہے گا: ''میں تیرا وہ خزانہ ہوں جو تو اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔'' پھر وہ سانپ اس کا تعاقب کرے گا یہاں تک کہ اس کا ہاتھ، منہ چبالے گا پھر اس کا سارا جسم نگل جائے گا۔ (3)

{590}......حضرت سیِّدُ نا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سونا یا چاندی (اس حال میں) چھوڑ کر مرا (کہ اس کی زکاۃ ادا نہ کی ہو) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (بروزِ قیامت) اس کے لئے چوڑی تلواریں بنائے گا جن کے ذریعے اسے قدموں سے ٹھوڑی تک داغا جائے گا۔''

حضرت سیِّدُ نا ابو عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابو عامر! اگر تمہارے پاس بکری ہو اور اس کا دودھ بچ جائے تو اس بچے ہوئے دودھ کو بھی تقسیم کر دو۔'' (4)

---

(1)......سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسألۃ، الحدیث: ۱۶۴۳، ص۱۳۴۶.

(2)......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند ثَوبان، الحدیث: ۴۱۵۵، ج۱۰، ص۹۱.

(3)......صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الزکاۃ، باب ذکر اخبار رویت عن النبی فی الکنز......الخ، الحدیث: ۲۲۵۵، ج۴، ص۱۱.

(4)......فردوس الاخبار للدیلمی، باب المیم، الحدیث: ۶۵۰۴، ج۲، ص۳۲۱، اختصارًا.

دُنیا کی محبت کا وبال:

{591}......حضور نبیٔ مُکَرَّم ،نُورِ مُجَسَّم ،رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُ نا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب تمام کُفّار تمہارے خلاف اس طرح متحد ہو جائیں گے جس طرح کھانے کے برتن پر کھانے والے متحد ہوتے ہیں۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہماری قلت کی وجہ سے ہوگا؟'' فرمایا: ''نہیں! اس وقت تمہاری تعداد تو بہت ہوگی لیکن سیلاب کی جھاگ کی طرح تمہاری کوئی اہمیت و وقعت نہ ہوگی۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کردے گا اور تمہارے دلوں میں ''وَھْن'' ڈال دے گا۔'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ''وَھْن'' کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔'' [1]

کون سا مال بہتر ہے؟

{592}......حضرت سیِّدُ نا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم سرکارِ ابدقرار، نبیوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کسی سفر پر تھے کہ مہاجرین نے کہا: ''سونے اور چاندی کے بارے میں تو جو نازل ہونا تھا ہو چکا، کاش! ہمیں پتہ چل جائے کہ اب کون سا مال بہتر ہے؟'' تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تمہارے لئے پوچھ لیتا ہوں؟'' انہوں نے کہا: ''ٹھیک ہے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پوچھ لیں۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ دریافت کرنے کے لئے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف چل دیئے۔ حضرت سیدنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں بھی پیچھے پیچھے چل دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پہنچ کر عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے چاندی کے بارے میں جو حکم نازل ہونا تھا

---

[1] ......سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الامم علی الاسلام، الحدیث:۴۲۹۷، ص۱۵۳۶۔
المسند للامام احمد حنبل، حدیث ثَوبان ، الحدیث: ۲۲۴۶۰، ج۸، ص۳۲۷.

ہوا، مہاجرین کہتے ہیں: ''کاش! ہمیں پتہ چل جائے کہ سونے، چاندی کے بعد اب کون سا مال ہمارے لئے بہتر ہے؟'' حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایمان دار بیوی جو ایمان پر تمہاری مدد کرے۔'' (1)

{593}......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب سونے چاندی کو حرام کر دیا گیا(2) تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کہنے لگے کہ ''پھر ہم کون سا مال اختیار کریں؟'' تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں بتاتا ہوں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اونٹ پر سوار ہوئے اور بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی پیچھے پیچھے چل دیئے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کون سا مال اختیار کریں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور ایماندار بیوی جو آخرت کے معاملے میں تمہاری مدد کرے۔'' (1)



......جامع الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ التوبۃ، الحدیث: ۳۰۹٤، ص ۱۹٦٤۔
سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب افضل النساء، الحدیث: ۱۸۵٦، ص ۲۵۸۸

......سونا چاندی مرد و عورت دونوں پر مطلقاً حرام نہیں بلکہ اس میں تفصیل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 253 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''مرد کو زیور پہننا مطلقاً حرام ہے۔ صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے جو وزن میں ایک مِثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔'' کچھ آگے چل کر مزید فرمایا: ''انگوٹھی صرف چاندی ہی کی پہنی جاسکتی ہے دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ مثلاً لوہا، پیتل، تانبا، جست وغیرہا ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں، فرق اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔'' (بہارِ شریعت، حصہ ١٦، ص ٦١١)

مدنی مشورہ: مزید تفصیلات کے لئے بہارِ شریعت کو اسی مقام سے ملاحظہ فرمایئے۔ (**علمیہ**)

......سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب افضل النساء، الحدیث: ۱۸۵٦، ص ۲۵۸۸۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ثَوبان، الحدیث: ۲۲۵۰۰، ج ۸، ص ۳۳٤.

حضرت سیِّدُنا رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

سلطانِ دوجہان، سرورِ ذیشان، محبوب رحمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم، حضرت سیِّدُنا اَبُو الْبَہِی رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھٹیا و ناپائیدار دنیا سے نفرت اور بارونق و چمکدار آخرت سے محبت رکھتے۔

{594}......حضرت سیِّدُنا محمد بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید بیان کرتے ہیں کہ بنو سعید کا ایک مشترکہ غلام تھا جسے ایک شخص کے سوا سب نے آزاد کر دیا تھا۔ وہ غلام اپنے باقی حصے کی آزادی کی سفارش کروانے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا، حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مالک سے بات کی تو اس نے اپنا حصہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہبہ کر دیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے آزاد فرما دیا۔ وہ غلام کہا کرتا تھا: ''میں حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غلام ہوں۔'' اس خوش نصیب غلام کا نامِ نامی اسمِ گرامی حضرت سیِّدُنا اَبُو الْبَہِی رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہے۔'' (1)

مَخْمُوْمُ الْقَلْب کا مفہوم:

{595}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''سچا اور ''مَخْمُوْمُ الْقَلْب'' مسلمان۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''مَخْمُوْمُ الْقَلْب'' سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا، ہر قسم کے گناہ، سرکشی، دھوکا دہی اور حسد سے بچنے والا۔'' صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان صفات کو کون اپنا سکتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جو شخص دنیا سے نفرت اور آخرت سے محبت کرے۔'' صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم فرماتے ہیں: ''ہم اپنے درمیان صرف حضرت رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان صفات کا حامل پاتے ہیں۔'' پھر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کون شخص ان صفات کو پانے میں کامیاب ہو سکتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اچھے اخلاق والا مسلمان۔'' (2)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٤٧٢، ج٥، ص٢٣.

2 ......مسند الشامیین للطبرانی، مسند زید بن واقد الدمشقی، الحدیث: ١٢١٨، ج٢، ص٢١٧۔

شعب الایمان للبیہقی، باب فی حفظ اللسان، الحدیث: ٤٨٠٠، ج٤، ص٢٠٥.

حضرت سیّدُنا ابورافِع اَسْلَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

سلطانِ دوجہان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ویسے تو غزوۂ بدر سے پہلے ہی اسلام قبول کر چکے تھے لیکن اظہار نہ کیا (چونکہ حضرت سیّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام تھے) اس لئے ان کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ جب قریش کا خط لے کر تاجدار رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوئے تو اس وقت اسلام ظاہر کیا تاکہ مدینے ہی میں قیام پذیر ہوسکیں لیکن حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں واپس بھیجتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ہم قاصد کو روکتے ہیں نہ عہد شکنی کرتے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں جنہیں حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: ''میرے بعد تمہیں فقر کا سامنا کرنا پڑے گا اور انہیں ضرورت سے زائد مال جمع کرنے سے منع کرتے ہوئے زائد مال جمع کرنے والے کی سزا سے آگاہ فرمایا۔''

صدقات میں خیانت والوں کی سزا:

{596}......حضرت سیّدُنا ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ منورہ کے قبرستان ''بقیعِ غرقد'' کے قریب سے گزرے تو فرمایا: ''اُف، اُف، اُف۔'' اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میں اکیلا ہی تھا۔ میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا بات ہے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے اس قبر والے کو فلاں قبیلہ پر عامل (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے) مقرّر کیا تھا۔ اس وقت اس نے ایک چادر میں خیانت کی تھی اور اب میں دیکھتا ہوں کہ وہی چادر آگ بن کر اُسے جلا رہی ہے۔''[1]

تمنّائے فقر:

{597}......حضرت سیّدُنا ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے ابورافع! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم فقر میں مبتلا

1......المعجم الکبیر، الحدیث: ۹۸۸، ج۱ ص ۳۳۰.

ہو گئے؟'' میں نے عرض کی: ''کیا میں ابھی فقر اختیار نہ کرلوں؟'' ارشاد فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' پھر استفسار فرمایا: ''تمہارے پاس کتنا مال ہے؟'' میں نے عرض کی: ''40 ہزار درہم۔ میں ان سب کو راہِ خدا میں خیرات کرتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کچھ تقسیم کر دو اور کچھ اپنی اولاد کے لئے باقی رہنے دو۔'' میں نے عرض کی: ''یا رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا ہم پر اولاد کے بھی حقوق ہے جس طرح ہمارے ان پر حقوق ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! بچے کا حق والد پر یہ ہے کہ وہ اسے قرآنِ کریم کی تعلیم دلوائے، تیر اندازی و تیرا کی سکھائے اور اسے حلال مال سے میراث دے۔'' میں نے عرض کی: ''میں فقر میں کب مبتلا ہوں گا؟'' ارشاد فرمایا: ''میرے بعد۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابو رَافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد فقر میں مبتلا دیکھا یہاں تک کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹھتے تو بیٹھے رہتے اور فرماتے: ''کون اس بوڑھے اور اندھے آدمی پر صدقہ کرے گا؟ کون اس آدمی پر صدقہ کرے گا جسے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ تو میرے بعد فقر میں مبتلا ہوگا؟ کون صدقہ کرے گا؟ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دستِ قدرت ہی بلند ہے اور دینے والے کا ہاتھ درمیان میں اور سائل کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے اور جو بیجا سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر نشان ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا اور غنی و مالدار کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو چار درہم دیئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے ایک درہم لوٹا دیا۔ اس نے کہا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میرا صدقہ مجھ پر نہ لوٹا!'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زائد مال جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: پھر میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مال داری والا دور دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اتنے مالدار ہوئے کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آتا تو فرماتے تھے: ''کاش! ابو رَافِع فقر کی حالت میں ہی فوت ہو جاتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی غلام کو اس کی اصل قیمت پر ہی مکاتب بناتے اور زائد مال وصول نہ فرماتے تھے۔'' (1)

……السنن الکبری للبیہقی، کتاب السبق والرمی، باب التحریض علی الرمی، الحدیث: ۱۹۷٤۲، ج۱۰، ص۲٦، باختصارٍ.

حضرت سیّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ

حضرت سیّدُنا ابو عبداللّٰہ سلمان بن اِسلام فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فارس (یعنی ایران) والوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام کے سچے شیدائی تھے، اسلام کی خاطر درپیش مصائب وآلام پر صبر کرتے، آخرت کے لئے نیک اعمال کا ذخیرہ کرتے، دانا وعقل مند، عالم وعبادت گزار، علم اسلام بلند کرنے والے اور حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق اور ممتاز صحابہ میں سے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان خوش نصیبوں میں ہوتا ہے کہ جن کی خود جنت مشتاق ہے۔ نیز تنگدستی کے باوجود ثابت قدم رہتے اور اس کے بدلے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اجرِ عظیم پایا۔

اَہلِ تَصَوُّف فرماتے ہیں: ''جنت کی عُمدہ نعمتوں کے حُصُول کی خاطر تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

سبقت لے جانے والے 4 اَفراد:

{598}...... حضرت سیّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''4 افراد سبقت لے گئے: (۱) میں (محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مُلکِ عرب سے (۲) صُہَیب مُلکِ روم سے (۳) سلمان مُلکِ فارس سے اور (۴) بلال مُلکِ حبشہ سے (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن)۔'' (1)

سنتِ نکاح میں شریعت کی پاسداری:

{599}...... حضرت سیّدُنا ابوعبدالرحمٰن سُلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کا نکاح قبیلۂ بنی کِنْدَہ کی ایک عورت سے ہوا اور شبِ عروسی کا انتظام ان کے سسرال کے ہاں ہوا، رخصتی کی رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دوست احباب بھی دُلہن کے گھر چلے، گھر پہنچے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اب آپ لوگ لوٹ جائیں۔'' اور گھر کے اندر نہ جانے دیا جس طرح کہ بیوقوف لوگ اپنے دوستوں کو زوجہ کے گھر داخل کر لیتے ہیں۔ جب آپ رَضِیَ

(1) ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب السباق اربعة، الحديث: ٥٧٦٨، ج ٤، ص ٤٩٥.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اپنی دلہن کا گھر خوب سجا دھجا دیکھا تو فرمانے لگے کہ ''تمہارے گھر کو بخار آ گیا ہے یا کعبہ شریف کِندَہ منتقل ہو گیا ہے؟'' اہلِ خانہ نے کہا: ''نہ تو ہمارے گھر کو بخار ہے اور نہ ہی کعبہ شریف کِندَہ منتقل ہوا ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ دروازے پر لٹکے پردے کے سوا سارے پردے اُتر وا کر اندر داخل ہوئے اور وہاں بہت سارا سامان دیکھا تو پوچھا: ''اتنا سامان کس کے لئے ہے؟'' گھر میں موجود لوگوں نے کہا: ''آپ اور آپ کی زوجہ کے لئے۔'' فرمایا: مجھے میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زیادہ مال و دولت جمع کرنے کی نہیں بلکہ اس بات کی نصیحت فرمائی تھی کہ ''تمہارے پاس دنیاوی مال صرف اتنا ہو جتنا مسافر کا زادِ راہ ہوتا ہے۔'' پھر وہاں ایک خادم دیکھا تو دریافت فرمایا: ''یہ کس کے لئے ہے؟'' انہوں نے کہا: ''یہ آپ اور آپ کی اہلیہ کی خدمت کے لئے ہے۔'' فرمایا: ''مجھے میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خادم رکھنے کی نصیحت نہیں فرمائی بلکہ صرف اسے روکنے کا فرمایا جس سے میں نکاح کروں اور فرمایا کہ اگر تم نے (سسرال والوں سے) مزید کچھ لیا تو تمہاری عورتیں تمہاری نافرمان ہو جائیں گی اور اس کا گناہ ان کے خاوند پر ہوگا اور عورتوں کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے وہاں موجود دوسری عورتوں سے فرمایا: ''تم یہاں سے جاؤ گی یا یونہی میرے اور میری بیوی کے درمیان آڑ بنی رہو گی؟'' وہ بولیں: ''ہم چلی جائیں گی۔'' وہ چلی گئیں۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے دروازہ بند کر کے اس پر پردہ ڈال دیا اور زوجہ کے پاس آ کر بیٹھ گئے، اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر برکت کی دعا کی اور فرمایا: ''جو میں کہوں مانو گی؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں! میں آپ کی اطاعت کروں گی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''مجھے میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نصیحت فرمائی ہے کہ جب میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں تو اس کے ساتھ مل کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کروں۔'' پھر دونوں میاں بیوی اُٹھے، مسجد میں گئے اور جب تک ہو سکا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہے، اس کے بعد حقِ زوجیت ادا کیا۔

صبح جب دوستوں سے ملاقات ہوئی تو وہ رات کے اَحوال پوچھنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے ان سے اعراض کیا، انہوں نے پھر پوچھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے پھر کوئی جواب نہ دیا، تیسری بار پوچھنے پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے ان سے اعراض کرتے ہوئے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے گھروں کے پردے اور دروازے اس لئے بنائے ہیں تاکہ اندر کی بات اندر ہی رہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ مجھ سے باہر کی باتوں کے بارے میں دریافت کرو اور جو چیز انسان

سے غائب ہو اس کے بارے میں ہرگز سوال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''اس بارے میں گفتگو کرنے والے راستے میں جُفتی کرنے والے گدھوں کی طرح ہیں۔'' (1)

نکاح نیک عورت سے کیا جائے:

{600}......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفر سے واپسی پر حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ملاقات امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: ''میں تجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہونے پر خوش ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اگر ایسا ہے تو پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرا نکاح کروا دیجئے۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ ہونے پر تو خوش ہیں لیکن اس بات پر راضی کیوں نہیں؟'' صبح ان کے پاس امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلے کے لوگ آئے، حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: ''کوئی کام ہے؟'' بولے: ''جی ہاں!'' آپ نے فرمایا: ''جب بات ختم ہوگئی تو اب کیا کام ہے؟'' انہوں نے کہا: ''آپ نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جو کہا ہے اس کا اِرادہ ملتوی کر دیں۔'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حکومت یا سلطنت نے اس پر آمادہ نہیں کیا بلکہ میری نیت تو یہ تھی کہ ایک نیک آدمی کے خاندان میں نکاح کروں گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے نیک اولاد پاؤں گا۔''

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کِنْدَہ کی رہنے والی ایک عورت سے نکاح کر لیا، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر میں داخل ہوئے تو گھر کو مزیّن اور اس میں کچھ عورتوں کو موجود پایا تو فرمایا: ''کیا کعبہ شریف کِنْدَہ منتقل ہوگیا یا اس گھر کو بخار آ گیا ہے؟'' پھر فرمایا: میرے خلیل حضرت سیِّدُنا ابو القاسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں فرمایا تھا کہ ''جب ہم میں سے کوئی نکاح کرے تو صرف اتنا سامان بنائے جتنا مسافر کے لئے زادِ راہ ہوتا ہے اور عورتوں میں سے صرف اپنی بیوی سے تعلُّق رکھے۔'' اس کے بعد سب عورتیں گھر سے چلی گئیں اور تمام پردے اتار دیئے گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی زوجہ کے پاس گئے اور فرمایا: ''تم میری فرمانبرداری

(1)......المصنف لعبد الرزاق، کتاب النکاح، باب ما یبدا الرجل......الخ، الحدیث: ۱۰۵۰۳، ج۶، ص۱۵۴ مفهومًا.

کروگی یا نافرمانی؟'' زوجہ نے عرض کی: ''میں آپ کی فرمانبرداری کروں گی آپ جو چاہیں حکم فرمائیں۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میرے خلیل حضرت سیِّدُنا ابوالقاسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں فرمایا تھا کہ جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو نماز ادا کرے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی بیوی کو اپنے پیچھے نماز پڑھنے کا کہا پھر دعا مانگی اور اسے آمین کہنے کا فرمایا۔ چنانچہ، اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کہنے کے مطابق کیا۔ صبح کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کِنْدَہ کی مجلس میں بیٹھے تو ایک آدمی نے پوچھا: ''اے ابو عبداللہ (یہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے)! صبح کیسی رہی اور آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا، اس نے دوبارہ پوچھا لیکن اب بھی اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور فرمایا: ''کیا بات ہے تم گھر کے اندر کی باتیں پوچھتے ہو تمہیں یہ بات کافی ہونی چاہئے کہ جب کسی سوال کا جواب نہ دیا جائے تو دوبارہ وہ سوال نہ کرے۔'' (1)

نگاہِ علی میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مقام:

{601}......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: ''سلمان پہلے اور آخری علم کے پیروکار ہیں اور جو ان کے پاس ہے اسے کوئی اور نہیں پا سکتا۔'' (2)

سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہل بیت سے ہیں:

{602}......حضرت سیِّدُنا زَاذَان کِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک دن ہم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طبیعت خوش گوار دیکھ کر لوگوں نے عرض کی: ''ہمیں اپنے دوستوں کے احوال بیان کیجئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ''تم میرے کس دوست کے بارے میں پوچھتے ہو؟'' لوگوں نے عرض کی: ''ہم حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث:۶۰۶۷، ج۶، ص۲۲۶، مختصرًا.

(2) ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام سلمان، الحدیث:۱۴، ج۸، ص۱۸۰، بتغیرٍ.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب کے بارے میں پوچھتے ہیں۔'' فرمایا: ''حضرت سیِّدُ نا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تو تمام صحابہ میرے دوست ہیں تم کس صحابی کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟'' لوگوں نے عرض کی: ''ہم ان کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں جن کے تذکرے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور آپ ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیں حضرتِ سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بتائیں؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''سلمان فارسی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) جیسا تم میں سے کون ہوسکتا ہے؟ وہ ہم میں سے اور اہلِ بیت میں سے ہیں۔ انہوں نے پہلے اور آخری علوم حاصل کئے۔ وہ پہلی کتاب (انجیل یا تورات مقدس) اور آخری کتاب (قرآن مجید) کے عالم اور علم کا نہ ختم ہونے والا سمندر تھے۔''[1]

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے علم کی تعریف فرمائی:

{603}...... حضرت سیِّدُ نا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے گھر آئے تو میری زوجہ کو پراگندہ حالت میں دیکھ کر سبب دریافت کیا تو میری زوجہ نے کہا: ''آپ کے بھائی عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے، دن روزے کی حالت میں گزارتے اور رات عبادت میں بسر کرتے ہیں۔'' یہ سن کر انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''بے شک آپ پر آپ کی بیوی کا بھی حق ہے۔ لہٰذا رات میں نماز بھی پڑھا کریں اور کچھ دیر آرام بھی کرلیا کریں۔ روزہ بھی رکھا کریں اور افطار بھی کیا کریں (یعنی ناغہ بھی کرلیا کریں)۔'' جب یہ بات حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پتا چلی تو ارشاد فرمایا: ''بے شک سلمان کو علم عطا کیا گیا ہے۔''[2]

اعمال میں میانہ روی کا درس:

{604}...... حضرت سیِّدُ نا ابو جُحَیْفَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کے لئے گئے تو ان کی زوجہ کو پراگندہ حالت میں دیکھ کر اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا: ''آپ کے بھائی دنیا کی کسی چیز میں رغبت نہیں رکھتے وہ رات کو نماز میں

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۴۲، ج۶، ص۲۱۳.

[2] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام سلمان، الحدیث: ۱۴، ج۸، ص۱۸۰، بتغیرٍ.

مشغول رہتے اور دن روزے کی حالت میں بسر کرتے ہیں۔'' جب حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے تو حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے کہا: ''کھانا کھائیں!'' انہوں نے کہا: ''میں روزے سے ہوں۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قسم اُٹھا کر فرمایا: ''اگر آپ نے نہ کھایا تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔''

پھر دونوں نے مل کر کھانا تناوُل فرمایا اور رات انہیں کے ہاں قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزرا تو حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے لئے اٹھنے لگے تو حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ ''اے ابودَرْدَاء! بے شک آپ پر آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے، آپ کی زوجہ کا حق ہے اور آپ کے جسم کا بھی حق ہے پس آپ ہر ایک کا حق ادا کریں۔ روزہ رکھیں، اِفطار (یعنی ناغہ) بھی کریں، رات کو قیام کریں، آرام بھی کریں اور اپنی بیوی کا حق بھی ادا کریں۔''

پھر رات کے آخری پہر میں حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اب اُٹھئے۔'' پھر دونوں حضرات اُٹھے، وضو کیا اور نماز پڑھی پھر نمازِ فجر کے لئے (مسجد کی طرف) چل دیئے، صبح کی نماز حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھائی، نماز کے بعد حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے اور حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی باتیں بیان کیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے ابودَرْدَاء! بے شک تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے۔'' اور حضرتِ سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی باتوں کی تائید فرمائی۔''[1]

انفرادی کوشش کا دلنشین انداز:

{605}......حضرت سیِّدُ نا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ ''بنی عَبس'' کے ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت اختیار کی۔ اس نے دریائے دِجلہ سے ایک چلو پانی پیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے مزید پینے کا کہا۔ اس نے عرض کی: ''میں سیراب ہو گیا ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۸۵۵، ج۲۲، ص۱۱۲۔
المسند لابی یعلی الموصلی، مسند ابی جحیفۃ، الحدیث: ۸۹۴، ج۱، ص۳۶۹۔

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تیرا خیال ہے کہ تیرے پینے سے اس سے پانی کم ہوا ہے؟'' اس نے عرض کی: ''میرے ایک گھونٹ پی لینے سے کیا کم ہوگا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اسی طرح علم بھی حاصل کرنے سے کم نہیں ہوتا لہٰذا تم وہ علم ضرور حاصل کرو جو تمہیں نفع دے۔'' (1)

{606}......حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عُمَر سَعْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''اے عَبْسی بھائی! (یعنی اے قبیلۂ بنو عَبَس سے تعلق رکھنے والے) بے شک علم بہت زیادہ اور عمر بہت تھوڑی ہے لہٰذا دین کا ضروری علم حاصل کرو اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔'' (2)

کفار سے جنگ میں سنت طریقہ:

{607}......حضرت سیِّدُنا اَبو بَخْتَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ مجاہدینِ اسلام کے ایک لشکر نے ایران کے ایک قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ اس لشکر کے امیر حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ اہلِ لشکر نے عرض کی: ''اے ابو عبد اللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر دیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے جانے دو میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں جس طرح میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشرکین کو دعوت دیتے ہوئے سُنا ہے۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اہلِ قلعہ سے فرمایا: ''میں تم لوگوں میں سے ہی ایک فارسی ہوں۔ تم دیکھتے نہیں کہ عرب کس طرح میری اِطاعت کرتے ہیں؟ اگر تم اِسلام قبول کرلو تو تمہارے لئے بھی وہی احکام ہوں گے جو ہمارے لئے ہیں اور تم پر بھی وہی چیز لازم ہوگی جو ہم پر لازم ہے اور اگر تم نے اِسلام قبول نہ کیا تو ہم تمہیں تمہارے ہی دین پر چھوڑ دیں گے لیکن پھر تمہیں ذلّت کے ساتھ جزیہ دینا پڑے گا۔''

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فارسی میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: ''تم قابلِ تعریف نہیں ہو اگر تم نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دیا تو ہم تم سے اعلانِ جنگ کریں گے۔'' اہلِ قلعہ نے کہا: ''ہم نہ ایمان لائیں گے اور نہ ہی جزیہ دیں گے بلکہ تم سے جنگ کریں گے۔'' مجاہدین اسلام نے عرض کی: ''اے ابو عبد اللہ! کیا ہم ان پر حملہ نہ کر

(1) ......الزھد لابن المبارك، باب ماجاء فی قبض العلم، الحدیث: ۸۲۲، ص ۲۸۳، بتغیرٍ.

(2) ......صفة الصفوة، الرقم ۵۹ سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ، ذکر نبذة من کلامہ ومواعظہ، ج ۱، ص ۲۸۰.

دیں؟''فرمایا:''نہیں!''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ انہیں تین دن تک اسی طرح اسلام کی دعوت دیتے رہے پھر فرمایا: ''اے اہلِ لشکر! ان پر حملہ کر دو!''لشکرِ اسلام نے ان پر حملہ کر دیا اور قلعہ فتح کر لیا۔'' (1)

{608}......حضرت سیِّدُنا ابو لَیْلٰی کِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 12 یا 13 صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین پر مشتمل ایک قافلے میں تشریف لائے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین نے انہیں امامت کروانے کا کہا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''میں نہ تو تمہارا امام بنوں گا اور نہ ہی تمہاری عورتوں سے شادی کروں گا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں تمہارے ذریعے ہدایت عطا فرمائی ہے۔''راوی کہتے ہیں:''پھر ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آگے بڑھے اور جب 4 رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''ہمیں 4 رکعتیں پڑھنے کی ضرورت نہیں تھی دو ہی کافی تھی کیونکہ ہم رخصت کے زیادہ محتاج ہیں۔''حضرت سیِّدُنا عبدالرَّزَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں:''اس سے مراد سفر (میں رخصت) ہے۔'' (2)

عشا کے بعد لوگ تین قسم کے ہوجاتے ہیں:

{609}......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہَاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس رات گزاری تاکہ ان کی عبادت کو ملاحظہ کر سکوں۔ چنانچہ، جب رات کا پچھلا پہر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُٹھ کر نماز ادا کی گویا کہ میں جو سمجھتا تھا (کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ساری رات عبادت کرتے ہیں) ویسا دیکھنے میں نہ آیا۔ میں نے یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بیان کی تو فرمایا:''ان پانچ فرض نمازوں کی پابندی کرو تو یہ درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں جب تک گناہِ کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔''مزید فرمایا کہ''لوگ جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو تین قسم کے ہوجاتے ہیں: (۱) وہ لوگ جن کے لئے یہ رات وبال بن جاتی ہے اور وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاپاتے (۲) بعض خوش نصیبوں کے لئے بھلائی کا سبب بن کر آتی ہے اور

(1)......جامع الترمذی، ابواب السیر، باب ماجاء فی الدعوۃ قبل القتال، الحدیث:١٥٤٨، ص١٨١٠.

(2)......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السفر، الحدیث:٤٢٩٤، ج٢، ص٣٤٣۔

المصنف لعبد الرزاق، کتاب النکاح، باب الاکفاء، الحدیث:١٠٣٦٧، ج٦، ص١٢٤.

انہیں وبال سے بچاتی ہے اور (۳) بعض نادانوں کے لئے یہ رات نہ تو فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور نہ ہی وبال بنتی ہے۔ جن کے لئے وبال بنتی ہے اور فائدے سے خالی ہوتی ہے یہ وہ ہیں جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت جان کر دلیری سے گناہوں میں رات بسر کرتے ہیں اور جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھ کر رات میں اٹھ کر عبادت کرتے ہیں ان کے لئے یہ رات فائدہ مند ہے وبال نہیں اور جو نماز پڑھ کر سو جاتے ہیں ان کے لئے نہ فائدہ مند ہے اور نہ ہی وبال۔ لہٰذا تم غفلت سے بچو، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کا قصد کرو اور اس پر ہمیشگی اختیار کرو۔'' [1]

محبت خداوندی کی بشارت:

{610}......حضرت سیِّدُنا اَبُوبُرَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جبریل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) میرے پاس آئے اور بتایا کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے 4 صحابہ سے محبت فرماتا ہے۔'' حاضرین میں سے ایک نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ 4 صحابہ کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''علی، سلمان، ابوذر اور مِقْدَاد (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)۔'' [2]

جنت بھی مشتاق ہے:

{611}......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جنت 4 افراد کی مشتاق ہے: (۱) علی (۲) سلمان (۳) عمار اور (۴) مِقْدَاد۔'' [3]

مذہبِ حق کی تلاش:

{612} (الف)......حضرت سیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں ''اَصْبَہَان'' کے ایک علاقے میں رہتا تھا، وہاں کے لوگ سنگِ مرمر سے بنے ہوئے ایک گھوڑا نما بت کی پوجا کیا کرتے تھے اور میں ان کے اس عمل کو برا سمجھتا تھا۔ پھر کسی نے مجھے بتایا کہ تم جس دین کی تلاش میں ہو اس کے پیروکار مغرب میں پائے جاتے ہیں۔

[1] ......المصنف لعبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السفر، الحدیث: ۴۷۴۹، ج۲، ص۴۱۶.

[2] ......سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل سلمان و ابی ذر و المقداد، الحدیث: ۱۴۹، ص۲۴۸۶، مختصرًا.

[3] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۴۵، ج۶، ص۲۱۵، بتغیرٍ.

چنانچہ، میں وہاں سے چل دیا اور ''مَوْصَل'' کی سرزمین پر جا پہنچا۔ وہاں کے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں سب سے بڑا عالم کون ہے؟'' انہوں نے مجھے ایک ایسے آدمی کا پتہ بتایا جو گرجا میں بیٹھا تھا۔ میں اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ ''میں مشرق میں رہتا ہوں۔ نیکی و بھلائی کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں آپ کے پاس رَہ کر آپ کی خدمت کروں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جو علم عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیں۔'' فرماتے ہیں: ''اس نے اجازت دیتے ہوئے کہا ٹھیک ہے۔'' یوں میں اس کے پاس اس شخص کی طرح رہنے لگا جس کے ذمہ گندم، سرکہ، اور زیتون کا حساب ہوتا ہے اور جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا میں اس کی صحبت میں رہا بالآخر اس کی موت کا وقت آ پہنچا۔ میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگا۔ اس نے رونے کا سبب دریافت کیا؟ تو میں نے کہا: ''میں نے بھلائی کی جستجو میں اپنا وطن چھوڑا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کی اچھی صحبت سے نوازا اور آپ نے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علوم سکھائے۔ اب آپ وفات پا رہے ہیں۔ میں آپ کے بعد کہاں جاؤں گا؟'' اس نے کہا: ''فلاں جگہ میرا ایک بھائی رہتا ہے۔ وہ حق پر ہے۔ جب میں مرجاؤں تو تم اس کے پاس جانا اسے میرا اسلام کہنا اور بتانا کہ میں نے تمہیں اس کی صحبت اختیار کرنے کی وصیت کی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جب اس کا انتقال ہو گیا تو میں وہاں سے اُٹھا اور اس کے بتائے ہوئے آدمی کے پاس پہنچ کر اسے بتایا کہ آپ کے فلاں بھائی نے آپ کو سلام کہا ہے۔'' اُس نے سلام کا جواب دیا پھر پوچھا: ''اسے کیا ہوا؟'' میں نے کہا: ''اس کا انتقال ہو چکا ہے۔'' پھر میں نے اسے اپنا سارا قصہ سنایا اور کہا کہ ''انہوں نے مجھے آپ کی صحبت میں رہنے کی وصیت کی ہے۔''

اس نے مجھے ساتھ رہنے کی اجازت دے دی اور میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور اب میں پہلے ہی کی طرح اس کے یہاں رہنے لگا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگا۔ اس نے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: ''میں نے اپنا وطن چھوڑا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے فلاں کی صحبت عطا فرمائی انہوں نے اچھا ساتھ نبھایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علوم سے فیضیاب کیا اور جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے آپ کا پتہ بتایا آپ نے بھی میرے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علوم میں سے مجھے سکھایا اور اب آپ بھی دنیا سے جا رہے ہیں تو میں کہاں جاؤں گا؟'' اس نے کہا: ''مُلکِ رُوم میں میرا ایک بھائی رہتا ہے وہ حق پر ہے اس کے پاس جا کر میرا اسلام کہنا اور بتانا کہ میں نے تمہیں اس کے پاس رہنے کا حکم دیا ہے۔''

جب وہ شخص فوت ہوگیا تو میں وہاں سے نکل کر سفر کرتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے شخص کے پاس پہنچ گیا اور اس سے کہا کہ ''آپ کے فلاں بھائی نے آپ کو سلام کہا ہے اور مجھے آپ کے پاس رہنے کا حکم دیا ہے۔'' اس نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا: ''وہ کیسے ہیں؟'' میں نے کہا: ''وہ فوت ہوگئے ہیں۔'' پھر میں نے اسے اپنا قصہ بتایا اور کہا کہ ''انہوں نے مجھے آپ کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔'' اس نے مجھے قبول کر کے اچھی صحبت سے نوازا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علوم سے سکھایا جب اس کا وقت وصال قریب آیا تو میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگا۔ اس نے رونے کا سبب دریافت کیا تو میں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کی صحبت عطا فرمائی اب آپ وفات پارہے ہیں، میں کہاں جاؤں گا؟'' اس نے کہا: ''تم کہیں بھی نہ جاؤ کیونکہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو حضرت سیِّدُنا عیسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دین کا پیروکار ہو لیکن اب وہ وقت قریب آچکا ہے کہ ارضِ تِہَامَہ میں ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا ظہور ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے لہٰذا تم میری وفات کے بعد اِسی گرجا میں ٹھہرے رہنا اور یہاں سے گزرنے والے تاجروں کے ہر قافلے کے بارے میں پوچھتے رہنا کیونکہ رُوم میں داخل ہونے کے لئے اہلِ حجاز کے تجارتی قافلے یہیں سے گزرتے ہیں۔ لہٰذا جب حجاز کے تاجروں کا کوئی قافلہ روم میں آئے تو ان سے پوچھنا کہ ''کیا تمہارے ہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔'' جب تجھے کسی شخص کے بارے میں بتا دیا جائے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، تو تم ان کے پاس چلے جانا کیونکہ یہ وہی ہوں گے جن کی بشارت حضرت سیِّدُنا عیسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے دی ہے اور ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت درخشاں ہوگی، وہ ہدیہ تناول فرمائیں گے لیکن صدقہ قبول نہیں کریں گے۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''اتنا کہہ کر وہ شخص بھی انتقال کر گیا اور میں وہیں ٹھہرا رہا اور ہر گزرنے والے قافلے کے بارے میں معلومات لیتا رہا یہاں تک کہ مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے کچھ لوگ میرے پاس سے گزرے، میں نے ان سے ان کا وطن پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ''ہم حجاز سے آئے ہیں۔'' میں نے دریافت کیا: ''کیا تمہارے ہاں کسی شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: ''تم میں سے کوئی مجھے اپنا غلام بنا لے اور مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا پہنچنے تک مجھے سواری اور کھانے کی سہولت فراہم کردے۔ پھر وہاں پہنچ کر چاہے تو بیچ دے اور چاہے تو خدمت لیتا رہے۔'' چنانچہ، ان میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا غلام بنا لیا اور سواری پر جگہ بھی دی۔ مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا پہنچ کر

اس نے مجھے دو حبشیوں کے ساتھ ایک باغ میں کام پر لگا دیا۔ایک دن میں باغ سے نکل کر مکہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں گھوم رہا تھا کہ اپنے علاقے کی ایک عورت سے میری ملاقات ہوگئی۔ میں نے کچھ دیر اس سے گفتگو کی تو اس نے مجھے بتایا کہ ''اس کے آقا اور گھر والے سب نے اسلام قبول کرلیا ہے۔'' پھر میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات اپنے اصحاب کے ساتھ حجرِ اَسود کے پاس تشریف فرما ہوتے ہیں اور صبح کو تشریف لے جاتے ہیں۔''

حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں رات اس غور و فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ کہیں میرے ساتھ کام کرنے والے مجھے کھو نہ دیں اتنے میں کچھ لوگوں نے مجھ سے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' میں نے کہا: ''پیٹ میں درد ہے۔'' پھر جب حجرِ اسود کے پاس سرکارِ اَبد قرار، بےکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا وقت ہوا تو میں وہاں جا پہنچا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حجرِ اَسود کے پاس تشریف فرما تھے اور صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پشت مبارَک کی طرف ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے دل کی بات جان گئے اور اپنی چادر مبارَک کمر سے سرکادی۔ میں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت کی زیارت سے مشرف ہوا تو دل میں کہا: ''اَللّٰہُ اَکْبَر ایک نشانی تو دیکھ لی۔'' پھر اگلی رات بھی میں نے اسی طرح کیا اور میرے ساتھ کام کرنے والوں نے کچھ ناراضی کا اظہار نہ کیا۔ میں کچھ کھجوریں جمع کر کے انتظار کرنے لگا۔ جیسے ہی مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا وقت ہوا تو میں نے کھجوریں لیں اور حاضر ہو کر خدمت میں پیش کر دیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''صدقہ ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ کھجوریں اپنے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) کو تناوُل کرنے کا حکم دیا اور خود ان میں سے کچھ بھی تناوُل نہ فرمایا۔'' میں نے دل میں کہا: ''اَللّٰہُ اَکْبَر یہ دوسری نشانی ہے۔''

پھر تیسری رات بھی میں نے کچھ کھجوریں جمع کیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کر دیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے متعلق اِستفسار فرمایا تو میں نے عرض کی: ''ہدیہ ہے۔'' سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں خود بھی تناوُل فرمائیں اور صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) نے بھی

کھائیں، یہ دیکھتے ہی میں نے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے رسول ہیں[1]۔'' حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے میرا حال دریافت فرمایا تو میں نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جاؤ اور جا کر اپنے آپ کو خرید لو۔'' چنانچہ، میں اپنے مالک کے پاس آیا اور کہا: ''میرا نفس مجھے بیچ دو۔'' مالک نے کہا: ''میں تجھے اس شرط پر بیچتا ہوں کہ تم میرے لئے کھجور کے 100 درخت لگاؤ یہاں تک کہ وہ تیار ہو کر پھل دینے لگیں اور اس کے ساتھ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا بھی دو۔''

چنانچہ، میں نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر ساری بات عرض کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو اس نے مانگا ہے اسے دے دو اور جس کنوئیں سے تم باغ کو سیراب کرتے ہو اس سے ایک ڈول پانی بھر کر میرے پاس لاؤ۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں اپنے مالک کے پاس گیا اور اس کی مطلوبہ شرائط پر اپنے آپ کو خرید لیا اور جس کنوئیں سے باغ کو سیراب کیا جاتا تھا اس سے پانی کا ایک ڈول لے کر بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے دُعا فرمائی پھر میں نے اس پانی سے کھجوروں کے درخت لگا دیئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان میں سے ایک بھی کھجور کا درخت نہیں مُرجھایا، جب اس کا پھل ظاہر ہو گیا تو میں نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ''پھل پک کر تیار ہو چکا ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا منگوایا اور مجھے عطا فرمایا میں وہ سونا لے کر ایک آدمی کے پاس گیا اور ترازو کے ایک پلڑے میں سونا اور دوسرے میں کھجور کی گٹھلی رکھ دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سونے والا پلڑا زمین سے نہ اُٹھا۔ پھر میں بارگاہِ نبوت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اگر تم اتنے اتنے وزن کی بھی شرط مان لیتے تو یہ سونے کا ٹکڑا اس سے بھاری ہوتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[1] ...... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں تشریف آوری کے بعد اسلام لائے۔ جیسا کہ بعد والی روایت سے ظاہر ہے۔ اور بعض نے کہا ہجرت سے پہلے مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اسلام قبول کیا۔ یہ قول ضعیف ہے۔ (ماخوذ از معرفة الصحابة، الرقم ۱۲۰۷، ج۲، ص ۴۵۵)

کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گیا اور ہر وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت رہتا۔"

{612} (ب)......حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں شہر "اَصْبَہَان" کے ایک دیہات میں رہتا تھا۔ ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں یہ بات القا فرمائی کہ آسمانوں اور زمین کا خالق کون ہے؟ پس میں ایک ایسے آدمی کے پاس گیا جو اپنی باتوں سے لوگوں کو پریشان نہیں کرتا تھا میں نے اس سے پوچھا: "کون سا دین افضل ہے؟" اس نے کہا: "تجھے یہ نئی بات کہاں سے سوجھی، تو اپنے باپ کے دین کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہتا ہے؟" میں نے کہا: "نہیں! لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آسمانوں اور زمینوں کا مالک کون ہے؟ سب سے افضل دین کون سا ہے؟" اس نے کہا کہ "مَوْصَل" میں ایک راہب ہے اس سے بڑا کوئی عالم نہیں۔" حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں اس کی طرف چل دیا، میں اس کے پاس رہا تو میں پوری دنیا میں اس پر بھروسا کرنے لگا۔ وہ دن کو روزہ رکھتا اور رات عبادت میں بسر کرتا، میں بھی اس کی طرح عبادت کرنے لگا۔ یوں میں 3 سال اس کے پاس ٹھہرا رہا جب اس کا وقتِ وصال قریب آیا تو میں نے اس سے کہا کہ "آپ مجھے کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟" اس نے کہا: "میں مشرق میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اس دین پر کاربند ہو جس پر میں ہوں۔ البتہ جزیرۂ عرب کے اس پار ایک راہب ہے تم اس کے پاس چلے جانا اور اسے میرا سلام کہنا۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: (اس کے وصال کے بعد) میں اس عالم کے پاس چلا آیا اور اس کا سلام کہا اور بتایا کہ اس کا وصال ہو چکا ہے۔ میں اِس کے پاس بھی 3 سال تک رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں نے کہا کہ "آپ اپنے بعد مجھے کس کے پاس جانے کا کہتے ہیں؟" اس نے کہا: "میری معلومات کے مطابق اس علاقے میں تو کوئی ایسا عالم نہیں ہے جو دینِ حق پر ہو۔ البتہ "عَمُّوْرِیَّہ" میں ایک بڑی عمر کا عالم ہے لیکن پتا نہیں تم اسے مل پاؤ گے یا نہیں۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اس کے انتقال کے بعد میں نے "عَمُّوْرِیَّہ" کا سفر اختیار کیا۔ اس عالم کے پاس بھی کچھ عرصہ رہا۔ اسے میں نے بہت خوشحال پایا۔ جب اس کا وقت وصال آیا تو میں نے کہا: "آپ مجھے کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں؟" اس نے کہا: "اس وقت روئے زمین پر کوئی عالم ایسا نہیں ہے جو حق پر ہو اس لئے اب تم کسی کے پاس مت جانا لیکن اگر تم کسی زمانے میں سنو کہ حضرت سیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آل میں ایک شخص

پیدا ہوا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ تم اس زمانے کو پاؤ گے۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''لیکن مجھے امید تھی کہ میں اس زمانے کو پاؤں گا۔'' بہرحال اس نے کہا: ''اگر تم ان کا ساتھ دے سکو تو ضرور دینا کہ وہ حق پر ہوں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کی قوم کے لوگ انہیں ساحر، مجنون اور کاہن کہیں گے اور ایک نشانی یہ ہے کہ وہ ہدیہ تناوُل فرمائیں گے لیکن صدقے کے مال میں سے کچھ نہ کھائیں گے اور ایک علامت یہ ہے کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت درخشاں ہوگی۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں انتظار کرتا رہا بالآخر مدینے کی طرف جانے والا ایک قافلہ گزرا۔ میں نے ان سے پوچھا: ''تم لوگ کون ہو؟'' بولے: ''ہم مدینے کے رہنے والے ہیں۔ تاجر ہیں۔ تجارت کر کے گزر بسر کرتے ہیں۔ لیکن اب آلِ ابراہیم سے ایک شخص پیدا ہوا ہے اس کی قوم اسے قتل کرنے کے درپے ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہجرت کر کے ہمارے شہر میں چلا آیا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ ہماری تجارت میں رکاوٹ نہ ڈال دے اور اب اُسے مدینے پر تسلط حاصل ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے ان سے پوچھا کہ ''ان کی قوم کے لوگوں کا ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''وہ اسے ساحر، مجنون اور کاہن کہتے ہیں۔'' میں نے (دل میں) کہا یہی تو نشانی ہے۔'' میں نے کہا: ''تم مجھے اپنے امیر کے پاس لے چلو۔'' چنانچہ، امیر کے پاس پہنچ کر میں نے اس سے کہا کہ ''مجھے اپنے ساتھ مدینے لے چلو۔'' اس نے کہا: ''تم اس کے عوض مجھے کیا دو گے؟'' میں نے کہا: ''میرے پاس تمہیں دینے کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں تمہارا غلام بن جاؤں۔'' لہٰذا اس نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا اور مدینے پہنچ کر کھجوروں کے ایک باغ میں ٹھہرایا۔ میں اونٹوں کی طرح اپنی پیٹھ پر پانی لاد کر لاتا اور باغ کو سیراب کرتا حتی کہ اس کے سبب میری پیٹھ اور سینہ زخمی ہو گئے۔ وہاں میری (فارسی) زبان کوئی نہیں سمجھتا تھا۔ ایک دن ایک بوڑھی فارسی خاتون وہاں آئی وہ بھی یہی کام کرتی تھی۔ میں نے اس سے بات کی تو وہ میری بات سمجھ گئی۔ میں نے کہا: ''مجھے بتاؤ یہ شخص جو ظاہر ہوا ہے کہاں ملے گا؟'' اس نے کہا: ''صبح سویرے نمازِ فجر کے بعد دن کے ابتدائی حصے میں وہ یہاں سے گزرے گا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں واپس آیا کھجوریں اکٹھی کیں، صبح کھجوریں لے کر اسی جگہ پہنچ گیا جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام

رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے جُھرمٹ میں تشریف لائے تو میں نے کھجوریں خدمت میں پیش کیں تو استفسار فرمایا: ''یہ کیا ہے؟ صدقہ ہے یا ہدیہ؟'' میں نے عرض کی: ''صدقہ ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''یہ انہیں دے دو۔'' پھر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے وہ کھجوریں تناوُل فرمائیں لیکن حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ میں نے (دل میں) کہا: ''ایک نشانی تو ہوگئی۔'' دوسرے دن میں پھر کھجوریں لے کر حاضر ہوا تو دریافت فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''ہدیہ ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود بھی تناوُل فرمائیں اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو بلا کر انہیں بھی اپنے ساتھ شامل فرمایا۔ پھر جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ میں مہرِ نبوت دیکھنے کی بے قراری ملاحظہ فرمائی تو پُشتِ اَطہر سے کپڑا ہٹا دیا پس میں مہرِ نبوت کے بوسے لینے اور اس سے چمٹنے لگا۔ پھر حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دریافت فرمانے پر میں نے اپنا سارا واقعہ عرض کر دیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''چونکہ تم نے اہل قافلہ سے طے کر لیا تھا کہ تم ان کے غلام ہو۔ لہٰذا اب میں تمہیں ان سے خرید لوں گا۔'' پھر مجھے میرے آقا سے اس شرط پر خرید لیا کہ ''یہ تمہیں کھجوروں کے 300 درخت لگا کر دے گا اور 40 اُوْقِیَّہ سونا بھی دے گا۔ پھر یہ آزاد ہو جائے گا۔'' اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''درخت لگاؤ!'' میں نے درخت لگائے۔ تو فرمایا: ''کنوئیں پر جاؤ! اس میں ڈول ڈالو جب بھر جائے تو درختوں کی جڑوں میں بہا دو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسا ہی کیا تو وہ درخت بہت جلد اُگ آئے یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے: ''سُبْحَانَ اللّٰہ! ہم نے کبھی ایسا غلام نہیں دیکھا اس کی تو بڑی شان ہے۔'' پھر لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جمع ہوگئے تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں سونے کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا جس کا وزن 40 اُوْقِیَّہ کے برابر نکلا۔''[1]

{613}......حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''10 سے زیادہ راہبوں کی خدمت میں رہنے کے بعد مجھے صحیح دین ملا۔''[2]

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۷۵/۶۰۷۶، ج۶، ص ۲۳۱ تا ۲۳۳.

[2] ......صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، الحدیث: ۳۹۴۶، ص ۳۲۲.

سَیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے نصیحت آموز واقعات

{614}......حضرت سَیِّدُ نا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے گئے اور کہا: ''اے ابو عبداللہ ! خوشخبری ہو کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا سے تشریف لے جاتے وقت آپ سے راضی تھے۔'' حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: اے سعد! یہ کیسے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان سنا ہے کہ ''تمہارے پاس دنیاوی ساز و سامان ایک مسافر کے زادِ راہ کی مثل ہونا چاہئے۔''[1]

مالِ دُنیا نے رُلا دیا:

{615}......حضرت سَیِّدُ نا ابو سُفْیَان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُ نا سعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے گئے تو انہیں روتے دیکھ کر پوچھا: ''کیوں رو رہے ہیں؟ آپ تو حوضِ کوثر پر اپنے دوستوں (یعنی صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) اور حضور نبیٔ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملنے والے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا سے تشریف لے جاتے وقت آپ سے راضی تھے۔'' فرمایا: میں موت کے ڈر یا دنیا چھوٹنے کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ میرے اردگرد کثیر ساز و سامان پڑا ہوا ہے حالانکہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ''تمہارے پاس دنیاوی سامان صرف اتنا ہونا چاہئے جتنا ایک مسافر کے پاس زادِ راہ ہوتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''اس وقت ان کے پاس جو سامان تھا وہ صرف ایک برتن تھا جو وضو کرنے یا کپڑے دھونے کے کام آتا تھا۔''

حضرت سَیِّدُ نا سعد بن ابی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''آپ ہم سے کوئی عہد لیں جس پر ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد کاربند رہیں۔'' تو انہوں نے فرمایا:

[1] ......شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ١٠٣٩٦، ج٧، ص٣٠٦.

''کوئی کام کرتے وقت، فیصلہ کرتے وقت اور کوئی چیز تقسیم کرتے وقت اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد رکھا کرو۔'' [1]

{616}......حضرت سَیِّدُ نامُوَرِّق عِجلِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے وقت کسی نے انہیں روتا دیکھ کر وجہ دریافت کی تو فرمایا: حضور نبی مکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ''تمہارے پاس دُنیاوی ساز و سامان ایک مسافر کے زادِراہ جتنا ہونا چاہئے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد جب گھر کے سامان کی طرف نظر کی گئی تو ایک پالان، ایک بستر اور کھانے پینے کی چند چیزوں کے سوا اور کچھ نہ تھا اور ان سب کی قیمت تقریباً 20 درہم کو پہنچتی تھی۔'' [2]

{617}......حضرت سَیِّدُ ناحسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو رونے لگے۔ کسی نے پوچھا: ''اے ابو عبد اللّٰہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ سے راضی ہو کر دنیا سے تشریف نہیں لے گئے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں موت کے خوف سے نہیں رو رہا بلکہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ''تمہارے پاس دنیاوی ساز و سامان ایک مسافر کے زادِراہ کی مثل ہونا چاہئے۔'' [3]

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کئے عہد نے رُلا دیا:

{618}......حضرت سَیِّدُ نا سعید بن مسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا سعد بن مالک اور حضرت سَیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضرت سَیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے گئے تو انہیں روتے دیکھ کر کہا: ''اے ابو عبد اللّٰہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ''تمہارے پاس دنیاوی مال و دولت ایک مسافر کے زادِراہ کے برابر ہونا چاہئے۔'' لیکن ہم میں سے کوئی بھی صحیح معنوں میں اس عہد کی حفاظت نہیں کر سکا۔'' [4]

---

[1] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٣٥٩، سلمان الفارسی، ج ٤، ص ٦٨، بتغیرٍ.

[2] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦١٦٠، ج٦، ص ٢٦١.

[3] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٣٥٩، سلمان الفارسی، ج ٤، ص ٦٨، مختصرًا.

[4] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٣٥٩، سلمان الفارسی، ج ٤، ص ٦٨، مختصرًا.

رنج وملال کی وجہ!

{619}......حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے وقت ہم نے ان پرغم کے اثرات دیکھے تو پوچھا: ''اے ابو عبداللہ ! آپ کیوں گریہ وزاری کر رہے ہیں؟ حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سابق الاسلام ہیں اور سرکار دوجہان، سرورذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں کئی غزوات میں شرکت کی سعادت پائی ہے اور بڑی بڑی فتوحات میں بھی شریک ہوئے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے اس بات نے رنجیدہ وملول کر رکھا ہے کہ مصطفٰی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے جدا ہوتے وقت عہد لیا تھا کہ ''مومن کے لئے مسافر کے زادِراہ کے برابر دنیاوی سامان کافی ہے۔'' یہی بات میرے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ راوی کہتے ہیں: ''جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مال جمع کیا گیا تو اس کی قیمت 15 دینار تھی۔''

حضرت سیِّدُ نا عامر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کے مطابق تو وہ 15 دینار ہی تھے لیکن دوسرے راویوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کے ترکہ کی کل قیمت 10 درہم سے کچھ زیادہ تھی۔'' (1)

{620}......حضرت سیِّدُ نا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کرنے کی غرض سے ان کے پاس گیا تو انہیں روتا پا کر سببِ گریہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ ''میرے پاس ایک مسافر کے زادِراہ سے بڑھ کر سازوسامان نہیں ہونا چاہئے۔'' (2)

{621}......حضرت سیِّدُ نا علی بن بَزِیْمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کے وصال کے بعد جب ان) کا ترکہ بیچا گیا تو اس کی قیمت صرف 14 درہم حاصل ہوئی تھی۔'' (3)

---

(1)......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الفقراء و الزھدو القناعۃ، الحدیث: ٧٠٤، ج٢، ص٤٥.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٦٩ ج٦، ص٢٢٧، بتغیرٍ.

(3)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٤٢، ج٦، ص٢١٤.

ٹوکریاں بنانے والا حاکم:

{622} ......حضرت سیِّدُ ناسَلامَہ عِجلِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ گاؤں سے میرے بھانجے قُدَامَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آئے اور مجھ سے کہا کہ ''میں حضرت سیِّدُ ناسلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت کرکے انہیں سلام پیش کرنا چاہتا ہوں۔'' اس وقت حضرت سیِّدُ ناسلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ''مَدَائِن'' میں 20 ہزار مسلمانوں پر امیر مقرر تھے۔ چنانچہ، ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چارپائی پر بیٹھے کھجور کے پتوں سے ٹوکریاں بنا رہے ہیں۔'' میں نے سلام کے بعد عرض کی: ''اے ابو عبداللہ! یہ میرا بھانجا ہے جو گاؤں سے آیا ہے اور آپ کو سلام پیش کرنا چاہتا ہے۔'' (اس نے سلام کیا تو) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ پھر میں نے عرض کی: ''یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبت کرتا ہے۔'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی محبت عطا فرمائے۔'' [1]

{623} ......حضرت سیِّدُ ناحسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ ناسلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 30 ہزار مسلمانوں پر امیر تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وظیفہ 5 ہزار درہم تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک چادر تھی جسے اوڑھ کر لوگوں کو خطبہ دیتے اور سوتے وقت وہی چادر آدھی اوپر لیتے اور آدھی نیچے بچھا لیتے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس وظیفہ آتا تو اسے مسلمانوں پر خرچ کر دیتے اور خود اپنے ہاتھوں سے کھجور کے پتوں کی ٹوکریاں بنا کر گزارہ کر لیتے۔'' [2]

لونڈی سے نکاح:

{624} ......حضرت سیِّدُ ناعَمرو بن اَبی قُرَّہ کِندِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے حضرت سیِّدُ ناسلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی ہمشیرہ (میری پھوپھی) سے نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور پھر بُقَیْرَہ نامی ایک لونڈی سے نکاح کر لیا۔ میرے والد کو خبر ہوئی کہ حضرت سیِّدُ ناحُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حضرت سیِّدُ ناسلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اچھے تعلقات ہیں تو وہ انہیں تلاش کرنے لگے۔ کسی نے بتایا کہ وہ سبزی کے کھیت میں ہیں۔ ابّا حضور ان کے پاس پہنچے تو انہیں کندھوں پر سبزی سے بھری ایک ٹوکری اُٹھائے دیکھا۔ پھر

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۱۱۰، ج۶، ص۲۴۱.

[2] ......الزھد للامام احمدبن حنبل، باب زھد سلمان الفارسی، الحدیث: ۸۱۵، ص۱۷۳.

انہیں ساتھ لے کر حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر پہنچے۔ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے گھر میں داخل ہو کر سلام کیا اور پھر میرے والد کو اندر آنے کا کہا۔ اس وقت حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک چٹائی پر آرام فرمارہے تھے اور ان کے سر کی جانب کچھ اینٹیں اور بعض معمولی چیزیں رکھی تھیں۔ حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس باندی کی چٹائی پر بیٹھو جو اس نے اپنے لئے تیار کی ہے (اس سے وہ سمجھ گئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نکاح کر چکے ہیں لہٰذا انہوں نے پھر اس موضوع پر کوئی گفتگو نہ کی)۔'' (1)

محبت اور نفرت کا راز:

{625}......حضرت سیِّدُ نا حَارِث بن عُمَیْرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ''مَدائِن'' گیا تو وہاں بوسیدہ لباس میں ملبوس ایک آدمی دیکھا۔ اس کے پاس پکا ہوا سرخ چمڑا تھا جسے وہ حرکت دے رہا تھا۔ میں نے اسے متوجہ کیا تو اس نے میری طرف دیکھا اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔'' میں رُک ہو گیا اور اپنے ساتھ والوں سے دریافت کیا کہ ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے بتایا کہ ''یہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' کچھ دیر بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور سفید لباس زیب تن کئے باہر تشریف لائے، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور حال دریافت فرمایا۔ میں نے کہا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اس سے پہلے نہ تو میں نے کبھی آپ کو دیکھا ہے اور نہ ہی آپ نے مجھے کہیں دیکھا ہے، نہ میں آپ کو جانتا ہوں اور نہ ہی آپ مجھے پہچانتے ہیں؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''کیوں نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تجھے دیکھتے ہی میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا۔ بتاؤ! کیا تم حَارِث بن عُمَیْرَہ نہیں ہو؟'' میں نے کہا: ''بے شک میں حَارِث بن عُمَیْرَہ ہی ہوں۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان سنا ہے کہ ''اَرْوَاح مخلوط لشکر ہیں، تو ان میں سے جو (عالم ارواح میں) جان پہچان رکھتی ہیں وہ (دنیا میں بھی) اُلفت رکھتی ہیں اور جو (عالم ارواح میں) اجنبی رہتی ہیں وہ (دنیا میں بھی) الگ رہتی ہیں۔'' (2)

---

(1)......الادب المفرد للبخاری، باب الخروج الی ......الخ، الحدیث: ۲۳۵، ص ۸۱.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦۱۷۲، ج٦، ص ۲٦٤.

قیامت کی بھوک:

{626}......حضرت سیّدُنا عَطِیَّہ بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تکلفًا کھانا تناوُل کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: مجھے یہ کھانا کافی ہے، مجھے یہ کھانا کافی ہے۔ کیونکہ میں نے رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو لوگ دنیا میں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں وہ قیامت میں زیادہ بھوکے ہوں گے۔ اے سلمان! بے شک دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت[1] ہے۔''[2]

{627}......حضرت سیّدُنا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ قبیلۂ بنی عَبس کے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں حضرت سیّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت میں رہا کرتا تھا، ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسلمانوں کے کسریٰ کو فتح کرنے اور وہاں کے خزانے ملنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''جس مالک مطلق خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں کسریٰ کے خزانے اور ملک عطا فرمایا اگر وہ چاہتا تو حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں یہ خزانے عطا فرما دیتا۔ اس وقت صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صبح اس حال میں ہوتی تھی کہ ان کے پاس درہم و دینار حتی کہ کھانا بھی معقول مقدار میں نہیں ہوتا تھا۔ اے عَبسی! اب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو اتنا مال عطا فرما دیا ہے۔'' اس شخص کا کہنا ہے کہ ''پھر ہم ان خزانوں کے قریب سے گزرے تو وہ بکھرے پڑے تھے۔'' حضرت سیّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان خزانوں کو یوں بکھرے پڑے دیکھا تو فرمایا:

---

[1]...... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یعنی مومن دنیا میں کتنا ہی آرام میں ہو، مگر اس کے لئے آخرت کے مقابلہ میں دنیا جیل ہے، جس میں وہ دل نہیں لگاتا جیل اگرچہ اے کلاس ہو، پھر بھی جیل ہے، اور کافر خواہ کتنے ہی تکالیف میں ہوں، مگر آخرت کے عذاب کے مقابل اس کے لئے دنیا باغ اور جنت ہے، وہ یہاں دل لگا کر رہتا ہے، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ بعض مومن دنیا میں آرام سے رہتے ہیں، اور بعض کافر تکلیف میں ایک روایت میں ہے کہ حضور انور نے فرمایا: اے ابوذر دنیا مومن کی جیل ہے اور قبر اس کے چھٹکارے کی جگہ، جنت اس کے رہنے کا مقام ہے، اور دنیا کافر کے لئے جنت ہے، موت اس کی پکڑ کا دن اور دوزخ اس کا ٹھکانا (مرقات)۔'' (مرآة المناجيح، ج۷، ص۴)

[2]......سنن ابن ماجه، ابواب الاطعمة، باب الاقتصادفی الأكل و كراهة الشبع، الحديث: ۳۳۵۱، ص۲۶۷۹۔
البحرالزخار بمسندالبزار، مسندسلمان الفارسی، الحديث: ۲۴۹۸، ج۶، ص۴۶۱

''جس مالک مطلق خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ نے کسریٰ کے خزانے اور ملک عطا فرمایا اگر وہ چاہتا تو حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں یہ خزانے تمہیں عطا فرما دیتا، اس وقت صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صبح اس حال میں ہوتی تھی کہ ان کے پاس درہم و دینار حتی کہ کھانے کو بھی کچھ نہ ہوتا تھا، اے عبسی! اب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو کسریٰ کے خزانے اور ملک عطا فرما دیا ہے (اب مسلمان کتنے چین میں ہیں)۔''[1]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سادگی:

{628}......حضرت سیِّدُنا مَیْمُوْن بن مِہْرَان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبیلۂ بنی عبدالقیس کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک ایسی جنگ میں کہ جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر لشکر تھے ایسی حالت میں دیکھا کہ ایک دراز گوش پر سوار تھے اور ایسی شلوار پہن رکھی تھی جس کے کنارے ہوا کی وجہ سے حرکت کر رہے تھے۔ دوسری طرف لشکر والے کہہ رہے تھے کہ ''امیر لشکر تشریف لا رہے ہیں۔'' یہ سن کر انہوں نے فرمایا کہ ''خیر اور شر تو آج کے بعد شروع ہوں گے (یعنی کامیابی یا ناکامی کا پتا تو اب چلے گا)۔''[2]

{629}......حضرت سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سر کے تمام بال مُنڈوا کے رکھتے۔ کسی نے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: ''اصل زندگی تو آخرت کی ہے۔''[3]

بخل و حرص کی مذمت:

{630}......حضرت سیِّدُنا سَہْل بن حُنَیْف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک شخص سے جھگڑا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ جھوٹا ہے تو اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک وہ تین باتوں میں سے ایک میں مبتلا نہ ہو جائے۔'' جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا غصہ کم ہوا تو میں نے پوچھا: ''اے ابو عبد اللہ! وہ تین باتیں کون سی ہیں؟'' فرمایا: ''فتنۂ دجال،

---

[1] ......مسند ابی داؤد الطیالسی، سلمان الفارسی، الحدیث:٦٥٧، ص٩١.

[2] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الجهاد، باب فی الامارة، الحدیث:١٣، ج٧، ص٥٧٠، مختصرًا۔
الزهد لابی داؤد، الحدیث:٢٥٥، ج١، ص٢٧٢.

[3] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی هریرة، الحدیث:٨٤٢، ص١٧٧.

فتنۂ امارت، یہ بھی فتنۂ دجال ہی کی طرح ہے اور بخل وحرص کہ جب یہ کسی انسان کو لاحق ہوتے ہیں تو وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ فلاں شئے کہاں سے آئی ہے۔'' [1]

دعوت کے کھانے کا ایک مسئلہ:

{631}......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو کھانے کی دعوت دی (کھانے کے دوران وہاں) ایک مسکین آ گیا تو مہمان نے کھانے سے ایک نوالہ اٹھایا تا کہ اسے دے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مہمان سے فرمایا: ''یہ نوالہ جہاں سے اُٹھایا ہے وہیں رکھ دو کیونکہ میں نے تمہاری دعوت کی ہے تا کہ تم خود یہ کھانا کھاؤ، مجھے یہ پسند نہیں کہ تمہارے مسکین کو نوالہ دینے کی وجہ سے مجھے اجر ملے اور تمہارے سر گناہ ہو [2]۔'' [3]

بیماروں کی خیر خواہی:

{632}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن بُرَیْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے ہاتھ سے روزی کماتے، جب کچھ پیسے حاصل ہو جاتے تو اس کے عوض گوشت یا مچھلی خرید لاتے

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٥٢، ج٦، ص٢١٧.

[2] ......یہ شرعی مسئلہ ہر مہمان کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ عموماً دعوتوں میں پیش آتا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صَفْحَہ 36 پر ہے: (i)......دوسرے کے یہاں کھانا کھا رہا ہے، سائل نے مانگا اس کو یہ جائز نہیں کہ سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیدے کیونکہ اس (میزبان) نے اس کے کھانے کے لئے رکھا ہے، اس کو مالک نہیں کر دیا کہ جس کو چاہے دیدے۔ (ii)......ایک دسترخوان پر جو لوگ کھانا تناوُل کرتے ہیں، ان میں سے ایک شخص کوئی چیز اٹھا کر دوسرے کو دیدے یہ جائز ہے، جبکہ معلوم ہو کہ صاحبِ خانہ کو یہ دینا ناگوار نہ ہوگا اور اگر معلوم ہے کہ اسے ناگوار ہوگا تو دینا جائز نہیں، بلکہ اگر مشتبہ حال ہو معلوم نہ ہو کہ ناگوار ہوگا یا نہیں جب بھی نہ دے۔ بعض لوگ ایک ہی دسترخوان پر معززین کے سامنے عمدہ کھانے چنتے ہیں اور غریبوں کے لئے معمولی چیزیں رکھ دیتے ہیں۔ اگر چہ ایسا نہ کرنا چاہئے کہ غریبوں کی اس میں دل شکنی ہوتی ہے۔ مگر اس صورت میں جس کے پاس کوئی اچھی چیز ہے، اس نے ایسے کو دے دی جس کے پاس نہیں ہے تو ظاہر یہی ہے کہ صاحبِ خانہ کو ناگوار ہوگا کیونکہ اگر دینا ہوتا تو وہ خود ہی اس کے سامنے بھی یہ چیز رکھتا یا کم از کم یہ صورت اشتباہ کی ہے، لہٰذا ایسی حالت میں چیز دینا ناجائز ہے اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، مثلاً روٹی، گوشت اور ایک کے پاس روٹی ختم ہوگئی، دوسرے نے اپنے پاس سے اٹھا کر دے دی تو (جائز ہے کیونکہ) ظاہر یہ ہے کہ صاحب خانہ کو ناگوار نہ ہوگا۔

[3] ......مسند ابن الجعد، باب عمرو بن ابی البختری، الحدیث: ١٢٣، ص٣٥.

پھر مرضِ کوڑھ میں مبتلا لوگوں کو بلاتے اور ان کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔''[1]

اپنے ہاتھ کی کمائی پسند ہے:

{633}......حضرت سیِّدُنا ابوعثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا پسند کرتا ہوں۔''

کمزور کے ساتھ رحمت خداوندی ہوتی ہے:

{634}......حضرت سیِّدُنا ابوعثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کمزور کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تائید ونصرت حاصل ہوتی ہے تو وہ کمزوری وناتوانی کو طاقت وقوت پر ترجیح دیں۔''[2]

{635}......حضرت سیِّدُنا ثابِت بُنَانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ قبیلہ ''بنی لَیث'' کے پاس گئے تاکہ ان سے بات کریں کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کی ایک عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قبیلے والوں کے سامنے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل وکمالات اور سابق الاسلام ہونے کا ذکر کیا اور انہیں بتایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تمہارے قبیلے کی فلاں عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ قبیلے والوں نے کہا کہ ''ہم اس عورت کا نکاح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کر دیتے ہیں لیکن ان سے نہیں کر سکتے۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس عورت سے نکاح کر لیا اور جب وہاں سے نکلے تو حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہنے لگے: ''ایک بات ہے لیکن وہ بتاتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے۔'' انہوں نے کہا: ''ایسی کون سی بات ہے جو آپ حیا کی وجہ سے نہیں بتا پا رہے؟'' حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ سارا واقعہ کہہ سنایا (کہ قبیلے والوں نے اس طرح کہا ہے اور میں نے اس عورت سے شادی کر لی ہے)۔ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے زیادہ حق پہنچتا ہے کہ ایسی عورت کو پیغام نکاح دینے

---

[1] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم ۹٦، سلمان الفارسی، ج۳، ص۳٤٦.

[2] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد سلمان الفارسی، الحدیث: ۸۲۱، ص۱۷٤.

میں حیا کروں جس کے نکاح کا فیصلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے حق میں فرمادیا تھا۔‘‘ (1)

خادم پر نرمی:

{636 }......حضرت سیِّدُ نا ابو قِلَابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آٹا گوندھتے دیکھا تو حیرت زدہ ہو کر اس کی وجہ دریافت کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ’’میں نے خادم کو کسی کام سے بھیجا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس پر دو کام جمع کروں۔‘‘ پھر اس شخص نے کہا کہ ’’فلاں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سلام بھیجا ہے۔‘‘ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ’’تم کب آئے ہو؟‘‘ اس نے کہا: ’’فلاں دن۔‘‘ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ’’اگر تم اس کا سلام نہ پہنچاتے تو خیانت کے مرتکب ہوتے (2)۔‘‘ (3)

سلام بھی ہدیہ ہے:

{637 }......حضرت سیِّدُ نا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا اَشْعَث بن قیس اور جَرِیر بن عبد اللّٰہ بَجَلِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کے لئے نکلے تو انہیں مدائن کے گرد و نواح میں ایک جھونپڑی میں پایا حاضر ہو کر سلام عرض کیا، پھر پوچھا: ’’کیا سلمان فارسی آپ ہی ہیں؟‘‘ فرمایا: ’’جی ہاں!‘‘ انہوں نے پوچھا: ’’کیا آپ صحابیٔ رسول ہیں؟‘‘ فرمایا: ’’میں نہیں جانتا کہ میں

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٥٠، ج٦، ص٢١٦.

(2) ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ’’بہارِ شریعت‘‘ حصہ 16 صفحہ 106 پر صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ’’کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اس نے سلام پہنچایا تو جواب یوں دے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو اس کے بعد اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کہے: وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَام۔‘‘ (الفتاوی الهندیة، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام، ج٥، ص٣٢٦) مزید فرمایا: ’’یہ سلام پہنچانا اس وقت واجب ہے جب اس نے اس کا التزام کر لیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ ہاں تمہارا سلام کہہ دوں گا کہ اس وقت یہ سلام اس کے پاس امانت ہے جو اس کا حقدار ہے اس کو دینا ہی ہوگا ورنہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔ اسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دربار میں میرا سلام عرض کر دینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔‘‘ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ج٩، ص٦٨٥)

(3) ......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی هریرة، الحدیث: ٨٤١، ص١٧٧.

صحابی ہوں یا نہیں۔'' یہ سن کر دونوں حضرات شک میں مبتلا ہوگئے اور کہنے لگے: ''شاید ہم جن سے ملنا چاہتے ہیں یہ وہ نہیں ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم جس سے ملنا چاہتے ہو میں وہی ہوں۔ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف پایا ہے اور ان کی صحبت بابرکت بھی مجھے حاصل رہی ہے اور (حقیقت میں) صحابی تو وہ ہے جو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔'' پھر استفسار فرمایا: ''تم کس کام سے آئے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''ہم ملکِ شام سے آپ کے بھائی کے پاس سے آئے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر پوچھا: ''وہ کون ہے؟'' عرض کی: ''حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔'' فرمایا: ''انہوں نے میرے لئے جو تحفہ بھیجا ہے وہ کہاں ہے؟'' عرض کی: ''انہوں نے آپ کے لئے کوئی تحفہ نہیں بھیجا۔'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور امانت ادا کرو جو شخص بھی ان کے پاس سے آتا ہے وہ میرے لئے ان کا تحفہ لاتا ہے۔'' بولے: ''آپ ہم پر تہمت نہ لگائیں اگر آپ کو کوئی ضرورت ہے تو ہم اسے اپنے مال سے پورا کئے دیتے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے تمہارے مال کی کوئی ضرورت نہیں، مجھے تو وہ ہدیہ چاہیئے جو انہوں نے تمہارے ہاتھ بھیجا ہے۔'' انہوں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے ہمیں کوئی چیز دے کر نہیں بھیجا سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں ایک ایسا شخص موجود ہے کہ جب وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ہوتا تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی دوسرے کی حاجت نہیں ہوتی تھی۔ لہٰذا جب تم اُن کے پاس جاؤ تو میرا اسلام کہنا۔'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہی تو وہ ہدیہ ہے جس کا میں تم سے مطالبہ کررہا تھا اور ایک مسلمان کے لئے سلام سے افضل کون سا ہدیہ ہوسکتا ہے جو اچھی دعا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس سے مبارک و پاکیزہ ہے۔''[1]

حکمت بھرا فیصلہ:

{638}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن حَنْظَلہ اور ابونَہِیک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ ایک لشکر میں شریک تھے کہ ایک شخص نے سورۂ مریم کی تلاوت شروع کی تو وہاں موجود ایک شخص حضرت سیِّدَتُنا مریم اور حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو برا بھلا کہنے لگا، ہم نے اسے خوب مارا یہاں تک کہ وہ لہولہان ہوگیا، اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوکر ہماری

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۰۵۸، ج۶، ص۲۱۹.

شکایت کی اور کہا: ''جب انسان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شکایت کرتا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اسے مارنے کی وجہ دریافت فرمائی۔ ہم نے عرض کی کہ ''ہم سورۂ مریم کی تلاوت کر رہے تھے تو اس نے حضرت سیِّدَتُنا مریم اور حضرت سیِّدُ نا عیسٰی روح اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو گالی دی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تمہیں اس کے سامنے یہ سورت تلاوت کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ (پ۷،الانعام:۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سِوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کر دیئے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ انہیں بتا دے گا جو کرتے تھے۔

پھر فرمایا: ''اے گروہ عرب! (یاد کرو) تم دین و دنیا میں کس قدر بُرے اور گھٹیا تھے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں عزت وغلبہ عطا فرمایا تو کیا اب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی عزت سے لوگوں پر غلبہ چاہتے ہو؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم اپنی ان حرکتوں سے باز آ جاؤ! ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری یہ شان وشوکت جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے، چھین کر دوسروں کو عطا فرما دے گا۔'' پھر آپ نے ہمیں درس دیتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا: ''مغرب اور عشا کے درمیان کچھ نوافل (یعنی صلوٰۃ الاوابین) ادا کیا کرو، اس کی برکت سے تم سکون محسوس کرو گے اور اس سے ابتدائی رات کا بوجھ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ ابتدائی رات کا بوجھ ہی آخری رات کو زائل کرتا ہے۔''(1)

دل کی بات:

{639}......حضرت سیِّدُ نا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے لوگوں سے سنا کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''اے ابو عبد اللہ! کیا میں آپ کے لئے ایک گھر بنوا دوں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے ناپسند جانا تو انہوں نے کہا: ''آپ انکار نہ کریں،

......الزھد لابی داؤد،باب من زھد سلمان،الحدیث:۲۵۷،ج۱،ص۲۷۴.

میں آپ کے لئے ایسا گھر بنوانا چاہتا ہوں کہ جب آپ اس میں لیٹیں تو ایک جانب آپ کا سر لگے اور دوسری جانب پاؤں، جب آپ کھڑے ہوں تو چھت آپ کے سر کو چھوئے، حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''گویا آپ نے میرے دل کی بات کہی ہے۔'' (1)

قیامت کی تاریکیاں:

{640}......حضرت سیِّدُ نا جَرِیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے ان سے فرمایا: ''اے جَرِیر! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرو، جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے بروزِ قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرمائے گا۔'' پھر فرمایا: ''اے جَرِیر! کیا تم قیامت کی تاریکیوں کے بارے میں جانتے ہو؟'' حضرت سیِّدُ نا جَرِیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے عرض کی: ''نہیں۔'' تو حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''دنیا میں لوگوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا قیامت کی تاریکیوں کا سبب ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے ایک باریک لکڑی ہاتھ میں لی جو انگلیوں میں صحیح طرح دکھائی بھی نہیں دے رہی تھی اور فرمایا: ''اے جَرِیر! اگر تم جنت میں اس قسم کی لکڑی ڈھونڈو گے تو نہ پاؤ گے۔'' انہوں نے پوچھا: ''اے ابو عبد اللّٰہ! تو پھر جنت میں کھجور کے اور دیگر درخت کیسے ہوں گے؟'' فرمایا: ''جنت کے درختوں کی جڑیں موتیوں اور سونے کی اور ان کا بالائی حصہ پھلوں سے لدا ہوگا۔'' (2)

سب سے بڑا گنہگار:

{641}......حضرت سیِّدُ نا شمر بن عَطِیَّہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں زیادہ کلام کرنے والا بروزِ قیامت سب سے بڑا گنہگار ہوگا۔'' (3)

بدگمانی سے اجتناب:

{642}......حضرت سیِّدُ نا حارِثہ بن مُضَرِّب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی هريرة، الحديث: ۸٤۰، ص۱۷۷.

(2)......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب كلام سلمان، الحديث: ۹، ج۸، ص۱۷۹.

(3)......الزهدللامام احمد بن حنبل، باب زهد سلمان الفارسی، الحديث: ۸۱٤، ص۱۷۳.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں خادم کے متعلق بدگمان ہونے کے خوف سے اپنا کھانا خود تیار کرتا ہوں۔'' [1]

{643}......حضرت سیِّدُ نا عبید بن ابوجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک اَشْجعی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو پتا چلا کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدائن کی ایک مسجد میں ہیں تو وہ ان کے پاس جمع ہونے لگے یہاں تک کہ ہزار کے لگ بھگ افراد وہاں جمع ہوگئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہوکر فرمایا: بیٹھو بیٹھو! جب سب لوگ بیٹھ گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سورۂ یوسف کی تلاوت شروع کردی، آہستہ آہستہ لوگ وہاں سے نکلنے لگے یہاں تک کہ 100 کے قریب افراد باقی رہ گئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جلال میں آکر فرمایا: ''تم نے من گھڑت وفضول باتیں سننا چاہیں لیکن میں نے تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام سنایا تو اُٹھ کر چلے گئے۔''

حضرت سیِّدُ نا امام ثَوْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُ نا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم جھوٹی باتیں سننا چاہتے ہو اور میں تمہیں فلاں فلاں سورت کی آیتیں سناتا ہوں۔'' [2]

مہمان نوازی ایمان کا حصہ ہے:

{644}......حضرت سیِّدُ نا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: ''آج کے لوگوں کی عادتیں کتنی اچھی ہیں۔ میں سفر میں تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے جب بھی کسی کے ہاں قیام کیا تو اس نے میرے ساتھ اتنا اچھا برتاؤ کیا کہ مجھے یوں لگا جیسے میں نے اپنے بھائی کے پاس قیام کیا ہے۔''

راوی فرماتے ہیں: پھر اس شخص نے لوگوں کی چند اور اچھی عادات اور لطف ومہربانی کے واقعات بتائے تو حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے بھتیجے! یہ ایمان کی علامت ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب جانور پر بوجھ لادا جاتا ہے تو وہ (ابتداءً) تیزی سے چلتا ہے اور طویل سفر طے کرنے کے بعد سُست ہوجاتا ہے (غالبًا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مہمان اگر میزبان کے ہاں ایک، دو دن تک رُکے تو میزبان اس کی اچھی خاطر تواضع کرتا ہے

---

[1] ......مسند ابن الجعد، باب من حدیث ابی خثیمۃ زھیر بن معاویۃ، الحدیث: ۲۵۵۱، ص ۳۷۱.

[2] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم ۹۶، سلمان الفارسی، ج ۳، ص ۳۴۸، مختصرًا.

اوراس پر بوجھ نہیں پڑتا لیکن اگر وہ زیادہ دن تک رُکے گا تو میزبان اس سے اُکتا جائے گا)۔''

ظاہری اصلاح کا راز:

{645}......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَرِی عَـلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''ہر شخص کا ایک باطن ہوتا ہے اور ایک ظاہر، جو اپنے باطن کو سنوار لیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ظاہر کو سنوار دیتا ہے اور جو اپنے باطن کو بگاڑ لیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ظاہر کو بھی بگاڑ دیتا ہے۔'' [1]

بُت کی ادنیٰ سی تعظیم جہنم میں لے گئی:

{646}......حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَـلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''ایک شخص مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا اور دوسرا شخص مکھی کے سبب جہنم میں جا گرا۔'' لوگوں نے عرض کی: ''وہ کیسے؟'' فرمایا: گذشتہ زمانے میں دو شخص کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے پاس ان کا بت بھی تھا اور وہاں سے جو بھی گزرتا وہ ان کے بت کو کچھ نہ کچھ نذر و نیاز پیش کرتا تھا۔ ان لوگوں نے گزرنے والے ایک شخص سے کہا کہ ''ہمارے اس بت کو نذرانہ پیش کرو۔'' اس نے کہا: ''میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے میں کس چیز کا نذرانہ پیش کروں۔'' بولے: ''کچھ تو پیش کرو اگرچہ ایک مکھی ہی کیوں نہ ہو۔'' چنانچہ، اس نے ایک مکھی بطورِ نذرانہ پیش کر دی۔ جب اس شخص کا انتقال ہوا تو اسے جہنم میں داخل کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے دوسرے سے کہا کہ ''بت کو نذرانہ پیش کرو۔'' اس نے کہا: ''میں اللہ عَـزَّوَجَـلَّ کے علاوہ کسی سے تعلق قائم نہیں کروں گا۔'' یہ سن کر انہوں نے اس شخص کو شہید کر دیا پس وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔'' [2]

ذکر اللہ کی فضیلت:

{647}......حضرت سیِّدُنا ابو عثمان عَـلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص غلاموں اور لونڈیوں پر صدقہ و خیرات کرتے ہوئے رات بسر کرے اور دوسرا شخص قرآن حکیم

---

1 ......الزهد لابن المبارك،مارواه نعيم بن حمادفى نسخته زائدا،باب حسن السريرة،الحديث:۷۲،ص۱۷.

2 ......الزهد للامام احمد بن حنبل،الحديث:۸٤،ص٤۳،بتغيرٍ.

کی تلاوت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہوئے رات گزارے تو یہ دوسرا شخص پہلے سے افضل ہے۔''

حضرت سیِّدُنا سلیمان تَیۡمِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''پوری رات نیزہ بازی کرنے والے سے ذکر و تلاوت کرنے والا افضل ہے۔'' (1)

بے حیائی کی آفات:

{648}......حضرت سیِّدُنا زَاذان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡمَنَّان سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کو ذلیل ورسوا یا ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔ پھر تم اس سے اس حال میں ملوگے کہ وہ لوگوں سے نفرت کرتا اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور جب وہ لوگوں سے نفرت کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مہربانی وشفقت سے محروم کر دیتا ہے۔ پھر تم اسے اس حال میں ملوگے کہ وہ سخت دل اور بدمزاج ہو جاتا ہے۔ جب وہ اس حالت کو پہنچتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے امانت داری سلب فرمالیتا ہے۔ اب جب تم اسے ملوگے تو اس حالت میں دیکھوگے کہ وہ لوگوں سے خیانت کرتا اور لوگ اس سے خیانت کرتے ہیں۔ جب وہ اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایمان بھی سلب فرمالیتا ہے جس کی وجہ سے وہ ملعون ہو جاتا ہے۔'' (2)

{649}......حضرت سیِّدُنا سَلۡم بن عَطِیَّہ اَسَدِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وقت وہ نزع کے عالم میں تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے کہا: ''اے فرشتے! اس کے ساتھ نرمی سے پیش آ۔'' وہ شخص کہنے لگا کہ ملک الموت عَلَیۡہِ السَّلَام فرما رہے ہیں: ''میں ہر مومن کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہوں۔'' (3)

سلام عام کرو!

{650}......حضرت سیِّدُنا اَوۡس بن ضَمۡعَج رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے عرض کی: ''ہمیں کوئی ایسا کام بتائیں جس پر ہم عمل کریں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا:

(1)......المصنف لابن ابی شیبة،کتاب فضائل القرآن،باب من قال قراءة......الخ،الحدیث:۲،ج۷،ص۱۷۸،بتغیرٍ.

(2)......مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا،باب ذکر الحیاء وماجاء فیه،الحدیث:۱۱۳،ص۹۴.

(3)...... کرامات الاولیاء،الحدیث:۱۰۲،ص۱۴۶،مفهومًا.

''سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ اور رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز ادا کرو۔'' (1)

{651}......حضرت سیِّدُنا ابوعثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی جنگل بیابان میں وضو یا تیمّم کر کے اذان کہتا اور نماز قائم کرتا ہے تو اس کی اقتدا میں اس قدر فرشتے نماز ادا کرتے ہیں کہ ان کی صفوں کے کنارے نظر نہیں آتے۔'' (2)

خط کے ذریعے انفرادی کوشش:

{652}......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سَعِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط کے ذریعے ارضِ مُقَدَّسہ تشریف لانے کی دعوت دی تو انہوں نے جواب لکھا کہ ''زمین کسی کو مُقَدَّس نہیں بناتی بلکہ انسان کے اعمال اسے مُقَدَّس بناتے ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ طبیب (یعنی قاضی) بنادیئے گئے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کو شفا دیتے ہیں (یعنی درست فیصلہ کرتے ہیں) پھر تو یہ آپ کے حق میں بہتر ہے اور اگر آپ اس سے ناواقف ہیں تو پھر کسی انسان کا قتل کر کے دوزخ میں جانے سے خود کو بچایئے۔'' اس کے بعد حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرماتے تو انہیں واپس جاتا دیکھ کر فرماتے: ''میری طرف آؤ اور اپنا واقعہ مجھے دوبارہ سناؤ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ناواقف طبیب ہوں۔'' (3)

{653}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط لکھا کہ ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ طبیب (یعنی قاضی) بنادیئے گئے ہیں کہ لوگوں کا علاج کریں لیکن خیال رکھنا کہ کسی مسلمان کو قتل کر کے جہنم کے مستحق نہ بن جانا۔'' (4)

دِل اور جسم کی مثال:

{654}......حضرت سیِّدُنا ابو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ، باب کلام سلمان، الحدیث: ۲۲، ج۸، ص۱۸۲، بتغیرٍ.

(2)......السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب سنۃ الاذان والاقامۃ......الخ، الحدیث: ۱۹۰۷، ج۱، ص۵۹۶، بتغیرٍ.

(3)......المؤطا للامام مالک، کتاب الوصیۃ، باب جامع القضاء وکراھیۃ، الحدیث: ۱۵۲٤، ج۲، ص۲۸۵.

(4)......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب فی فضل ابی ھریرۃ، الحدیث: ۸۳۹، ص۱۷۷.

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: دل اور جسم کی مثال اس نابینا اور اَپاہج شخص جیسی ہے کہ اپاہج، نابینا سے کہے: ''میں ایک پھل دار درخت دیکھ رہا ہوں لیکن اُٹھ کر اس سے پھل نہیں توڑ سکتا لہٰذا تم مجھے اُٹھاؤ تاکہ میں پھل اتاروں۔'' تو نابینا اسے اُوپر اُٹھالے اور وہ پھل توڑ کر خود بھی کھائے اور نابینا کو بھی کھلائے۔'' (1)

{655}......حضرت سیِّدُ نامُغِیْرَہ بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن سَلَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملے اور فرمایا: ''اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاؤ تو پیش آنے والے حالات سے مجھے آگاہ کرنا اور اگر میں تم سے پہلے فوت ہو گیا تو میں تمہیں آگاہ کروں گا۔'' (2)

چنانچہ، حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال پہلے ہو گیا تو حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن سَلَام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''اے ابو عبداللہ! کیسے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: ''میں خیریت سے ہوں۔'' پھر پوچھا: ''آپ نے کون سا عمل افضل پایا؟'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے تَوَکُّل (3) کو بہت عمدہ پایا۔'' (4)

حضرت سیِّدُ نا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تین بار فرمایا: ''تم توکّل کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ یہ کتنا عمدہ عمل ہے۔'' (5)

فرشتے پروں سے ڈھانپ لیتے:

{656}......حضرت سیِّدُ نا ابو عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''فرعون کی بیوی (حضرت سیِّدَتُنا آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو ستایا جاتا تھا اور جب تکالیف دینے والے ہٹتے

---

(1) ......القصاص و المذکرین، ص۲۱۸.

(2) ......ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: کیا زندے اور مردے بھی آپس میں ملتے ہیں؟ تو حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں لیکن انہیں اختیار ہوتا ہے کہ جہاں چاہے جائیں۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب التوکل و التسلیم، الحدیث:۱۳۵۵، ج۲، ص۱۲۱)

(3) ......تَوَکُّل کی تعریف: ضروری اسباب کے اختیار کرنے میں حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ جو کچھ مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔ (القاموس الفقہیۃ، ج۱٤، ص۱۸۵)

(4) ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم۳۵۹، سلمان الفارسی، ج٤، ص۷۰

(5) ......المرجع السابق.

تو فرشتے اپنے پروں سے انہیں ڈھانپ لیا کرتے اور جب انہیں تکلیفیں دی جارہی ہوتیں تو یہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ رہی ہوتیں۔'' (1)

شیر سجدہ کرتے:

{657}......حضرت سیِّدُ نا ابوعثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُ نا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے دو شیر بھوکے رکھے جاتے پھر انہیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر چھوڑ دیا جاتا تو وہ بھوکے ہونے کے باوجود آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی زبان سے چاٹتے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آگے سجدے میں گر جاتے۔'' (2)

حکمت کی بات:

{658}......حضرت سیِّدُ نا نافع بن جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز پڑھنے کے لئے جگہ تلاش کررہے تھے کہ ''عِلْجَہ'' نامی ایک عورت نے دیکھ کر کہا: ''پہلے پاکیزہ دل تلاش کرلو پھر جہاں چاہو نماز پڑھو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں اس کی بات سمجھ گیا ہوں۔'' (3)

{659}......حضرت سیِّدُ نا مَیْمُوْن بن مِھْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ اور حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک ''نَبَطِیَّہ'' عورت کے پاس قیام پزیر ہوئے اور اس سے پوچھا: ''کیا یہاں نماز پڑھنے کے لئے کوئی پاک جگہ ہے؟'' اس نے کہا: ''پہلے اپنے دل کو پاک کرو۔'' پھر دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ''کافر کے دل سے نکلی ہوئی حکمت کی بات لے لو۔'' (4)

نماز کے لئے انفرادی کوشش:

{660}......حضرت سیِّدُ نا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام سلمان، الحدیث:۲، ج۸، ص۱۷۸.

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب ما ذکر مما...... الخ، الحدیث:۹، ج۷، ص۴۴۸.

(3)......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی البیعة، الحدیث:۱۶۱۴، ج۱، ص۳۱۱.

(4)......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد سلمان الفارسی، الحدیث:۸۱۸، ص۱۷۳.

تَعَالٰی عَنْہ کے حصہ میں ایک لونڈی آئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فارسی زبان میں فرمایا: ''نماز ادا کرو۔'' اس نے انکار کیا۔ پھر فرمایا: ''اے خاتون! ایک سجدہ ہی کر لے۔'' اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ تو کسی نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے دریافت کیا کہ ''اے ابو عبداللّٰہ! ایک سجدے سے اس کو کیا فائدہ پہنچنا تھا؟'' ارشاد فرمایا: ''اگر یہ ایک سجدہ ہی کر لیتی تو اس کو پانچوں نمازوں کی توفیق مل جاتی اور جس کا اسلام میں کچھ حصہ ہو وہ اس سے بہتر ہے جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔'' (1)

مومن و کافر کی آزمائش میں فرق:

{661}......حضرت سیِّدُنا سعید بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے ایک دوست کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو ''کِنْدَہ'' سے تعلق رکھتا تھا۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کو مصیبت و آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے۔ پھر اسے اس سے نجات عطا فرماتا ہے تو یہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور وہ مومن بندہ آئندہ کے لئے محتاط ہو جاتا (یعنی نافرمانیوں سے باز آ جاتا) ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کافر کو بھی آزمائش میں مبتلا کرتا اور پھر اسے عافیت بخشتا ہے لیکن وہ اس اُونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے باندھا اور کھولا جاتا ہے جبکہ وہ نہیں جانتا کہ اسے باندھا کیوں گیا اور کھولا کیوں گیا۔'' (2)

مومن کی مثال:

{662}......حضرت سیِّدُنا ابوسعید وَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مومن کی مثال دنیا میں اس مریض کی طرح ہے جس کا طبیب ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کی بیماری کو بھی جانتا اور اس کے علاج سے بھی باخبر ہوتا ہے۔ جب وہ مریض کسی نقصان دِہ چیز کی خواہش کرتا ہے تو اسے روک دیتا اور کہتا ہے: ''اس چیز کے قریب نہ جانا، اگر تم اس تک گئے تو وہ تمہیں ہلاک کر دے گی۔'' وہ طبیب اس مریض کو مسلسل نقصان دِہ اشیاء سے بچنے کی تلقین کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ ان چیزوں سے پرہیز کرنے کی وجہ سے

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٥٤، ج٦، ص٢١٨.

(2)......الزھد لھناد بن السری، باب حط الخطایا، الحدیث: ٤١٤، ج١، ص٢٤٢.

صحت یاب ہوجاتا ہے۔اسی طرح مومن کُفّار کوعیش کرتا دیکھ کر بہت سی چیزوں کی خواہش کرتا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ان چیزوں سے باز رہنے کا حکم فرماتا اوراسے ان چیزوں سے روک دیتا ہے یہاں تک کہ اسے موت دے کر جنت میں داخل فرمادیتا ہے۔'' (1)

3 چیزیں رُلاتی اور 3 ہنساتی ہیں:

{663} ......حضرت سیِّدُنا جَعْفَر بن بُرْقَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''مجھے 3 چیزیں ہنساتی اور 3 رُلاتی ہیں۔ ہنسانے والی 3 چیزیں یہ ہیں: تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا سے امیدیں باندھتا ہے حالانکہ موت اس کی تلاش میں ہے،اور حیرت ہے اس غافل انسان پر جوغفلت سے بیدار نہیں ہوتا اوراس پر بھی تعجب ہے جو منہ کھول کر ہنستا ہے حالانکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کا رب عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہے یا ناراض اور رُلانے والی 3 چیزیں یہ ہیں: حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رِضوان اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی جدائی، نزع کی تکالیف کا پیش آنا اور بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا جبکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں جہنم کی طرف ہانکا جاؤں گا یا جنت میں جگہ پاؤں گا۔'' (2)

وسوسوں سے چھٹکارے کی انوکھی ترکیب:

{664} ......حضرت سیِّدُنا زَید بن صُوحَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا سالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے آقا حضرت سیِّدُنا زَید بن صُوحَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ساتھ بازار میں تھا کہ ہمارے قریب سے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گزرے۔آپ نے ایک وَسْق (ساٹھ صاع یعنی 1440 تولے بعض کے نزدیک ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر) کھانا خریدا تو میرے آقا نے عرض کی:''اے ابو عبد اللہ! آپ صحابیٔ رسول ہوکر اتنا کھانا خرید رہے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''جب بندہ اپنا رزق جمع کرلیتا ہے تو اس کا دل مطمئن ہوکر عبادت میں لگ جاتا ہے اور شیطان اس سے مایوس ہوجاتا ہے۔'' (3)

---

(1)......صفة الصفوة،الرقم٥٩ سلمان الفارسی،ذکر نبذة من......الخ،ج١،ص٢٨٠.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل،باب فی فضل ابی ھریرة،الحدیث:٨٣٧،ص١٧٦.

(3)......المعجم الکبیر،الحدیث:٦٠٥٧،ج٦،ص٢١٩.

{665}......حضرت سیِّدُ نا ابن غَنِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بندہ جب اپنا رزق حاصل کر لیتا ہے تو دل مطمئن ہو جاتا ہے۔''(1)

وصال پُر ملال:

{666}......حضرت سیِّدُ نا سعید بن مَعْرُوف اور حضرت سیِّدُ نا سعید بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہوئے تو ہم ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور کافی دیر تک ان کے پاس بیٹھے رہے۔ یہ بات ان پر شاق گزری تو اپنی زوجہ سے فرمایا: ''وہ خوشبو کہاں ہے جو میں (روم کے شہر) ''بَلَنْجَر'' سے لایا تھا؟'' زوجہ نے وہ خوشبو حاضر کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اسے پانی میں ملا کر میرے بستر کے اِردگرد چھڑک دو کیونکہ اب میرے پاس وہ قوم آنے والی ہے جو نہ جن ہے نہ انسان (بلکہ فرشتے ہیں)۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے ایسا ہی کیا اور ہم وہاں سے چلے آئے۔ جب دوبارہ وہاں گئے تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔''(2)

{667}......حضرت سیِّدُ نا امام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ بُقَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: ''جب حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس وقت وہ چار دروازوں والے کمرہ میں تھے مجھے بلا کر فرمایا: ''اے بُقَیْرَہ! دروازے کھول دو کیونکہ آج ملاقاتی آنے والے ہیں اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کس دروازے سے اندر داخل ہوں گے۔'' پھر خوشبو منگوائی اور فرمایا: ''اسے پانی میں ملا کر میرے بستر کے اِردگرد چھڑک دو۔'' میں نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا: ''اب میرے پاس سے چلی جاؤ کچھ دیر بعد آنا۔'' پھر میں نے تھوڑی دیر کے بعد جا کر دیکھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بستر پر یوں لیٹے ہوئے تھے جیسے سو رہے ہوں۔''(3)

1......شعب الایمان للبیھقی، باب التوکل والتسلیم، الحدیث: ۱۲۲۰، ج۲، ص۸۳.

2......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۲۵۹۹ سلمان بن الاسلام ابوعبداللّٰہ الفاری، ج۲۱، ص۴۵۷.

3......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳۵۹ سلمان الفارسی، ج۴، ص۶۹.

حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

ہجرت میں سبقت لے جانے والوں میں حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غور وفکر کرنے والے، عارِف، وعظ ونصیحت کرنے والے عالم ،نعمتیں عطا فرمانے والے رب ذو الجلال عَزَّوَجَلَّ اوراس کی نعمتوں (کے حق) کو پہچاننے والے،خوشی ورنج میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تخلیق کردہ اشیاء میں غور وفکر کرنے والے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عبادت سے اس قدر محبت تھی کہ عبادت کے شوق اور حساب کی شدت کے خوف سے تجارت کو ترک فرما دیا۔عمل پر ہمیشگی اختیار کرنے والے،قربِ الٰہی کے مشتاق، دنیاوی غموں کی پرواہ نہ کرنے والے تھے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے فہم کے دروازے کھول دیئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ علم وحکمت کو جاننے والے تھے۔

اَہلِ تَصَوُّف فرماتے ہیں:''بلندیاں عطا فرمانے والے کے شوقِ دیدار ومحبت میں مشقتیں برداشت کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔''

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فکرِ آخرت:

{668}......حضرت سَیِّدُ نا عَوْن بن عبداللہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:''میں نے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا کہ حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کون سا عمل افضل تھا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا:''فکرِ آخرت کرنا اور عبرت حاصل کرنا۔''(1)

{669}......حضرت سَیِّدُ نا عَوْن بن عبداللہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا گیا کہ''حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کون سا عمل کثرت سے کرتے تھے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا:''عبرت حاصل کرنا۔''(2)

{670}......حضرت سَیِّدُ نا سالم بن ابُو الْجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا گیا کہ''حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کون سا عمل افضل تھا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهدابی الدرداء،الحدیث:٧٢٠،ص١٦٠.

2 ......الزهدلابن المبارك،باب ماجاء فی ذکر عامربن قیس وصلة بن اشیم،الحدیث:٨٧٢،ص٣٠٢،بتغیرٍ.

تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ''(آخرت کے معاملے میں) غور وفکر کرنا۔''(1)

{671}......حضرت سیِّدُ نامَعْدَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''(آخرت کے معاملات میں) لمحہ بھر غور وفکر کرنا ساری رات کی (نفلی) عبادت سے بہتر ہے۔''(2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نصیحت:

{672}......حضرت سیِّدُ ناحَبِیب بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جنگ میں روانگی سے قبل حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''اے ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! مجھے وصیت فرمایئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم خوشی کی حالت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد رکھو وہ تمہیں تمہاری مصیبت وتنگی کے وقت یاد رکھے گا اور جب کوئی دنیاوی چیز تمہیں اچھی لگے تو اسے اختیار کرنے سے پہلے اس کا انجام سوچ لینا۔''(3)

{673}......حضرت سیِّدُ نا سالم بن ابو الْجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ کھیتی باڑی میں مصروف دو بیل حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے سے گزرے۔ ان میں سے ایک ٹھہرا تو دوسرا بھی رُک گیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس میں بھی انسان کے لئے عبرت ہے۔''(4)

جذبۂ عبادت وترکِ تجارت:

{674}......حضرت سیِّدُ نا عَمرو بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت ہوئی اس وقت میں تجارت کیا کرتا تھا۔ میں نے کوشش کی کہ میری تجارت بھی باقی رہے اور میں عبادت بھی کرتا رہوں لیکن ایسا نہ ہوسکا۔ بالآخر میں تجارت کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہوگیا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں ابودَرْدَاء کی جان ہے! اگر مسجد

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث:۷، ج۸، ص۱۶۷.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث:۷۴۶، ص۱۶۳.

(3)......سیر اعلام النبلاء، الرقم ۱۶۴، ابو الدرداء، ج۴، ص۲۲.

(4)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث:۲۰، ج۸، ص۱۶۹.

کے دروازہ پر میری دکان ہو اور میں یومیہ اس سے 40 دینار کما کر راہِ خدا میں صدقہ کروں اور میری نمازوں میں بھی اس سے خلل واقع نہ ہو پھر بھی میں تجارت کرنا پسند نہیں کروں گا۔'' کسی نے عرض کی: ''اے ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ تجارت کو اس قدر ناپسند کیوں جانتے ہیں؟'' فرمایا: ''حساب کی شدّت کے خوف کی وجہ سے۔''[1]

{675}......حضرت سیِّدُنا خَیْثَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے میں تجارت کیا کرتا تھا۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلان نبوت فرمایا تو میں نے عبادت و تجارت کو جمع کرنے کی کوشش کی مگر نا کام رہا۔ پھر میں تجارت ترک کر کے عبادت میں مشغول ہو گیا۔''[2]

{676}......حضرت سیِّدُنا ابوعبدِرَبّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ مسجد کے دروازے پر میری دکان ہو اور میں یومیہ اس سے 300 دینار کماؤں اور تمام نمازیں بھی مسجد میں با جماعت ادا کروں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا شمار ان لوگوں میں ہو جنہیں بیع و تجارت ذکرِ الٰہی سے غافل نہیں کرتی۔''[3]

بے مثال جنتی نعمتیں:

{677}......حضرت سیِّدُنا عَوْف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے خواب میں ایک گندمی رنگ کا قبہ (یعنی گنبد) اور سبز چراگاہ دیکھی اور اس قبہ کے اِرد گرد بکریوں کو چَرتے دیکھا تو پوچھا: ''یہ کس کے لئے ہے؟'' جواب ملا: ''یہ عبدالرحمٰن بن عَوف کے لئے ہے۔'' راوی کہتے ہیں: ''کچھ دیر بعد حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خود اس قبہ سے نکلے اور مجھ سے کہا: ''اے عَوف! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ ہمیں قرآنِ مجید کی تلاوت کے اجر میں عطا فرمایا ہے اور اگر تم اس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھو تو وہاں ایسی ایسی نعمتیں پاؤ گے کہ ان کی مثل نہ تمہاری آنکھوں نے کبھی دیکھیں، نہ تمہارے کانوں نے کبھی ان کا تذکرہ سنا اور نہ ہی تمہارے دِل پر کبھی ان کا خیال گزرا ہے اور یہ سب اللہ

[1] ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، ج۴۷، ص۱۰۸.

[2] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث: ۳۰، ج۸، ص۱۷۲.

[3] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ۷۳۵، ص۱۶۲.

عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے تیار کی ہیں کیونکہ انہوں نے دنیا کو ان راحتوں کے لئے چھوڑ دیا۔'' (1)

عمل میں سستی کا ایک سبب:

{678}......حضرت سیِّدُ نا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو کھانے پینے کی نعمت کے علاوہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو نہیں پہچانتا اس کا عمل تھوڑا ہو جاتا ہے اور اُسے تکالیف کا سامنا رہتا ہے (2) اور جو دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دنیا اس کے ہاتھ نہیں آتی۔'' (3)

{679}......حضرت سیِّدُ نا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی ہی نعمتیں ایک ساکن (یعنی ٹھہری ہوئی) رگ میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔'' (4)

{680}......حضرت سیِّدُ نا حسان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تک تم نیک لوگوں سے محبت رکھو گے بھلائی پر رہو گے اور تمہارے بارے میں جب کوئی حق بات بیان کی جائے تو اسے مان لیا کرو کہ حق کو پہچاننے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔'' (5)

{681}......حضرت سیِّدُ نا مِسْعَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا قاسم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں علم عطا کیا گیا۔'' (6)

دشمن سے درگزر:

{682}......حضرت سیِّدُ نا شُرَیْح بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مخاطب کر کے کہا: ''اے قراء کے گروہ! کیا بات ہے تم ہم سے بھی زیادہ بزدل ہو، جب تم

(1)......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحديث: ٧١٤، ص١٥٩، بتغير.

(2)......الزهد لابن المبارك، باب فضل ذكر الله، الحديث: ١٥٥١، ص٥٤٢.

(3)......الزهد للامام احمد بن حنبل، باب زهد ابی الدرداء، الحديث: ٧٧٢، ص١٦٦.

(4)......الزهد لابی داؤد، باب من خبر ابی الدرداء، الحديث: ٢٤٠، ج١، ص٢٥٦.

(5)......شعب الايمان للبيهقی، باب فی مقاربة و موادة......الخ، الحديث: ٩٠٦٣، ج٦، ص٥٠٣، بتغير.

(6)......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الفضائل، باب ما ذكر فی ابی الدرداء، الحديث: ١، ج٧، ص٥٣٥.

سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا ہے تو اس وقت بخیل بن جاتے ہو اور کھانے کے دوران بڑے بڑے لقمے منہ میں ڈالتے ہو؟'' حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور نہ ہی کوئی جواب دیا۔ یہ خبر جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کی، پھر کہا: ''اے عمر! کیا ہم لوگوں سے جو کچھ بھی سنیں اس پر ان سے جھگڑا کریں؟'' اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس شخص کے پاس گئے اور اسے گریبان سے پکڑ کر حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں لے آئے، اس شخص نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ''میں نے تو مذاق کے طور پر ایسا کہا تھا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف وحی فرمائی:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ (پ۱۰،التوبۃ:۶۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔(1)

جاہل و بے عمل کے لئے ہلاکت:

{683}...... حضرت سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہلاکت ہے اس جاہل کے لئے جو علم حاصل نہیں کرتا اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو اسے علم عطا فرماتا اور ہلاکت ہے اس عالم کے لئے جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا۔'' یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سات مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (2)

{684}...... حضرت سیِّدُنا ابوقِلَابَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم اس وقت تک کامل فقیہ نہیں بن سکتے جب تک قرآن مجید کو مختلف وجوہ سے سمجھ نہ لو اور تم اس وقت تک کامل فقیہ نہیں بن سکتے حتی کہ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے برا سمجھو۔ پھر اپنے نفس کو دیکھو تو اسے لوگوں سے بڑھ کر برا سمجھو۔'' (3)

---

(1)...... تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، ج۴۷، ص۱۱۹.

(2)...... الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث:۷۶۴، ص۱۶۶، مختصرًا.

(3)...... الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث:۷۱۳، ص۱۵۹.

عالم کی نشانی:

{685}......حضرت سیِّدُ نالقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”زندگی میں نرمی وآسانی آدمی کے عالم ہونے کی علامت ہے۔“ (1)

{686}......حضرت سیِّدُ نا شَرِیک بن نَہِیک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”اہلِ علم حضرات کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا اوران کی مجالس میں شریک ہونا آدمی کے عالم ہونے کی علامت ہے۔“ (2)

عالم و جاہل کی عبادت میں فرق:

{687}......حضرت سیِّدُ نا ابو سَعِید کِنْدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”عقلمندوں (یعنی علم والوں) کے کھانے پینے اور سونے کی بھی کیا بات ہے کہ بے وقوفوں (یعنی جاہلوں) کی شب بیداری اور روزے بھی ان کے سامنے عیب دار ہو جاتے (یعنی ناقص رہ جاتے) ہیں اور صاحبِ تقویٰ و یقین کی ذرا سی نیکی جاہلوں کی پہاڑوں جیسی عبادت سے افضل اور بہتر ہے۔“ (3)

{688}......حضرت سیِّدُ نا ابو ھَیْثَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”تم لوگوں کو ان باتوں کا مکلّف نہ بناؤ جن کا انہیں مکلّف نہیں بنایا گیا اور حساب و کتاب کا معاملہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دو۔ اے ابن آدم! تم پر اپنے نفس کا محاسبہ لازم ہے کیونکہ جو کسی کی ٹوہ میں رہتا ہے اس کا غم طویل ہو جاتا ہے اور اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوتا۔“ (4)

{689}......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو

(1) ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی الدرداء، الحدیث: ۲۱۷۵٤، ج۸، ص۱٦۳.

(2) ......التاریخ الکبیر للبخاری، باب الشین، باب شریك، الحدیث: ۲٦۵۳، ج٤، ص۲۰۰، بتغیر.

(3) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ۷۳۸، ص۱٦۲، بتغیر.

(4) ......الزھد للامام احمد حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ۷۷۱، ص۱٦٦، مختصرًا.

اور جان لو! وہ قلیل مال جو تمہاری دنیاوی فکروں سے نجات کا ذریعہ بنے اس کثیر مال سے بہتر ہے جو تمہاری غفلت کا سبب بنے۔ جان لو! نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا۔'' (1)

بھلائی کس میں ہے؟

{690}......حضرت سَیِّدُ نامُعَاوِیَه بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''بھلائی اس میں نہیں کہ تجھے کثیر مال واولاد مل جائے بلکہ بھلائی تو اس میں ہے کہ تیرا حلم بڑھے، علم ترقی کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں لوگوں سے آگے بڑھے اور جب تم کوئی نیکی کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاؤ اور برائی ہو جانے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کا سوال کرو۔'' (2)

زندگی کو پسند کرنے کی وجہ:

{691}......حضرت سَیِّدُ ناعَبَّاس بن جُلَیۡد حَجۡرِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَنِی فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''اگر 3 چیزیں نہ ہوتیں تو میں زندہ رہنے کو مرنے پر ترجیح نہ دیتا۔'' میں نے عرض کی: ''وہ 3 چیزیں کون سی ہیں؟'' فرمایا: ''دن رات اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور سجدے کرنا، سخت گرمی کے دنوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا) اور ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا جو کلام کو عمدہ پھلوں کی طرح چنتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''کمال درجہ تقویٰ یہ ہے کہ بندہ ایک ذرہ کے معاملے میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور جس حلال میں ذرہ بھر بھی حرام کا شبہ ہو اسے ترک کر دے، اس طرح وہ اپنے اور حرام کے درمیان مضبوط آڑ بنا لے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے مقدس کلام میں بندوں کے انجام کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

(پ۳۰، الزلزال: ۸،۷)

اس لئے تم کسی برائی کو معمولی نہ سمجھو اور نہ ہی کسی نیکی کو حقیر جانو۔'' (3)

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث: ۱، ج۸، ص۱۶۷.

(2)......المرجع السابق، الحدیث: ۶.

(3)......الزھد الکبیر للبیھقی، الحدیث: ۸۷۰، ص۳۲۴.

دین سیکھنے اور سکھانے والا اجر میں برابر ہیں:

{692}......حضرت سیِّدُنا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے راویت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا بات ہے تمہارے علما دنیا سے رخصت ہو گئے اور بے علم، علم سیکھ نہیں رہے؟ بے شک علم دین سیکھنے اور سکھانے والا اجر میں برابر ہیں اور ان کے علاوہ (جو نہ علم دین سیکھتے ہیں، نہ دوسروں کو سکھاتے ہیں) کسی میں بھلائی نہیں۔'' (1)

علم کے اعتبار سے لوگوں کی اقسام:

{693}......حضرت سیِّدُنا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لوگ تین طرح کے ہیں: (۱) عالم، علم رکھنے والا (۲) طالبِ علم، علم سیکھنے والا (۳) جاہل، نہ علم رکھتا ہے نہ سیکھتا ہے اور اس میں کوئی بھلائی نہیں۔'' (2)

{694}......حضرت سیِّدُنا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''علم حاصل کرو! اس لئے کہ علم سکھانے والے اور سیکھنے والے کا اجر یکساں ہے اور ان دونوں کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔'' (3)

اہلِ دمشق کو وعظ و نصیحت:

{695}......حضرت سیِّدُنا ضَحَّاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے اہلِ دمشق! تم سب دین میں اسلامی بھائی، گھروں میں ایک دوسرے کے پڑوسی اور دشمن کے مقابلے

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث:۲٦، ج۸، ص۱۷۰۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث:۷۲۸، ص۱٦۱، بتغیرٍ۔

(2)......سنن الدارمی، المقدمۃ، باب فی ذھاب العلم، الحدیث:۲٤٦، ج۱، ص۹۰، مختصرًا۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ۷۳۲، ص۱٦۱، مفھومًا۔

(3)......سنن الدارمی، المقدمۃ، باب فی فضل العلم والعلم، الحدیث: ۳۲۷، ج۱، ص۱۰۷۔
الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث:۷۲۷، ص۱٦۱۔

میں ایک دوسرے کے معاون ومددگار رہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے؟ میری محنت ومشقت تمہارے علاوہ دوسروں پر صرف ہورہی ہے۔ میں تمہارے علما کو دنیا سے رخصت ہوتے دیکھ رہا ہوں اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بے علم، علم حاصل نہیں کرتے۔ تم رزق کی تلاش میں اپنی آخرت بھولے بیٹھے ہو۔ سنو! ایک قوم نے مضبوط محلات تعمیر کئے۔ کثیر مال اکٹھا کیا اور لمبی لمبی امیدیں باندھیں مگر وہی محلات ان کی قبروں میں تبدیل ہوگئے۔ ان کی امیدوں نے انہیں دھوکے میں ڈالا اور ان کا مال ضائع ہوگیا۔ خبردار! علم حاصل کرو کیونکہ علم سکھانے اور سیکھنے والا اجر میں برابر ہیں اور ان دونوں کے علاوہ کسی شخص میں بھلائی نہیں۔'' (1)

{696}......حضرت سیِّدُنا قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاءرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! علم حاصل کرلو اس سے پہلے کہ علم اٹھ جائے۔ بے شک علما کے جانے سے علم اٹھ جاتا ہے اور علم سیکھنے اور سکھانے والا دونوں اجر میں برابر ہیں۔ بے شک سمجھدار لوگ دو قسم کے ہیں: (۱) علم سکھانے والے (۲) علم سیکھنے والے، ان کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔'' (2)

{697}......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاءرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہیں کبھی ایسی بات کا حکم دیتا ہوں جس پر خود عمل نہیں کرتا لیکن امید ہے کہ میں اس پر اجر پاؤں گا (یعنی میرے بتانے سے تم عمل کروگے تو مجھے بھی ثواب ملے گا)۔'' (3)

تقویٰ بغیرِ عِلم اور عِلم بغیر عمل کے کامل نہیں:

{698}......حضرت سیِّدُنا ضَمْرَہ بن حَبِیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاءرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کوئی اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک عالم نہ بن جائے اور اس وقت تک علم سے آراستہ نہیں ہوسکتا جب تک اپنے علم پر عمل نہ کرے۔'' (4)

---

(1) ......القصاص والمذکرین، ص۲۲۲.

(2) ......سنن الدارمی، باب فی فضل العلم والعالم، الحدیث:٢٤٥/٢٤٦ ج١، ص٩٠۔ الحدیث: ٣٢٧، ص١٠٧.

(3) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث:١٢، ج٨، ص١٦٨.

(4) ......سنن الدارمی، باب من قال العلم الخشیة وتقوی اللّٰہ، الحدیث:٢٩٣، ج١، ص١٠٠، مفھومًا

سب سے زیادہ خوف زدہ کرنے والی بات:

{699}......حضرت سیِّدُنا حُمَید بن ہِلَال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: مجھے سب سے زیادہ اس بات سے خوف آتا ہے کہ قیامت کے دن جب میں حساب کے لئے کھڑا ہوں تو مجھ سے کہا جائے: ''تم نے علم تو حاصل کیا لیکن علم پر کیوں عمل نہ کیا۔'' (1)

{700}......حضرت سیِّدُنا حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے فرمایا جائے: ''اے عُوَیْمِر! تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے؟'' اگر میں نے عرض کی کہ علم حاصل کیا ہے۔ تو پھر مجھ سے حکم اور ممانعت والی ہر آیتِ قرآنی کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی کہ ''کیا تو نے حکم اور ممانعت والی آیت پر عمل کیا؟'' میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو مقبول نہ ہو۔'' (2)

{701}......حضرت سیِّدُنا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں بروزِ قیامت تمام مخلوق کے سامنے مجھ سے یہ سوال نہ کرلیا جائے کہ ''اے عُوَیْمِر! کیا تو نے علم حاصل کیا؟'' میں ہاں میں جواب دوں تو پھر پوچھا جائے کہ ''اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟'' (3)

خط کے ذریعے نیکی کی دعوت:

{702}......حضرت سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک دوست سے راویت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک خط لکھا کہ **اے میرے بھائی!** اپنی صحت وفراغت کو غنیمت جانو اس سے پہلے کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جس کو مخلوق دور نہ کرسکے اور مصیبت زدہ کی دعا

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث: ۱۹، ج۸، ص۱۶۹.

2 ......الزھد لابی داؤد، باب من خبر ابی الدرداء، الحدیث: ۲۱۵، ج۱، ص۲۳۱، مفھومًا.

3 ......شعب الایمان للبیھقی، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۸۵۲، ج۲، ص۲۹۹، مفھومًا.

کوغنیمت سمجھو۔[1] **اے میرے بھائی!** مسجد کو(عبادت کے لئے)اپنا گھر بنالو کیونکہ میں نے رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَـلَیْـہِ وَاٰلِـہٖ وَسَلَّم کوارشادفرماتے ہوئے سنا کہ''مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔''اور جولوگ مساجد کواپنا گھر بنالیتے ہیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے راحت وآرام اور پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزار کراپنی رضا تک پہنچانے کاوعدہ فرمایا ہے۔

اے میرے بھائی! یتیم پررحم کرو،اسے اپنے قریب کرواوراپنے کھانے میں سے اسے کھلاؤ کیونکہ ایک بارکسی شخص نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں قَسَاوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''کیاتم اپنے دل کونرم کرنا چاہتے ہو؟''عرض کی:''جی ہاں۔''ارشادفرمایا:''یتیم کواپنے قریب کرو،اس کے سرپر ہاتھ پھیرواوراپنے کھانے میں سے اسے کھلاؤ کہ یہ چیزیں دل کونرم کرتی اور حاجات کے پورا ہونے کابھی ذریعہ ہیں۔''

اے میرے بھائی! اتنامال اکٹھانہ کروجس کاشکرادانہ کرسکو۔بے شک میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوارشادفرماتے ہوئے سنا کہ''قیامت کے دن ایک ایسے مالدار کولایاجائے گا جس نے مال کے معاملے میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وفرمانبرداری کی ہوگی۔وہ اس حال میں آئے گا کہ وہ آگے اور اس کامال اس کے پیچھے ہوگا۔پل صراط پرجب بھی کوئی رکاوٹ آئے گی تواس کامال اسے کہے گا:چلو!چلو!تم نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام حقوق پورے کئے ہیں۔پھرایک ایسے مالدار کولایاجائے گاجس نے مال کے معاملے میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت نہ کی ہوگی۔وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کامال اس کے کندھوں کے درمیان ہوگا وہ اسے پھسلائے گااور کہے گا:''تیری ہلاکت ہو!تو نے میرے معاملے میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کیوں نہ کی؟وہ اسی طرح کہتارہے گاحتی کہ ہلاکت کی دعامانگے گا۔''

اے میرے بھائی! مجھے معلوم ہواہے کہ تم نے ایک خادم خریداہے۔میں نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب،حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوارشادفرماتے ہوئے سنا کہ''بندہ جب تک کسی خادم سے مددنہیں لیتا،مسلسل اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب پاتارہتاہےاور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھی اسے اپنے قرب سے نوازتاہےاورجب وہ کسی خادم سے خدمت لیتاہےتواس پراس کاحساب لازم ہوجاتاہے۔''میری زوجہ نے مجھ سے ایک خادم رکھنے کامطالبہ کیاتھالیکن حساب کے خوف سے میں نے اسے ناپسند جاناحالانکہ میں ان دنوں مالدارتھا۔**اے میرے بھائی!** اگرہم سے پوراپوراحساب لیاگیاتوبروزِ

---

[1] ......الجامع لعمربن راشد مع المصنف لعبدالرزاق،ج۱۰،ص۱۳۵.

قیامت میرا اور تیرا مددگار کون ہوگا؟

اے میرے بھائی! رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صحابی ہونے کی وجہ سے دھوکے میں نہ رہنا۔ بے شک ہم حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ایک طویل عرصہ زندہ رہے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ہمیں کن کن حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

بنتِ ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا نکاح:

{703}......حضرت سیِّدُنا ثابت بُنَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ یَزِید بن مُعَاوِیَہ نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کی صاحبزادی ''دَرْدَاء'' کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رد کر دیا۔ یزید کے ساتھیوں میں سے ایک نے یزید سے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا بھلا کرے! تو مجھے اس لڑکی سے نکاح کرنے کی اجازت دے دے؟'' یزید نے کہا: ''تو ہلاک ہو! یہ ممکن نہیں۔'' اس شخص نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری اصلاح کرے! مجھے اجازت دے دے۔'' یزید نے اجازت دے دی۔ چنانچہ، اس شخص نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف پیغام بھیجا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی بیٹی کا نکاح اس آدمی کے ساتھ کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ''یہ بات لوگوں میں مشہور ہو گئی کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یزید کا پیغام رد کر کے اپنی بیٹی کا نکاح ایک غریب مسلمان سے کر دیا ہے۔'' (اس پر) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے اپنی بیٹی دَرْدَاء کی بہتری سوچی ہے تم اس وقت دَرْدَاء کے بارے میں کیا سوچتے جب ایک دنیادار بادشاہ اس کا شوہر ہوتا اور وہ ایسے گھر میں رہتی جس میں اس کی نظریں چکا چوندھ (یعنی اندھی) ہو جاتیں تو کیا اس کا دین سلامت رہتا؟''[1]

تنہائی میں گناہ کرنے کی دنیاوی سزا:

{704}......حضرت سیِّدُنا داود بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں بچپن میں ایک بار حضرت سیِّدُنا فُضَیْل بن عِیَاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھیں کھلی تھیں اور میں سمجھ رہا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ کافی دیر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی حالت میں رہے پھر سر جھکایا اور پوچھا: ''بیٹا! تم کب سے یہاں کھڑے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''کافی دیر سے کھڑا ہوں۔''

[1] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ۷۶۱، ص ۱۶۵.

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہم کسی خیال میں تھے اور تم کسی اور خیال میں تھے۔'' پھر فرمایا: ہمیں حضرت سیِّدُ نا سلیمان بن مِہْرَان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُ نا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان فرمایا کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ارشاد ہے کہ ''بندے کو اس بات سے خوفزدہ رہنا چاہئے کہ کہیں مسلمانوں کے دلوں میں اس کی نفرت نہ ڈال دی جائے اور اسے پتا تک نہ چلے۔'' پھر فرمایا: ''جانتے ہو ایسا کیونکر ہوتا ہے؟'' حضرت سیِّدُ نا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ''مجھے نہیں معلوم۔'' فرمایا: ''بندہ تنہائی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے جس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کے دلوں میں اس کی نفرت ڈال دیتا ہے اور اسے معلوم بھی نہیں ہوتا۔'' (1)

دوست اور دوستی کے آداب:

{705}......حضرت سیِّدُ نا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تیرا دوست تجھ پر عتاب کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تجھ سے دور رہے۔ تیرے دوست سے بڑھ کر کون تیرا خیر خواہ ہوگا۔ اپنے دوست کے سوال کو پورا کر اور اس کے معاملے میں نرمی اختیار کر اور اس کے بارے میں کسی حاسد کی بات پہ یقین نہ کر ورنہ تو بھی اسی کی مثل اپنے دوست سے حسد کرنے لگے گا۔ پھر کل جب تیری موت آئے گی تو وہ تجھ سے منہ پھیر لے گا اور تم اس کی موت کے بعد کیوں روتے ہو جبکہ زندگی میں اس سے ملنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔'' (2)

قبر وحشر کا خوف:

{706}......حضرت سیِّدُ نا حِزَام بن حَکِیْم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر تم موت کے بعد کے معاملات جان لو تو من پسند لذیذ کھانے، ٹھنڈے اور میٹھے مشروبات چھوڑ دو، عالیشان مکانات وعمدہ محلات سے منہ موڑ لو، تمہاری کیفیت ایسی ہو جائے کہ سینوں کو پیٹتے، آنسو بہاتے صحراؤں کی طرف نکل جاؤ اور اس بات کی تمنا کرنے لگو کہ اے کاش! ہم درخت ہوتے جنہیں کاٹ لیا جاتا اور ان کے

(1)......الزھد لابی داؤد، باب من خبر الی الدرداء، الحدیث: ۲۲۰، ج۱، ص۲۳۶، مختصرًا.

(2)......الزھد لابی داؤد، باب من خبر الی الدرداء، الحدیث: ۲۵۱، ص۲۶۷، بتغیرٍ.

پھل کھالئے جاتے۔‘‘ (1)

اِیمان کا اَعلیٰ دَرَجہ:

{707 }......حضرت سیِّدُ نا ابو عثمان یزید بن مَرْ ثَد ہَمْدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے کہ ’’ایمان کا اعلیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر صبر کرے اور تقدیر پر راضی رہے نیز توکل کے معاملے میں اخلاص اپنائے اور ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار رہے۔‘‘(2)

دوست پر انفرادی کوشش:

{708 }......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن محمد مُحَارِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا حمد وثنا کے بعد فرمایا: ’’اس دنیا میں تیرا کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ تجھ سے پہلے بھی اس میں لوگ رہتے تھے وہ اسے یونہی چھوڑ کر چلے گئے اور تیرے بعد اس میں کچھ اور لوگ آبسیں گے۔ اس دنیا میں تیرے لئے وہی ہے جو تو آگے بھیج دے اور جو چیزیں تو یہاں چھوڑ جائے گا اس کی حقدار تیری نیک اولاد ہوگی کیونکہ مرنے کے بعد تیری پیشی ایسی بارگاہ میں ہونی ہے جہاں کوئی بہانہ چلے گا نہ عذر قابل قبول ہوگا اور تم جن کے لئے دنیا اکٹھی کرو گے وہ تمہارے کام نہیں آسکیں گے۔ تمہارا جمع کیا ہوا مال تمہاری اولاد کے لئے ہے۔ وہ اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کر کے سعادت مند ہو جائے ہوگی جس کو کمانے کی وجہ سے تم بد بخت بنے یا وہ اس مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں خرچ کر کے بد بخت ہو جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان دونوں میں سے کوئی بھی ایسا معاملہ نہیں کہ جس کی وجہ سے تم اپنی کمر پر بوجھ اٹھاؤ اور انہیں اپنی ذات پر ترجیح دو۔ لہٰذا جو گزر گئے ان کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی امید رکھو اور جو پیچھے رہ گئے ان کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رزق پر اعتماد کرو۔‘‘ (3) وَالسَّلَام!

اَہلِ قُبرص کی شان وشوکت کہاں گئی؟

{709 }......حضرت سیِّدُ نا جُبَیر بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب ’’قُبْرُص‘‘ فتح ہوا تو وہاں کے

---

(1)......الزهد لابی داؤد، باب من خبر الی الدرداء، الحدیث: ۲۰۱، ص ۲۱۷.

(2)......الزهد لابن المبارك، ماروا‌ه نعیم بن حماد فی نسخته زائدا، باب فی الرضا بالقضاء، الحدیث: ۱۲۳، ص ۳۱.

(3)......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، ج ۴۷، ص ۱۶۹، مفهومًا.

باشندوں میں تفریق کردی گئی۔ وہ ایک دوسرے کو یاد کر کے رونے لگے۔ میں نے حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ تنہا بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: ''اے ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کیوں رو رہے ہیں جبکہ آج کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسلام و مسلمانوں کو عزت وعظمت عطا فرمائی ہے؟'' فرمایا: ''افسوس اے جُبَیْر! جب کوئی قوم اَحکاماتِ الٰہی کو ترک کر دیتی ہے تو وہ اس کے ہاں بے وقعت ہو جاتی ہے۔ دیکھو! اہلِ قُبْرُص کس قدر طاقت و غلبہ والے تھے لیکن انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کی نافرمانی کی تو ان کا یہ حال ہوا جو تم دیکھ رہے ہو۔'' (1)

مرضِ موت کی گفتگو:

{710}......حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبیداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِ دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کون میرے اس دن کے عمل کی طرح عمل کرے گا؟ کون میری اس گھڑی کی طرح عمل کرے گا؟ کون میرے اس لیٹنے کی طرح عمل کرے گا؟ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ (پ۷، الانعام: ۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو جیسا وہ پہلی بار اس پر ایمان نہ لائے تھے۔'' (2)

مال جمع کرنے والے کے لئے ہلاکت:

{711}......حضرت سیِّدُنا فُرات بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہر وہ شخص جو مال جمع کرتا ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ اس کا منہ بھرا ہوا ہے گویا کہ وہ مجنون (یعنی پاگل) ہے۔ ایسے شخص کی نظر اپنے مال پر نہیں بلکہ لوگوں کے مال پر ہوتی ہے، اگر اس کے بس میں ہوتا تو رات دن کماتا ہی رہتا۔ اس کے لئے سخت حساب اور دردناک عذاب کی وجہ سے ہلاکت ہے۔'' (3)

---

(1)......الزهدللامام احمدبن حنبل، باب زهدابی الدرداء، الحديث: ۷۶۳، ص ۱۶۵.

(2)......شعب الايمان للبيهقی، باب فی الزهدوقصرالامل، الحديث: ۱۰۶۶۶، ج۷، ص ۳۸۲.

(3)......الزهدللامام احمدبن حنبل، باب زهدابی الدرداء، الحديث: ۷۶۹، ص ۱۶۶.

نصیحت کے لئے موت ہی کافی ہے:

{712}......حضرت سیِّدُ ناشُرَحْبِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلِیْل سے مَروِی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: ''تم صبح کو چل پڑے ہم شام کو تمہارے پیچھے آنے والے ہیں یا تم شام کو چلے ہم صبح آنے والے ہیں۔موت بہت بڑی نصیحت ہے۔لیکن غفلت بھی بہت جلد طاری ہو جاتی ہے اور نصیحت کے لئے موت ہی کافی ہے۔اچھے لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے اور باقی بچنے والوں میں حِلْم و بُرْدباری نام کی کوئی چیز نہیں۔'' [1]

3 محبوب چیزیں:

{713}......حضرت سیِّدُ نا مُعَاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''3 چیزیں جنہیں لوگ ناپسند کرتے ہیں مجھے بہت محبوب ہیں: فقر، مرض اور موت۔'' [2]

{714}......حضرت سیِّدُ نا عَمرو بن مُرَّۃ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں موت کو پسند کرتا ہوں تاکہ دیدارِ الٰہی حاصل ہو۔فقر کو پسند کرتا ہوں تاکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور گڑگڑاؤں اور بیماری کو پسند کرتا ہوں تاکہ میرے گناہوں کا کفارہ ہو۔'' [3]

قومِ عاد کا حال:

{715}......حضرت سیِّدُ نا سَعِید بن ابو ہِلَال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے اہلِ دمشق! کیا تم حیا نہیں کرتے؟ اتنا مال جمع کرتے ہو جو کھا نہ سکو گے۔ایسے مکان تعمیر کرتے ہو جن میں رہ نہ پاؤ گے اور ایسی امیدیں باندھتے ہو جو پوری نہ ہو سکیں گی۔تم سے پہلے بھی ایسے لوگ گزرے ہیں جنہوں نے مال جمع کیا۔لمبی امیدیں باندھیں اور مضبوط عمارتیں تعمیر کیں لیکن ان کے جمع شدہ اموال تباہ و برباد ہو گئے۔ان کی امیدیں خاک میں مل گئیں اور ان کے محلات ان کی قبروں میں تبدیل ہو گئے۔یہ قومِ عاد تھی، جس نے ''عَدَن'' سے لے کر ''عَمَّان'' تک مال جمع کیا اور کثیر اولاد پائی تو کوئی ہے جو قومِ عاد کا ترکہ مجھ سے 2 دِرہم کے عوض

---

[1] ......الزھدلابی داؤد، باب من خبر الی الدرداء، الحدیث: ٢٥٠، ج١، ص٢٦٦.

[2] ......الزھدللامام احمدبن حنبل، باب زھدابی الدرداء، الحدیث: ٧٣٦، ص١٦٢، بتغیرٍ.

[3] ......الزھدللامام احمدبن حنبل، باب زھدابی الدرداء، الحدیث: ٨١١، ص١٧٢.

خرید لے؟'' (1)

مالداروں کو نصیحت:

{716}......حضرت سیِّدُنا صَفْوَان بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے مالدارو! اپنے اموال سے اپنے جسموں کو راحت پہنچالو اس سے پہلے کہ ہم اور تم برابر ہو جائیں اور دنیا میں جو کچھ تم دیکھتے ہو تو تمہارے ساتھ ہم بھی دیکھ لیتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''مجھے تم پر غافل کر دینے والی نعمت میں مخفی شہوت کا خوف ہے۔ وہ اس طرح کہ تم کھانا تو سیر ہو کر کھاتے ہو لیکن علم کے معاملے میں بھوکے رہتے ہو، تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے کہ آؤ مرنے سے پہلے روزہ رکھ لیں اور بدترین شخص وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے کہ آؤ مرنے سے پہلے کچھ کھا پی لیں اور کھیل کود کر لیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا جو مکان تعمیر کرنے میں مشغول تھی تو فرمایا: ''تم دنیا کو نیا کرنے میں مشغول ہو جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے برباد و ویران کرنے کا اِرادہ فرمایا ہوا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارادہ ہی (سب پر) غالب ہے۔''

ویران عمارتوں سے عبرت:

{717}......حضرت سیِّدُنا مَکْحُوْل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ویران عمارتوں کے پاس جا کر کہتے: ''اے ویران ہونے والی عمارتو! تمہارے پہلے رہائشی کہاں چلے گئے؟'' (2)

{718}......حضرت سیِّدُنا مُعَاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار ہوئے تو کچھ دوست عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور پوچھا: ''اے ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کو کیا مرض ہے؟'' فرمایا: ''مجھے گناہوں کا مرض لاحق ہے۔'' دوستوں نے پوچھا: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کسی چیز کی خواہش ہے؟'' فرمایا: ''میں جنت کا خواہش مند ہوں۔'' دوستوں نے کہا: ''ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے طبیب کو بُلا لائیں؟'' فرمایا: ''اسی (یعنی طبیبِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے مجھے بستر پر لٹایا ہے۔'' (3)

---

(1)......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۷۴۰، ج۷، ص۳۹۸، بتغیرٍ.

(2)......الزھد لوکیع، باب الخرب، الحدیث: ۱۰۵، ج۲، ص۷۶.

(3)......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث: ۷۷۱۶، ص۱۶۰.

{719} ......حضرت سیِّدُنا عَوْن بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''جو تلاش کرتا ہے وہ گم ہو جاتا ہے۔ جو تکلیف دِہ امور پر صبر نہیں کرتا وہ عاجز آ جاتا ہے۔ اگر تم لوگوں کے ساتھ برائی سے پیش آؤ گے تو وہ بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی معاملہ کریں گے۔ تم انہیں چھوڑنا چاہو گے لیکن وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔'' راوی نے عرض کی: ''پھر آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟'' فرمایا: ''اپنی طرف سے فقر والے دن (یعنی قیامت) کے لئے قرض دو۔''[1]

{720} ......حضرت سیِّدُنا سعید بن عبدالعزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَزِیْز سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے دعا کی درخواست کی گئی تو فرمایا: ''میں اچھی طرح تیراکی نہیں جانتا اس لئے مجھے غرق ہونے کا خوف لاحق رہتا ہے۔''[2]

{721} ......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خوف عالِم کی لغزش اور اس بات کا ہے کہ منافق قرآن سے مجادلہ (جھگڑا) کرے حالانکہ قرآنِ پاک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سچی کتاب ہے۔ جس طرح راستے کے سرے پر رہنما منارہ ہوتا ہے اسی طرح قرآن بھی ایک منارہ ہے اور جو شخص دنیا سے بے نیاز نہ ہو اس کے لئے دنیا بے فائدہ ہے۔''[3]

سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی دُعا:

{722} ......حضرت سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَحَد فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو یہ دُعا مانگتے سنا: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ تَفْرِقَةِ الْقَلْب یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں دل کے متفرق ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه سے عرض کی گئی: ''دل کے متفرق ہونے کا کیا مطلب ہے؟'' فرمایا: ''میرے لئے مختلف وادیوں میں مال رکھ دیا جائے۔''[4]

---

[1] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدرداء، الحدیث:۱۷، ج۸، ص۱۶۹.

[2] ......رجال حول الرسول، أبوالدرداء - أیّ حکیم کان، ص۹۲.

[3] ......الزھد للامام احمدبن حنبل، باب زھد ابی الدرداء، الحدیث:۷۷۲، ص۱۶۶.

[4] ......الزھد لابن المبارک، باب فی طلب الحلال، الحدیث:۶۳۵، ص۲۲۳.

ہنستا ہوا جنت میں جائے گا:

{723}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ''بے شک ان لوگوں میں سے کہ جن کی زبانیں ہر وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہتی ہیں ہر شخص مسکراتا ہوا جنت میں داخل ہوگا۔'' [1]

ذکر اللّٰہ، صدقہ کرنے سے افضل ہے:

{724}......حضرت سیِّدُنا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی کہ ''حضرت سیِّدُنا سَعْد بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 100 غلام آزاد کئے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایک آدمی کے مال سے 100 غلام کا آزاد ہونا بہت بڑی بات ہے لیکن تم چاہو تو میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز بتاؤں؟ وہ یہ کہ رات دن ہر وقت ایمان کو لازِم پکڑو اور اپنی زبان ہر وقت ذکرِ الٰہی سے تر رکھو۔'' [2]

{725}......حضرت سیِّدُنا عِمْرَان قَصِیْر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: میں نے اَبو رَجَاء عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعُلَاء کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''100 مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہنا مجھے 100 دینار صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔'' [3]

سب سے اچھا عمل:

{726}......حضرت سیِّدُنا کَثِیر بن مُرَّہ حَضْرَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے مالک عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ اور دَرَجات میں اضافے کا باعث اور دُشمن سے جنگ کرنے، اپنی گردن کٹوانے، اس کی گردن کاٹنے اور راہِ خدا میں درہم و دینار خرچ کرنے سے بہتر ہو؟'' لوگوں نے عرض کی: ''اے ابودرداء رَضِیَ

......الزهدللامام احمدبن حنبل،باب زهدابی الدرداء،الحديث:٧٢٦،ص١٦١.

......الزهدللامام احمدبن حنبل،باب زهدابی الدرداء،الحديث:٧٣٠،ص١٦١.

......الزهدللامام احمدبن حنبل،باب زهدابی الدرداء،الحديث:٧٣٣،ص١٦٢.

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه! وہ کون سا عمل ہے؟''فرمایا:''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا اور اس کا ذکر ہی سب سے بڑا ہے۔''[1]

مومن اور کافر کی زبان:

{727}......حضرت سیِّدُنا اُسَید بن وَداعہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا:''مومن کے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زبان سے زیادہ محبوب ہو اور مومن اسی کے سبب جنت میں داخل ہوگا اور کافر کے جسم میں بھی کوئی عضو ایسا نہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو زبان سے زیادہ ناپسندید ہو اور کافر اسی کے سبب جہنم میں جائے گا۔''[2]

{728}......حضرت سیِّدُنا عبدالملک بن عُمَیر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا:''جو موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اس کی خوشیاں کم ہو جاتیں اور جسم کمزور پڑ جاتا ہے۔''[3]

{729}......حضرت سیِّدُنا ابراہیم تَیمِی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا:''جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اس کی خوشیاں کم ہو جاتیں اور جسم کمزور پڑ جاتا ہے۔''[4]

صالحین کے ساتھ مرنے کی دُعا:

{730}......حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُبَیداللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه اس طرح دُعا کرتے:''اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِیْ مَعَ الْاَبْرَارِ وَلَا تُبْقِنِیْ مَعَ الْاَشْرَار یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے صالحین کے ساتھ موت دینا اور بُروں کے ساتھ زندہ مت رکھنا۔''

بُرے کاموں سے حفاظت کی دُعا:

{731}......حضرت سیِّدُنا لقمان بن عامر عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه یوں دعا کرتے:''اَللّٰهُمَّ لَا تَبْتَلِنِیْ بِعَمَلٍ سُوْءٍ فَاُدْعٰی بِهٖ رَجُلُ سُوْءٍ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بُرے عمل میں

---

[1] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی الدَرْدَاء، الحدیث:١١، ج٨، ص١٦٨.

[2] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدَرْدَاء، الحدیث:٧٥٠، ص١٦٤.

[3] ......الزھد لابن المبارک، ماروا ہ نعیم بن حماد فی نسخته زائدا، باب فی ذکر الموت، الحدیث:١٤٩، ص٣٧.

[4] ......الزھد لابن المبارک، ماروا ہ نعیم بن حماد فی نسخته زائدا، باب فی ذکر الموت، الحدیث:١٤٩، ص٣٧.

مبتلا نہ کرنا کہ میں بُرے آدمی کے نام سے پکارا جاؤں۔''[1]

{732}......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوعَوْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''مجھے لوگوں کی طرف سے جب بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو میں اس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نعمت ہی پاتا ہوں۔''[2]

{733}......حضرت سیِّدُنا سَائِب بن خَلَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے کسی دن یا رات میں جب بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو مجھے اس سے عافیت دی جاتی ہے۔''

{734}......حضرت سیِّدُنا سالم بن ابو الجَعْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! کیا بات ہے تم دنیا کے حریص بنتے جارہے ہو اور جس (دین) پر تمہیں نگہبان بنایا گیا ہے اسے ضائع کر رہے ہو۔ میں تمہارے شریر لوگوں سے آگاہ ہوں جو گھڑ سواری کرتے ہوئے اَکڑتے، نمازوں میں سستی کرتے، قرآن مجید توجہ سے نہیں سنتے اور نہ ہی غلاموں کو آزاد کرنے میں رغبت رکھتے ہیں۔''[3]

یتیم اور مظلوم کی بد دعا سے بچو:

{735}......حضرت سیِّدُنا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مظلوم اور یتیم کی بد دعا سے بچو کیونکہ ان دونوں کی دُعائیں راتوں رات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہو جاتی ہیں جبکہ لوگ محوِ استراحت ہوتے ہیں۔''[4]

{736}......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے سب سے زیادہ نفرت اس سے ہے جو ایسے شخص پر ظلم کرے جس کا مددگار اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی نہ ہو۔''[5]

---

[1] ......امالی ابن سمعون، ص١٣.

[2] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام ابی الدَرْدَاء، الحدیث:٩، ج٨، ص١٦٨.

[3] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی الدَرْدَاء، الحدیث:٢٦، ج٨، ص١٧٠.

[4] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدَرْدَاء، الحدیث:٧٦٦، ص١٦٦، مختصرًا.

[5] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی الدَرْدَاء، الحدیث:١٢، ج٨، ص١٦٨.

رحمت الٰہی سے دوری:

{737}......حضرت سیِّدُ ناسُلَیم بن عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کُرَیْب بن اَبْرَھہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (کی رحمت) سے دُور ہوتا رہتا ہے جب تک اس کی مرضی کے خلاف چلتا رہتا ہے۔''(1)

{738}......حضرت سیِّدُ نا ابن جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب تہجد گزاروں کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنتے تو فرماتے: ''میرا باپ ان لوگوں پر قربان جو قیامت کے دن سے پہلے ہی اپنی جانوں پر رو رہے ہیں اور ان کے دل اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے خوش ہیں۔''(2)

بھلائی کی تلاش میں رہو:

{739}......حضرت سیِّدُ نا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہر وقت بھلائی کی تلاش میں رہو اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بھری ہواؤں کے متلاشی رہو کیونکہ وہ جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت کی ہوائیں چلاتا ہے اور اسی سے عیب پوشی اور خوف سے امن کا سوال کرو۔''(3)

نفع بخش باتیں:

{740}......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیجئے جس پر عمل کرنے سے میں نفع پاؤں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''2، 3، 4 اور 5 باتیں ہیں جو ان پر عمل کرے گا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کے دَرَجات بلند ہوں گے: حلال وطیّب کماؤ، حلال وطیّب کھاؤ، اپنے گھر میں حلال وطیّب کو داخل کرو اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں روزانہ کا رزق روزانہ ہی عطا فرمائے اور جب صبح کرو تو اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو گویا تم ان سے مل گئے ہو، اپنی عزت وآبرو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دو اور جو شخص تمہیں گالی دے، برا بھلا کہے یا تم سے جھگڑا کرے

---

(1)......الزهد لابن المبارك، باب فى التواضع، الحديث: ٣٩٤، ص ١٣٢.

(2)......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابى الدَّرْدَاء، الحديث: ٧٢٣، ص ١٦١.

(3)......المصنف لابن ابى شيبة، كتاب الزهد، كلام ابى الدَّرْدَاء، الحديث: ١٥، ج٨، ص ١٦٨.

اس کا معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑ دو اور جب تم سے کوئی بُرائی سرزد ہو جائے تو اِستِغفار کرو۔"[1]

{741}......حضرت سیِّدُنا خَلَف بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "بعض لوگوں کے سامنے ہم ہنستے ہیں جبکہ ہمارے دل ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔"[2]

بخار میں بھی فکرِ آخرت:

{742}......حضرت سیِّدُنا خالد بن حُدَیر اَسلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پسینہ سے شرابور، اُونی چادر اوڑھے بخار کی حالت میں چمڑے یا اُون کے بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ میں نے عرض کی: "اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پسند فرمائیں تو میں آپ کی خدمت میں امیرالمؤمنین کا بھیجا ہوا عمدہ بچھونا اور چادر پیش کر دیتا ہوں؟" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "ہمارا ایک گھر ہے جس کی طرف ہمیں روانہ ہونا ہے اور اسی کے لئے ہم عمل کرتے ہیں۔"[3]

مہمانوں کو درسِ آخرت:

{743}......حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کچھ دوست آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مہمان بنے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی مہمان نوازی کی، جب رات ہوئی تو بعض اُونی بستر پر اور بعض بغیر بستر کے سو گئے۔ دوسرے دن صبح جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے چہروں پر ناگواری کے آثار دیکھ کر فرمایا: "ہمارا ایک اصلی گھر ہے جس کے لئے ہم سامان جمع کر رہے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔"[4]

اہلِ دمشق سے خطاب:

{744}......حضرت سیِّدُنا حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

---

[1] ......الزھد لابی داود، من خبر ابی الدَّرْدَاء، الحدیث:٢٤٢، ج١، ص٢٥٨.

[2] ......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب المداراة مع الناس، ص٥١٧.

[3] ......الزھد للمعافی بن عمران الموصلی، باب فی التنعم واتباع......الخ، الحدیث:٢٠٨، ص٢١٨، بتغیرٍ قلیلٍ.

[4] ......صفة الصفوة، الرقم٧٦ ابو الدَّرْدَاء عویمر بن زید، ج١، ص٣٢٤، مختصرًا.

نے اہلِ دمشق سے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ سالہا سال سیر ہو کر کھاؤ اور تمہاری مجالس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے خالی ہوں؟ کیا بات ہے تمہارے عُلما دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں لیکن تمہارے اَن پڑھ پھر بھی علم حاصل نہیں کرتے۔ اگر تمہارے عُلما چاہیں تو علم میں مزید اضافہ کر سکتے اور ان پڑھ علم حاصل کر سکتے ہیں۔ لہٰذا نقصان دِہ چیزوں پر سود مند چیزوں کو ترجیح دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! (ماقبل) تمام اُمتیں نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے اور خود کو اچھا سمجھنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔'' (1)

{745}......حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو اپنے بیٹے کا بناؤ سنگار کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا: ''تم جتنا چاہو اس کا بناؤ سنگار کر لو، یہ اس کی گمراہی کا سبب ہے۔'' (2)

{746}......حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں اپنے بھائی کی شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بہت جلد اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے خلاف تیری مدد فرمائے گا۔'' اتفاقاً وہ شخص قاصد بن کر حضرت سیِّدُنا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے اسے 100 دینار عطا فرمائے۔'' واپسی پر حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس شخص سے فرمایا: ''کیا تجھے یقین آ گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے بھائی کے خلاف تیری مدد فرما دی۔'' (حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں) مدد اس طرح ہوئی کہ وہ شخص قاصد بن کر حضرت سیِّدُنا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو انہوں نے اسے 100 دینار اور اپنا ایک خادم عطا فرمایا۔'' (3)

لوگوں میں بدترین شخص:

{747}......حضرت سیِّدُنا ابو کَبْشَہ سَلُوْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''قیامت کے دن لوگوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بدترین شخص وہ

......شعب الإيمان للبيهقي، باب في طلب العلم......الخ، الحديث: ١٧٢٠، ج٢، ص٢٦٨، مختصرًا.

......لسان العرب، حرف زوق، ج١، ص١٧١٥.

......الزهد لابي داؤد، من خبر ابي الدَّرْدَاء، الحديث: ٢٣٩، ج١، ص٢٥٥.

عالِم ہوگا جو اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کرتا۔'' [1]

عُلما کی ناپسندیدگی سے بچو:

{748}......حضرت سیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یوں دعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ أَنْ تَلْعَنَنِیْ قُلُوْبُ الْعُلَمَاءِ یعنی: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عُلما کے دل مجھ پر لعنت کریں۔'' کسی نے عرض کی: ''ان کے دل آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر کیوں کر لعنت کریں گے؟'' فرمایا: ''ان کے دلوں کا لعنت کرنا یہ ہے کہ وہ مجھے ناپسند کریں۔'' [2]

{750}......حضرت سیِّدُنا عُمَیْر بن ھَانِی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جھٹلانے والے، نافرمانی کرنے والے اور پختہ عہد کو توڑنے والے کے لئے ہلاکت ہے اس میں کوئی بھلائی ہے نہ سچائی۔''

{751}......حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللّٰہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تمہارے دل ہر وقت دنیا کی محبت میں ڈوبے رہتے ہیں اگرچہ بڑھاپے کی وجہ سے ہنسلی کی ہڈیاں آپس میں مل جائیں، سوائے ان لوگوں کے کہ جن کے دلوں کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تقویٰ کے لئے چن رکھا ہے مگر ایسے لوگ بہت کم ہیں۔'' [3]

کامل انسان کی تین نشانیاں:

{752}......حضرت سیِّدُنا عَوْف رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''انسان کے کامل ہونے کی 3 نشانیاں ہیں: (۱) مصیبت کے وقت شکوہ نہ کرنا (۲) اپنی تکلیف کا ڈھنڈورا نہ پیٹتے پھرنا اور (۳) اپنے منہ میاں مٹھو نہ بننا۔'' [4]

---

[1] ......الزھد لابن المبارک، باب التحضیض علی طاعة اللّٰہ، الحدیث: ٤٠، ص ١٤.

[2] ......رجال حول الرسول، أبو الدرداء _ أیّ حکیم کان، ص ٩١.

[3] ......الزھد لابن المبارک، باب النھی عن طول الأمل، الحدیث: ٢٥٧، ص ٨٧، بتغیرٍ.

[4] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ٧٧٣، ص ١٦٦.

پیالے والا واقعہ:

{753}......حضرت سیِّدُ نا قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف (یا حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن کی طرف) خط لکھتے تو انہیں پیالے والا واقعہ یاد دِلاتے۔ راوی اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''اور ہم باہم یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ یہ دونوں بزرگ پیالے میں کھانا کھا رہے تھے کہ اس پیالے اور اس میں موجود کھانے نے ان کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کی تھی۔''[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بولنے والی ہنڈیا:

{754}......حضرت سیِّدُ نا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے، حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی پاس موجود تھے کہ اچانک حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہنڈیا سے آواز سنی پھر آواز بلند ہوئی وہ اس طرح تسبیح بیان کررہی تھی جس طرح بچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرتا ہے پھر وہ ہنڈیا اپنی جگہ سے ہٹ کر خود بخود اپنی جگہ پہنچ گئی اور اس سے کوئی چیز بھی نہ گری۔ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آواز دے کر فرمایا: ''اے سلمان! یہ عجیب منظر دیکھو! ایسا منظر تم نے اور تمہارے والد نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر آپ خاموش رہتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس سے بڑی بڑی نشانیاں دیکھتے۔''[2]

بارگاہِ الٰہی میں اِلتجا:

{755}......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن یَزِید بن رَبِیْعَہ دِمَشْقِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ایک رات میں مسجد میں داخل ہوا تو میرا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو سجدے کی حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ اِلتجا کر رہا تھا: ''اَللّٰھُمَّ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ فَأَجِرْنِیْ مِنْ عَذَابِکَ،

---

1 ......فوائد أبی علی بن أحمد بن الحسن الصواف، اول الکتاب، ص ٤٩.

2 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ١٨، ج٨، ص١٦٩.

وَسَائِلٌ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِىْ مِنْ فَضْلِكَ، لَامِنْ ذَنْبٍ فَاعْتَذِرُ، وَلَاذُوْقُوَّةٍ فَا نْتَصِرُ وَلٰكِنْ مُذْنِبٌ مُّسْتَغْفِرٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے عذاب سے خوف زدہ ہوں۔ پناہ چاہتا ہوں۔ مجھے اپنے عذاب سے بچا۔ میں محتاج ہوں۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ مجھے اپنے فضل سے رزق عطا فرما۔ میں کسی گناہ سے اظہارِ براءت نہیں کرتا۔ نہ میں طاقتور ہوں کہ خود ہی اپنی مدد کرسکوں۔ ہاں! میں گناہ گار ہوں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑی چاہت کے ساتھ یہ کلمات اپنے دوستوں کو سکھائے۔'' [1]

جنت میں بھی ساتھ رہنے کی دُعا:

{756}......حضرت سیِّدُنا لقمان بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِ دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے بارگاہِ الٰہی میں یوں التجا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دنیا میں مجھے نکاح کا پیغام بھیجا اور مجھ سے شادی کی۔ میں تیری بارگاہ میں عرض کرتی ہوں کہ مجھے جنت میں بھی ان کی زوجیت میں رکھنا۔'' حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن سے فرمایا: ''اگر تو اس بات کو پسند کرتی ہے تو میں بھی یہی چاہتا ہوں لہٰذا میرے بعد کسی سے شادی نہ کرنا۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ '' حضرت سَیِّدَتُنا اُم درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا صاحبِ حسن وجمال تھیں۔ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے بعد حضرت سیِّدُنا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے جواب دیا: '' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں دنیا میں کسی سے شادی نہیں کروں گی۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو جنت میں حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجیت میں رہوں گی۔'' [2]

گنہگار سے نہیں، گناہ سے نفرت کرو:

{757}......حضرت سیِّدُنا ابوقِلَابَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جسے لوگ گناہ کی وجہ سے ملامت کررہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر تم اسے کسی کنوئیں میں گرا ہوا پاتے تو اسے نکالنے کی کوشش نہ کرتے؟'' لوگوں

[1] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الدعاء، باب مارخص للرجل......الخ، الحدیث: ٥، ج٧، ص٣٤.

[2] ......صفة الصفوة، الرقم٧٦ ابو الدَّرداء عویمر بن زید، ذکر وفاة ابی الدَّرداء، ج١، ص٣٢٥.

نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کو گالیاں نہ دو بلکہ اس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرو کہ اُس نے تمہیں اس گناہ سے عافیت بخشی۔'' انہوں نے عرض کی: ''کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کو برا نہیں سمجھتے؟'' فرمایا: ''میں اس کے عمل کو برا سمجھتا ہوں اگر یہ اسے چھوڑ دے تو میرا بھائی ہے۔''[1]

نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! خوشحالی کے ایام میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو تاکہ وہ تنگی و مصیبت میں تمہاری دعاؤں کو قبول فرمائے۔''[2]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا ابودَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حکمت و دانائی سے بھرے ہوئے اور ماہر روحانی طبیب تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کلام بکثرت حکمت پر مشتمل ہوتا اور وعظ بے حد مفید ہوتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حکمت بھرے کلام اور علوم سے (روحانی) مریض شفا پاتے۔ دنیا سے کنارہ کش اور مظلوم انہیں اپنی حفاظت کا ذریعہ بناتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غور و تفکر فرماتے تو معاملہ کی گہرائی تک رسائی پاتے اور ذکر کرتے تو شفا پاتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیا کی زیب و زینت سے کتراتے اور آخرت کے مراتب کے حصول کی سعی فرماتے تھے۔''

{758}......حضرت سیِّدُنا ابنِ اَبِی مُلَیْکَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یزید بن مُعاوِیہ کو کہتے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! حضرت سیِّدُنا ابودَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار عُلما و حکماء اور ان لوگوں میں ہوتا ہے جن سے لوگ شفا پاتے ہیں۔''[3]

سب سے زیادہ مفید چیز:

{759}......حضرت سیِّدُنا محمد بن یَزِید رَحَبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی گئی: ''کیا بات ہے آپ شعر نہیں کہتے؟ جبکہ انصار میں سے سب نے کوئی نہ کوئی شعر ضرور کہا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے بھی اشعار کہے ہیں، سنو:

---

[1] ......شعب الإیمان للبیهقی، باب فی تحریم أعراض الناس، الحدیث: ٦٦٩١، ج٥، ص٢٩٠، بتغیرٍ.

[2] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ٧١٨، ص١٦٠.

[3] ......الاستیعاب فی معرفة الأصحاب، باب الدال، الرقم ٢٩٧٠ ابو الدَّرْدَاء، ج٤، ص٢١٢، بتغیرٍ.

يُرِيْدُ الْمَرْءُ أَنْ يُّعْطٰى مَنَاهُ وَيَـأْبَـى الـلّٰـهُ اِلَّا مَـا أَرَادَ
يَـقُوْلُ الْمَرْءُ فَائِدَتِيْ وَمَالِيْ وَتَقْوَى اللهِ اَفْضَلُ مَا اسْتَفَادَا

ترجمہ: (١)...... بندہ چاہتا ہے کہ اس کی ہر امید پوری ہو حالانکہ ہونا تو وہی ہے جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو منظور ہے۔

(٢)...... بندہ کہتا ہے: میرا فائدہ، میرا مال۔ جبکہ خوفِ خدا سے بڑھ کر کوئی چیز فائدہ مند نہیں۔ [1]

دُشْوَار گزار گھاٹی:

{761}...... حضرت سَیِّدُنا ہِلَال بن یَسَاف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''کیا بات ہے آپ اپنے مہمانوں کی اس طرح ضیافت نہیں کرتے جس طرح دوسرے لوگ کرتے ہیں؟'' انہوں نے فرمایا: میں نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جسے بھاری بوجھ والے عبور نہیں کر سکیں گے۔'' لہٰذا اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے مجھے ہلکے بوجھ والا رہنا پسند ہے۔ [2]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی 6 احادیث:

{762}...... حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی تعظیم کرو وہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔'' مروان نے کہا: ''اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی تعظیم سے مراد یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرو۔'' [3]

حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' حضرتِ سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے متعجب ہو عرض کی: ''اگرچہ وہ زنا کرے، اگرچہ وہ چوری کرے۔'' ارشاد فرمایا: ''ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو، ہاں! اگرچہ وہ زنا کرے، اگرچہ وہ چوری کرے۔'' [4]

---

[1] ......صفة الصفوة، الرقم ٧٦ ابو الدَّرْدَاء عويمر بن زيد، ج١، ص٣٢٣.

[2] ......المستدرك، كتاب الأهوال، باب موت ابن وهب بسمع كتاب الأهوال، الحديث: ٨٧٥٣، ج٥، ص٧٩٢.

[3] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حديث ابى الدَّرْدَاء، الحديث: ٢١٧٩٣، ج٨، ص١٧١ "مروان" بدله "ابن ثوبان".

[4] ......السنن الكبرىٰ للنسائى، كتاب عمل اليوم والليلة، الحديث: ١٠٩٦٣، ج٦، ص٢٧٦، بدون "حين سبر".

{763}......حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طلوعِ آفتاب کے وقت دو فرشتے ندا کرتے ہیں جسے جن وانس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے کہ اے لوگو! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف آ ؤ، قلیل (مال) جو کفایت کرے اس کثیر سے بہتر ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کر دے۔'' (1)

{764}......حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں دُعا مانگا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبْلِغُنِیْ حُبَّکَ، اَللّٰہُ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَ أَھْلِیْ وَ الْمَاءِ الْبَارِد یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری محبت، تیرے محبین کی محبت اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی محبت میرے نزدیک میری جان، میرے گھر والوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔'' (2)

{765}......حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جہاں تک ہو سکے دنیا کے غموں سے فراغت اختیار کرو کیونکہ جس شخص کی سب سے بڑی فکر دنیا بن جاتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کام پھیلا دیتا اور اسے فقر وفاقہ کے خوف میں مبتلا فرما دیتا ہے اور جس شخص کی سب سے بڑی فکر آخرت بن جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کام سنوارتا اور اس کے دل میں غنا (یعنی دنیا سے بے پرواہی) ڈال دیتا ہے اور جو بندہ دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ مؤمنین کے دلوں کو دوستی ومحبت کے ساتھ اس کی طرف مائل کر دیتا اور اسے ہر بھلائی پہنچانے میں جلدی فرماتا ہے۔'' (3)

{766}......حضرت سیِّدُ نا ابودَرْ دَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: ''اے عیسٰی! تمہارے بعد میں ایسی امت بھیجوں گا جو بلا حلم وعلم نعمت پر حمد وشکر بجا لائے گی اور مصیبت پر صبر وثواب کی طالب ہوگی۔''

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ۲۱۷۸۰، ج۸، ص۱۶۸۔
مسند ابی داود الطیالسی، مسند ابی الدَّرْدَاء، الحدیث: ۹۷۹، ص۱۳۱.
(2)......جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء داود......الخ، الحدیث: ۳۴۹۰، ص۲۰۱۱.
(3)......المعجم الاوسط، الحدیث: ۵۰۲۵، ج۴، ص۹، ''تفد علیه'' بدله ''تفد إلیه''.

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! یہ بغیر علم وحلم کے کیسے ہوگا؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشادفرمایا: ''میں اپنے علم وحلم سے انہیں عطافرماؤں گا۔'' [1]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''مذکورہ 6 اَحادیث مبارکہ مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صرف حضرت سیِّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے روایت کی ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

ہجرت میں سبقت لے جانے والوں میں حضرت سیِّدُنا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کاموں کو درست طریقہ سے انجام دیتے، لڑائی جھگڑوں سے اجتناب کرتے، عُلَما کے پیشوا، سخیوں کے سردار، عبادت گزار، قاریٔ قرآن، حقیقی محبت میں ثابت قدم رہنے والے، خوش خلق وخوش مزاج، سخی وفیاض، مسلمانوں کے محافظ، فتنوں سے محفوظ، پاکدامن ووفادار، حقوق العباد کے معاملے میں دیانت دار، اموال کے لین دین میں امانت دار اور خوش حالی وخستہ حالی میں میانہ روی پر کاربند رہنے والے تھے۔

اَہلِ تَصَوُّف فرماتے ہیں: برکت کے خزانوں کے باغات میں مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کی تلاش میں رہنا تَصَوُّف کہلاتا ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مناقب:

{767}......حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشادفرمایا: ''میری اُمَّت میں حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے مُعَاذ بن جَبَل ہیں۔'' [2]

{770}......حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میں حضرت مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلیفہ نامزد کرتا اور میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے اس کی وجہ پوچھتا تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشادفرماتے سنا کہ ''جب

---

[1] ......المعجم الاوسط، الحدیث: ٣٢٥٢، ج٢، ص٢٧٠.

[2] ......جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب مُعَاذبن جبل......الخ، الحدیث: ٣٧٩١، ص٢٠٤١.

عُلَما اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو مُعَاذ بن جَبَل ان میں نمایاں مقام ومرتبے پر فائز ہوں گے۔''[1]

{771}......حضرت سیِّدُنا محمد بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(بروزِ قیامت) مُعَاذ بن جبل عُلَما کے امام اور ان میں نمایاں مقام ومرتبے پر فائز ہوں گے۔''[2]

{773}......حضرت سیِّدُنا ابو الْعَجْفَاء یا ابو الْعَجْمَاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ کسی نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی: ''کاش آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہم سے، اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے بارے میں عہد لے لیتے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر میں حضرت مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پاتا تو انہیں خلیفہ بناتا پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ارشاد فرماتا کہ ''تو نے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی امّت پر کس کو خلیفہ مقرر کیا؟'' تو میں عرض کرتا: میں نے تیرے نبی و تیرے بندۂ خاص مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''بروزِ قیامت عُلَما کے سامنے مُعَاذ بن جَبَل کی حیثیت ایک گروہ کی مانند ہوگی۔''[3]

{775}......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''4 آدمیوں سے قرآن سیکھو! (۱) عبد اللّٰہ بن مسعود (۲) مُعَاذ بن جَبَل (۳) اُبَی بن کَعْب اور (۴) ابو حُذَیْفَہ کے آزاد کردہ غلام سالم (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم)۔''[4]

{776}......حضرت سیِّدُنا قَتَادَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''سیِّدِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانے میں 4 اشخاص نے قرآن مجید جمع کیا جو سب کے سب انصاری تھے: (۱) حضرت اُبَی بن کَعْب (۲) حضرت مُعَاذ بن جَبَل (۳) حضرت زَید بن ثابت اور (۴) حضرت ابو زَید (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن)۔'' راوی کہتے فرماتے ہیں: ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا انس

---

[1] ......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل،باب فضائل اَبی عبيدة بن الجراح،الحديث:١٢٨٧،ج٢،ص٧٤٢.

[2] ......المعجم الكبير،الحديث:٤٠،ج٢٠،ص٢٩.

[3] ......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر،الرقم ٧٣٨١ مُعَاذبن جَبَل،ج٥٨،ص٤٠٣،بتغيرٍقليلٍ.

[4] ......صحيح مسلم،كتاب فضائل الصحابة،باب من فضائل عبدالله بن مسعود وامه،الحديث:٦٣٣٤،ص١١١٠.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ''ابوزَید کون ہیں؟'' انہوں نے فرمایا: ''ابوزید میرے چچا ہیں۔'' [1]

امام کون ہوتا ہے؟

{777}......حضرت سیِّدُ نافَروَہ بن نَوفَل اَشجَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک امام، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار اور ہر باطل سے جدا تھے۔'' کسی نے (یہ خیال کرکے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھول گئے ہیں) یہ آیت تلاوت کی: ''اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًاؕ'' (پ١٤ النحل: ١٢٠) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ابراہیم ایک امام تھا، اَللّٰہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں بھولا نہیں ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ امام اور فرمانبردار کون ہوتا ہے؟'' راوی نے عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے۔'' فرمایا: ''امام وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے اور ''قانت'' اَللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطیع وفرمانبردار کو کہتے ہیں اور حضرتِ سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو بھلائی بھی سکھاتے تھے اور اَللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت بھی کرتے تھے۔'' [2]

{778}......حضرت سیِّدُ ناامام شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک امام اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار بندے تھے۔'' کسی نے کہا کہ ''امام اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار تو قرآن پاک میں حضرت سیِّدُ ناابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرمایا گیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم حضرتِ سیِّدُ نامُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُ ناابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مشابہ ہونے کی وجہ سے امام اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار کہتے ہیں۔'' کسی نے عرض کی: ''امام کون ہوتا ہے؟'' فرمایا: ''امام اسے کہتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی سکھائے۔'' [3]

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب مناقب زید بن ثابت، الحدیث: ٣٨١٠، ص٣٠٩.

2 ......الطبقات الکبری لابن سعد، مُعَاذ بن جَبَل، ج٢، ص٢٦٥۔

صفۃ الصفوۃ، الرقم ٥١: مُعَاذ بن جَبَل، ذکر ثناء الصحابۃ علیہ، ج١، ص٢٥٦.

3 ......الطبقات الکبری لابن سعد، مُعَاذبن جَبَل، ج٢، ص٢٦٦.

مرجعِ صحابہ:

{779}......حضرت سیِّدُنا عطاء بن اَبی رَباح رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو مُسْلِم خَوْلَانِی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں حِمْص کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں تقریباً 30 بزرگ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن تشریف فرما تھے۔ ان میں ایک سرمگیں آنکھوں اور چمکدار دانتوں والا خوبصورت نوجوان خاموش بیٹھا تھا۔ جب لوگوں کا کسی بات میں اختلاف ہوتا تو اس نوجوان کی طرف رجوع کرتے اور اس سے پوچھتے تھے۔ میں نے اپنے قریب بیٹھے ایک شخص سے دریافت کیا کہ ''یہ کون ہیں؟'' اس نے بتایا کہ ''یہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه ہیں۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی محبت میرے دل میں رَچ بس گئی اور جب تک وہ لوگ وہاں بیٹھے رہے میں بھی ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔''[1]

{780}......حضرت سیِّدُنا شَہر بن حَوْشَب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن غَنْم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عَائِذُ اللّٰه بن عبداللّٰه رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی خلافت کے ابتدائی دور میں، مَیں حضرات صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ایک مسجد میں داخل ہوا اور وہاں ایک مجلس میں بیٹھ گیا۔ اس میں تقریباً 30 سے زیادہ افراد احادیث کی تکرار کر رہے تھے۔ اس حلقے میں ایک خوبصورت، پختہ گندمی رنگ والا، شیریں مقال نوجوان بھی بیٹھا ہوا تھا جو حاضرین میں سب سے جواں عمر معلوم ہوتا تھا۔ جب کسی حدیث میں لوگوں کا اختلاف ہوتا تو وہ اس نوجوان کی طرف رجوع کرتے اور وہ انہیں تسلی بخش جواب دیتا اور لوگ جب تک اس سے نہ پوچھتے وہ کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔'' میں نے پوچھا: ''اے بندۂ خدا! تم کون ہو؟'' اس نے کہا: ''میرا نام مُعاذ بن جَبَل ہے۔''[2]

{781}......حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب بن زَید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بَحْرِیَّه رَحْمَةُ اللّٰهِ

---

[1] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث معاذبن جبل، الحدیث: ۲۲۱۴۱، ج۸، ص۲۵۱۔
الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم ۳۰۲ مُعَاذبن جَبَل، ج۳، ص۴۴۲.

[2] ......البحرالزخار المعروف بمسند البزار، مسند مُعَاذبن جَبَل، الحدیث: ۲۶۷۲، ج۷، ص۱۱۶۔
الطبقات الکبرٰی لابن سعد، الرقم ۳۰۲ مُعَاذبن جَبَل، ج۳، ص۴۴۰.

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حِمْص کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں گھنگریالے بالوں والے ایک نوجوان کو بیٹھے دیکھا، جس کے اردگرد لوگ جمع تھے۔ وہ بات کرتا تو اس کے منہ سے نور اور موتی جھڑتے معلوم ہوتے۔ میں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے بتایا: ''یہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔''[1]

{782}......حضرت سیِّدُنا شَہْر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی موجودگی میں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جب آپس میں گفتگو کرتے تو ان کی علمی جلالت ورُعب کی وجہ سے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن انہیں دیکھتے رہتے۔''[2]

{783}......حضرت سیِّدُنا ابن کَعْب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خوبصورت، فیاض اور اپنے خاندان کے سب سے بہتر نوجوان تھے۔ ان سے جو مانگا جاتا ضرور عطا فرماتے۔ یہاں تک کہ مقروض ہوگئے اور قرض ان کے مال واسباب سے بڑھ گیا۔ چنانچہ، انہوں نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی کہ ''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان قرض خواہوں سے رعایت کرنے کا فرمائیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے بات کی لیکن قرض خواہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات کو اہمیت نہ دی۔ حالانکہ اگر کسی کے کہنے پر کسی کا کوئی قرض چھوڑا جاتا تو رسولِ دوجہان، سرورِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاد پر ان کا قرض چھوڑا جاتا۔ چنانچہ، حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مال فروخت فرمادیا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم قرض خواہوں کے درمیان تقسیم فرمادی جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس کچھ نہ رہا۔ پھر جب انہوں نے حج کیا تو حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں یمن بھیجا تاکہ وہ کمی پوری کرسکیں۔''

راوی فرماتے ہیں کہ ''(تقاضائے قرض کے سبب) سب سے پہلے جس شخص پر اپنے مال میں تصرف کرنے پر پابندی عائد کی گئی وہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ

[1]......صفة الصفوة، الرقم ۱ ٥ مُعَاذبن جَبَل، ج ۱، ص ۲ ٥ ۳

[2]......صفة الصفوة، الرقم ۱ ٥ مُعَاذبن جَبَل، ج ۱، ص ۲ ٥ ٦

خلافت میں یمن سے واپس لوٹے۔ [1]

حضرت سیِّدُ ناامام حافظ ابونُعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ نامُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قرض خواہ چونکہ یہودی تھے اس لئے انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ کوئی رعایت نہ کی۔''

{784}......حضرت سیِّدُ ناابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری فرمایا تو لوگوں نے حضرت سیِّدُ ناابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلیفہ منتخب کرلیا اس وقت حضرتِ سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے یمن میں تھے۔ پس امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حج کے قافلے کا امیر بنا کر بھیجا۔ چنانچہ، مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں ان کی ملاقات حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس حال میں ہوئی کہ ان کے ہمراہ کچھ غلام بھی تھے۔ انہوں نے عرض کی: ''اہلِ یمن نے یہ غلام مجھے اور یہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہدیہ کئے ہیں۔'' حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس چلے جائیں۔''

راوی فرماتے ہیں کہ دوسرے دن جب حضرت سیِّدُ نامُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ملاقات امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی تو انہوں نے عرض کی: ''اے ابن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں آگ کی طرف جا رہا ہوں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھے اس سے روک رہے ہیں۔ لہٰذا اب مجھے آپ کی اِتباع کے سوا کوئی چارہ نہیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غلاموں کو لے کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور عرض کی: ''یہ غلام اہلِ یمن نے مجھے اور یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بطور ہدیہ دیئے ہیں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں آپ کا ہدیہ آپ کے سپرد کرتا ہوں۔'' پھر حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور غلاموں کو اپنے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا تو استفسار فرمایا: ''تم کس کے لئے نماز پڑھ رہے ہو؟'' بولے: ''ہم

......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٠، ج٢٠، ص٣٠ تا ٣٢، "حجز" بدله "تجر".

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے نماز پڑھ رہے ہیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جاؤ! میں تم سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔'' (1)

فتنوں کی خبر:

{785}......حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا ابوادْرِیس خَوْلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے راویت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنامُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک تمہارے بعد فتنے ہوں گے، ان میں مال کی کثرت ہوگی، قرآن کریم کے راستے کھل جائیں گے یہاں تک کہ مومن ومنافق، چھوٹا و بڑا، سرخ وسیاہ سب اسے حاصل کریں گے۔ پھر عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا کہ ''کیا بات ہے لوگ میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں ان کو قرآن پڑھ کر سناتا ہوں؟ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ اس وقت میری اِتباع کریں گے جب میں ان کے سامنے کوئی بدعت گھڑ کر پیش کروں گا۔'' (خبردار!) تم اس کی گھڑی ہوئی بدعت سے ضرور بچ کر رہنا کیونکہ وہ سراسر گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم کی گمراہی سے ڈراتا ہوں کہ کبھی شیطان عالم کی زبان سے گمراہی والی بات کہلوا دیتا ہے اور کبھی منافق بھی حق بیان کر دیتا ہے۔ بہرحال تم حق قبول کر لینا کیونکہ اتباعِ حق میں نورانیّت ہے۔'' لوگوں نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! ہمیں کس طرح پتا چلے گا کہ عالم گمراہی والی بات کہہ رہا ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وہ ایسی بات بیان کرے گا جس کا تم انکار کروگے اور کہوگے کہ'' یہ اس نے کیا بات کہی ہے؟'' بہرحال یہ چیز تمہیں عُلما کے بیان کردہ حق پر عمل کرنے سے نہ روکے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ اپنی غلطی سے رجوع کر لے اور ایمان وعمل کا مقام ومرتبہ قیامت کے دن کھلے گا۔ البتہ! جوان کو پانے کی کوشش کرتا ہے وہ انہیں پالیتا ہے۔'' (2)

{786}......حضرت سیِّدُنا یزید بن عُمَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو حضرت سیِّدُنامُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مصاحبوں میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنامُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی کسی مجلس میں وعظ کرنے تشریف لاتے تو فرماتے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی حاکم اور انصاف فرمانے والا ہے۔ اس کا نام برکت والا ہے۔

(1) ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب إن مُعاذا (كان أمة قانتالله)، الحديث: ٥٢٣٩، ج٤، ص٣٠٩.

(2) ......سنن ابی داود، كتاب السنة، باب من دعاالی السنة، الحديث: ٤٦١١، ص١٥٦٢، مفهومًا.

شک کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔'' چنانچہ، ایک روز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''بے شک تمہارے بعد فتنے ہیں۔ ان میں مال کی کثرت ہوگی۔ قرآن حکیم کے راستے کھل جائیں گے یہاں تک کہ مومن ومنافق، مرد وعورت، چھوٹا بڑا، آزاد وغلام ہر کوئی اسے حاصل کرلے گا۔ پھر عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی کہنے والا کہے گا: ''کیا بات ہے لوگ میری اتباع نہیں کرتے حالانکہ میں انہیں قرآن سناتا ہوں؟ میرا خیال ہے کہ یہ میری اِتباع اس وقت کریں گے جب میں قرآن چھوڑ کر کوئی بدعت گھڑ کر ان کے سامنے پیش کروں گا۔'' (خبردار!) تم اس کی گھڑی ہوئی بدعت سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ سراسر گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم کی گمراہی سے ڈراتا ہوں بے شک شیطان کبھی اس کی زبان سے گمراہی والی بات کہلوا دیتا ہے اور کبھی منافق بھی حق بات کہہ دیتا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا یَزِید بن عُمَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ عالم گمراہی والی بات کہہ رہا ہے اور منافق حق بات بیان کر رہا ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! تم عالم کی ان باتوں سے بچو جن کے بارے میں اہل علم کہیں کہ ''یہ اس نے کیا کہا ہے؟ اور عالم کی غلطی تمہیں اس کے بیان کردہ حق کو قبول کرنے سے نہ روکے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جب وہ حق سنے تو اپنی غلطی سے رجوع کر کے حق کا اتباع کرلے، بے شک اتباعِ حق میں نورانیّت ہے۔'' (1)

اِعْتِدال کا درس:

{787}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے عرض کی: ''مجھے کوئی علم کی بات سکھیئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''کیا تم میری اطاعت کرو گے؟'' اس نے عرض کی: ''میں آپ کی اطاعت پر حریص ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، رات میں قیام کرو اور آرام بھی کرو، کسبِ حلال کے لئے کوشش کرو اور گناہ سے بھی بچو، حالت اسلام میں ہی مرو اور مظلوم کی بددعا سے بچو۔'' (2)

---

(1)......سنن ابی داود، کتاب السنة، باب من دعاالی السنة، الحدیث: ٤٦١١، ص١٥٦٢.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ١٠١٠، ص٢٠٠.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی مناجات:

{788}......حضرت سیِّدُ نا ثَوْر بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ جب تہجد کی نماز سے فراغت پاتے تو بارگاہِ خداوندی میں یوں مُناجات کرتے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! آنکھیں سو رہی ہیں اور ستارے چھپ گئے ہیں جبکہ تو زندہ اور دوسروں کو زندہ رکھنے والا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جنت کے معاملے میں میری طلب سست ہے اور جہنم کی آگ سے میرا بھاگنا ضعیف ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے پاس سے ایسی ہدایت عطا فرما جو آخرت میں بھی میرے کام آئے۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔''(1)

بیٹے کو نصیحت:

{789}......حضرت سیِّدُ نا مُعَاوِیَہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! جب تم نماز پڑھو تو رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھو (یعنی اسے اپنی زندگی کی آخری نماز خیال کرو) اور اس گمان میں نہ رہنا کہ تمہیں دوسری نماز کا موقع ملے گا۔ اے میرے بیٹے! مومن دو نیکیوں کے درمیان وفات پاتا ہے ایک وہ نیکی جسے وہ آگے بھیج چکا اور دوسری وہ جو اپنے پیچھے چھوڑی (یعنی صدقہ جاریہ)۔''(2)

{790}......حضرت سیِّدُ نا محمد بن سِیرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کے دوست بھی تھے جو اسے سلامِ رخصت کر کے جا رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''میں تمہیں دو باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ اگر تم ان کی حفاظت کرو گے تو محفوظ رہو گے: (۱) تمہیں دنیا سے جو حصہ ملنا ہے اس کی فکر مت کرنا (۲) تمہیں اپنی آخرت کے حصے کی فکر کرنے کی زیادہ حاجت ہے۔ لہٰذا آخرت کے حصہ کو دنیا کے حصہ پر ترجیح دو یہاں تک کہ اس کا انتظام کر لو اس کے بعد تم جہاں کہیں بھی جاؤ گے وہ تمہارے ساتھ ساتھ رہے گا۔''(3)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:٤٨، ج٢٠، ص٣٤.

2 ......الزھد للامام احمد حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث:١٠٠٧، ص١٩٩.

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث:٤٩، ج٢٠، ص٣٥.

علمِ دِین کی محبت نے رُلادیا:

{791}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوکر گریہ وزاری کرنے لگا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے رونے کا سبب دریافت فرمایا۔ اس نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس قرابت داری کی وجہ سے نہیں رورہا جو میرے اورآپ کے درمیان ہے اور نہ ہی میرے رونے کا باعث مجھے آپ کی طرف سے ملنے والی دنیا ہے تاہم مجھے اس بات کا خوف رُلارہا ہے کہ میں جو آپ سے علم حاصل کرتا تھا اب اس کا سلسلہ منقطع ہوجائے گا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مت رو! بے شک جو شخص علم وایمان کا اِرادہ رکھتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس طرح علم عطا فرماتا ہے جس طرح حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا فرمایا تھا حالانکہ اس وقت علم حاصل کرنے اور ایمان کے نور سے اپنے قلب کو چمکانے کا کوئی ظاہری ذریعہ موجود نہیں تھا۔'' (1)

انصاف کی عمدہ ولاجواب مثال:

{792}......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دو بیویاں تھیں۔ جس دن ایک کی باری ہوتی اس دن دوسری کے گھر میں وضو تک نہ فرماتے تھے۔ جب ملکِ شام میں کسی مرض میں مبتلا ہوکر دونوں انتقال کرگئیں تو چونکہ اس وقت سب لوگ اپنے اپنے معاملات میں مصروف تھے اس لئے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کردیا گیا اور قبر میں اُتارتے وقت بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قُرعہ ڈالا کہ پہلے کس کو قبر میں رکھا جائے۔'' (2)

{793}......حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دو بیویاں تھیں جب باری کے مطابق کسی ایک کے پاس تشریف فرما ہوتے تو اس دوران دوسری کے گھر سے پانی تک نوش نہ فرماتے تھے۔'' (3)

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٢٢٨، ج٢٠، ص١١٥، مفھومًا.

(2)......صفة الصفوة، الرقم ٥١ مُعَاذبن جَبَل، ذکر نبذہ من ورعه، ج١، ص٢٥٥.

(3)......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذبن جَبَل، الحدیث: ١٠٢٣، ص٢٠٢.

ذِکرُاللہ جہاد سے اَفضل ہے

{794}......حضرت سیِّدُ نا ابوزُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے بڑھ کر بندے کو عذابِ الٰہی سے نجات دِلانے والی کوئی چیز نہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: ''کیا راہِ خدا میں تلوار چلانا بھی نہیں؟'' یہ بات لوگوں نے تین بار کہی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہاں یہ بھی نہیں! مگر یہ کہ راہِ خدا میں لڑتے لڑتے اس کی تلوار ٹوٹ جائے۔''(1)

{795}......حضرت سیِّدُ نا ابوبَحرِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے بڑھ کر بندے کو عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والا کوئی عمل نہیں۔'' لوگوں نے عرض کی: ''اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) کیا راہِ خدا میں جہاد کرنا بھی نہیں؟'' فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ لڑتے لڑتے تلوار ٹوٹ جائے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ (پ٢١،العنکبوت:٤٥) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا۔''(2)

{796}......حضرت سیِّدُ نا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں صبح سے رات تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہوں یہ عمل مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں عمدہ گھوڑے پر سوار ہو کر صبح سے رات تک راہِ خدا میں جہاد کروں۔''(3)

تَرکِ سنت گمراہی کا سبب:

{797}......حضرت سیِّدُ نا ابو بَحرِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حِمْص کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت اسے کوئی خوف نہ ہو تو اسے چاہئے کہ جب اذان دی جائے تو نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو جائے کیونکہ

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ١٠٠٨، ص١٩٩.

(2)......الزھد للامام احمد حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ١٠٢٥، ص٢٠٢.

(3)......شعب الایمان للبیھقی، باب فی محبۃ اللّٰہ/فصل فی ذکر أخبار وردت فی ذکر اللّٰہ، الحدیث: ٦٧٥، ج١، ص٤٤٩.

باجماعت نماز ادا کرنا سُنَنِ ھُدیٰ میں سے ہے اور یہ ان سنتوں میں سے ہے جنہیں حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہارے لئے جاری فرمایا اور کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرے گھر میں جائے نماز ہے میں گھر میں ہی نماز پڑھ لوں گا۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کے تارک کہلاؤ گے اور اگر تم نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کو ترک کر دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔'' [1]

{798}......حضرت سیِّدُنا اَسوَد بن ہِلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ چل رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہم سے فرمایا: ''بیٹھو تھوڑی دیر ایمان کی باتیں کر لیں۔'' [2]

{799}......حضرت سیِّدُنا ابو اِدْرِیس خَوْلَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم ایسے لوگوں کے پاس بیٹھتے ہو جو لازمی طور پر باتوں میں لگ جاتے ہیں۔ لہٰذا جب انہیں غفلت میں دیکھو تو فوراً اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔''

حضرت سیِّدُنا وَلِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید فرماتے ہیں: جب یہ حدیث حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ذکر کی گئی تو انہوں نے کہا: جی ہاں! مجھے ابو طلحہ حَکیم بن دِینار نے بیان کیا کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرمایا کرتے تھے کہ ''مقبول دُعا کی نشانی یہ ہے کہ جب تم لوگوں کو غفلت میں دیکھو تو فوراً اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔'' [3]

{800}......حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمارے علاقے میں تشریف لائے تو ہمارے کچھ بزرگوں نے ان سے درخواست کی کہ ''اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اجازت دیں تو ہم پتھروں اور لکڑیوں کا بندوبست کر دیں تا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے مسجد بنا دی جائے۔'' حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے خوف ہے کہ بروزِ قیامت انہیں پیٹھ پر اُٹھانے

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، الحدیث: ١٤٨٨، ص٧٧٩، راوی عبداللّٰہ بن مسعود، بتغیرٍ.

[2] ......صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب قول النبی بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ، ص٢۔

صفۃ الصفوۃ، الرقم ٥١ مُعَاذ بن جَبَل، ذکر نبذہ من مواعظہ و کلامہ، ج١، ص٢٥٧.

[3] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ١٠٢٤، ص٢٠٢.

کا مکلّف نہ بنادیا جاؤں۔'' (1)

فکرِ آخرت پر مبنی بیان:

{801}......حضرت سیِّدُ نا عَمرو بن مَیمُون اَوْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمارے درمیان کھڑے ہوکرفرمایا: ''اے قبیلہ''اَوْد'' والو! میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں۔ تمہیں اس بات کا یقینی علم ہونا چاہئے کہ ایک دن ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، اس کے بعد جنت میں جانا ہوگا یا پھر جہنم ٹھکانہ ہوگا اور وہاں ہمیشہ ٹھہرنا ہے اس سے آگے کوچ نہ ہوگا اور ہم ہمیشہ ان جسموں میں رہیں گے جنہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔'' (2)

{802}......حضرت سیِّدُ نا یزید بن یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَادِر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم جتنا چاہو علم حاصل کرو لیکن اس پر عمل بھی کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہرگز علم پر اجر عطا نہ فرمائے گا جب تک اس پر عمل نہ کرو گے۔'' (3)

{803}......حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو جتنا چاہو حاصل کرو لیکن اس پر عمل بھی کرو کیونکہ جب تک تم علم پر عمل نہ کرو گے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہرگز تمہیں اس سے نفع عطا نہ فرمائے گا۔'' (4)

عورتوں کا فتنہ:

{804}......حضرت سیِّدُ نا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تمہیں خستہ حالی کے فتنے میں مبتلا کیا گیا تو تم نے اس پر صبر کیا اور عنقریب تم خوشحالی کے فتنے میں مبتلا کئے جاؤ گے اور مجھے تم پر سب سے زیادہ عورتوں کے فتنے کا خوف ہے، جب وہ سونے اور چاندی کے کنگن پہنیں گی

(1)......الزھد لھناد بن السری، باب معیشۃ النبی، الحدیث: ۷۲۵، ج۲، ص۳۷۶.

(2)......المستدرك، کتاب الإیمان، باب یذبح الموت علی الصراط، الحدیث: ۲۸۹، ج۱، ص۲۶۷.

(3)......الزھد لابن المبارك، باب من طلب العلم لعرض فی الدنیا، الحدیث: ۶۲، ص۲۱.

(4)......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ۲۶۴ بکر بن خُنَیس کوفی، ج۲، ص۱۸۹، بدون: إن شئتم.

اورشام کے نرم ونازک کپڑے اوریمن کی چادریں زیب تن کریں گی تو مالداروں کوتھکا دیں گی اورغریبوں کواس چیز کا مکلّف بنائیں گی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔'' [1]

نفرت کے اَسباب:

{806}......حضرت سیِّدُ نامحمد بن نصر حارثی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''3 باتیں ایسی ہیں کہ جوان کا عادی ہوتا ہے اسے لوگوں کی نفرت وناپسندیدگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے:(۱)بغیر کسی عجیب بات کے ہنستے رہنا(۲)بلاضرورت سوئے رہنااور(۳)بغیر بھوک کے کھانا کھانا۔'' [2]

{807}......حضرت سیِّدُ نامالک دَارَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک تھیلی میں 400 دینار ڈال کرغلام کو دیئےاورفرمایا:''انہیں حضرت ابوعبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے جاؤ پھر کچھ دیر وہاں ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ انہیں کہاں صرف کرتے ہیں۔'' چنانچہ،غلام وہ تھیلی لے کرامین الامّت حضرت سیِّدُ ناابوعبیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوااورعرض کی:''امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایاہے کہ یہ دینار اپنی کسی ضرورت میں استعمال کرلیں۔''انہوں نے فرمایا:''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے۔'' پھر اپنی لونڈی کو بلاکرفرمایا:''یہ 7 دینار فلاں کو، یہ 5 فلاں کواور یہ 5 فلاں کو دے آؤ۔'' یہاں تک کہ سب کے سب صدقہ کردیئے۔غلام نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوکر ساری صورت حال بیان کردی۔

پھرامیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اتنے ہی دینارایک اور تھیلی میں ڈال کرغلام کے حوالے کئے اورفرمایا: ''یہ حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے جاؤاور کچھ دیر وہاں ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ انہیں کہاں صرف کرتے ہیں؟''غلام نے تھیلی لی اور حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوکرعرض کی: ''امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں اس رقم سے اپنی کوئی حاجت پوری کرلیں۔''انہوں نے فرمایا:''اَللّٰہ

---

[1] ......الزھدلابن المبارك،باب ماجاء فی ذنب التنعم فی الدنیا،الحدیث:٧٨٥،ص٢٧١.

[2] ......الزھدللامام احمدبن حنبل،أخبارمُعَاذبن جَبَل،الحدیث:١٠٢٢،ص٢٠٢.

عَزَّوَجَلَّ امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر رحم فرمائے۔'' پھر اپنی لونڈی کو بلا کر فرمایا: ''اتنے درہم فلاں کے گھر اور اتنے فلاں کے گھر پہنچادو۔'' اسی اَثنا میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ کو اس بات کا علم ہوا تو عرض گزار ہوئیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم بھی مسکین ہیں، ہمیں بھی عطا فرمائیں۔'' اس وقت تھیلی میں صرف 2 دینار باقی بچے تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ تھیلی دیناروں سمیت اپنی اہلیہ کی طرف اُچھال دی۔غلام امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا۔یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: ''بے شک تمام صحابہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''[1]

امیر المؤمنین کو نصیحت:

{808}......حضرت سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا نُعَیْم بن اَبِی ہِنْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے ایک کاغذ نکال کر دکھایا جس پر لکھا تھا کہ یہ خط ابو عبیدہ بن جرّاح و مُعاذ بن جَبَل کی طرف سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْک ! حمد وثناء کے بعد! ہم دونوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ''جو معاملہ (یعنی خلافت) آپ کے سپرد کیا گیا ہے وہ اہم ترین ہے۔آپ کو اس امت کے سرخ وسیاہ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔آپ کے پاس معزز وحقیر، دشمن ودوست فیصلے کروانے آئیں گے اور عدل وانصاف ہر ایک کا حق ہے۔اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ! غور کرلیں کہ اس وقت آپ کی کیا کیفیت ہوگی۔ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن لوگوں کے چہرے جھک جائیں گے۔دل کانپ اُٹھیں گے اور تمام حجتیں ختم ہوجائیں گی۔صرف ایک بادشاہِ حقیقی **اللّٰہ رَبُّ الْعَالَمِیْن** عَزَّوَجَلَّ کی حجت اپنی طاقت وقدرت کے ساتھ غالب ہوگی اور مخلوق اس کے سامنے حقیر ہوگی۔اس کی رحمت کی امید اور عذاب کا خوف کرتی ہوگی اور ہم آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں اس امت کا حال ایسا ہوجائے گا کہ لوگ ظاہری طور پر تو ایک دوسرے کے بھائی بنیں گے جبکہ دِلی طور پر دشمن ہوں گے۔ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ یہ خط آپ کو ہماری طرف سے وہ بات پہنچائے جو ہمارے دلوں میں نہیں۔ہم نے محض آپ کی خیر خواہی کے لئے یہ خط لکھا ہے۔**وَالسَّلَام عَلَیْک**۔

[1] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار الحسن بن ابی الحسن، الحدیث: ١٥٦٢، ص ٢٨٣، بتغیرٍ.

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے اس خط کا جواب یوں دیا: یہ تحریر عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جرَّاح اور حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا کی طرف ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمَا: حمد وثناء کے بعد! مجھے آپ کا خط ملا، جس میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ ''میرا معاملہ سخت تر ہے اور مجھے اس امت کے سرخ وسیاہ کی ولایت سونپی گئی ہے۔ میرے سامنے شریف وذلیل، دشمن ودوست آئیں گے۔ بے شک ہر شخص کا عدل میں حصہ ہے۔'' آپ نے لکھا ہے کہ ''اے عمر! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی۔'' بے شک عمر کو اطاعت کی توفیق اور معصیت سے بچنے کی قوت دینے والا صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور آپ نے لکھا ہے کہ ''آپ مجھے اس معاملہ سے ڈراتے ہیں جس سے سابقہ اُمتیں ڈرائی جاتی رہیں۔'' پہلے ہی رات اور دن کے بدلنے نے لوگوں کی اموات کے ساتھ ہر دُور کو قریب، ہر نئے کو پرانا اور ہر آنے والے کو حاضر کر دیا ہے یہاں تک کہ لوگ اپنے ٹھکانے جنت یا دوزخ کی طرف چلے گئے۔ آپ نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ ''آخری زمانے میں اس امت کا یہ حال ہوگا کہ لوگ بظاہر بھائی بھائی جبکہ دلی طور پر ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔'' لیکن آپ تو ایسے نہیں اور نہ ہی یہ وہ زمانہ ہے کیوں کہ اِس زمانہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رغبت اور اس کا خوف ظاہر ہے، لوگ اصلاحِ دنیا کے لئے ایک دوسرے کی طرف رغبت کرتے ہیں اور آخر میں تحریر کیا کہ ''آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ میں یہ خط پڑھ کر وہ مفہوم لوں جو آپ کے دلوں میں نہیں ہے جبکہ آپ نے تو خیر خواہی کے لئے لکھا ہے۔'' تم دونوں نے سچ کہا ہے مجھے آئندہ بھی تمہارے خط کا انتظار رہے گا، میں آپ حضرات (کی خیر خواہی) سے بے نیاز نہیں ہوں۔''[1]

وَالسَّلَامُ عَلَیۡکُمَا۔

علم کے فضائل وبرکات:

{809}......حضرت سیِّدُ نا رَجاء بن حَیوَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''علم حاصل کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے علم حاصل کرنا خشیّت، اسے تلاش کرنا عبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اور اس کی جستجو کرنا جہاد ہے۔ جاہلوں کو علم سکھانا صدقہ اور اسے اس کے اہل تک پہنچانا نیکی ہے کیونکہ

......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام عمربن الخطاب، الحدیث: ۱۰، ج۸، ص۱۴۸۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۵، ج۲۰، ص۳۲۔

یہ حلال وحرام کا شعور دیتا، اہل جنت کو روشن دلیل اور گھبراہٹ میں انسیت دیتا ہے۔ سفر میں ہم نشین اور تنہائی کا ساتھی ہے۔ تنگدستی وخوشحالی میں رہنمائی کرتا اور دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار رہے۔ عظیم لوگوں کے ہاں علم کی حیثیت زینت کی سی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم ہی کی بدولت قوموں کو رفعت وبلندی عطا فرماتا اور انہیں بھلائی میں لوگوں کا مقتدا وپیشوا بنا دیتا ہے۔ اہلِ علم کے نقش وقدم پر چلا جاتا، ان کے افعال کی پیروی کی جاتی اور ان کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے۔ فرشتے ان کی دوستی میں رغبت رکھتے اور انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ہر خشک وتر یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں اور پانی کے دیگر جانور، درندے اور چوپائے سب ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ علم جہالت کی تاریکی سے نجات دیتا، دلوں کو جلا بخشتا اور جہالت کے اندھیروں میں آنکھوں کو روشنی عطا کرتا ہے۔ اس کے ذریعے انسان نیک لوگوں کی منازل تک رسائی پاتا اور دنیا وآخرت میں بلند مقام تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور وفکر کرنے کا اجر روزہ رکھنے کے برابر اور اسے پڑھنا پڑھانا نوافل کے برابر ہے۔ علم ہی صلۂ رحمی کا پیغام دیتا اور حلال وحرام کی پہچان کراتا ہے۔ علم تمام عمل کرنے والوں کا سردار اور عمل اس کا پیروکار رہے۔ یہ ایسی نعمت ہے جو خوش نصیبوں کو عطا کی جاتی اور بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔'' (1)

مرحبا اے موت! مرحبا:

{810}...... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وقتِ وصال قریب آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دیکھو! کیا صبح ہو چکی ہے؟'' عرض کی گئی: ''ابھی صبح نہیں ہوئی۔'' کچھ دیر بعد پھر فرمایا: ''دیکھو! کیا صبح ہو چکی ہے؟'' عرض کی گئی: ''ابھی صبح نہیں ہوئی۔'' پھر کچھ دیر بعد کسی نے آ کر خبر دی کہ ''صبح ہو چکی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں ایسی رات سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جس کی صبح آگ کی طرف لے جانے والی ہو۔ مرحبا اے موت! مرحبا! موت ایک ایسا ملاقاتی ہے جو آخر میں آیا ہے۔ ایسا دوست ہے جو فاقہ کی حالت میں آیا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں دنیا میں تجھ سے ڈرتا تھا اور آج تجھ سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ میں نے دنیا کی محبت کو دل میں بسایا نہ لمبی عمر کا ارمان رکھا کہ اس دنیا میں نہریں جاری کروں اور باغات لگاؤں لیکن سخت گرم دنوں کی پیاس،

(1)...... مختصر جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر، باب جامع فی فضل العلم، الحدیث: ٥٤، ص٥٣.

سختی والی ساعتیں، سفر میں عُلما سے ملاقات اور ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حلقوں کی طلب دل میں آج بھی باقی ہے۔''[1]

طاعون اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے:

{811}......حضرت سیِّدُنا طارق بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ ملک شام میں طاعون[2] کی وبا پھیلی تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ بغیر پانی کے طوفان ہے۔ یہ بات حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُٹھے اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے تمہاری باتیں پہنچی ہیں حالانکہ یہ تو تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ لیکن وہ اس بیماری کے بجائے اس بات سے زیادہ ڈرتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں اس حال میں صبح کرے کہ اسے اتنی بھی خبر نہ ہو کہ وہ مومن ہے یا منافق اور وہ بچوں کی حکمرانی سے خوفزدہ تھے۔''[3]

اَولاد کے لئے طاعون کی دُعا:

{812}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن غَنْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا معاذ بن جَبَل، حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جَرَّاح، حضرت سیِّدُنا شُرَحْبِیْل بن حَسَنَہ اور حضرت سیِّدُنا ابومالک اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم چاروں بزرگوں پر ایک ہی دن طاعون کا حملہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا ہے۔ نیز تم سے قبل نیک لوگ اسی بیماری کے سبب فوت ہوئے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! معاذ کی اولاد کو اس رحمت سے وافر حصہ عطا فرما[4]۔'' چنانچہ،

---

[1] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ۱۰۱۱، ص ۲۰۰، بتغیرٍ.

[2] ......مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''طاعون طعن سے بنا ہے بمعنی نیزہ مارنا، چونکہ اس بیماری میں مریض کو پھوڑے یا زخم سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اسے کوئی نیزے مار رہا ہے، سوئیاں چبھو رہا ہے اس لئے اسے طاعون کہا جاتا ہے یہ مشہور وبائی بیماری ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۲، ص۴۱۳)

[3] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار مُعَاذ بن جَبَل، الحدیث: ۱۰۲۱، ص ۲۰۲.

[4] ...... آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اپنی اولاد کے لئے طاعون کی دعا کرنا درحقیقت ان کے لئے شہادت و رحمت کی دعا کرنا ہے کیونکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے شہادت فرمایا ہے۔ جیسا کہ مشکوۃ المصابیح میں بخاری و مسلم کے حوالے سے فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل ہے: طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔ ایک اور روایت کا خلاصہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے مسلمانوں کے لئے رحمت بنایا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۲، ص۴۱۳)

ابھی شام بھی نہ ہوئی تھی کہ آپ کے بیٹے حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہ جن کے نام سے آپ نے اپنی کنیت رکھی اور ان سے آپ کو بہت محبت تھی طاعون کے مرض میں مبتلا ہوگئے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجد سے لوٹے تو اپنے بیٹے کو سخت تکلیف میں مبتلا پا کر دریافت فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن! کیا حال ہے؟'' بیٹے نے جواب میں یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ (پ٣،ال عمران: ٦٠)

ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے! یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا۔

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تم مجھے صبر کرنے والا ہی پاؤ گے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات بھر ٹھہرے رہے اور صبح کے وقت بیٹے کو دفن کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر طاعون کا حملہ ہوا اور نزع کی تکالیف شدت اختیار کرگئیں تو جب کچھ افاقہ ہوتا تو عرض کرتے: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے جتنی بھی تکلیف آئے لیکن تیری عزت کی قسم! بے شک تو جانتا ہے کہ میرا دل تیری محبت سے لبریز ہے۔''(1)

سفرِ یمن کے وقت نصیحتیں:

{813}......حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اے مُعاذ! جاؤ اپنی سواری تیار کرو پھر میرے پاس آ جانا میں تمہیں یمن بھیجنا چاہتا ہوں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے سواری تیار کی اور مسجد کے دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اجازت عطا فرمائی اور میرا ہاتھ پکڑ کر میرے ساتھ چلتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے مُعاذ! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے، سچی بات کہنے، وعدہ پورا کرنے، امانت ادا کرنے، خیانت سے بچنے، یتیم پر رحم کرنے، پڑوسی کا خیال رکھنے، غصہ پر قابو پانے، دوسروں کے لئے نرمی اختیار کرنے، سلام عام کرنے، گفتگو میں نرمی اپنانے، ایمان پر ثابت قدم رہنے، قرآن میں غور و فکر کرنے، آخرت سے محبت کرنے، حساب و کتاب سے ڈرنے، لمبی امیدوں سے بچنے اور اچھے اعمال کرنے کی وصیت کرتا اور مسلمان کو گالی دینے، سچے کو جھوٹا یا جھوٹے کو سچا ثابت کرنے اور عادِل حکمران کی نافرمانی کرنے سے منع کرتا ہوں۔ اے مُعاذ! ہر شجر و حجر کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ

1 ......البحرالزخارالمعروف بمسندالبزار، مسندمُعَاذبن جَبَل، الحديث: ٢٦٧١، ج٧، ص١١٤.

کا ذکر کرتے رہنا اور جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کرنا پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ اور علانیہ کی علانیہ۔''[1]

{814}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو اس وقت حضرت مُعَاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سواری پر تھے اور پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے انہیں نصیحت فرما رہے تھے کہ ''اے مُعَاذ! میں تمہیں اس طرح نصیحت کرتا ہوں جس طرح ایک حقیقی بھائی نصیحت کرتا ہے۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔''اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کی طرح بیان کیا۔البتہ اس میں اتنا زائد کہ ''مریض کی عیادت کرنا۔ بیواؤں اور کمزوروں کی ضروریات کو جلد پورا کرنا۔غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔لوگوں کو اپنی طرف سے انصاف فراہم کرنا۔ ہمیشہ حق بات کہنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا۔''[2]

{815}......حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اے مُعَاذ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔''میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہوں۔''پھر حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے مُعَاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھنا مت بھولنا: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے ذکر، شکر اور حُسنِ عبادت پر میری مدد فرما۔''

حضرت سیِّدُ نا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُ نا صُنَابِحِی کو یہ وصیت کی، انہوں نے حضرت ابو عبد الرحمٰن کو، انہوں نے حضرت عُقْبَہ کو، انہوں نے حضرت حَیْوَہ کو، انہوں نے حضرت عبد الرحمٰن مُقْرِی کو، انہوں نے حضرت بِشر بن موسیٰ کو، انہوں نے حضرت محمد بن اَحمد بن حسن کو، انہوں نے مجھے (یعنی حضرت سیِّدُ نا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو) یہ وصیت فرمائی اور میں تمہیں اس کی وصیت کرتا ہوں (کہ ہر نماز کے بعد

---

[1]......الزهد الكبير للبيهقي، باب الورع والتقوى، الحديث:٩٥٦، ص٣٤٧، مختصرًا.

[2]......كتاب الثقات لابن حبان، السيرة النبوية، السنة التاسعة من الهجرة، ج١، ص١٤٧، بدون الأخ الشقيق.

مذکورہ دعا پڑھنا مت بھولنا)۔ [1]

{816}......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُعَاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ نبوت عَلٰی صَاحِبِہَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''اے مُعاذ! تم نے صبح کس حال میں کی؟'' عرض کی: ''میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان رکھتے ہوئے صبح کی ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر قول کا ایک تصدیق کرنے والا اور ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور تمہاری کہی ہوئی بات کی کیا تصدیق ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے جب بھی صبح کی تو یہ گمان کیا کہ شام نہیں دیکھ سکوں گا اور جب بھی شام کی تو یہ خیال کیا کہ صبح نہیں دیکھ سکوں گا۔ جو بھی قدم اُٹھایا یہ سوچ کر اُٹھایا کہ اس کے بعد دوسرا قدم نہیں اٹھا سکوں گا اور گویا میں (قیامت کا یہ منظر) دیکھ رہا ہوں کہ ہر وہ اُمَّت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہے جسے ان کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جا رہا ہے اور ان کے ساتھ ان کی طرف بھیجے جانے والے نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) ہیں اور وہ بت بھی ہیں جنہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھوڑ کر پوجتے تھے اور گویا میں جہنمیوں کی سزا اور اہلِ جنت کے ثواب کو دیکھ رہا ہوں۔'' اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تم نے جان لیا پس ان امور کی پابندی رکھنا۔'' [2]

{817}......حضرت سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمِرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب یمن سے واپس تشریف لائے تو مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے استفسار فرمایا: ''تم نے اپنے بعد لوگوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟'' عرض کی: ''میں نے انہیں اس حال میں چھوڑا ہے کہ ان کا مقصد صرف چوپایوں والا ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو اُن چیزوں کا علم رکھتے ہوں گے جن سے یہ لوگ جاہل ہیں مگر اِن (علم رکھنے والوں) کا مقصد بھی ان جیسا ہی ہوگا۔'' [3]

---

1 ......السنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، الحدیث: ٩٩٣٧، ج٦، ص ٣٢.

2 ...... کتاب الضعفاء للعقیلی، باب العین، الرقم ٨٦٦، ج٢، ص ٦٩١.

3 ...... کنز العمال، کتاب العلم، قسم الاقوال، الحدیث: ٢٨٩٦٧، ج١٠، ص ٨١.

بدترین لوگ:

{818}......حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ طواف میں مشغول تھے۔ میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے لوگوں میں سے سب سے بُرے شخص کے بارے میں بتایئے۔'' ارشاد فرمایا: ''مجھ سے بھلائی کے متعلق سوال کرو برائی کے متعلق مت پوچھو، بدترین لوگ بُرے عُلما ہیں۔''(1)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تعزیتی مکتوب:

{819}......حضرت سیِّدُ نا عبدالرحمٰن بن غَنْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نامُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیٹے طاعون کی وبا میں مبتلا ہو (کر انتقال فرما) گئے تو انہیں بہت صدمہ ہوا۔ جب یہ بات حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نامُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف یہ خط لکھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، یہ خط محمد رسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طرف سے مُعاذ بن جَبَل کی طرف ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ! میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اَمَّا بَعْد! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے اور صبر کی توفیق بخشے۔ ہمیں اور تمہیں اپنا شکر گزار بندہ بنائے، ہماری جانیں، ہمارے اہل وعیال، ہمارے اموال اور اولاد سب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ اور ہمارے پاس اس کی طرف سے عاریت ہیں۔ جو وہ ہمیں ایک مدت مقررہ تک عطا فرماتا ہے کہ ہم ان سے نفع اُٹھائیں اور اس مقررہ مدت کے بعد وہ ہم سے واپس لے لیتا ہے۔ لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ جب ہمیں کوئی نعمت ملے تو اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں اور جب وہ ہم سے لے لی جائے تو اس پر صبر کریں۔ اے مُعاذ! تمہارا بیٹا بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کی ہوئی ایک نعمت تھی جو اس کی طرف سے تمہارے پاس عاریت تھی جس کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں مسرت وشادمانی عطا فرمائی اور پھر تمہیں اس کے بدلے عظیم اجر وثواب عطا فرما کر اسے واپس لے لیا۔ اگر صبر کرو گے تو تمہارے لئے رحمت، ہدایت اور ثواب ہوگا۔

(1)......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند مُعاذ بن جَبَل، الحدیث: ٢٦٤٩، ج٧، ص٩٣، مفھومًا.

اے مُعاذ! تم میں 2 خصلتیں ہرگز جمع نہ ہونے پائیں کہ ان کی وجہ سے تمہارا اجر ضائع ہو جائے گا اور پھر تمہیں اپنے اجروثواب کے کھودینے پر ندامت ہوگی۔ اگر تم اپنی مصیبت کو اس کی وجہ سے ہاتھ آنے والے اجروثواب پر پیش کرو گے تو جان لو گے کہ اتنے عظیم ثواب کے مقابلے میں تمہاری مصیبت تو بہت چھوٹی ہے۔ تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے وعدہ کے مطابق اجر پاؤ گے اور اپنی مصیبت کا صدمہ بھول جاؤ گے۔'' گویا ایسا ہی لکھا تھا۔ وَالسَّلَام۔'' [1]

مذکورہ روایت پر مصنف کا تبصرہ:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''یہ تینوں روایتیں ضعیف ہیں کیونکہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیٹے کی وفات حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری فرمانے کے 2 سال بعد ہوئی۔ البتہ بعض صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے ان کو خطوط لکھے ہیں اور راوی نے وَہم کے سبب ان کی نسبت رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کر دی ہے۔ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے جلیل القدر اور اعلم صحابی کے بارے میں کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے بے صبری کی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی نہ رہے۔ لہٰذا اس میں صحیح روایت وہی ہے جو حارِث بن عُمَیْرہ اور ابو جُرَشی نے روایت کی ہے، اس میں انہوں نے بیٹے کی وفات پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا اور صبر و استقامت کا دامن تھامے رہنا بیان کیا ہے اور پھر یہ کہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مبارکہ میں سفرِ یمن کے علاوہ کبھی حضور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے دُور رہے ہوں اور یمن سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی واپسی سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد ہوئی تھی اور محمد بن سعید اور مجاشع اس پائے کے راوی نہیں ہے کہ جن کی روایات و مفردات پر اعتماد کیا جائے۔''

{822} ......حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''دین میں مخلص رہنا، تھوڑا عمل بھی کفایت کرے گا۔'' [2]

---

[1] ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٢٤، ج ٢٠، ص ١٥٥، مفهوماً.

[2] ......المستدرك، كتاب الرقاق، الحديث: ٧٩١٤، ج ٥، ص ٤٣٥.

حضرت سَیِّدُنا سَعِیْد بن عَامِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

ہجرت میں سبقت لے جانے والوں میں سے حضرت سَیِّدُنا سعید بن عامر بن حِذْیَم جُمَحِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سحر انگیز وفتنہ گر دنیا سے بے رغبتی اختیار کی، دنیا کے طلب گاروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔نیکیوں کی ترغیب دلانے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرانے کے معاملے میں سابقین کے طریقۂ کار پر گامزن رہے۔حکومت وسلطنت حاصل ہونے کے باوجود دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری کو انتہائی جانفشانی وامانت داری سے نبھاتے رہے۔

عُلَمائے تصوُّف کے نزدیک: صبر پر قائم رہتے ہوئے مشکل حالات کا ڈٹ کے مقابلہ کرنے اور بے جا گمانوں کی تحقیق میں نہ پڑنے کا نام تصوُّف ہے۔

گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنا؟

{823}......حضرت سَیِّدُنا حسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا اَمیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شام کی گورنری سے معزول کیا تو اِن کی جگہ حضرت سَیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گورنر بنا کر وہاں بھیجا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی بیوی جو قبیلۂ قریش سے تعلق رکھتی تھی، کو ساتھ لے کر ملک شام روانہ ہوگئے۔ وہاں کچھ ہی دنوں بعد تنگدستی نے آلیا۔امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک ہزار دینار انہیں بھیجے۔حضرت سَیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ دِینار لے کر اپنی زوجہ کے پاس گئے اور فرمایا: ''یہ ہمیں امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھیجے ہیں۔'' زوجہ نے عرض کی: ''اگر آپ چاہیں تو ان میں سے بعض سے گھر کا راشن خرید لیں اور جو بچیں وہ آئندہ کے لئے سنبھال کر رکھ لیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس سے بہتر صورت نہ بتاؤں؟ وہ یہ کہ ہم یہ مال کسی تاجر کو دے دیتے ہیں جو ہمارے لئے تجارت کرے اور ہم اس کا نفع کھاتے رہیں اور ہمارے سرمائے کی ذمہ داری بھی اسی پر ہوگی۔'' زوجہ نے کہا: ''یہ تو بہت اچھا ہے۔''

چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ کھانے پینے کا سامان، 2 اونٹ، 2 غلام خریدے پھر لوگوں کی ضروریات

کا سامان غلاموں کے ذریعے اونٹوں پر رکھوا کر مسکینوں اور حاجتمندوں میں تقسیم فرما دیا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد زوجہ نے عرض کی: ''فلاں فلاں سامان ختم ہوگیا ہے آپ اس تاجر کے پاس جائیں اور حاصل ہونے والے نفع سے سامان خرید لائیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ زوجہ نے پھر کہا لیکن اب کی بار بھی کوئی جواب نہ پا کر اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ستانا شروع کر دیا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صرف رات کو گھر میں تشریف لاتے اور سارا دن گھر سے باہر گزار دیتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر والوں میں سے ایک آدمی تھا جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ آپ کے گھر آیا جایا کرتا تھا ایک دن اس نے ان کی زوجہ سے کہا کہ ''آپ کیوں انہیں تکلیف دیتی ہیں وہ تو سارا مال صدقہ کر چکے ہیں؟'' یہ سن کر وہ، مال کے ختم ہونے پر افسوس کرنے اور رونے لگیں۔ ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر تشریف لائے اور زوجہ سے فرمایا: ''آرام سے بیٹھی رہو! میرے چند دوست کچھ عرصہ پہلے مجھ سے جدا ہو گئے ہیں اگر مجھے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب مل جائے تب بھی میں ان کے طریقے سے دور نہیں ہٹوں گا۔ اگر کوئی جنتی حور آسمانِ دنیا سے جھانک لے تو تمام اہلِ زمین کو روشن کر دے اور اس کے چہرے کا نور چاند سورج کی روشنی پر غالب آ جائے اور جو دوپٹہ وہ اوڑھتی ہے وہ دُنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔ لہٰذا ان حوروں کی خاطر تجھے چھوڑنا تو میرے لئے آسان ہے لیکن تیری خاطر میں انہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نرم دل اور راضی ہو گئیں۔'' (1)

اہلِ حمص کی چار شکایات:

{824}......حضرت سیِّدُنا خَالِد بن مَعْدَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حِمْص کا گورنر مقرر فرمایا۔ جب امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حِمْص تشریف لائے تو اھلِ حِمْص سے فرمایا: ''تم نے اپنے گورنر کو کیسا پایا؟'' انہوں نے اپنے گورنر کی شکایتیں کیں جس کی وجہ سے حِمْص والوں کو چھوٹے کوفی کہا جانے لگا۔ انہوں نے کہا: ''ہمیں ان سے 4 شکایات ہیں۔ ایک یہ کہ یہ دن چڑھے ہمارے پاس آتے ہیں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(1)......صفة الصفوة، الرقم ٨٣ سعيد بن عامر بن حِذْيَم، ج ١، ص ٣٣٦۔
الجهاد لابن المبارك، الحديث: ٢٤، ص ٤٠.

نے فرمایا: ''یہ تو بہت بڑی شکایت ہے۔اس کے علاوہ کیا شکایت ہے؟''بولے:''یہ رات کوکسی کی بات نہیں سنتے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''یہ بھی بڑی شکایت ہےاور کیا ہے؟''بولے:''یہ مہینے میں ایک دن گھر میں ہی رہتے ہیں، ہمارے پاس نہیں آتے۔''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''یہ بھی بڑی شکایت ہےاور کیا شکایت ہے؟''انہوں نے کہا:''کبھی کبھی انہیں بے ہوشی کا ایسا دورہ پڑتا ہےجس کی وجہ سے یہ مرنے کےقریب ہوجاتے ہیں۔''

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمرفاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے **اہلِ حِمْص** اوران کے گورنرحضرت سیِّدُ ناسعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوایک جگہ جمع فرمایا پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی:''یااللہ عَزَّوَجَلَّ ! آج اس معاملے میں میرافیصلہ غلط نہ ہو۔''دعا کے بعد **اہلِ حِمْص** سے فرمایا:''تمہیں ان سے کیا شکایت ہے؟''انہوں نے کہا:''یہ دن چڑھے ہمارے پاس آتے ہیں۔''حضرت سیِّدُ ناسعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!اس بات کا اظہار مجھے پسند نہیں لیکن مجبوراً بتائے دیتا ہوں کہ میرے گھر میں کوئی خادم نہیں ہےاس لئے میں خود ہی آٹا گوندھتا ہوں پھراس کےخمیرہ ہونے کا انتظار کرتا ہوں پھر روٹی پکا کرکھانا کھاتا اوروضوکرکےان کے پاس آجاتا ہوں۔'' امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے پوچھا:''اورکیا شکایت ہے؟''بولے:''یہ رات کوکسی کی بات نہیں سنتے۔'' امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پوچھنے پرآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی:''اگرچہ یہ بتانا مجھے پسند نہیں لیکن مجبوراً بتائے دیتا ہوں کہ میں نے دن لوگوں (کے معاملات) کے لئے اوررات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے خاص کررکھی ہے۔''امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید شکایت کے بارے میں پوچھا: تو لوگوں نے کہا:''یہ مہینے میں ایک دن ہمارے پاس نہیں آتے۔''اس کی وجہ دریافت کرنے پرآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی:''کپڑے دھونے کے لئے میرے پاس کوئی خادم نہیں ہےاور میرے پاس پہننے کے لئے صرف ایک ہی جوڑا ہے جب وہ میلا ہو جاتا ہےتو اسے خود ہی دھوتا ہوں پھراس کے سوکھنے کا انتظار کرتا ہوں جب سوکھ جاتا ہےتو اسے رگڑ کر نرم کرتا ہوں پھر پہن کرشام کوان کے پاس آتا ہوں۔''امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا:''اورکیا شکایت ہے؟''**اہلِ حِمْص** نے کہا:''کبھی کبھی ان پر رنج وغم کی ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ یہ بے ہوش ہوجاتے ہیں۔''اس پرحضرت سیِّدُ نا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: حضرت خبیب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کےوقت میں بھی مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں موجود تھا قریش نے پہلے توان کےجسم کا گوشت جگہ جگہ سے کاٹا پھرانہیں سولی پرلٹکا دیا اور

پوچھا: ''کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں؟'' تو انہوں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میں اپنے اہل وعیال میں ہوں اور میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کانٹا بھی چبھے (پھر فرطِ محبت سے) با آواز بلند پکارا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' پس جب بھی مجھے وہ دن یاد آتا اور یہ خیال آتا ہے کہ میں نے اس حالت میں ان کی مدد نہیں کی کیونکہ میں اس وقت مشرک تھا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان نہیں لایا تھا تو میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے اس گناہ کو کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ بس یہ سوچتے ہی مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔''

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ سب سنا تو فرمایا: ''تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میری فراست کو غلط نہیں ہونے دیا۔'' پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے اور فرمایا: ''ان سے اپنی حاجات کو پورا کرلو۔'' ان کی زوجہ نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں آپ کے کام کاج کرنے سے بے نیاز کر دیا۔'' حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے زوجہ سے فرمایا: ''کیا تم یہ پسند نہیں کرتی کہ ہم یہ دینار اسے دے دیں جو ہمیں سخت ضرورت کے وقت لوٹا دے؟'' زوجہ نے عرض کی: ''ٹھیک ہے۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر والوں میں سے ایک قابلِ اعتماد شخص کو بلایا اور دیناروں کو بہت سی تھیلیوں میں ڈال کر فرمایا: ''یہ دینار فلاں خاندان کی بیواؤں، فلاں خاندان کے یتیموں، فلاں خاندان کے مسکینوں اور فلاں خاندان کے مصیبت زدوں کو دے آؤ۔'' تھوڑے سے دینار بچ گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی زوجہ سے فرمایا: ''یہ اپنی ضروریات میں خرچ کرلو۔'' پھر اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے عرض کی: ''آپ ہمارے لئے کوئی خادم کیوں نہیں خرید لاتے؟ اور مال کے بارے میں بھی پوچھا۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وہ مال تمہیں (آخرت میں) سخت ضرورت کے وقت مل جائے گا۔'' [1]

بلاحساب جنت میں داخلہ:

{825}...... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن سابط جُمَحِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قبیلۂ بنو جُمَح کے ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر بن

[1] ......صفة الصفوة، الرقم ٨٣ سعيدبن عامربن حِذْيَم، ج١، ص٣٣٧.

حِذْیَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر فرمایا: ''میں آپ کو فلاں فلاں علاقے کا گورنر بنانا چاہتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کی: ''یاامیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! مجھے اس آزمائش میں نہ ڈالئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا تم نے امارت کا وزن میرے سر ڈال دیا اور مجھے تنہا چھوڑ دیا۔'' پھر امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا میں آپ کے لئے کوئی وظیفہ مقرر کر دوں؟'' حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اتنا عطا فرمایا ہے کہ اس سے کم مجھے کفایت کرتا ہے میں اس سے زیادہ نہیں چاہتا۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جو وظیفہ ملتا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر کا راشن خریدنے کے بعد بقیہ صدقہ کر دیتے تو زوجہ پوچھتی: ''بقیہ رقم کہاں ہے؟'' فرماتے: ''میں نے قرض دے دیا ہے۔'' کچھ لوگ نے ان کے پاس آ کر کہا: ''آپ کے گھر والوں اور سسرال والوں کا بھی آپ پر حق ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں ان کے حقوق ادا کرنے پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا اور نہ حورِعین کی طلب میں کسی انسان کی رضا کا متلاشی ہوں۔ اگر جنت کی ایک حور دنیا کی طرف جھانک لے تو ساری زمین آفتاب کی طرح چمکنے لگے اور میں جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے گروہ سے پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ میں نے حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمام لوگوں کو حساب کے لئے جمع فرمائے گا تو غریب مسلمان جنت کی طرف ایسے تیزی سے جائیں گے جیسے کبوتر پَر پھیلا کر اپنے گھونسلے کی طرف اترتا ہے۔ ان سے کہا جائے گا: ''ٹھہرو! پہلے حساب دو۔'' تو وہ کہیں گے: ''ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں جس کا حساب ہو۔'' ان کا پروردگار عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''میرے بندے سچ کہتے ہیں۔'' پھر ان کے لئے جنت کا دروازہ کھل جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں سے 70 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

یہ الفاظ حضرت جَرِیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کے ہیں جبکہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ صغیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر کی روایت میں اس طرح ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو خبر ملی کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مشکلات کا سامنا ہے یہاں تک کہ ان کے گھر میں آگ بھی نہیں جلتی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی طرف کچھ مال بھیجا انہوں نے وہ سارا مال مختلف تھیلیوں میں ڈالا اور آس پاس کے پڑوسیوں میں

صدقہ کر دیا اور فرمایا: میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ''اگر کوئی حُور اپنی ایک انگلی ظاہر کر دے تو ہر جاندار اس کی خوشبو پائے۔'' تو کیا میں تمہاری خاطر ان کو چھوڑ دوں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے دنیا کی عورتو! تم اس بات کے زیادہ لائق ہو کہ میں تمہیں ان حوروں کی خاطر چھوڑ دوں نہ کہ انہیں تمہاری خاطر۔'' (1)

حضرت سَیِّدُنا عُمَیر بن سَعد رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنْہ

ہجرت میں سبقت لے جانے والوں میں حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عہد کی حفاظت کرتے، وعدہ پورا کرتے تھے۔ بہت ذہین تھے اور مزاج میں قدرے سختی تھی۔ بہترین گورنر اور رعایا پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حجت تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ''نَسِیْجٌ وَّحْدَہٗ'' یعنی صفاتِ محمودہ میں لاثانی و بے نظیر کہا جاتا ہے۔

حِمص کے گورنر کا تقرر:

{826}......حضرت سیِّدُنا عُمَیر بن سعد انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے حِمص کا گورنر بنا کر بھیجا ایک سال گزر گیا لیکن میری کوئی خبر نہ آئی تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کاتِب سے فرمایا: ''عُمَیر کی طرف خط لکھو کہ جیسے ہی یہ خط تمہیں ملے فوراً میرے پاس چلے آؤ اور وہ سارا مال بھی لے آؤ جو تم نے مسلمانوں کے مالِ غنیمت سے جمع کر رکھا ہے۔'' خط پڑھتے ہی میں نے تھیلے میں اپنا زادِراہ، پیالہ اور چمڑے کا ایک برتن رکھا، لاٹھی لی اور حِمص سے پیدل سفر طے کر کے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا آپہنچا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ تشریف لائے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا، چہرہ غبار آلود اور بال لمبے ہو چکے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کا حال دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی: ''آپ ملاحظہ فرما رہے

......صفة الصفوة، الرقم ٨٣ سعيد بن عامر بن حِذْيَم، ج ١، ص ٣٣٥۔
المعجم الكبير، الحديث: ٥٥٠٨/ ٥٥١٠/ ٥٥١١، ج ٦، ص ٥٨

ہیں کہ میں صحت منداور پاک خون والا ہوں میرے ساتھ میری یہ دنیا ہے جسے یہاں تک کھینچ لایا ہوں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''آپ کے ساتھ کیا ہے؟'' اور یہ گمان کیا کہ یہ اپنے ساتھ مال لائے ہوں گے۔ حضرت سیِّدُ ناعُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میرے پاس میرا ایک تھیلا ہے اس میں میرا زادِراہ ایک پیالہ ہے جس میں، میں کھاتا ہوں اور اسی کے ذریعے اپنا سر اور کپڑے دھوتا ہوں اور ایک چمڑے کا برتن ہے جس میں وضو کرنے اور پینے کا پانی رکھتا ہوں اس کے علاوہ ایک لاٹھی ہے جس پر سہارا لیتا ہوں اور اگر کوئی دشمن سامنے آجائے تو اسی سے مقابلہ کرتا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میری یہ متاع ہی میری دنیا ہے۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ''آپ وہاں سے پیدل سفر کر کے آئے ہیں؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''کیا وہاں ایسا کوئی نہیں تھا جو آپ کو سواری کے لئے جانور دیتا؟'' عرض کی: ''نہ انہوں نے ایسا کیا اور نہ میں نے ان سے اس کا مطالبہ کیا۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وہ مسلمان کتنے بُرے ہیں جن کے پاس سے تم آئے ہو۔'' انہوں نے عرض کی: ''یاامیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اس نے غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں نے وہاں کے مسلمانوں کو صبح کی نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔''

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں کہاں بھیجا تھا؟ اور تم نے کیا کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟'' فرمایا: ''سبحان اللہ! (یہ بطورِ تعجب کے کہا جاتا ہے)۔'' انہوں نے عرض کی: ''اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ میرے نہ بتانے سے آپ کو غم ہوگا تو میں نہ بتاتا۔ آپ نے جس شہر میں مجھے بھیجا میں نے وہاں پہنچ کر وہاں کے نیک لوگوں کو اکٹھا کیا اور اُنہیں مسلمانوں سے مالِ غنیمت جمع کرنے کی ذمہ داری سونپی جب وہ مال جمع کر لیا گیا تو میں نے سارے کا سارا صحیح مصرف پر خرچ کر دیا اگر اس میں امیر المؤمنین کا کوئی حصہ بنتا تو میں ضرور آپ کے پاس لاتا۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ''کیا تم ہمارے پاس کچھ نہیں لائے؟'' عرض کی: ''ہاں! میں کچھ نہیں لایا۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''عُمَیر بن سعد کے لئے گورنری کا نیا عہد نامہ لکھ دو۔'' انہوں عرض کی: ''مجھے یہ عہدہ نہ تو آپ کی طرف سے قبول ہے اور نہ آپ کے بعد کسی اور سے قبول کروں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس کے فتنے سے نہیں بچ سکتا بلکہ بچ نہیں سکا کیونکہ ایک

دن میں نے (اس عہدے کے سبب) ایک نصرانی سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے رُسوا کرے۔'' اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! مَیں اس معاملہ میں آپ کی وجہ سے مبتلا ہوا اور میرا سب سے برا دن وہ تھا جس دن میں گورنر بنایا گیا تھا۔''

پھر حضرت سیِّدُنا عُمَیْر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جانے کی اجازت طلب کی اور اجازت ملنے پر اپنے گھر تشریف لے گئے جو مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے چند میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ ان کے چلے جانے کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے اندیشہ ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ خیانت کی ہے۔''

چنانچہ، اس خیال سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حارث نامی ایک شخص کو 100 دینار دے کر بھیجا اور فرمایا: ''عُمَیْر بن سعد کے ہاں جا کر بطورِ مہمان قیام کرو اگر ان کے گھر میں مال و دولت کی فراوانی دیکھو تو لوٹ آنا اور تنگی دیکھو تو یہ دینار دے آنا۔'' جب حارِث حضرت سیِّدُنا عُمَیْر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک دیوار سے ٹیک لگائے اپنی قمیص کو جوؤں سے صاف کر رہے ہیں۔ حارِث نے سلام عرض کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دینے کے بعد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! ہمارے ہاں رُک جاؤ۔'' حارث سواری سے اتر کر ان کے ہاں ٹھہر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''کہاں سے آئے ہو؟'' کہا: ''مدینے سے۔'' پھر دریافت فرمایا: ''امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کس حال میں چھوڑا ہے؟'' عرض کی: ''اچھے حال میں چھوڑا ہے۔'' پوچھا: ''مسلمانوں کو کس حال میں چھوڑا؟'' عرض کی: ''وہ بھی اچھے حال میں ہیں۔'' پھر پوچھا: ''کیا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شرعی حدود نافذ کرتے ہیں؟'' عرض کی: ''ہاں! یہاں تک کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کسی قبیح فعل کی وجہ سے کوڑے لگائے جس کی تکلیف کی شدت ان کے بیٹے سے برداشت نہ ہوسکی اور ان کا انتقال ہو گیا(1)۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عُمَیْر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! عمر کی مدد فرما! میں ان کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ تجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔''

......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے کی طرف کارِبد کی نسبت غلط ہے جیسا کہ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مجمع البحار کے حوالہ سے فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحبزادے جن کا نام عبدالرحمٰن اوسط اور کنیت ابوشحمہ ہے۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ ان کی جانب شراب پینے اور زنا کرنے کی نسبت غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ انہوں نے نبیذ پی تھی جس کے سبب نشہ ہو گیا تھا تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان پر حد قائم فرمائی۔ پھر وہ بیمار ہو کر انتقال فرما گئے۔ (فتاوی فیض الرسول، ج۲، ص۷۱۰)

راوی بیان کرتے ہیں کہ حارث نے حضرت سیِّدُ ناعُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں 3 دن قیام کیا۔ان کے پاس صرف جو کی ایک روٹی ہوتی جو وہ حارث کو کھلا دیتے اور خود بھوکے رہتے۔ یہاں تک کہ جب فاقہ بہت زیادہ ہوگیا تو انہوں نے حارث سے فرمایا: ''ہم پر فاقے آ گئے ہیں اگر مناسب سمجھو تو کہیں اور چلے جاؤ۔'' حارث نے وہ دینار نکال کر دیئے اور عرض کی: ''امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آپ کے لئے بھیجے ہیں ان سے اپنی ضروریات پوری کرلیں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بلند آواز سے کہا: ''مجھے ان کی حاجت نہیں۔'' اور وہ دینار واپس لوٹا دیئے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ نے وہ دینار رکھ لینے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ''اگر ضرورت نہ پڑی تو کسی مناسب جگہ پر خرچ فرما دیجئے گا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہیں رکھنے کے لئے بھی میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔'' زوجہ نے اپنی قمیص کا نیچے والا حصہ پھاڑ کر دیا،آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس میں دینار رکھ لئے پھر گھر سے باہر جا کر وہ سب کے سب شُہَدا اور فقرا کی اولادوں میں بانٹ آئے۔'' جب واپس لوٹے تو حارِث نے خیال کیا کہ مجھے بھی ان میں سے کچھ عطا کریں گے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تو بالکل خالی ہاتھ تھے اور حارث سے فرمایا کہ ''امیر المومنین کو میرا سلام عرض کیجئے گا۔'' جب حارِث امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے اِسْتِفْسار فرمایا: ''تم نے کیا دیکھا؟'' عرض کی: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں نے انہیں سخت مشکل حالات میں دیکھا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیناروں کے بارے میں دریافت کیا تو عرض کی: ''مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے ان کا کیا کیا۔'' پھر امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ ناعُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط لکھا کہ ''جیسے ہی آپ میرا خط پڑھیں فوراً میرے پاس چلے آئیں۔''

چنانچہ،حضرت سیِّدُ ناعُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیناروں کے متعلق استفسار فرمایا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میرے دل نے جو چاہا میں نے وہی کیا آپ ان کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہیں؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے ضرور بتاؤ کہ تم نے وہ کہاں صرف کئے ہیں؟'' حضرت سیِّدُ ناعُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''میں انہیں اپنے لئے آگے بھیج چکا ہوں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے!'' پھر انہیں ایک وَسْق غلہ اور دو کپڑے دینے کا حکم دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ کہتے ہوئے غلہ لینے سے انکار کر دیا کہ ''مجھے اس کی ضرورت نہیں کیوں کہ میرے گھر میں دو صاع غلہ موجود ہے جب وہ ختم ہو گا اللہ عَزَّوَجَلَّ مزید رزق عطا فرما دے گا اور کپڑے اس نیت سے لے لئے کہ اُمِّ فلاں کے پاس کپڑے نہیں ہیں اسے دے دوں گا۔'' پھر وہ کپڑے لے کر اپنے گھر لوٹ آئے اور کچھ ہی عرصے بعد ان کا اِنتقال ہو گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کے انتقال کی خبر ملی تو انہیں بہت صدمہ ہوا اور بہت سے لوگوں کے ہمراہ جنت البقیع تشریف لے گئے اور اپنے رُفقا سے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص اپنی خواہش وتمنا کا اظہار کرے۔'' ایک نے کہا: ''یا امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس بہت سا مال ہو اور میں اس کے ذریعے بہت سے غلام خرید کر رضائے الٰہی کے لئے آزاد کر دوں۔'' دوسرے نے کہا: ''کاش! مجھے اتنی جسمانی طاقت مل جائے کہ میں آبِ زمزم کے ڈول نکال نکال کر حاجیوں کو پلاتا رہوں۔'' پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میری تمنا تو یہ ہے کہ میرے پاس عُمَیْر بن سعد جیسا شخص ہوتا جس سے میں مسلمانوں کے مختلف کاموں پر مدد لیتا۔'' (1)

ایک غلط عقیدے کی تردید:

{827} ......حضرت سیِّدُنا ابو طلحہ خَوْلَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارا فِلَسْطِین میں حضرت سیِّدُنا عُمَیْر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر جانا ہوا۔ انہیں ''نَسِیْجُ وَّحْدَہٗ'' یعنی صفاتِ محمودہ میں لاثانی و بے نظیر کے نام سے پکارا جاتا تھا یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر میں واقع ایک بڑی دکان پر تھے اور گھر میں پانی کا ایک پکا حوض بھی تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غلام سے فرمایا: ''گھوڑوں کو حوض پر لاؤ۔'' غلام گھوڑے لے کر آیا تو دریافت فرمایا: ''فلاں گھوڑی کہاں ہے؟'' غلام نے عرض کی: ''اسے خارش ہے جس کی وجہ سے اس کے بدن سے خون بہہ رہا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اسے بھی پانی پلانے کے لئے حوض پر

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث:١٠٩، ج١٥۔١٧، ص٥١تا٥٣.

لاؤ۔'' غلام نے عرض کی: ''اس کی وجہ سے دوسرے گھوڑوں کو بھی خارش لگ جائے گی۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: اسے لے آؤ کیونکہ میں نے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے سنا ہے کہ ''نہ بیماری کا اُڑ کر لگنا ہے نہ پرندہ نہ اُلّو [1]۔'' تمہارا کیا خیال ہے کہ ایک اونٹ صحرا میں ہوتا ہے اس کے سینہ کے اُبھار یا پیٹ کے نرم حصہ پر خارش کا نکتہ ظاہر ہوتا ہے جو پہلے نہیں تھا تو اس کو پہلے کس نے بیماری لگائی؟[2]

مصنف کتاب کا تبصرہ:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اس حدیث کے علاوہ حضرت سیِّدُنا عُمَیْر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے مروی کوئی حدیث ہمارے علم میں نہیں ہے۔''

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہ

ہجرت میں سبقت لے جانے والے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین میں سے حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ پیچیدہ و مشکل مسائل کا جواب بھی انتہائی آسان انداز میں ارشاد فرما دیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے سرشار اور سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْن (یعنی مسلمانوں کے سردار) کے لقب سے مشہور تھے۔

---

[1] ...... حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس کے تحت فرماتے ہیں: ''اہلِ عرب کا عقیدہ تھا کہ بیماریوں میں عقل و ہوش ہے جو بیمار کے پاس بیٹھے اسے بھی اس مریض کی بیماری لگ جاتی ہے وہ پاس بیٹھنے والے کو جانتی پہچانتی ہے یہاں اسی عقیدے کی تردید ہے موجودہ حکیم ڈاکٹر سات بیماریوں کو متعدی مانتے ہیں۔ جذام، خارش، چیچک، موتی جھرہ، منہ کی یا بغل کی بو، آشوب چشم، وبائی بیماریاں اس حدیث میں ان سب وہموں کو دفع فرمایا گیا ہے۔ (مرقات و اشعہ) اس معنی سے مرض کا اڑ کر لگنا باطل ہے مگر یہ ہوسکتا ہے کہ کسی بیمار کے پاس کی ہوا متعفن ہو اور جس کے جسم میں اس بیماری کا مادہ ہو وہ اس تعفن سے اثر لے کر بیمار ہو جاوے اس معنی سے تعدی ہوسکتی ہے اس بنا پر فرمایا گیا کہ جذامی سے بھاگو لہٰذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں غرضیکہ عُدْوٰی یا تَعَدِّی اور چیز ہے کسی بیمار کے پاس بیٹھنے سے بیمار ہو جانا کچھ اور چیز ہے۔ اہلِ عرب کا خیال تھا کہ میت کی گلی ہڈیاں اُلّو بن کر آجاتی ہیں اور اُلّو جہاں بول جاوے وہاں ویرانہ ہو جاتا ہے۔ یہ عقیدہ غلط ہے بعض لوگ کہتے تھے کہ جس مقتول کا بدلہ نہ لیا جاوے اس کی روح اُلّو کی شکل میں آکر لوگوں سے کہتی ہے اُسْقُو، اُسْقُو مجھے پانی پلاؤ۔ یہ سب باطل خیالات ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج٦، ص٢٥٦)

[2] ...... المسند لابی یعلی الموصلی، مسند عمیر بن سعد، الحدیث: ١٥٧٧، ج٢، ص١٠٠.

سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کامقام ومرتبہ

سب سے زیادہ عظمت والی آیت:

{828 }......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن رَباح اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: ''اے ابومُنْذِر! (یہ حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے) تمہارے نزدیک قرآنِ پاک کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کونسی ہے؟'' عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادہ جانتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''اے ابومُنْذِر! تمہارے نزدیک قرآنِ پاک کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کونسی ہے؟'' تو انہوں نے عرض کی: ''سب سے زیادہ عظمت والی آیت: اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (یعنی آیت الکرسی) ہے۔'' سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''اے ابومُنْذِر! تمہیں علم مبارک ہو۔''[1]

محبت الٰہی:

{829 }......حضرت سیِّدُ نا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا کہ ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔'' انہوں نے عرض کی: ''کیا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا نام لے کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارا نام لے کر حکم فرمایا ہے۔'' راوی کہتے ہیں: ''یہ سن کر حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رونا شروع کر دیا۔''[2]

{830 }......حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں قرآن سکھاؤں۔'' میں نے عرض کی: ''کیا

[1]......صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی، الحدیث:١٨٨٥، ص٨٠٥.

[2]......صحیح مسلم، باب اِستِحباب قراءۃ القرآن......الخ، الحدیث:١٨٦٤/١٨٦٥، ص٨٠٣.

میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے میرا نام یاد فرمایا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔(1)

{831}......عبدالرحمٰن بن اَبْزٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: ''مجھے حکمِ الٰہی ہوا ہے کہ میں تمہیں قرآن حکیم کی کوئی سُورت سناؤں۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے میرا نام لیا گیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' راوی کہتے ہیں: ''میں نے ان سے کہا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس سے بہت خوشی ہوئی ہوگی۔'' تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔(2)

{832}......حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''مجھے تم کو قران سنانے کا حکم دیا گیا ہے۔'' میں نے عرض کی: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لایا ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہی علم حاصل کیا ہے۔'' حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ یہی اِرشاد فرمایا تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

---

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ٢١١٩٤، ج٨، ص٢٣.

(2)......المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ٢١١٩٥ـ المستدرك، الحدیث: ٥٣٧٦، ج٤، ص٣٥٨.

کیا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرا ذکر کیا گیا ہے؟'' اِرشاد فرمایا: ''ہاں! تیرا نام ونسب عالم بالا میں ذکر کیا گیا ہے۔'' یہ سن کر میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ضرور تلاوت فرمائیں۔'' (1)

{833}......حضرت سیِّدُنا سلیمان بن عامر مَرْوَزِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی حضرت سیِّدُنا رَبیع بن اَنس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیِّدُنا ابو الْعَالِیَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے قرآن پاک پڑھا اور حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''مجھے کہا گیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآنِ پاک کی تلاوت کروں۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وہاں میرا ذکر کیا گیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' یہ سن کر حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رو پڑے۔ راوی کہتے ہیں: ''میں نہیں جانتا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خوشی کے مارے روئے یا ہیبت وجلال کی وجہ سے۔'' (2)

{834}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَبی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اَقدس میرے سینے پر مار کر فرمایا: ''میں تمہیں شک اور تکذیب سے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں دیتا ہوں۔'' فرماتے ہیں: ''یہ سن کر میں پسینے سے شرابور ہو گیا اور میں نے محسوس کیا گویا کہ میں خوف وگھبراہٹ کی حالت میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔'' (3)

{835}......حضرت سیِّدُنا قَیس بن عُبادرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَیں حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زیارت کی غرض سے مدینہ منورہ زادھا اللّٰہ شرفًا وَّتعظیمًا حاضر ہوا مجھے حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملنے کا شوق بہت زیادہ تھا۔ چنانچہ، میں مسجد

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:٥٣٩،ج١،ص٢٠٠.

(2)......السنن الکبریٰ للنسائی،کتاب فضائل القرآن،باب ذکر قراء القرآن،الحدیث:٧٩٩٨،ج٥،ص٨.

(3)......المسند للامام احمدبن حنبل،حدیث سُلَیْمان بن صُرَد،الحدیث:٢١٢١٠،ج٨،ص٢٦۔
صحیح مسلم،کتاب فضائل القرآن،الحدیث:١٩٠٤،ص٨٠٦،مفهومًا.

کی پہلی صف میں جا کھڑا ہوا۔حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ تشریف لائے، نماز پڑھائی اور پھر حدیث بیان فرمانے لگے۔ میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی بات پر توجہ دیتے لوگوں کی گردنیں آپ کی طرف اتنی دراز ہوتی دیکھیں کہ کسی چیز کی طرف اتنی دراز ہوتی نہیں دیکھیں۔ میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو فرماتے سنا کہ ''رَبِّ کَعبَہ کی قسم! حکماء واُمرا ہلاک ہوگئے۔'' یہ بات تین بار کہی پھر فرمایا: ''وہ خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا بہرحال مجھے اِن پر نہیں بلکہ اُن پر افسوس ہے جنہوں نے مسلمانوں کو ہلاک کیا۔'' (1)

{836}......حضرت سیِّدُنا قَیس بن عُبادرَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعظِیمًا میں مسجد کی پہلی صف میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور خود میری جگہ کھڑا ہوگیا۔سلام پھیر کر جب وہ میری طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ تھے۔انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''اے نوجوان! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے رنج نہ دے! ہمیں مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار سے یہ تاکید ہے۔'' پھر قبلہ رُو ہوکر فرمایا: ''رَبِّ کَعبَہ کی قسم! اُمرا وسلاطین ہلاک ہوگئے۔'' یہ بات تین بار کہی پھر فرمایا: ''مجھے ان پر نہیں بلکہ اِن لوگوں پر افسوس ہے جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا۔'' (2)

خشیت الٰہی سے رونے کی فضیلت:

{837}......حضرت سیِّدُنا ابوالعالِیہ رَفیع بن مِہرَان عَلَیہِ رَحمَۃُ المَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''صراطِ مستقیم اور سنّتِ مصطفٰی پر قائم رہنے کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ جو بھی بندہ صراطِ مستقیم اور سنت رسول پر گامزن رہتا ہے اور ذکر اللّٰہ کرتے وقت اس کی آنکھیں خوف خدا سے آنسو بہاتی ہیں اسے آگ نہیں چُھو سکتی اور جو بندہ صراطِ مستقیم اور سنتِ مصطفٰی پر قائم رہتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے اور خوف سے اس کا بدن کانپنے لگتا ہے تو ایسے شخص کی مثال اس درخت جیسی ہے جس کے پتے خشک ہوچکے ہوں اور تیز ہوا کے جھونکوں سے جھڑ جاتے ہوں تو جس طرح اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں اسی طرح اس شخص کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔راہ خدا اور سنت مصطفٰی میں میانہ روی اختیار کرنا ان کے خلاف محنت وکوشش کرنے سے بہتر ہے۔لہٰذا تم اپنے

1 ......مسندابی داؤدالطیالسی،احادیث اُبی بن کَعب،الحدیث:٥٥٥،ص٧٥.

2 ......سنن النسائی،کتاب الامامة،باب من یلی الامام ثم الذی یلیه،الحدیث:٨٠٩،ص٢١٣٩.

اعمال کا جائزہ لو خواہ وہ میانہ روی سے ہوں یا محنت وکوشش سے، بہرحال وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے طریقے اور ان کی سنت کے مطابق ہونے چاہئیں۔'' (1)

{838}......حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا: ''قرآن کریم کو اپنا امام وپیشوا بنالو اور اس کے قاضی وحاکم ہونے (یعنی اس کے فیصلوں اور احکام) پر راضی رہو کیونکہ یہی وہ چیز ہے جسے تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تم میں اپنا جانشین مقرر فرمایا ہے۔ یہ ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت مقبول ہے اور ایسا شاہد ہے جس پر کوئی الزام نہیں۔ اس میں تمہارا اور تم سے پہلے کی امتوں کا بیان ہے۔ یہ کتاب تمہارے درمیان حاکم ہے۔ اس میں تمہارے اور تم سے بعد والوں کے احوال بھی بیان کئے گئے ہیں۔'' (2)

{839}......حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس آیت کے بارے میں: **قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ** (پ۷، الانعام: ٦٥)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اُوپر سے۔ فرمایا: ''اس میں عذاب سے 4 چیزیں مراد ہیں جو سب کی سب عذابِ الٰہی ہیں اور ان سب کا واقع ہونا یقینی طور پر ثابت ہے۔ چنانچہ، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے 25 سال بعد 2 چیزیں تو واقع ہوچکی ہیں ان میں ایک یہ کہ لوگ مختلف گروہوں میں بٹ گئے جبکہ دوسری چیز لوگوں کے درمیان جھگڑوں کا عام ہونا ہے اور 2 چیزوں کا وقوع ابھی باقی ہے اور یقیناً وہ ضرور واقع ہوں گی زمین میں دھنسنا اور آسمان سے پتھر برسنا۔'' (3)

{840}......حضرت سیِّدُنا عبید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو بندہ رضائے الٰہی کے لئے کسی چیز کو ترک کر دیتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے اس سے

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب ما قالوا فی البکاء من خشیة اللّٰہ، الحدیث: ٥، ج٨، ص٢٩٧۔

الزھد لابن المبارک، مارواہ نعیم بن حماد فی نسختہ زائدا، باب فی لزوم السنة، الحدیث: ٨٧، ص٢١.

2 ......سیر اعلام النبلاء، الرقم ٨٧ أُبَیّ بن کَعب بن قَیس، ج٣، ص٢٤٥.

3 ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی العالیة الریاحی، الحدیث: ٢١٢٨٥، ج٨، ص٤٦.

بہتر چیز اسے عطا فرماتا ہے جس کا اسے گمان تک نہیں ہوتا اور جو کسی کو حقیر اور معمولی جان کر بے احتیاطی سے اس میں ہاتھ ڈالتا ہے اور غلط طریقے سے اسے حاصل کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی سختی و تنگی میں مبتلا فرماتا ہے جس کا اسے خیال تک نہیں ہوتا۔'' (1)

{841}......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضور نبی مُکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں ہم متحد تھے لیکن بعد میں ہمارے درمیان اتحاد نہ رہا۔'' (2)

{842}......حضرت سیِّدُنا عُتَیّ بن ضَمُرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں ہم متحد تھے لیکن اب اتحاد و اتفاق نہیں رہا۔''

دُنیا کی مثال:

{843}......حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''سنو! دنیا کی مثال ابنِ آدم کے کھانے کی طرح ہے جس کا ذائقہ نمک اور مَسَالے سے بنتا ہے۔'' (3)

{844}......حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک دنیا کی مثال ابن آدم کے کھانے سے بیان کی گئی ہے تو تم دیکھو کہ وہ نمک مصالحے والا کھانا آدمی کے پیٹ سے کیا بن کے نکلتا ہے اور یہ معلوم ہے کہ کھانا کیا بن جاتا ہے۔'' (4)

---

(1)......الزهدلهنادبن السری،باب الورع،الحديث:۹۳۷،ج۲،ص٤٦٦.

(2)......سنن ابن ماجه،ابواب الجنائز،باب ذکر وفاته و دفنه صلی اللّٰه عليه و سلم،الحديث:۱۶۳۳،ص۲۵۷٤.

(3)......مسندابی داو دالطيالسی،احاديث اُبَیِّ بن کَعْب،الحديث:٥٤٨،ص٧٤.

(4)......المعجم الکبير،الحديث:۵۳۱،ج۱،ص۱۹۸.

سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہُ کے ارشادات

مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت:

{845}......حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''اے ابومُنْذِر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ! قرآنِ کریم کی ایک آیت نے مجھے بہت غمزدہ کر دیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ''وہ کون سی آیت ہے جس نے تمہیں غمگین کر دیا ہے؟'' اس نے کہا: وہ یہ آیت مبارکہ ہے:

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ۙ (پ ٥، النساء: ١٢٣) ترجمۂ کنزالایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔

حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بندۂ مومن کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔''[1]

{846}......حضرت سیِّدُنا عُتَی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دراز قد تھے اور ان کے سینے پر کھجور کے پرانے درخت کی طرح بہت زیادہ بال تھے۔ (جن سے ان کا ستر چھپا ہوا تھا) جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لغزش سرزد ہوئی تو وہ سب بال جھڑ گئے جس کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جنت میں بھاگنے لگے کہ اچانک ایک درخت میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سر اُلجھ گیا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دے۔'' درخت نے عرض کی: ''آپ کو چھوڑنے کا مجھے حکم نہیں ہے۔'' اتنے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے آدم! کیا تو مجھ سے بھاگ رہا ہے؟'' عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے تجھ سے حیا آ رہی ہے۔''[2]

مومن کے خصائل وفضائل:

{847}......حضرت سیِّدُنا ابوالعالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ

---

[1] ......الزھد لھناد بن السری، باب الصبر علی البلاء، الحدیث: ٣٩٧، ج ١، ص ٢٣٥.

[2] ......المستدرك، کتاب التفسیر، البقرة، باب خلق اللّٰہ آدم عَلَیْہِ السَّلَام ......الخ، الحدیث: ٣٠٩٢، ج ٢، ص ٦٥٠، بتغیرٍ.

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مومن میں یہ 4 خصلتیں ہوتی ہیں: (۱) مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے۔ (۲) نعمت پاتا ہے تو شکرادا کرتا ہے۔ (۳) بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہے۔ (۴) فیصلہ کرتا ہے تو انصاف کرتا ہے۔ چنانچہ، وہ نور کی 5 چیزوں میں اُلٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ (پ۱۸،النور:۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: نور پر نور ہے۔

لہٰذا مومن کا کلام نور، علم نور، اس کے نکلنے اور داخل ہونے کا مقام نور اور قیامت کے دن اسے نور ہی کی طرف پھرنا ہے۔ جبکہ کافران 5 ظلمتوں میں بھٹکتا ہے۔ چنانچہ، اس کا کلام ظلمت، عمل ظلمت، اس کے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ ظلمت اور اسے قیامت کے دن تاریکیوں کی طرف ہی پلٹنا ہے۔''[1]

سونے کا پہاڑ:

{848}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن حارِث بن نَوفَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ قلعۂ حسّان کے سائے میں کھڑا تھا، اس وقت لوگ فروٹ منڈی میں خرید وفروخت میں مشغول تھے۔ حضرت سیِّدُنا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دیکھ رہے ہو لوگ دنیا کی طلب میں کس طرح مصروف ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' پھر فرمایا: میں نے حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''عنقریب دریائے فرات سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کرے گا لوگ جونہی اس کے بارے میں سنیں گے فوراً اس کی طرف دوڑیں گے وہاں کے لوگ کہیں گے کہ اگر ہم ان کا راستہ کھلا چھوڑ دیں تو یہ سونے کا سارا پہاڑ لے جائیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑیں گے۔ بس پھر اس پر لوگوں میں قتلِ عام شروع ہو جائے گا اور ہر 100 میں سے 99 آدمی مارے جائیں گے۔''[2]

---

[1] ......تفسیر الطبری، سورة النور، تحت الآیة ۳۵، الحدیث: ۲۶۱۰۳، ج۹، ص۳۲۳۔
المستدرك، کتاب التفسیر، سورة النور، باب أحوال أنوار المؤمنین و ......الخ، الحدیث: ۳۵۶۲، ج۳، ص۱۶۴.

[2] ......صحیح مسلم کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة......الخ، الحدیث: ۷۲۷۶، ص۱۱۷۹۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن الحارث، الحدیث: ۲۱۳۱۹، ج۸، ص۵۶۔
سیر اعلام النبلاء، الرقم ۸۷ اُبَیُّ بن کَعب، ج۳، ص۲۴۵.

بخار کی فضیلت:

{849 }......حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی کہ ''بخار کا اجروثواب کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تک بخار میں مبتلا شخص کے پاؤں لڑکھڑاتے رہتے ہیں اور وہ پسینے میں شرابور رہتا ہے اسے نیکیاں ملتی رہتی ہیں۔'' یہ سن کر میں نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: ''اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے، تیرے گھر کا حج کرنے اور نماز باجماعت کے لئے مسجد نبوی میں جانے سے رُکاوٹ نہ بنے۔'' راوی کہتے ہیں: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ دُعا ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہر وقت بخار ہی رہتا تھا۔''[1]

ریاکاری کی تباہ کاری:

{850 }......حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس امت کو بلندیٔ رُتبہ، نصرت ومدد اور غلبہ وقدرت کی خوشخبری دو اور جو شخص کوئی دینی کام دنیا کے حصول کے لئے کرے گا اسے آخرت میں اس کا کوئی اجر نہیں دیا جائے گا۔''[2]

{851 }......حضرت سیِّدُ نا طفیل بن اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ایک چوتھائی رات گزر جاتی تو حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے: ''اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو، تھرتھرانے والی، اس کے پیچھے آنے والی آرہی ہے اور موت اپنی تمام تر تکالیف کو ساتھ لئے آرہی ہے۔'' یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تین مرتبہ فرمایا کرتے تھے۔''[3]

{852 }......حضرت سیِّدُ نا اُبی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سکھائے

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٥٤٠، ج١، ص٢٠٠.

[2] ......المسند للامام احمدبن حنبل، حدیث ابی العالیة الریاحی، الحدیث: ٢١٢٨١، ج٨، ص٤٥.

[3] ......المستدرك، کتاب التفسیر، الأحزاب، باب أکثروا علیّ الصلاة فی یوم الجمعة، الحدیث: ٣٦٣١، ج٣، ص١٩٨۔
جامع الترمذی، ابواب صفة القیامة، باب فی الترغیب فی ذکر اللّٰہ......الخ، الحدیث: ٢٤٥٧، ص١٨٩٩.

ہیں؟''میں نے عرض کی:''جی ہاں! یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔'' ارشاد فرمایا:''اس طرح کہو:''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَعَمْدِیْ وَھَزْلِیْ وَجَدِّیْ وَلَاتَحْرِمْنِیْ مِنْ بَرَکَۃِ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تُفْتِنِّیْ فِیْمَا حَرَّمْتَنِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو گناہ میں نے بھول کر یا جان بوجھ کر، مذاق میں یا سنجیدہ رہ کر کئے سب معاف فرما اور مجھے اپنی نعمتوں کی برکات سے محروم نہ فرما اور اپنی حرام کردہ چیزوں کے فتنوں سے بچا۔'' (1)

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُومُوسٰی اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں حضرت سیدنا ابوموسیٰ عبد اللہ بن قَیس بن حَضَّار اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ باعمل معلم، خوش اِلحان قاریٔ قرآن تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میدانِ گھڑ دوڑ کے شہسوار تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ احکام ومسائل کے بڑے عالم تھے۔ محبت و مشاہدہ کی وادیوں میں سرگرداں رہتے، تاریک راتوں میں خوش اِلحانی کے ساتھ قیام میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور طویل دنوں میں گرمی کی شدت کے باوجود روزے رکھا کرتے تھے۔

صوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: سرگرداں دل کی ہر پژمردگی کو دائمی عزت کی چراگاہوں میں عزت بخشنے کا نام تصوُّف ہے۔''

{853}......حضرت سَیِّدُنا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اور حضرت سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یمن بھیجا اور یہ حکم ارشاد فرمایا کہ وہاں لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں۔'' (2)

{854}......حضرت سَیِّدُنا ابورَجاء عُطَارِدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:''حضرت سَیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بصرہ کی اس مسجد میں ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے ساتھ حلقوں میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ گویا میں اِس وقت بھی اِنہیں ملاحظہ کر رہا ہوں کہ 2 سفید چادروں میں ملبوس مجھے قرآن مجید پڑھا رہے ہیں اور

---

(1) ......المعجم الاوسط، الحدیث: ۷۱۱۰، ج۵، ص۲۱٤.

(2) ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسی الاشعری، الحدیث: ۱۹۵٦۱، ج۷، ص۱۳٤.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہی میں نے قرآن پاک کی یہ سورت یاد کی ہے۔ یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیت تلاوت کی:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ (پ۳۰،العلق:۱)

حضرت سیِّدُنا ابورجاء عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعُلٰی فرماتے ہیں حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی۔'' [1]

{855}......حضرت سیِّدُنا ابوعامر خَرَّاز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں قرآن سکھاؤں اور تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ بتاؤں اور تمہارے طور طریقے ستھرے کروں۔'' [2]

{856}......حضرت سیِّدُنا ابواَسود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قُرَّاء کو جمع کیا اور فرمایا: ''جنہیں پورا قرآن مجید یاد ہے صرف وہ میرے پاس آئیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''ہم تقریباً 300 قُرَّاء ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''تم لوگ اس شہر کے قُرَّاء ہو کہیں زیادہ مدت گزرنے کی وجہ سے اہل کتاب کی طرح تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں۔ بے شک ایک سورت نازل کی گئی تھی جسے ہم شدت وطوالت میں سورۂ براءت سے تشبیہ دیتے تھے۔ مجھے اس میں سے یہ ایک بات یاد ہے کہ اگر ابن آدم کے لئے سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ پھر بھی تیسری کی تلاش میں رہتا ہے اور ابن آدم کا پیٹ تو صرف (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اسی طرح ایک اور سورت نازل ہوئی تھی جسے ہم مُسَبِّحَات [3] یعنی جو

---

[1] ......المستدرك، کتاب التفسیر، باب اول ﴿اقرأ باسم ربك الذی خلق﴾، الحدیث: ۲۹۲۷، ج۲، ص۵۹۲، بتغیرٍ.

[2] ......سنن الدارمی، المقدمة، باب البلاغ عن رسول اللّٰه ﷺ و تعلیم السنن، الحدیث: ۵۶۰، ج۱، ص۱۴۹.

[3] ......حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان مسبحات کی شرح میں فرماتے ہیں: ''یعنی جن سورتوں کے اوّل میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ یا سُبْحٰنَ ہے یہ سورتیں کل سات ہیں سورۂ اَسْرَاء، حَدِیْد، حَشْر، صَف، جُمُعَہ، تَغَابُن، اَعْلٰی۔ مرقات۔'' (مراۃ المناجیح، ج۳، ص۲۴۷)

سورتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح سے شروع ہوتی ہیں ان سے مشابہ قرار دیتے تھے۔ مجھے اس میں سے یہ بات یاد ہے کہ اے ایمان والو! جو تم خود نہیں کرتے وہ دوسروں کو کیوں کہتے ہو تمہاری گردنوں میں شہادت لکھ دی جائے گی پھر قیامت کے دن تم سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔'' (1)

عظمتِ قرآن:

{857}......حضرت سیِّدُنا ابو کِنانہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان لوگوں کو جمع کیا جو قرآن پاک پڑھ چکے تھے ان کی تعداد تقریباً 300 تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے سامنے قرآنِ مجید کی عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ قرآنِ مجید تمہارے لئے اجر وثواب کا ذریعہ ہے لیکن یہ تم پر بوجھ بھی بن سکتا ہے۔ اس لئے تم قرآن مجید کی اتباع کرو۔ اسے اپنا تابع نہ بناؤ۔ کیونکہ جو قرآن مجید کی اتباع کرتا ہے قرآن پاک اسے جنت کے باغات میں پہنچا دیتا ہے اور جو قرآن مجید کو اپنا تابع بناتا ہے قرآن پاک اسے گدی کے بل جہنم میں دھکیل دیتا ہے۔'' (2)

{858}......حضرت سیِّدُنا بُرَیْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، رَسُولِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلند آواز سے قرآنِ مجید پڑھتے سنا تو ارشاد فرمایا: ''اسے آلِ داؤد کی خوش آوازی سے حصہ ملا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا بُرَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: یہ بات میں نے حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتائی تو انہیں نے کہا: ''جب سے آپ نے مجھے حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ بات بتائی ہے تب سے آپ میرے دوست ہیں۔'' (3)

{859}......حضرت سیِّدُنا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسی، الحدیث: ١١، ج٨، ص٢٠٤۔
صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب لو أن لابن آدم وادیین لابتغی ثالثا، الحدیث: ٢٤١٩، ص٨٤٣.

2 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسی، الحدیث: ٩، ج٨، ص ٢٠٤۔
فضائل القرآن للفریابی، باب فی فضل القرآن وقرائته، الحدیث: ١٩، ص ٢١.

3 ......سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب تزیین القرآن بالصوت، الحدیث: ١٠٢٢، ص٢١٥٣۔
المسندللامام احمدبن حنبل، حدیث بریدة الاسلمی، الحدیث: ٢٣٠١٣/٢٣٠٩٥، ج٩، ص ١٠ تا ٢٩.

روایت کرتے ہیں کہ ایک رات سرکارِنامدار،شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ حضرتِ سیِّدُ نا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر کے پاس سے گزرے۔اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر میں قرآنِ مجید کی تلاوت کررہے تھے۔دونوں مبارک ہستیاں ان کی قراءت سننے کے لئے وہاں ٹھہر گئے،پھر کچھ دیر بعد گھر تشریف لے گئے۔صبح جب حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''اے ابوموسیٰ! گزشتہ رات میں تمہارے گھر کے پاس سے گزرا میرے ساتھ عائشہ بھی تھیں اس وقت تم اپنے گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کررہے تھے،ہم دونوں تمہاری قراءت سننے کے لئے ٹھہر گئے۔''حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی:''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں اور زیادہ خوبصورت آواز سے تلاوت کرتا۔''(1)

{860}......حضرت سیِّدُ نا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''ابوموسیٰ کو آلِ داؤد کی خوش آوازی سے حصہ دیا گیا ہے۔''(2)

{861}......حضرت سیِّدُ نا ابوسَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا کرتے:''ہمیں ہمارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا کلام سناؤ۔''تو وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔(3)

{862}......حضرت سیِّدُ نا ابوعثمان نَہدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تھے۔ان کی آواز اتنی سریلی اور دِلکش تھی کہ سِتار اور جھانجھ(ایک قسم کے باجے) کی آواز بھی ایسی نہ تھی۔''(4)

---

1 ......مسندابی یعلی الموصلی،حدیث ابی موسیٰ الاَشْعَرِی،الحدیث:٧٢٤٢،ج٦،ص٢٢١.

2 ......کتاب الضعفاء للعقیلی،باب السین،الرقم٥٧٦،سعیدبن زربی،ج٢،ص٤٦٨.

3 ......المصنف لعبد الرزاق،کتاب الصلاۃ،باب حسن الصوت،الحدیث:٤١٩٢،ج٢،ص٣٢١.

4 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد،الرقم٣٦٧ابوموسیٰ الاَشْعَرِی،ج٤،ص ٨١۔
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب،الرقم١٤٦٩عبد الرحمن بن ملّ،ج٢،ص٣٩٥.

{863}......حضرت سیِّدُ نا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم چند افراد ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ کسی سفر پر تھے، رات ہم نے حَرْث کے باغ میں پڑاؤ کیا۔ وہاں حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُ نا مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حسنِ آواز و حسنِ قراءت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا دورانِ تلاوت جس مضمون پر سے گزر ہوتا اسے تلاوت کرنے کے بعد کہتے: ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اَنْتَ الْمُؤْمِنُ تُحِبُّ الْمُؤْمِنَ وَاَنْتَ الْمُهَيْمِنُ تُحِبُّ الْمُهَيْمِنَ وَاَنْتَ الصَّادِقُ تُحِبُّ الصَّادِقَ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو امن دیتا اور مؤمن سے محبت کرتا ہے۔ تو نگہبان ہے اور نگہبان کو پسند کرتا ہے۔ تو سچا ہے اور سچے سے محبت کرتا ہے۔'' (1)

{864}......حضرت سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں حضرت ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ تھے۔ ایک مقام پر انہوں نے لوگوں کو آپس میں باتیں کرتے سنا پھر اچانک ایک آواز سنی تو فرمایا: ''اے اَنَس! مجھے کیا ہو گیا ہے؟ آؤ! ہم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں۔ کیا بعید ان میں سے کوئی جھوٹا اِلزام لگا رہا ہو۔'' پھر فرمایا: ''اے اَنَس! کس چیز نے لوگوں کو آخرت کی طلب سے بے رغبت کر دیا ہے اور کس چیز نے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت سے روک رکھا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''خواہشات اور شیطان نے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل کر رکھا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بخدا! ایسا نہیں ہے بلکہ ان کی غفلت کی وجہ یہ ہے کہ دنیا جلد سونپ دی گئی ہے اور آخرت کو مؤخر رکھا گیا ہے۔ اگر یہ لوگ آخرت کے معاملات کا مشاہدہ کر لیتے تو دنیا کی طرف مائل ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔'' (2)

{865}......حضرت سیِّدُ نا ابو بُرْدَہ بن ابو موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! اگر تم ہمیں حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں دیکھتے تو بارش کی وجہ سے ہمارے لباس کی بو کو بھیڑوں کی بو کی مثل خیال کرتے۔'' (3)

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسٰی، الحدیث: ٤، ج٨، ص٢٠٣.

2 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، باب أخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ١٠٩٩، ص٢١٥.

3 ......سنن ابن ماجه، کتاب اللباس، باب لبس الصوف، الحدیث: ٣٥٦٢، ص٢٦٩١.

{866}......حضرت سیِّدُ نا قَتَادَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوخبر ملی کہ کچھ لوگوں کو جمعہ کی حاضری سے یہ بات روکے ہوئے ہے کہ ان کو اس قدر لباس میسر نہیں ہے جسے پہن کر وہ جمعہ کی نماز میں حاضر ہوسکیں۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جبہ (اسے چوغہ بھی کہتے ہیں۔یعنی: بغیر آستینوں کے ایسا لباس جو اوپر سے پہنا جاتا ہے) پہن کر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔'' [1]

{867}......حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے رَوحَاء سے صَخْرَہ تک برہنہ پا، جبہ پہنے ہوئے سفر کیا۔'' [2]

{868}......حضرت سیِّدُ نا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ ہم حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک غزوہ کے لئے نکلے، ہم 6 آدمی تھے جو ایک دوسرے کے پیچھے تھے۔ بہت زیادہ چلنے کی وجہ سے ہمارے پاؤں زخمی ہوگئے تھے۔ جس کی وجہ سے میرے پاؤں کے ناخن نکل گئے۔ چنانچہ، ہم حفاظت کی غرض سے پاؤں پر کپڑوں کے ٹکڑے لپیٹتے تھے۔ اسی وجہ سے اس کو غزوۂ ذات الرِقاع کہا جاتا ہے کیونکہ ہم نے اپنے پاؤں پر کپڑوں کے ٹکڑے باندھ رکھے تھے۔'' حضرت سیِّدُ نا ابوبُرْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ بات بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''میں تمہیں یہ بات بیان نہیں کرنا چاہتا تھا۔'' گویا وہ اپنے کسی عمل کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور آخر میں فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی جزا دینے والا ہے۔'' [3]

غیبی آواز:

{869}......حضرت سیِّدُ نا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم کسی جنگ میں شرکت کے لئے سمندری سفر پر تھے، ہوا بہت خوشگوار تھی اور ہمارا بادبان (یعنی کشتی

[1] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٣٦٧ ابوموسیٰ الاَشْعَرِی، ج٤، ص٨٤، بدون ''فصلی بالناس''.

[2] ......مسند ابی یعلی الموصلی، حدیث ابی موسیٰ الاَشْعَرِی، الحدیث: ٧٢٣٤، ج٦، ص٢١٩.

[3] ......صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب غزوة ذات الرقاع، الحدیث: ٤٦٩٩، ص١٠٠٤.

کی رفتار تیز کرنے اور اس کا رخ موڑنے کے لئے لگایا جانے والا کپڑا) بلند تھا، ہم نے کسی کو یہ نداء دیتے سنا کہ ''اے کشتی والو! ٹھہرو! میں تمہیں ایک خبر سناتا ہوں۔'' حتی کہ اس نے پے درپے 7 مرتبہ یہ آواز لگائی۔تو میں نے کشتی کے اگلے کنارے پر کھڑے ہو کر پکارا: ''تم کون ہو اور کہاں ہو؟ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حالت میں ہیں اور رُکنے کی طاقت نہیں رکھتے ؟'' جواباً آواز آئی کہ ''کیا میں ایسے فیصلہ کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں! بتاؤ۔'' اس نے کہا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ جو شخص سخت گرمی کے دن اپنے آپ کو میری رضا کے لئے پیاسا رکھے گا تو مجھ پر حق ہے کہ اسے قیامت کے دن سیراب کروں۔''

حضرت سیِّدُنا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اس کے بعد حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسے شدید گرمی کے دن کی تلاش میں رہتے تھے کہ جس میں گرمی کی وجہ سے انسان کی جان نکلتی ہو اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاص اس دن بھی روزہ رکھتے۔'' (1)

پیکر شرم وحیا:

{870}......حضرت سیِّدُنا ابو مِجْلَز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کی وجہ سے بہت زیادہ تاریک جگہ میں غسل کرتا ہوں اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے کپڑے پہن لیتا ہوں۔'' (2)

{871}......حضرت سیِّدُنا سعید بن ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''انسان اس دنیا میں زندہ رہ کر صرف کسی پریشان کُن آفت ومصیبت یا کسی فتنہ کا انتظار کرتا ہے۔'' (3)

مال کا وبال:

{872}......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ

---

(1)......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الهواتف، الحدیث:١٣، ج٢، ص٤٣٩.

(2)......الزهد للامام احمد بن حنبل، أخبار عبدالله بن عمر، الحدیث:١١٠٠، ص٢١٥.

(3)......الزهد لابن المبارك، باب التحضیض علی طاعة الله، الحدیث:٥، ص٣.

تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''درہم و دینار نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور یہ تمہیں بھی ہلاکت میں ڈال دیں گے۔'' (1)

{873}......حضرت سیِّدُ نا غُنَیم بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''دل کو اس کے بار بار الٹنے پلٹنے کی وجہ سے قلب کا نام دیا گیا ہے اور دل کی مثال اس پَر کی طرح ہے جو کسی کھلے میدان میں پڑا ہو (اور ہوا اسے اِدھر اُدھر پھینک رہی ہو)۔'' (2)

رونے کا عذاب:

{874}......حضرت سیِّدُ نا قَسَامَہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بصرہ میں حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! رویا کرو اور اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنا لیا کرو کیونکہ (نافرمانیوں کے سبب جہنم میں جانے والے) جہنمی اتنا روئیں گے کہ روتے روتے ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ بالآخر وہ خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے اور اس قدر آنسو بہائیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو چلنے لگیں۔'' (3)

{875}......حضرت سیِّدُ نا ابو بُردَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''بے شک جہنمی جہنم میں اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چلنے لگیں اور آنسو ختم ہو جانے کے بعد خون کے آنسو روئیں گے اور ان کی ایسی حالت ہو گی کہ اسے یاد کر کے رونا چاہئے۔'' (4)

{876}......حضرت سیِّدُ نا عُتبَہ بن غَزوَان رِقَاشِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے مجھ سے فرمایا: ''تمہاری آنکھ کیوں سُوجی ہوئی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''ایک مرتبہ لشکر کے کسی آدمی کی لونڈی پر میری نگاہ پڑی تو میں نے ایک نظر اسے دیکھ لیا۔ جب مجھے خیال آیا تو میں نے اس آنکھ پر ایک طمانچہ دے مارا جس کی وجہ سے میری یہ آنکھ سوج گئی اور اس کی یہ حالت ہو گئی جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔''

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسٰی، الحدیث: ١، ج٨، ص٢٠٣.

(2)......مسندابن الجعد، شعبة عن سعیدبن إیاس الجریری، الحدیث: ١٤٥٠، ص٢١٩.

(3)......الزھدللامام احمدبن حنبل، أخبارعبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ١١٠٣، ص٢١٥.

(4)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب ذکر النار، ماذکرفیماأعدلأھل النار و شدّته، الحدیث: ١٥، ج٨، ص٩٤.

حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرو! تم نے اپنی آنکھ پر ظلم کیا ہے کیونکہ پہلی بار نظر پڑ جانا معاف ہے جبکہ دوبارہ دیکھنا جائز نہیں۔'' (1)

{877}......حضرت سیِّدُ نا ابوظَبْیَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک قیامت کے دن سورج لوگوں کے سروں پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا اور ان کے اعمال ان کے لئے سائے کا ذریعہ بنیں گے یا دھوپ ہی میں جلنے دیں گے۔'' (2)

خدائے ستّار کی شانِ ستّاری:

{878}......حضرت سیِّدُ نا ابوبُرْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بندے کو لایا جائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور لوگوں کے درمیان پردہ حائل فرمادے گا پھر وہ بندہ بھلائی دیکھ کر کہے گا: ''نیکیاں قبول کر لی گئیں۔'' اور برائیاں دیکھے گا تو کہے گا: ''برائیاں معاف کر دی گئیں۔'' لٰہذا بندہ بھلائی و برائی سے بے نیاز ہو کر سجدہ میں گر جائے گا۔ اسے دیکھ کر ساری مخلوق پکار اُٹھے گی: ''خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے کبھی کوئی برائی نہیں کی۔'' (3)

نیک و بد کا انجام:

{879}......حضرت سیِّدُ نا شَقِیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ روح قبض کرنے والے فرشتے اسے لے کر آسمانوں کی طرف چڑھتے ہیں تو آسمان سے پہلے انہیں کچھ اور فرشتے ملتے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں: ''یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟'' وہ کہتے ہیں: ''یہ فلاں ہے۔'' اور اس کے اچھے اعمال کا تذکرہ کرتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تم پر اور جو تمہارے ساتھ ہے اس پر سلامتی ہو۔'' اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اس کا چہرہ چمک اٹھتا ہے۔ پھر وہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس طرح حاضر ہوتا ہے کہ اس کا

(1)...... كتاب الثقات لابن حبان، كتاب التابعين، باب العين، الرقم ٣١١٣ عتبة بن غزوان، ج٢، ص٤٠٧.

(2)......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام ابی موسى، الحديث:٣، ج٨، ص٢٠٣.

(3)......البعث والنشور للبيهقی، باب قول الله تعالى: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ......الآية، الحديث:٥٢، ج١، ص٥٥.

چہرہ سورج کی طرح روشن ہوتا ہے۔ پھر ایک دوسرے بندے کی روح نکالی جاتی ہے۔ وہ مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوتی ہے۔ روح قبض کرنے والے فرشتے اسے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں آسمان تک پہنچنے سے پہلے انہیں کچھ اور فرشتے ملتے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں: ''یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟'' وہ جواب دیتے ہیں: ''یہ فلاں ہے۔'' اور اس کے برے اعمال کا ذکر کرتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں: ''اسے واپس لے جاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر کچھ ظلم نہیں کیا۔''

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ (پ۸،الاعراف:٤٠)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ نہ داخل ہو۔'' (1)

قبر کی دو حالتیں:

{880 }......حضرت سیِّدُنا ضَحَّاک بن عبدالرحمٰن بن عَرْزَب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بوقتِ وفات اپنے بیٹوں کو بلا کر فرمایا: ''جاؤ! قبر کھودو! اسے کشادہ اور گہرا رکھنا۔'' کچھ دیر بعد انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی: ''ہم نے قبر کھود دی ہے اور اسے خوب کشادہ اور گہرا رکھا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! قبر 2 ٹھکانوں (یعنی جنت کا باغ یا جہنم کے گڑھے) میں سے ایک ضرور بنے گی یا تو میری قبر مجھ پر کشادہ کر دی جائے گی یہاں تک کہ ہر طرف سے 40،40 گز تک وسیع ہو جائے گی۔ پھر میرے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا۔ میں اس میں اپنی بیویاں، محلات اور جو عزت و کرامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے تیار کی ہے اس کا نظارہ کروں گا۔ پھر میں اپنے ٹھکانے کی طرف اس طرح جاؤں گا جس طرح دنیا میں اپنے گھر کی طرف آتا ہوں اور پھر دوبارہ اٹھائے جانے تک مجھے جنت کی ہوائیں و خوشبوئیں پہنچتی رہیں گی۔ لیکن اگر میرا ٹھکانہ دوسرا (یعنی جہنم کا گڑھا) ہوا ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں تو میری قبر مجھ پر تنگ کر دی جائے گی حتّٰی کہ نیزے کی نچلی نوک سے بھی زیادہ تنگ ہو جائے گی۔ پھر میرے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ میں اس میں زنجیروں، طوقوں اور رسیوں کو دیکھوں گا۔ پھر میں جہنم میں اپنے ٹھکانہ کی طرف اس طرح جاؤں گا جس طرح دنیا میں اپنے گھر کی

......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسٰی، الحدیث:٥، ج٨، ص٢٠٣.

طرف لوٹتا ہوں اور پھر دوبارہ اٹھائے جانے تک مجھے اس کی تپش اور گرمی پہنچتی رہے گی۔'' (1)

روٹی والا عبادت گزار:

{881}......حضرت سیِّدُ نا ابو بُرْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے فرمایا: ''اے میرے بیٹو! روٹی والے کو یاد کرو! یہ ایک آدمی تھا جو ایک جھونپڑی میں عبادت کیا کرتا تھا۔'' راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا تھا کہ ''وہ 70 سال تک عبادت کرتا رہا۔ ہفتے میں صرف ایک دن جھونپڑی سے باہر آتا تھا۔ اسی طرح ایک بار جب وہ اپنی جھونپڑی سے نکلا تو شیطان نے اسے ایک عورت کے فتنے میں مبتلا کر دیا، وہ عابد 7 دن یا 7 راتیں اس عورت کے ساتھ رہا۔ پھر ایک دم اس کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹا اور وہ توبہ کرتا ہوا وہاں سے نکلا۔ اب وہ قدم قدم پر سجدے کرتا نوافل پڑھتا اور یوں چلتے چلتے ایک رات اس نے ایک چبوترے پر پناہ لی۔ وہاں پہلے ہی 12 مسکین رہتے تھے۔ چونکہ یہ بہت تھک چکا تھا اس لئے اس نے 2 آدمیوں کے درمیان جگہ پا کر اپنے آپ کو ان کے درمیان گرا دیا۔ وہاں ایک راہب رہتا تھا جو اِن 12 مسکینوں کو ہر رات روٹیاں بھیجتا تھا اور ہر مسکین کو ایک روٹی ملتی۔ حسب معمول آج بھی روٹیاں دینے والا آیا اور اس نے سب کو ایک ایک روٹی دینا شروع کی، جب وہ اس توبہ کرنے والے کے پاس سے گزرا تو اسے بھی ان مساکین میں شامل سمجھ کر ایک روٹی دے دی۔ جس کی وجہ سے ایک مسکین روٹی سے محروم رہ گیا تو اس نے روٹیوں والے سے کہا: کیا بات ہے تم نے میرے حصے کی روٹی مجھے نہیں دی؟ تم مجھ سے بے پرواہ کیوں ہو گئے ہو؟ روٹی والے نے کہا: تیرا خیال ہے کہ میں نے تمہارے حصے کی روٹی تم سے روک لی ہے؟ اِن سے پوچھو کہیں میں نے کسی کو دو روٹیاں تو نہیں دے دیں؟ سب نے کہا: نہیں۔ تو اس روٹی والے نے کہا: تو سمجھتا ہے کہ میں نے تمہاری روٹی روک رکھی ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آج رات میں تمہیں کچھ بھی نہیں دوں گا۔ اس عبادت گزار تائب نے جب یہ دیکھا تو اسے اس مسکین پر ترس آیا اور اس نے لی ہوئی روٹی اس کو دے دی اور خود بھوکا رہا اور صبح تک بھوک کی تاب نہ لا کر وفات پا گیا۔''

---

(1)......صفة الصفوة، الرقم ۰ ۶ ابو موسیٰ الاَشْعَرِی، ج ۱، ص ۲۸۶۔

تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۳۴۶۱ عبداللّٰہ بن قیس المعروف ابو موسیٰ الاَشْعَرِی، ج ۳۲، ص ۹۸.

حضرت سیّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:''اس کے 70 سالوں کا وزن 7 راتوں سے کیا گیا تو وہ 7 راتیں غالب آ گئیں پھر ان 7 راتوں کا اس ایک روٹی سے وزن کیا گیا جو اس نے مسکین کو دے دی تھی تو وہ روٹی ان 7 راتوں پر غالب آ گئی (اور اس کو بخش دیا گیا)۔''اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اے میرے بیٹو! اس روٹی والے کو یاد رکھنا۔''(1)

دل کی مثال:

{882}......حضرت سیِّدُ نا ابو کَبْشَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''دل کے اُلٹنے پلٹنے کی وجہ سے اسے قلب کہا جاتا ہے اور دل کی مثال اس پر جیسی ہے جو خالی زمین میں کسی درخت کے ساتھ معلق (یعنی لٹکا) ہو اور ہوا اسے کبھی اُلٹا کر دیتی ہے اور کبھی سیدھا۔''(2)

دُگنا اجر وثواب:

{883}......حضرت سیّدُ نا اَزْھَر بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حِمص میں یُوحَنَّا کے گرجا میں نماز ادا کی پھر گرجا سے باہر تشریف لائے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا:''اے لوگو! تمہارے اس زمانے میں جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل کرتا ہے اس کو ایک اجر ملتا ہے اور تمہارے بعد جلد ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عمل کرنے والے کو 2 اجر ملیں گے۔''(3)

حضرت سَیِّدُنا شَدّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیّدُ نا ابویَعْلٰی شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فضول باتوں سے اجتناب کرتے۔ بامعنی وبامراد ایسا سہل کلام کرتے جو باآسانی سمجھ لیا جاتا۔ ورع وتقویٰ، گریہ وزاری اور عاجزی وانکساری جیسی عمدہ صفات سے متصف تھے۔

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب ذکر رحمة اللّٰہ، ما ذکر فی سعة رحمة اللّٰہ، الحدیث:۱۴، ج۸، ص۱۰۷.

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابی موسٰی، الحدیث:۷، ج۸، ص۲۰۴.

(3)......الأوسط لابن المنذر، کتاب طھارات الأبدان والثیاب، باب ذکر الصلاة......الخ، الحدیث:۷۵۲، ج۳، ص۲۴.

جہنم کا خوف:

{884}......حضرت سیِّدُ نا اَسد بن وَدَاعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب سونے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو نیند نہ آنے کی وجہ سے کروٹیں بدلتے رہتے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جہنم کے خوف نے میری نیندیں اُڑا دی ہیں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بستر سے اُٹھتے اور صبح تک عبادت میں مصروف رہتے۔''[1]

آخرت کے بیٹے بنو:

{885}......حضرت سیِّدُ نا زِیاد بن ماھَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے بھلائی اور برائی کے صرف اسباب ہی دیکھے ہیں۔ ساری خوبیاں اپنے کناروں سمیت جنت میں ہیں اور ساری برائیاں کناروں سمیت جہنم میں ہیں۔ دنیا، موجودہ سامان ہے[2] جس سے نیک وبد سب کھاتے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں قدرت والا بادشاہ فیصلہ فرمائے گا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کے بچے ہیں[3]۔ لہٰذا تم آخرت کے بیٹے بنو نہ کہ دنیا کے۔''

صاحبِ علم وحلم:

حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بعض لوگوں کو علم عطا کیا جاتا ہے لیکن انہیں حلم نہیں دیا جاتا جبکہ حضرت ابویعلٰی شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو علم بھی عطا کیا گیا ہے اور حلم سے بھی نوازا گیا ہے۔''[4]

---

[1] ......صفة الصفوة، الرقم ١٠٣ شداد بن اوس، ج ١، ص ٣٦٠.

[2] ......حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''قرآن مجید میں دنیا کو متاع فرمایا گیا ہے، حدیث شریف میں عرض، لیکن دونوں کے معنی ہیں سامان، چونکہ دنیا کو چھوڑ کر انسان چلا جاتا ہے، دوسرے آکر اسے برتتے ہیں اس لئے اسے متاع یا عرض کہتے ہیں، زمین نے سب کو کھالیا، زمین کو کسی نے نہ کھایا، حاضر بمعنی نقد، یعنی ادھار کا مقابل دنیاوی کام کرو، تو زندگی میں اس کا نفع نقصان مل جاتا ہے، مگر آخرت کے کام کی جزا وسزا بعد قیامت، یہ بڑا ہی اُدھار ہے جو برزخ وقیامت گزار کر وصول ہوتا ہے۔'' (مرآۃ المناجیح، ج ٧، ص ٤٧)

[3] ......یہاں بچوں سے مراد تابع محکوم، زیر فرمان لوگ ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج ٧، ص ٤٥)

[4] ......صفة الصفوة، الرقم ١٠٣ شداد بن اوس، ج ١، ص ٣٦٠۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ٧١٥٨، ج ٧، ص ٢٨٨، بتغیر.

{886}......حضرت سیِّدُ ناشَدَّ ادبن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''اے لوگو! دنیا، موجودہ سامان ہے جس سے نیک و بدسب کھاتے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں قدرت والا بادشاہ فیصلہ فرمائے گا۔اس دن سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دکھائے گا۔لہٰذا تم آخرت کی اولاد بنو نہ کہ دنیا کی کیونکہ ہر بچہ اپنی ماں کے پیچھے ہوتا ہے۔''[1]

{887}......حضرت سیِّدُ ناشَدَّ ادبن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سابقہ روایت کی مثل روایت بیان کی۔البتہ! اس میں اتنا زائد ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''خبردار! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، عمل کیا کرو اور جان لو کہ تم اپنے اعمال پر پیش کئے جاؤ گے اور تمہیں ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔تو جو ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ذرّہ[2] بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔''[3]

فقیہ الامت:

{888}......حضرت سیِّدُ نا ابو یَزِیْد غَوْثِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہر اُمت کا ایک فقیہ ہوتا ہے اور اس اُمت کے فقیہ حضرت شَدَّ ادبن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔''[4]

---

[1] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۱۵۸، ج۷، ص۲۸۸.

[2] ......ذرّہ سے مراد یا توریت کا ذرّہ ہے، یا چھوٹی چیونٹی، اس ''فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝'' (پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸) ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔'' آیت کریمہ کی تحقیق یہ ہے کہ ''من'' سے مراد یا تو صرف مسلمان ہیں، اور خیر سے مراد وہ نیکی ہے جو ضبط نہ ہو چکی ہو، اور شر سے مراد وہ گناہ ہے جو معاف نہ ہو چکا ہو۔ اور دیکھنے سے مراد ہے اس کی سزا و جزا بھگتنا، یعنی اے مسلمان تجھ کو ذرّہ بھر نیکی کی جزا اور ذرہ بھر گناہ کی سزا ملے گی۔ بشرطیکہ نیکی ضبط نہ ہوئی ہو، گناہ معاف نہ ہوا ہو، یا ''من'' سے مراد ہر انسان ہے مومن ہو یا کافر اور دیکھنے سے مراد ہے اپنے اعمال کو آنکھ سے دیکھ لینا، سزا جزا ہو یا نہ ہو یعنی ہر انسان اپنے ہر عمل کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا کہ مومن کو اس کے گناہ دکھا کر معاف کئے جائیں گے کافر کو اس کی نیکیاں دکھا کر ضبط کی جائیں۔ لہٰذا یہ آیت نہ معافی کی آیات و احادیث کے خلاف ہے، نہ ضبطی اعمال کی آیات کے خلاف۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۴۷)

[3] ......السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الجمعۃ، الحدیث: ۵۸۰۸، ج۳، ص۳۰۶.

[4] ......صفۃ الصفوۃ، الرقم ۱۰۳ شدادبن اوس، ج۱، ص۳۶۰.

کبھی فضول بات نہیں کی:

{889}......حضرت سیِّدُ نا ثابِت بُنَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ایک رفیق سے فرمایا: ''دستر خوان لاؤ اس سے تھوڑا جی بہلا لیں۔'' رفیق نے عرض کی: ''میں جب سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت میں ہوں کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس طرح کی بات نہیں سنی؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جُدا ہونے کے بعد کبھی کوئی بے مقصد بات میری زبان سے نہیں نکلی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آئندہ بھی کوئی فضول بات میری زبان سے نہیں نکلے گی۔'' (1)

ایک جامع دُعا:

{890}......حضرت سیِّدُ نا سلیمان بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دستر خوان لاؤ اس سے تھوڑا جی بہلا لیں۔'' راوی کہتے ہیں: لوگوں نے اس بات پر ان کا مؤاخذہ کیا اور کسی نے کہا: ''ابو یعلٰی (یعنی حضرت شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو دیکھو! یہ کیسی بات کرتے ہیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے میرے بھتیجو! جب سے میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کی ہے اس کے سوا کبھی کوئی بے مقصد و فضول بات اپنی زبان سے نہیں نکالی۔ آئیں میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں۔ فضول باتوں کو چھوڑ و اور اس سے بہتر بات (یعنی رسول اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سکھائی ہوئی دُعا) لے لو: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ التَّثَبُّتَ فِی الْاَمْرِ وَنَسْاَلُکَ عَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ وَنَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَنَسْاَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَنَسْاَلُکَ خَیْرَ مَا تَعْلَمُ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَم یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، شکرِ نعمت، حُسنِ عبادت، قلبِ سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتے ہیں اور ہر اس خیر و بھلائی کا سوال کرتے ہیں جسے تو جانتا ہے اور ہر اس برائی و شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں جسے تو جانتا ہے۔ (پھر فرمایا:) پس اس دُعا کو یاد کر لو اور فضول بات پر دھیان نہ دو۔'' (2)

......صفة الصفوة، الرقم ١٠٣ شداد بن اوس، ج ١، ص ٣٦٠.

......جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه دعاء: اللّٰهم إنی أسألك......الخ، الحدیث: ٣٤٠٧، ص ٢٠٠٢، بتغیرٍ.

{891}......حضرت سیِّدُ ناحسّان بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ ناشَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور فرمایا: ''دَسْتَرخوان لاؤ تاکہ ہم اس سے دل بہلالیں۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''اے ابویعلٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے یہ کیسی بات کردی؟'' لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں جب سے اسلام لایا ہوں کبھی کوئی فضول بات نہیں کی صرف یہ کَلِمَہ زبان سے نکل گیا تم اسے چھوڑ دو اور اس بات کو یاد کرلو جو میں تم سے کہنے لگا ہوں اور وہ یہ کہ میں نے حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''لوگ سونا و چاندی جمع کرنے لگیں تو تم ان کَلِمات کو پڑھ کر ذَخیرہ کرلو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی اور ہدایت میں پختگی کا سوال کرتا ہوں۔'' اس کے بعد سابقہ روایت میں ذِکر کردہ دُعا بیان کی۔ البتہ! اس میں اتنا زائد ہے: ''وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْب یعنی: اے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے ان گناہوں کی بخشش کا سوال کرتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے۔ بے شک تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔'' (1)

{892}......حضرت سیِّدُ ناابو عُبیداللہ مُسْلِم بن مِشْکَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سیِّدُ ناشَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ نکلے ''مَرْجُ صُفَّر'' کے مقام پر ہم نے پڑاؤ ڈالا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دسترخوان لاؤ تاکہ ہم اس سے دل بہلالیں۔'' کسی نے عرض کی: ''اے ابویعلٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے یہ کیسی بات کردی؟'' گویا لوگ آپ کی وہ بات یاد کرنے لگے تو فرمایا: تم اسے چھوڑ دو اور اس بات کو یاد کرلو جو میں تم سے کہنے لگا ہوں اور وہ یہ کہ میں نے حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''لوگ سونا چاندی جمع کرنے لگیں تو تم ان کلمات کو پڑھ کر ذخیرہ کرلو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں۔'' اس کے بعد سابقہ روایت کی مثل حدیث بیان کی۔'' (2)

{893}......حضرت سیِّدُ ناشَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، الحدیث: ١٧١١٣، ج٦، ص٧٦.

2......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیة، الحدیث: ٩٣١، ج٢، ص١٤٣.

نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے شدّاد! جب تم لوگوں کو سونا چاندی جمع کرتے پاؤ تو تم ان کلمات کا ذخیرہ کر لینا (یعنی ان کاورد کرنا): اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الۡاَمۡرِ وَالۡعَزِیۡمَۃَ عَلَی الرُّشۡدِ وَاَسْأَلُکَ مُوۡجِبَاتِ رَحۡمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغۡفِرَتِکَ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی اور رُشد وہدایت میں پختگی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے اسباب اور تیری مغفرت کے عزائم کا سوال کرتا ہوں۔'' اس کے بعد سابقہ روایت کی مثل بیان کیا۔ [1]

{894}...... حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ ربُ العزت میں اس طرح دُعا کیا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الۡاَمۡرِ یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں۔'' اس کے بعد سابقہ روایت کی مثل بیان کیا۔ [2]

{895}...... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبداللہ شُعَیۡثِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجاہدین کے ہمراہ نکلے، کچھ لوگوں نے انہیں دسترخوان پر آنے کی دعوت دی تو انہوں نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے سے پہلے کی میری عادت ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے یہ معلوم کرتا ہوں کہ کھانا کہاں سے آیا ہے۔ لیکن اب میرے پاس ایک تحفہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب تم لوگوں کو سونا چاندی جمع کرتے دیکھو تو یہ کلمات کہو: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الۡاَمۡرِ وَعَزِیۡمَۃَ الرُّشۡدِ وَاَسْأَلُکَ شُکۡرَ نِعۡمَتِکَ وَحُسۡنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْأَلُکَ قَلۡبًا تَقِیًّا وَّ لِسَانًا صَادِقًا نَقِیًّا یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تمام کاموں میں ثابت قدمی، ہدایت میں پختگی، شکرِ نعمت، حسنِ عبادت، متقی دل اور صاف ستھری و سچی زبان کا سوال کرتا ہوں۔'' [3]

عقلمند و بے وقوف کی پہچان:

{896}...... حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مغلوب کر دے اور موت کے بعد کے لئے عمل

[1] ...... المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۱۳۵، ج۷، ص۲۷۹.

[2] ...... جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب منہ دعاء: اللّٰھم إنی أسألك الثبات فی الأمر، الحدیث: ۳۴۰۷، ص۲۰۰۲.

[3] ...... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، الحدیث: ۱۷۱۱۳، ج۶، ص۷۶، بتغیر.

کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر آرزو رکھے[1]۔''[2]

امام زُہری کی روایت:

{898}......حضرت سیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ایک دن لوگوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''بیٹھو! میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔'' اس سے پہلے میں نے انہیں کبھی لوگوں سے یہ کہتے نہیں سنا تھا۔ بہرحال آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے حضرت سیِّدُنا محمود بن رَبیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع نے خبر دی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو فرمایا: ''بے شک مجھے تم پر سب سے زیادہ ریاکاری اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔''[3]

حدیث یاد آنے پر اشک باری:

{899}......حضرت سیِّدُنا عُبادَہ بن نُسَیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے پاس سے گزرے تو میرا ہاتھ تھام کر مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے اور گھر بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ انہیں روتا دیکھ کر میری آنکھیں بھی اشکبار ہوگئیں۔ جب انہیں کچھ افاقہ ہوا تو مجھ سے فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے رُلایا؟'' میں نے عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گریہ وزاری کرتے دیکھا تو میں بھی رونے لگا۔'' پھر انہوں نے اپنے رونے کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا: مجھے ایک حدیث یاد آ گئی تھی جو میں نے حضور نبی مُکَرَّم،

---

[1] ......اس فرمانِ عالی میں ''عاجز'' سے مراد بے وقوف ہے ''کَیِّس'' کا مقابل۔ نفس امارہ سے دبا ہوا یعنی وہ بے وقوف ہے جو کام کرے دوزخ کے اور امید کرے جنت کی کہا کرے کہ اللہ غفور رحیم ہے باجرہ بوئے اور امید کرے گیہوں کاٹنے کی کہا کرے کہ اللہ غفور رحیم ہے کاٹتے وقت اسے گندم بنادے گا اس کا نام امید نہیں رب تعالٰی فرماتا ہے: ''مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ'' (پ ۳۰، الانفطار: ٦) ترجمۂ کنز الایمان: تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے۔'' اور فرماتا ہے: ''اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ'' (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۸) ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھربار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں۔'' جَو بو کر گندم کاٹنے کی آس لگانا شیطانی دھوکہ اور نفسانی وسوسہ ہے۔ خواجہ حسن بصری (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) فرماتے ہیں کہ ''بعض لوگوں کو جھوٹی اُمید نے سیدھے راہ نیک اعمال سے ہٹا دیا ہے جیسے جھوٹی بات گناہ ہے ایسے ہی جھوٹی آس بھی گناہ ہے۔'' (مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۰۳)

[2] ......جامع الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب حدیث الکیس من......الخ، الحدیث: ۲٤٥۹، ص ۱۸۹۹.

[3] ......الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللّٰہ، الحدیث: ۱۱۱٤، ص ۳۹۳.

نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی وہ یہ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ شرک اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: ''ان دو میں ایک کی طرف تو کوئی راستہ نہیں۔'' انہوں نے فرمایا: ''میں نے بھی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہی عرض کیا تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے ان دونوں کا خوف ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''بے شک لوگ سورج، چاند اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے لیکن وہ غیر اللّٰہ کے لئے عمل کریں گے۔''[1]

شرکِ خفی اور خفیہ شہوت:

{900} ......حضرت سیِّدُنا عُبَادَہ بن نُسَیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں روتا پا کر سببِ گریہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس حدیث نے رُلا دیا جو میں نے حُضُور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اپنی اُمّت پر شرک اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔ خفیہ شہوت یہ ہے کہ آدمی صبح روزہ کی حالت میں کرے گا لیکن جب نفس کو مرغوب چیز اس کے سامنے آئے گی تو وہ اس میں پڑ جائے گا اور روزہ چھوڑ دے گا[2] اور شرک (خفی) یہ ہے کہ لوگ نہ پتھروں کو پوجیں گے نہ بتوں کو لیکن دِکھلاوے کے لئے عمل کریں گے۔''[3]

---

[1] ......سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب الرياء والسمعة، الحديث: ٤٢٠٥، ص ٢٧٣٢، بتغيرٍ.

[2] ......اس طرح کہ اس نے روزہ رکھ لیا ہوگا کوئی اچھے کھانے کی دعوت آ گئی یا کسی نے شربت سوڈا پیش کیا تو اس کھانے، شربت کی وجہ سے روزہ توڑ دیا یا روزہ کی نیت تھی کہ آج روزہ رکھوں گا مگر یہ چیزیں دیکھیں ارادہ بدل دیا۔ محض نفسانی لذت و خواہش کے لئے کہ ایسا مزہ دار کھانا کون چھوڑے لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اَزواج مطہرات سے پوچھا کہ کھانا ہے عرض کیا گیا ہاں فرمایا لاؤ ہم نے تو آج روزہ رکھ لیا تھا پھر کھانا ملاحظہ فرمالیا کہ یہ افطار فرمالینا خواہش نفس کے لئے نہ تھا بلکہ حکم شرعی بیان کرنے کے لئے تھا کہ نفل روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے اگرچہ قضا واجب ہوگی حضرت اُم ہانی کو حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اپنا پس خوردہ (بچا ہوا) پانی دیا آپ نے پی کر پوچھا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرا روزہ تھا فرمایا کوئی حرج نہیں وہ روزہ توڑ دینا حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تبرک سے برکت حاصل کرنے کے لئے تھا نہ کہ نفسانی خواہش سے لہٰذا احادیث سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱٤۲)

[3] ......المعجم الكبير، الحديث: ٧١٤٥، ج٧، ص٢٨٤.

شرکِ خفی پر علمی مکالمہ:

{901}......حضرت سیّدُ ناشَہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُ ناعبدالرحمٰن بن غَنْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ جب میں اورحضرت سیّدُ ناابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جَابِیَہ کی جامع مسجد میں داخل ہوئے توہماری ملاقات حضرت سیّدُ ناعُبَادَہ بن صَامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی، ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت سیّدُ ناشَدَّاد بن اَوْس اورحضرت سیّدُ ناعَوْف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی تشریف لے آئے اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ پھرحضرت سیّدُ ناشَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! مجھے تم پر سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے جومیں نے رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی یعنی شرک اورخفیہ شہوت۔'' حضرت سیّدُ ناعُبَادَہ اورحضرت سیّدُ ناابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ! آپ کی مغفرت فرمائے! کیارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں یہ حدیث نہیں بیان فرمائی کہ شیطان اس بات سے مایوس ہوچکا ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پوجا کی جائے اور رہی خفیہ شہوت کی بات تو ہم اسے پہچان چکے ہیں اور وہ دنیااورعورتوں کی خواہشات ہیں۔لیکن اے شَدَّاد! یہ کون سا شرک ہے جس کا آپ ہم پرخوف فرمارہے ہیں؟'' حضرت سیّدُ ناشَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جوکسی کے لئے نماز پڑھے، روزہ رکھے اور صدقہ کرے؟'' کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس نے شرک کیا؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جوکسی کو دِکھانے کے لئے صدقہ کرے، نماز پڑھے یاروزہ رکھے تواس نے شرک کیا[1]۔'' پھرحضرت

......شرک دوقسم کا ہے شرک جلی، شرک خفی، شرک جلی توکھلم کھلا شرک وبت پرستی کرنا ہے شرک خفی ریاکاری ہے یایوں کہوکہ شرک اعتقادی تو کھلا ہوا شرک ہے اورشرک عملی ریاکاری ہے صوفیاء فرماتے ہیں: ''کُلُّ مَاصَدَّکَ عَنِ اللّٰہِ فَھُوَ صَنَمُکَ'' جوتمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے روکے وہ ہی تمہارابت ہے۔نفس امارہ بھی بت ہے اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ روزے میں بھی ریاکاری ہوسکتی ہے ہاں روزے میں ریاء خالص نہیں ہوسکتی۔اسی لئے ارشاد ہے ''اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ'' بعض لوگ روزہ رکھ کرلوگوں کے سامنے بہت کلیاں کرتے سر پر پانی ڈالتے رہتے ہیں کہتے پھرتے ہیں ہائے روزہ بہت لگاہے بڑی پیاس لگی ہے وغیرہ وغیرہ یہ بھی روزے کی ریاء ہے اوراس حدیث میں داخل ہے۔خیال رہے! کہ ریاء کی دوقسمیں ہیں ایک ریاء اصل عمل میں دوسری ریاء وصف عمل میں، اصل عمل میں ریاء یہ ہے کہ کوئی دیکھے تو یہ نماز پڑھ لے نہ دیکھے تو نماز پڑھے ہی نہیں۔ وصف عمل میں ریاء یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے نماز خوب اچھی طرح پڑھے تنہائی میں معمولی طرح۔ پہلی ریاء بہت بری ہے دوسری ریاء پہلی سے کم۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷،ص۱۴۱)

سیِّدُ نا عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اس عمل کو نہیں دیکھتا جسے وہ اخلاص کے ساتھ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا وخوشنودی کے لئے بجالاتا ہے تو وہ اس کے اخلاص والے عمل کو قبول فرمالے اور ریاکاری والے عمل کو رد فرمادے۔'' حضرت سیِّدُ نا شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جسے میرا شریک ٹھہرایا جائے میں اس کے لئے بہترین تقسیم فرماتا ہوں۔ پس جو کسی کو میرا شریک ٹھہراتا ہے تو اس کا جسم، اس کا عمل اور اس کا قلیل وکثیر اسی کے لئے ہے جس کو اس نے شریک ٹھہرایا، میں اس سے بے نیاز ہوں[1]۔''[2]

{902}......حضرت سیِّدُ نا محمود بن ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں ایک دن حضرت سیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے ساتھ بازار تشریف لے گئے۔ بازار سے واپس آئے تو لیٹ گئے۔ پھر کپڑوں سے خود کو چھپا کر زاروزار روتے اور بار بار کہتے کہ ''میں اجنبی ہوں اسلام سے دور نہیں رہوں گا۔'' جب ان کی یہ کیفیت دور ہوئی تو میں نے عرض کی کہ ''میں نے پہلے کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایسے کرتے نہیں دیکھا؟'' انہوں نے فرمایا: ''مجھے تم پر شرک اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔'' میں نے کہا: ''کیا ہمارے مسلمان ہونے کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہم پر شرک کا خوف ہے؟'' فرمایا: ''اے محمود! تیری ماں تجھ پر روئے! کیا شرک بس اتنا ہی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود مانا جائے۔''[3]

دو امن اور دو خوف:

{903}......حضرت سیِّدُ نا شَدَّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور

---

[1]......یعنی دنیا والے اپنے حصہ داروں شریکوں سے راضی وخوش ہوتے ہیں کیونکہ وہ اکیلے اپنا کام نہیں کر سکتے مگر میں شریکوں سے پاک بے نیاز ہوں مجھے کسی شریک کی ضرورت نہیں۔ شرکاء سے مراد دنیا کے شریک ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کے حصہ دار ہوتے ہیں لہٰذا حدیث بالکل واضح ہے۔ بعض شارحین نے فرمایا کہ یہاں روئے سخن مشرکین سے ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم لوگوں نے جن چیزوں کو میرا شریک ٹھہرایا ہے میں ان سے بے نیاز بھی ہوں بے زار بھی، بے نیاز کو شریک کی کیا ضرورت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۲۸)

[2]......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، الحدیث: ۱۷۱۴۰، ج۶، ص۸۱.

[3]......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۲۷۰۸ شداد بن اوس بن ثابت الانصاری، ج۲۲، ص۴۱۴، بتغیرٍ.

نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اور جب بندہ خوش حالی میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آزمائش ومصیبت سے اسے نجات عطا فرماتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے لئے کبھی دو امن جمع نہیں کرتا اور نہ ہی اس پر دو خوف جمع کرتا ہوں۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو جس دن میں بندوں کو جمع کروں گا وہ مجھ سے خوفزدہ ہوگا لیکن اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا تو جس دن میں بندوں کو جمع کروں گا اس دن اسے جنت میں داخل کرکے امن بخشوں گا اور اس کا امن ہمیشہ برقرار رہے گا کبھی ختم نہیں ہوگا۔'' [1]

حضرت سَیِّدُنا حُذَیفَہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُنا ابو عبداللہ حُذَیفَہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مصیبتوں، آفتوں، فتنوں، عیبوں اور دلوں کے حالات سے باخبر رہتے۔ برائی کے بارے میں دریافت کرتے پھر اس سے اجتناب کرتے۔ خیر و بھلائی میں غور وفکر کرتے پھر اسے بجالاتے۔ فقر وفاقہ میں سکون پاتے، توبہ وندامت کی طرف مائل رہتے اور اہلِ زمانہ کی عزت واصلاح میں پیش پیش رہتے تھے۔

علمائے تصوُّف فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کاریگری کو دیکھنے، رکاوٹوں کے باوجود حال سے موافقت رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔''

فتنوں کا سیلاب

دل دو قسم کے ہو جائیں گے:

{904}......حضرت سَیِّدُنا رِبعِی بن خِراش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا حُذَیفَہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ سے واپس لوٹے تو بیان کیا کہ ہم امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ انہوں نے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے دریافت فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے

---

[1] ......الزهد لابن المبارك، باب ماجاء في الخشوع والخوف، الحديث:١٥٧، ص٥٠، مختصرًا۔
جامع الاحاديث للسيوطي، الهمزة مع النون، الحديث:٥٠٠٧، ج١، ص٢٢٤.

سمندر کی طرح موجزن ہونے والے فتنوں سے متعلق حدیث سنی ہے؟'' سب صحابہ خاموش رہے اور میں سمجھ گیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مراد میں ہوں۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: ''جی ہاں! میں نے سنی ہے۔'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے باپ پر رحم فرمائے! تم نے ضرور سنی ہوگی۔'' پھر میں نے حدیث بیان کی کہ ''دلوں پر اس طرح فتنے چھا جائیں گے جس طرح کٹی ہوئی کھیتی۔ جو ان فتنوں سے نفرت کرے گا اس کے دل پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا اور جو انہیں پسند کرے گا اس کے دل پر سیاہ دھبّا لگا دیا جائے گا حتی کہ لوگوں کے دل دو قسم کے ہوجائیں گے ایک سفید سنگ مرمر کی طرح، جب تک زمین وآسمان قائم ہیں اس دل کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا کالا، راکھ کی طرح جیسے اوندھا کوزہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوگا۔'' حضرت سیِّدُنا ابویزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: ''پہلو جھکا ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ نہ تو کسی بھلائی کو پہچانے، نہ کسی برائی کو برا جانے سوا اس خواہش کے جو اس کے من کو بھائے۔'' حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا کہ ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے جو عنقریب توڑ دیا جائے گا۔'' انہوں نے فرمایا: ''تیرا باپ نہ رہے! کیا وہ توڑ دیا جائے گا؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''اگر وہ کھولا جاتا تو ہوسکتا تھا کہ دوبارہ لوٹایا جاتا۔'' میں نے کہا: ''نہیں! بلکہ اسے توڑ دیا جائے گا۔'' اور میں نے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بتایا کہ ''وہ دروازہ ایک مَرد ہے جسے شہید کیا جائے گا یا وہ وفات پائے گا۔ یہ ایک صاف بات ہے، کوئی مُغالَطہ نہیں۔[1]

اَمانت اُٹھ جائے گی:

{905}......حضرت سیِّدُنا زَید بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں دو باتیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک کو تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کے اِنتظار میں ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں بتایا کہ امانت لوگوں کے دِلوں کی گہرائی میں اُتاری گئی ہے۔ پھر لوگوں نے قرآن اور سنت کو سیکھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اس امانت کے اُٹھ جانے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ ''آدمی سوئے گا تو اس کے دل میں ایک

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب رفع الأمانة والإیمان......الخ، الحدیث: ٣٦٩، ص٧٠٢۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث حذیفة بن الیمان، الحدیث: ٢٣٥٠٠، ج٩، ص١١٦.

سِیاہ دَھبّا لگا دیا جائے گا جس کا اَثر آبلے کی طرح ہوگا کہ جیسے تم اپنے پاؤں پر چنگاری ڈالو تو اس سے چھالا بن جاتا ہے تم اسے پھولا ہوا دیکھتے ہو جبکہ اس میں کچھ نہیں ہوتا۔ پھر لوگوں میں کوئی امین نہ رہے گا اور ان پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص کے بارے میں کہا جائے گا وہ کتنا خوش طبع اور کتنا زبردست عالم ہے حالانکہ اس کے دل میں جو کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔'' (1)

گونگے بہرے فتنے:

{906}......حضرت سیِّدُنا نَصر بن عاصِم لَیْثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قبیلہ بنولَیْث کی ایک جماعت کے ہمراہ یشکری کے پاس آیا پھر میں کوفہ میں آیا اور کوفہ کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مسجد میں ایک حلقہ لگا ہوا ہے ان کی کیفیت یہ ہے کہ گویا ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں اور وہ سب ایک شخص کی باتوں کی طرف کان لگائے غور سے سن رہے ہیں میں بھی ان لوگوں کے پاس کھڑا ہو گیا اور پوچھا: ''یہ شخص کون ہے؟'' بتایا گیا: ''یہ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔'' میں نے ان کے قریب ہو کر سنا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرما رہے تھے کہ لوگ تو حضور نبیِٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے جبکہ میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ بھلائی مجھ سے سبقت نہیں لے جا سکتی۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟'' ارشاد فرمایا: ''اے حُذَیفہ! قرآن سیکھو اور اس کی اتباع کرو۔'' یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ ارشاد فرمائی۔ میں نے پھر عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس خیر کے بعد کوئی برائی ہوگی؟'' ارشاد فرمایا: ''ایک فتنہ اور شر ہے۔'' اور ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ فرمایا: ''دھویں پر صلح۔'' میں نے عرض کی: ''دھویں پر صلح کیا چیز ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے دل اس طرف نہیں لوٹیں گے جس پر تھے۔'' اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پھر گونگے، بہرے فتنے رُونما ہوں گے، ان کی طرف بلانے والے سراسر گمراہ ہوں گے (یا فرمایا: اس کی طرف بلانے والے جہنمی ہوں گے۔) تو تمہارا کسی درخت کی ٹہنی کو اپنے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا ان

......مسند ابی داؤد الطیالسی، احادیث حذیفة بن الیمان، الحدیث: ٤٢٤، ص٥٧.

میں سے کسی کی پیروی کرنے سے بہتر ہے۔" [1]

فتنہ کے وقت کیا کریں:

{907}......حضرت سَیِّدُ نا ابو اِدْ رِیس خَوْلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے جبکہ میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ، میں نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم جہالت اور شر میں تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس خیر کی دولت سے سرفراز فرمایا تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے؟" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں۔" میں نے عرض کی: "تو کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی؟" ارشاد فرمایا: "ہاں! پھر خیر ہوگی لیکن اس میں کدورت ہوگی۔" میں نے عرض کی: "کدورت سے کیا مراد ہے؟" ارشاد فرمایا: "لوگ میری سنت کے خلاف چلیں گے اور میرے طریقے کے علاوہ طریقہ اختیار کریں گے۔ ان میں بعض باتیں اچھی ہوں گی بعض بری۔" میں نے عرض کی: "کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی برائی آئے گی؟" ارشاد فرمایا: "ہاں! جہنم کے دروازے پر کچھ لوگ ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے جو ان کی بات مانے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔" میں نے پوچھا: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟" فرمایا: "مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو پکڑے رہنا۔" عرض کی: "اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت ہو نہ کوئی امام تو پھر کیا حکم ہے؟" فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان سے الگ رہنا۔ اگرچہ موت آنے تک تمہیں درخت کی جڑیں چبانا پڑیں۔" [2]

فتنوں میں مبتلا ہونے کی پہچان:

{908}......حضرت سَیِّدُ نا ابو عَمَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "بے شک دِلوں پر فتنے چھا جائیں گے۔ جو انہیں اچھا سمجھے گا اس کے دل پر سیاہ دھبّا لگا دیا جائے گا اور جو

[1] ......سنن ابی داود، کتاب الفتن، باب ذکر الفتن وملاحم، الحدیث: ٤٢٤٦، ص١٥٣١.
مسند ابی داؤد الطیالسی، احادیث حذیفة بن الیمان، الحدیث: ٤٤٢، ص٥٩

[2] ......صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین......الخ، الحدیث: ٤٧٨٤، ص١٠٠٩.

ان سے نفرت کرے گا اس کے دل پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا۔ پس تم میں سے جو یہ چاہتا ہے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ وہ فتنوں میں مبتلا ہے یا نہیں؟ تو وہ غور کرے کہ اگر جسے وہ پہلے حلال سمجھتا تھا اب حرام جاننے لگا ہے یا جسے حرام جانتا تھا اب حلال سمجھنے لگا ہے تو بلاشبہ وہ فتنوں میں مبتلا ہے۔'' (1)

گناہوں کی نحوست:

{909}......حضرت سیِّدُنا طارِق بن شِہَاب عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَهَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سِیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ جب دوبارہ گناہ کرتا ہے تو ایک اور نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ (مُسَلْسَل گناہوں کا اِرتکاب کرنے کی وجہ سے) اس کا دل خاکی رنگ کی بکری کی طرح ہو جاتا ہے۔'' (2)

{910}......حضرت سیِّدُنا ابوعَمَّار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے سِوا کوئی مَعْبُود نہیں! بے شک ایک آدمی صُبح کو اُٹھے گا تو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو گا لیکن شام کے وقت اسے آنکھوں کے گوشوں سے کچھ نظر نہیں آئے گا۔'' (3)

فتنوں کے آنے کے مختلف انداز:

{911}......حضرت سیِّدُنا زَید بن وَہب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: ''فتنے تم پر جھانوَیں (یعنی پتھروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے) برساتے آئیں گے۔ پھر گرم پتھر برسائیں گے۔ اس کے بعد سِیاہ تاریک اندھیرے کی طرح تم پر چھا جائیں گے۔'' (4)

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کره الخروج......الخ، الحدیث:٢٣٥، ج٨، ص٦٢٨۔

(2)......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب رفع الامانة......الخ، الحدیث:٣٦٩، ص٧٠٢.

شعب الإیمان للبیهقی، باب فی معالجة کل ذنب بالتوبة، الحدیث:٧٢٠٥، ج٥، ص٤٤١، بتغیرٍ.

(3)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کره......الخ، الحدیث:٣٩، ج٨، ص٥٩٨، مفهومًا.

(4)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، الحدیث:٢٤، ج٨، ص٥٩٦۔

المستدرك، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر خروج المهدی، الحدیث:٨٤٨٣، ج٥، ص٦٥٨.

{912}......حضرت سیِّدُ نا ابوطفیل رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناحُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم پر تین فتنے آئیں گے اس کے بعد چوتھا فتنہ دَجّال کی طرف ہانک کرلے جائے گا۔ایک وہ فتنہ جس میں تم پر گرم پتھر برسائے جائیں گے۔دوسرا وہ فتنہ جس میں چھوٹے چھوٹے پتھر برسائے جائیں گے۔تیسرا وہ فتنہ جو سیاہ اندھیرا ہے جو سمندر کی طرح جوش مارے گا اور چوتھا فتنہ دجّال کی طرف ہانک کرلے جائے گا۔''(1)

فتنوں سے بچو!

{913}......حضرت سیِّدُ ناعَمّارہ بن عبداللہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناحُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! فتنوں سے بچو! کوئی ان کے قریب نہ جائے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو فتنوں میں پڑے گا وہ اسے اس طرح تہس نہس کردیں گے جس طرح سیلاب کھیتی وسبزہ کو تہس نہس کر دیتا ہے۔بلاشبہ فتنے مشتبہ ہو کر آئیں گے۔یہاں تک کہ جاہل کہیں گے یہ تو شبہ میں ڈال رہا ہے اور ان کی حقیقت اس وقت کھلے گی جب وہ پیٹھ پھیر کر جائیں گے۔چنانچہ، جب تم ان فتنوں کو دیکھو تو اپنے گھروں میں بیٹھے رہو۔اپنی تلواروں کو توڑ ڈالو اور اپنی کمانوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردو۔''(2)

{914}......حضرت سیِّدُ نازَید بن وَہب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناحُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک فتنے وقفے وقفے سے آئیں گے اور یکا یک بھی۔پس جو ان وقفوں کے درمیان مرسکتا ہو ضرور مرجائے۔وقفہ سے مراد تلوار کو نیام میں ڈال لینا ہے۔''(3)

{915}......حضرت سیِّدُ ناہَمّام رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناحُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں صرف وہ شخص نجات پائے گا جو ڈوبنے والے کی دعا جیسی دعا کرے گا۔''(4)

1......المصنف لابن ابی شیبة،کتاب الفتن،باب من کرہ الخروج فی الفتنةو تعوذعنها،الحدیث:٢٤،ج٨،ص٥٩٦.

2......المستدرك،کتاب الفتن و الملاحم،باب إیاك و الفتن لایشخص لهاأحد،الحدیث:٨٤٣٤،ج٥،ص٦٣٨۔

جامع معمربن راشدمع المصنف لعبدالرزاق،کتاب الجامع،باب الفتن،الحدیث:٢٠٩٠٦،ج١٠،ص٣٠٨.

3......المستدرك،کتاب الفتن و الملاحم،باب ذکرفتنة الدجال،الحدیث:٨٣٨٢،ج٥،ص٦١٨،بتغیرٍ.

4......المصنف لابن ابی شیبة،کتاب الفتن،الحدیث:٣٧/٣٨،ج٨،ص٥٩٨.

{916}......حضرت سیِّدُ نا حَبَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی: ''فتنے کا زمانہ آچکا ہے لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جو احادیث اس بارے میں سنی ہیں مجھے سنائیں۔'' حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا یقین یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب تمہارے پاس نہیں آئی۔''

فتنہ عقل کو بگاڑ دیتا ہے:

{917}......حضرت سیِّدُ نا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''فتنہ شراب سے زیادہ لوگوں کی عقلوں کو بگاڑ دیتا ہے۔'' (1)

فتنے کا وبال کس پر؟

{918}......حضرت سیِّدُ نا زید بن وَہْب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ ''فتنے کا وبال تین آدمیوں کے سر ہے۔ ایک عقلمند وذہین جس کے سامنے جو چیز بھی سر اُٹھاتی ہے وہ تلوار کے ساتھ اس کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ دوسرا خطیب جو اپنے خطاب سے لوگوں کو فتنے کی طرف بلاتا ہے اور تیسرا سردار ہے۔ پہلے دو کو تو فتنہ منہ کے بل گرا دے گا جبکہ سردار کو برانگیختہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ جو کچھ اس کے پاس ہوگا سب تباہ وبرباد ہو جائے گا۔'' (2)

زندوں میں مردہ کون؟

{919}......حضرت سیِّدُ نا ابو طُفَیْل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ ''اے لوگو! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے؟ لوگ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ کیا تم مجھ سے زندوں میں مردہ کے بارے میں سوال نہیں کرو گے؟'' پھر فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُ نا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج فی الفتنة وتعوذعنها، الحدیث:٢٣٧، ج٨، ص٦٢٨.

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج......الخ، الحدیث:٢٧، ج٨، ص٥٩٦، مفهومًا.

مبعوث فرمایا تو انہوں نے لوگوں کو گمراہی سے ہدایت اور کفر سے ایمان کی طرف بُلایا۔ پس جس نے دعوت قبول کرنی تھی اس نے کی۔ جو شخص پہلے مردہ تھا وہ قبولِ حق کی وجہ سے زندہ ہو گیا اور جو پہلے زندہ تھا وہ مردہ ہو گیا۔ اب سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا۔ چنانچہ نبوت کے طور طریقہ پر خلافت قائم ہوئی پھر ظلم و زیادتی والی بادشاہت قائم ہوئی۔ پس بعض لوگ اپنے دل، ہاتھ اور زبان سے اس بادشاہت کا اِنکار کریں گے اور یہ وہ ہوں گے جو حق کو مکمل کرنے والے ہوں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو دل اور زبان سے تو اس کا انکار کریں گے لیکن ہاتھوں کو اس کے انکار سے روکے رکھیں گے۔ لامحالہ ایسے لوگ حق کے ایک شعبے کو ترک کر دیں گے اور بعض لوگ دل سے تو بادشاہت کا انکار کریں گے لیکن ہاتھ اور زبان کو اس کے انکار سے روکے رکھیں گے لامحالہ ایسے لوگ حق کے دو شعبوں کو ترک کریں گے اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں کہ جو ایسی بادشاہت کا دل اور زبان سے انکار نہیں کرتے۔ پس ایسے لوگ زندوں میں مردہ ہیں۔" (1)

{920}......حضرت سیِّدُنا فُلْفُلَہ جُعْفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں چاہوں تو تمہیں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہزار باتیں ایسی بتاؤں کہ تم ان کی وجہ سے مجھ سے محبت کرنے، میری اتباع کرنے اور میری تصدیق کرنے لگو اور اگر چاہوں تو ہزار باتیں ایسی بتاؤں کہ جن کی وجہ سے تم مجھ سے بُغض و نفرت کرنے، مجھ سے دور بھاگنے اور مجھے جھٹلانے لگو۔" (2)

{921}......حضرت سیِّدُنا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "میں چاہوں تو تمہیں ایک ہزار ایسی باتیں سنا سکتا ہوں جنہیں سن کر تم میری تصدیق کرو، میری اتباع کرو اور میری مدد کرنے لگو اور اگر چاہوں تو ایک ہزار ایسی باتیں بھی سنا سکتا ہوں جنہیں سن کر تم مجھے جھٹلاؤ، مجھ سے دور بھاگو اور مجھے گالیاں دینے لگو حالانکہ وہ باتیں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے سچی ہیں۔" (3)

{922}......حضرت سیِّدُنا جُنْدَب بن عبد اللہ بن سُفْیَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ

---

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث حذیفة بن الیمان، الحدیث: ۲۳۴۹۲، ج۹، ص۱۱٤۔

المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج......الخ، الحدیث: ۱۲۳، ج۸، ص۶۶۷، مختصرًا۔

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۰۰۵، ج۳، ص۱۶۳، بتغیرٍ۔ (3)......المرجع السابق، مختصرًا۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں ایک قوم کے رہنما کو جانتا ہوں کہ وہ خود تو جنت میں جائے گا لیکن اس کے پیروکار جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔'' راوی کہتے ہیں: ''ہم نے عرض کی: ''کیا یہ وہ تو نہیں ہے جس کے بارے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں بتایا ہے؟'' فرمایا: ''تمہیں کیا معلوم کہ اس سے پہلے کتنے گزر گئے ہیں۔''

{923}......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ ''گویا میں ایک سوار کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے درمیان اقامت اختیار کرتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ ساری زمین ہماری اور سارے اموال ہمارے ہیں۔ وہ بیواؤں، مسکینوں اور اس مال کے درمیان حائل ہے جو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے آباء واجداد کو عطا فرمایا۔''

دل چار قسم کے ہوتے ہیں:

{924}......حضرت سیِّدُنا اَبو بَخْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''دل چار قسم کے ہیں: ایک وہ جو پردوں میں لپٹا ہوا ہے۔ یہ کافر کا دل ہے۔ دوسرا وہ جو اُلٹا جھکا ہوا ہے۔ یہ منافق کا دل ہے۔ تیسرا وہ جو صاف ستھرا ہے۔ جس میں ایک روشن چراغ ہے۔ یہ مومن کا دل ہے اور چوتھا وہ جس میں نفاق و ایمان دونوں ہیں۔ ایمان کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے پاکیزہ پانی پروان چڑھاتا ہے اور نفاق کی مثال اس زخم کی سی ہے جس میں پیپ وخون بھرا ہوتا ہے۔ پس ان میں سے جو دوسرے پر غلبہ پالے وہی غالب ہو جاتا ہے۔''[1]

{925}......حضرت سیِّدُنا ابو مُنیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم (دن میں) کتنی بار استغفار کرتے ہو؟ بے شک میں تو ہر روز 100 بار اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرتا ہوں۔''[2]

{926}......حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ''گھر والوں پر میری زبان تیز ہو جاتی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ مجھے جہنم میں نہ

[1] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج......الخ، الحدیث: ٢٨٧، ج٨، ص٦٣٧.

[2] ......السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول من......الخ، الحدیث: ١٠٢٨٤، ج٦، ص١١٧.

لے جائے۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''تم (دن میں) کتنی بار استغفار کرتے ہو؟ بے شک میں روزانہ 100 بار اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرتا ہوں۔'' (1)

فقر و فاقہ آنکھوں کی ٹھنڈک:

{927}......حضرت سیِّدُنا ابو اَبیض مَدَنی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَنِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیۡفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''میری آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈک ان ایام میں پہنچتی ہے جن میں میرے گھر لوٹنے پر گھر والے فاقہ کی شکایت کرتے ہیں۔'' (2)

{928}......حضرت سیِّدُنا اُمَیَّہ بن قَسِیۡم عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡحَکِیۡم سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیۡفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''میری آنکھوں کو سب سے زیادہ ٹھنڈک اس وقت پہنچتی ہے جب گھر والے مجھ سے فقر و فاقہ کی شکایت کررہے ہوں اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کی، دنیا سے اس طرح حفاظت فرماتا ہے جس طرح مریض کے گھر والے مریض کو کھانے سے پرہیز کرواتے ہیں۔'' (3)

{929}......حضرت سیِّدُنا سَاعِد بن سَعۡد بن حُذَیۡفَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیۡفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھوں کو سب سے زیادہ ٹھنڈک اس دِن پہنچتی ہے اور مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ دن ہے کہ جس دن میں گھر آؤں اور اپنے گھر والوں کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ پاؤں اور وہ مجھے کہیں کہ تم تھوڑے بہت پر بھی قدرت نہیں رکھتے ہو (کہ کما سکو) یہ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جتنا پرہیز مریض کے گھر والے مریض کو کھانے سے کرواتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کی دنیا سے حفاظت فرماتا ہے اور جس قدر ایک باپ اپنی اولاد کو خیریت سے رکھنا چاہتا ہے اس سے بھی کہیں زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندۂ مومن کو آزمائش میں رکھنا چاہتا ہے۔'' (4)

---

(1)......السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول من......الخ، الحدیث:١٠٢٨٥، ج٦، ص١١٧.

(2)......شعب الإیمان للبیھقی، باب فی الصبر علی المصائب، الحدیث:١٠١٢١، ج٧، ص٢٣١.

(3)......الزھد لھناد بن السری، باب ماجاء فی الفقر، الحدیث:٥٩٣، ج١، ص٣٢٦.

(4)......المعجم الکبیر، الحدیث:٣٠٠٤، ج٣، ص١٦٢.

{930}......حضرت سیِّدُنا اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سَعْد بن مُعَاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے استفسار فرمایا: ''جب ہم دنیا میں مبتلا ہو جائیں گے تو آپ ہمیں کس حالت میں دیکھنا پسند کریں گے؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہم ایسا زمانہ نہیں پائیں گے۔'' حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کے گمان کے مطابق اور مجھے میرے گمان کے مطابق دنیا عطا کی گئی۔''[1]

سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عاجزی وانکساری:

{931}......حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب مدائن تشریف لائے تو دراز گوش کے پالان پر سوار تھے اور ہاتھ میں ایک روٹی اور ایک بوٹی تھی جسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دراز گوش پر بیٹھے بیٹھے تناول فرما رہے تھے۔''[2]

{932}...... یہ روایت بھی سابقہ روایت ہی کی طرح ہے۔ البتہ اس کے راوی حضرت سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں اور اس میں اتنا زائد ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے پاؤں ایک طرف کئے ہوئے تھے۔''[3]

خوشامد سے بچو:

{933}......حضرت سیِّدُنا عُمارہ بن عَبْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے لوگو! فتنوں کی جگہوں سے بچو۔'' کسی نے پوچھا: ''اے ابو عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! فتنوں کی جگہیں کون سی ہیں؟'' فرمایا: ''اُمرا کے دروازے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی کسی امیر کے پاس جاتا ہے تو وہ اس کی جھوٹی بات میں بھی تصدیق کرتا ہے اور اس کی وہ خوبیاں بیان کرتا ہے جو اس میں نہیں ہوتیں (یعنی خوشامد کرتا ہے)۔''[4]

---

[1] ......الزھد لھناد بن السری، باب معیشة أصحاب النبی، الحدیث: ٧٧٢، ج٢، ص٣٩٧.

[2] ......الزھد لھناد بن السری، باب التواضع، الحدیث: ٨٠٩، ج٢، ص٤٥١.

[3] ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الجھاد، باب فی امام السریة یأمرھم......الخ، الحدیث: ١١، ج٧، ص٧٣٧.

[4] ......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، کتاب الجامع، باب ابواب السلطان، الحدیث: ٢٩٨٠٩، ج١٠، ص٢٨٠.

{934}......حضرت سیِّدُ نا زَید بن وَہب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور عرض کی: ''میرے لئے دعائے مغفرت فرما دیجئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کے لئے دعا نہ فرمائی اور فرمایا: ''اگر میں اس گناہ گار کے لئے دعا کر دیتا تو یہ کہتا پھرتا کہ حُذَیْفَہ نے میرے لئے مغفرت کی دعا کی ہے۔'' پھر (کچھ دیر بعد) اس سے فرمایا: ''کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حُذَیْفَہ کے ساتھ رکھے۔ پھر دعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے حُذَیْفَہ کے ساتھ رکھنا۔'' (1)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال:

{935}......حضرت سیِّدُ نا رِبعِی بن خِرَاش رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی وفات کے وقت کہنے لگے: ''کتنے دن موت میرے پاس آئی لیکن مجھے اس میں تردّد نہ ہوا جبکہ آج مختلف خیالات دل پر گزر رہے ہیں نہ معلوم کس خیال پر میری موت واقع ہو گی۔'' (2)

{936}......حضرت سیِّدَتُنا اُمِ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ حضرت حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ کوئی شخص ہو جو میرے مال کا خیال رکھے پھر میں دروازہ بند کر لوں اور میرے پاس کوئی نہ آئے یہاں تک کہ میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جا ملوں۔'' (3)

{937}......حضرت سیِّدُ نا ابو وَائِل رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جس حالت میں اپنے بندے کو دیکھنا چاہتا ہے اس میں پسندیدہ ترین حالت یہ ہے کہ بندہ اپنے چہرے کو مٹی سے آلودہ کئے ہوئے ہو۔'' (4)

{938}......حضرت سیِّدُ نا ضَحَّاک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے اس اُمت پر سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ وہ اپنی رائے کو اپنے علم پر ترجیح دیں گے اور گمراہ

---

(1)......الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم ٢٣٢٥ ابراھیم النخعی، ج٦، ص ٢٨٤، مختصرًا.

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام حذیفة، الحدیث: ١٠، ج٨، ص ٢٠١.

(3)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام حذیفة، الحدیث: ٥، ج٨، ص ٢٠١، بتغیرٍ.

(4)......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار حذیفة بن الیمان، الحدیث: ١٠٠٥، ص ١٩٩، بتغیرٍ.

ہوجائیں گے اور انہیں اپنی گمراہی کا شعور بھی نہ ہوگا۔'' (1)

{939}......حضرت سیِّدُنا اَعْمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے کہ ''تم میں بہترین لوگ وہ نہیں جو آخرت کی خاطر دنیا کو ترک کردیں یا دنیا کی خاطر آخرت کو نظر انداز کردیں بلکہ بہترین لوگ وہ ہیں جو دونوں سے ضرورت کے مطابق حصہ لیں۔'' (2)

مقامِ محمود:

{940}......حضرت سیِّدُنا صِلَہ بن زُفَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: سب لوگ ایک وسیع میدان میں جمع کئے جائیں گے۔ وہاں کسی کو بات کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ چنانچہ، سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلایا جائے گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرض کریں گے: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں۔ ساری بھلائی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے اور برائی تیری طرف سے نہیں (3)۔ جسے تو نے چاہا ہدایت دی۔ تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے۔ میرا تعلُّق تیرے ساتھ ہے اور مجھے تجھی سے غرض ہے۔ تیرے سوا نجات و پناہ کی کوئی جگہ نہیں۔ تو برکت والا اور بلند رُتبے والا ہے۔ اے رب کعبہ! تیری ذات پاک ہے۔'' حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قرآنِ کریم کی اس آیت کریمہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا(۷۹)

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

---

(1) ......الزهدلهنادبن السرى، باب الورع، الحديث: ٩٣٥، ج٢، ص٤٦٥ .

(2) ......فردوس الأخبارللديلمى، باب اللام، الحديث: ٥٢٩٠، ج٢، ص٢١٢، مفهومًا، راوى انس بن مالك.

(3) ....اگرچہ ہر خیر و شر کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اس بارگاہ کا ادب یہ ہے کہ خیر کو اس کی طرف منسوب کیا جائے اور شر کو اپنی طرف، جس طرح حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا قول ہے: وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ(۸۰) (پ۱۹، الشعرآء: ۸۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ بیماری کو اپنی طرف منسوب کیا اور شفا کو اللہ تعالیٰ کی طرف۔

(4) ......مسندابى داؤدالطيالسى، احاديث حذيفة بن اليمان، الحديث: ٤١٤، ص٥٥۔

البحرالزخارالمعروف بمسندالبزار، مسندحذيفة بن اليمان، الحديث: ٢٩٢٦، ج٧، ص٣٢٩ .

{941}......حضرت سیِّدُ نا طارِق بن شِہَاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے پوچھا: ''کیا بنی اسرائیل نے ایک ہی دِن میں اپنے دین کو چھوڑ دیا تھا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ جب انہیں کسی کام کے بجالانے کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے ترک کر دیتے اور جب کسی کام سے روکا جاتا تو اسے کر گزرتے تھے یہاں تک کہ آہستہ آہستہ اپنے دین سے اس طرح نکل گئے جس طرح آدمی اپنی قمیص سے نکل جاتا ہے۔'' (1)

''اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر'' ترک کرنے کا وبال

{942}......حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن سِیْدَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو اس پر جو ہمارے طریقے پر نہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ضرور نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہو ورنہ تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو گے اور تمہارے بُرے تمہارے نیکوں پر غالب آجائیں گے اور وہ نیک لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی ایک بھی باقی نہ بچے گا جو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے۔ پھر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگو گے لیکن وہ تم پر ناراض ہونے کی وجہ سے تمہاری دعا قبول نہیں فرمائے گا۔'' (2)

{943}......حضرت سیِّدُ نا ابو رُقَاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے آقا کے ہمراہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرما رہے تھے کہ ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارَک زمانے میں کوئی شخص ایسی بات کہہ دیتا تھا جس سے وہ منافق ہو جاتا تھا اور اب میں تم سے ایک ہی مجلس میں 4،4 مرتبہ وہ بات سنتا ہوں۔ تم ضرور نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہو اور دوسروں کو نیکی کی ترغیب دلاتے رہو ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں عذاب میں مبتلا فرما دے گا اور بدترین لوگ تم پر حکمرانی کرنے لگیں گے۔ پھر تمہارے نیک لوگ دعا کریں گے لیکن ان کی دعا قبول نہ کی جائے گی۔'' (3)

---

(1)......السنة لابی بکر بن الخلال، باب مناکحة المرجئة، الحدیث: ١٣٣٢، ج٣، ص٣٩٥.

(2)......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الامر بالمعروف......الخ، الحدیث: ١٦، ج٢، ص١٩٨، بدون ''واللّٰہ، بینکم''.

(3)......المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ٢٣٣٧٢، ج٩، ص٨٧.

{944}......حضرت سیِّدُ نا ابوظَبْیان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب بھی کوئی قوم ایک دوسرے پر لعن طعن کرنے میں مبتلا ہوتی ہے تو ان پر بات (یعنی عذاب وسزا) ثابت ہو جاتی ہے۔''(1)

{945}......حضرت سیِّدُ نا نَزَّال بن سَبْرَہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ ایک گھر میں جمع تھے کہ حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: ''اے ابو عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! مجھے آپ کے بارے میں کیسی خبر پہنچی ہے؟'' انہوں نے کہا: ''میں نے کیا کہا ہے؟'' حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ''تم سب سے زیادہ سچے اور نیک ہو۔'' راوی فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لے گئے تو میں نے حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ''اے ابو عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! جو بات آپ کی طرف منسوب ہے کیا واقعی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ بات نہیں کہی؟'' فرمایا: ''ہاں! کیوں نہیں! لیکن میں دین کے بعض معاملات میں توریہ(2) کرتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں سارا دین نہ جاتا رہے۔''(3)

{946}......حضرت سیِّدُ نا ابو عمرو زَاذَان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَه رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس وقت تم میں بہترین شخص وہ ہوگا جو **"اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر"** نہیں کرے گا۔''(4)

{947}......حضرت سیِّدُ نا حَبِیْب بن اَبِی ثَابِت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَه رَضِیَ اللّٰہُ

---

(1)......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، کتاب الجامع، باب اللعن، الحدیث: ١٩٧٠٤، ج١٠، ص٣٠.

(2)......دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صفحہ 160 پر ہے: ''توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنی ہیں وہ غلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنی مراد لئے جو صحیح ہیں، ایسا کرنا بلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ توریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لئے بلایا وہ کہتا ہے میں نے کھانا کھالیا۔ اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے۔ (مزید ارشاد فرماتے ہیں) احیائے حق کے لئے توریہ جائز ہے۔'' (ملخصًا)

(3)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الجهاد، باب ما قالوا فی......الخ، الحدیث: ١٥، ج٧، ص٦٤٣، بتغیر.

(4)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کره الخروج فی......الخ، الحدیث: ٢٤١، ج٨، ص٦٢٩.

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مومن سے مخلص رہو اور کافر سے (باجازت شرعی) راہ ورسم رکھو[1] اور اپنے دین کو عیب دار نہ کرو۔''

{948}......حضرت سیِّدُنا ابو شَعْثَاء مُحَارِبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''نفاق جاتا رہا، اب ایمان ہے یا کفر[2]۔''[3]

{949}......حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس دور کے منافقین زمانۂ رسالت کے منافقین سے بدتر ہیں کیونکہ وہ اپنا نفاق چھپاتے تھے جبکہ یہ اپنا نفاق ظاہر کرتے ہیں۔''[4]

{950}......حضرت سیِّدُنا شِمر بن عَطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص سے فرمایا: ''کیا لوگوں میں بدترین شخص کو قتل کرنا تمہیں خوش کرتا ہے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''پھر تو تم اس سے بھی زیادہ بدتر ہو۔''[5]

{951}......حضرت سیِّدُنا سَعْد بن حُذَیْفَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت سیِّدُنا

---

[1]...... کفار کے ساتھ حسنِ سلوک، کفر اور کفر پر مدد واعانت کے علاوہ دیگر معاملات میں ہوسکتا ہے مثلاً مشرک پڑوسی کے ساتھ حق پڑوس کی ادائیگی اور کافر باپ کی غیر کفریہ معاملات میں اطاعت وغیرہ، وگرنہ کفار سے موالات (یعنی میل جول) ناجائز وحرام ہے، چنانچہ، سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ''قرآن عظیم نے بکثرت آیتوں میں تمام کفار سے موالات (یعنی میل جول، باہمی اتحاد، آپس کی دوستی) قطعاً حرام فرمائی، مجوس (آگ کے پجاری) ہوں خواہ یہود ونصاریٰ (یہودی وعیسائی) ہوں، خواہ ہُنُود (ہندو) اور سب سے بدتر مُرتدانِ عُنُود (دینِ حق سے بغاوت کرنے والے مرتدین) (**فتاوی رضویہ، ج١٥، ص٢٧٣**)، ہاں! دنیوی معاملات مثلاً خرید وفروخت وغیرہ (اپنی شرائط کے ساتھ) جس سے دین پر ضرر (نقصان) نہ ہو مرتدین کے علاوہ کسی سے ممنوع نہیں (**فتاوی رضویہ، ج٢٤، ص٣٣١ ملخّصًا**) مزید تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ شریف (مُخَرَّجَہ) کے مذکورہ مقامات کا مطالعہ فرمایئے۔

[2]...... یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ میں وقتی مصلحتوں کے ماتحت منافقوں کو قتل نہ کیا گیا۔ اگرچہ ان سے علامات کفر ظاہر ہوئیں تاکہ کفار ہماری خانہ جنگی سے فائدہ نہ اٹھائیں اس زمانہ میں تین قسم کے لوگ مانے گئے کافر، مؤمن اور منافق، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد نفاق کوئی چیز نہیں، یا کفر ہے یا اسلام۔ اگر کسی سے علامات کفر دیکھی گئیں قتل کیا جائے گا، کھلا کافر بھی قتل ہوگا، چھپا بھی کیونکہ وہ مرتد ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج١، ص٨١)

[3]......صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب اذا قال عند قوم شیئًا......الخ، الحدیث: ٧١١٤، ص٥٩٣، مفهومًا.

[4]......مسند ابی داؤد الطیالسی، احادیث حذیفة بن الیمان، الحدیث: ٤١٠، ص٥٥.

[5]......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفتن، باب من کره الخروج فی......الخ، الحدیث: ٢٨٦، ج٨، ص٦٣٧.

حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے ایک بالشت بھی جماعت سے علیحدگی اختیار کی اس نے اسلام کو چھوڑ دیا[1]۔''[2]

{952}......حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ہَمَّام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے قاریوں کے گروہ! سیدھے راستے پر گامزن رہو کیونکہ اگر سیدھے راستے پر چلتے رہے تو بہت آگے نکل جاؤ گے لیکن اگر دائیں بائیں ہوگئے تو دور کی گمراہی میں جا گرو گے۔''[3]

{953}......حضرت سیِّدُنا ابوسَلامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم پر ضرور ایسے حکمران بھی ہوں گے کہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ان میں سے کسی کا مقام جَو کے چھلکے کے برابر بھی نہ ہوگا۔''[4]

آخرت کی تیاری کا درس:

{954}......حضرت سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سُلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں جمعہ کی نماز کے لئے اپنے والد کے ہمراہ مدائن گیا۔ جامع مسجد ہم سے تین میل کے فاصلہ پر تھی۔ ان دنوں حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ بن

[1] ......یعنی جو ایک ساعت کے لئے اہل سنت و جماعت کے عقیدے سے الگ ہوا یا کسی معمولی عقیدے میں بھی انکا مخالف ہوا تو آئندہ اس کے اسلام کا خطرہ ہے، جیسے بکری وہی محفوظ رہتی ہے جو میخ سے بندھی رہے۔ مالک کی قید سے آزاد ہو جانا بکری کی ہلاکت ہے، مسلمانوں کی جماعت نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسی ہے جس میں ہر سنی بندھا ہوا ہے یہ نہ سمجھو کہ فرض کا انکار ہی خطرناک ہے کبھی مستحبات کا انکار بھی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے صرف اونٹ کے گوشت سے بچنا چاہا تھا کہ رب تعالیٰ نے فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ (پ۲، البقرۃ:۲۰۸) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ تفسیر کبیر میں اس کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''اہلِ کتاب میں سے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن سلام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) اور ان کے اصحاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے بعد شریعت موسوی (یعنی حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت) کے بعض احکام پر قائم رہے۔ ہفتہ کے دن کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اجتناب لازم جانتے اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مباح ہیں۔
(مرآۃ المناجیح، ج۱، ص۱۷۷، التفسیر الکبیر، البقرہ، تحت الآیۃ:۲۰۸)

[2] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج فی......الخ، الحدیث:۳۶، ج۸، ص۵۹۷، مفہومًا.

[3] ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند حذیفۃ بن الیمان، الحدیث:۲۹۵۶، ج۷، ص۳۵۸.

[4] ......مسند ابن الجعد، شریک عن سماک، الحدیث:۲۳۳۴، ص۳۳۹.

یَمَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدائن کے گورنر تھے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ منبر پر تشریف فرما ہوئے، حمد وثناء کے بعد فرمایا: ''قیامت قریب آ چکی اور چاند شق ہو گیا۔ ہاں! ہاں! چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے اور دنیا جدائی کا اِعلان کر چکی ہے۔ آج دوڑ کا میدان ہے اور کل دوڑ کا مقابلہ ہوگا۔'' راوی کہتے ہیں: ''میں نے اپنے والد سے ''دوڑ کے مقابلے'' کا مطلب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس سے جنت کی طرف سبقت لے جانا مراد ہے۔'' (1)

جنت سے محرومی:

{955}......حضرت سیِّدُنا کُرْدُوس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مدائن میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں کی آمدنی میں اچھی طرح غور کیا کرو حلال ہو تو استعمال کرو ورنہ قبول نہ کرو۔ کیونکہ میں نے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''حرام سے پلنے والا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' (2)

عالِم کی نشانی اور جھوٹے کی پہچان:

{956}......حضرت سیِّدُنا سُلَیْم عامِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''آدمی کے عالم ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور اس کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کہے: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگتا ہوں اور پھر گناہوں میں مبتلا ہو جائے۔'' (3)

حرام کی نحوست:

{957}......حضرت سیِّدُنا مالک اَحْمَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''شراب بیچنے والا شراب پینے والے کی طرح ہے اور خنزیروں کی دیکھ بھال کرنے والا خنزیر کھانے والے کی طرح ہے۔ اپنے خادموں کو دیکھو کہ وہ کہاں سے کما کر لاتے ہیں۔ کیونکہ حرام سے پرورش

(1) ......المستدرك، کتاب اھوال، باب خطبة حذیفه، الحدیث:٨٨٣٦، ج٥، ص٨٣٤.

(2) ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الاشربة، باب ما یقال فی الشراب، الحدیث:١٧٣٨٥، ج٩، ص١٥٠، مفهومًا.

(3) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، کلام حذیفة، الحدیث:٢، ج٨، ص٢٠٠.

پانے والا کوئی جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' (1)

نہ خشوع رہے گا نہ نمازوں کا جذبہ:

{958}......حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھتیجے حضرت سیِّدُنا عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میں 45 سال سے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ فرماتے سن رہا ہوں کہ ''دین میں سے سب سے پہلے خشوع جاتا رہے گا اور سب سے آخر میں لوگوں میں نماز میں سستی ظاہر ہوگی۔'' (2)

منافق کون ہے؟

{959}......حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے منافق کے بارے میں پوچھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''منافق وہ ہے جو اسلام کی تعریف تو کرے لیکن اس پر عمل پیرا نہ ہو۔'' (3)

سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کے واقعات:

{960}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے خادِم حضرت سیِّدُنا زِیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مرض الموت میں وہاں موجود ایک شخص نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اگر آج کا دن میرے لئے دنیا کا آخری اور آخرت کا پہلا دن نہ ہوتا تو میں کوئی بات نہ کرتا۔ (پھر عرض کی:) اے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو جانتا ہے کہ میں غربت و ناداری کو مالداری پر، ذلت کو عزت پر اور موت کو زندگی پر ترجیح دیتا ہوں۔ حبیب فقر کی حالت میں آیا ہے۔ جو پشیمان ہوگا وہ کامیاب نہیں ہوگا۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوگیا۔'' (4)

{961}......حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

---

(1) ......الزھد للامام احمد بن حنبل، أخبار حذیفة بن الیمان، الحدیث: ١٠٠٤، ص١٩٩.

(2) ......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام حذیفة، الحدیث: ١١، ج٨، ص٢٠٢.

(3) ......المرجع السابق، کتاب الفتن، باب من کره الخروج فی......الخ، الحدیث: ٣٠٧، ص٦٤٠.

(4) ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، الحدیث: ٣٥٥، ج٥، ص٣٨٣، مفھومًا.

کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: ''حبیب فقر کی حالت میں آیا ہے۔ جو پشیمان ہوگا وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاتا ہوں جس نے مجھے فتنے کے پھیلنے اور اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اپنے پاس بلالیا۔'' (1)

قیمتی کفن خریدنے سے منع فرمادیا:

{962}......حضرت سیِّدُنا ابووائل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مرض الموت نے شدت اختیار کی تو قبیلہ ''بنوعَبس'' کے کچھ لوگ ان کے پاس حاضر ہوئے اور مجھے حضرت سیِّدُنا خالد بن رَبیع عَبْسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے بتایا کہ جب ہم حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے اس وقت آپ مدائن میں تھے اور آدھی رات کا وقت تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہم سے وقت دریافت فرمایا تو ہم نے آدھی رات یا رات کا آخری پہر بتایا تو انہوں نے فرمایا: ''میں ایسی صبح سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جو دوزخ کی طرف لے جانے والی ہو۔'' پھر دریافت فرمایا: ''کیا تم اپنے ساتھ کفن لائے ہو؟'' ہم نے کہا: ''جی ہاں!'' ارشاد فرمایا: ''میرے کفن میں غلو نہ کرنا(2)۔ کیونکہ اگر تمہارے رفیق کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں خیر و بھلائی ہے تو یقیناً اس کا کفن اس سے بہتر کپڑوں سے بدل دیا جائے گا ورنہ یہ کفن بھی چھین لیا جائے گا۔'' (3)

{963}......حضرت سیِّدُنا ابومسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کفن لایا گیا اس وقت وہ میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر ایک نیا کفن لایا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

---

(1)......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب المحتضرین، الحدیث: ۱۳۰، ج۵، ص۳۳۵.

(2)...... جیسا کہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کفن میں غُلُو نہ کرو کیونکہ یہ بہت جلد خراب ہوجاتا ہے۔'' اس کی شرح میں عارف باللہ، شیخ محقق حضرت سیدنا عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ کفن میں اسراف اور فضول خرچی کی ممانعت ہے۔'' (اشعة اللمعات، کتاب الجنائز، ج۱، ص۷۱۸) دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِشریعت'' صَفْحَہ 818 پر صدر الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے: ''مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔'' سفید کفن بہتر ہے۔ کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اپنے مُردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔'' (ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، ج۳، ص۱۱۲۔ غنیۃ المتملی، ص۵۸۱-۵۸۲۔ جامع الترمذی، ابواب الجنائز، الحدیث: ۹۹۶، ج۲، ص۳۰۱)

(3)......الادب المفرد للبخاری، باب العیادة جوف اللیل، الحدیث: ۵۰۴، ص۱۴۳، مفهومًا.

نے فرمایا: ''تم اس کفن کا کیا کرو گے اگر تمہارا رفیق نیک ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کفن کو اچھے کفن سے بدل دے گا اور اگر صالح نہیں ہے تو یہ کپڑے قیامت تک کے لئے قبر کے ایک کونے میں پھینک دیئے جائیں گے۔'' (1)

300 درہم کا کفن:

{964}......حضرت سیِّدُ نا صِلَہ بن زُفَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے اور حضرتِ سیِّدُ نا ابو مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کفن لینے بھیجا تو ہم 300 درہم میں عمدہ چادروں کا ایک کفن خرید کر لے آئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو کفن میرے لئے خرید کر لائے ہو وہ مجھے دکھاؤ۔'' ہم نے دکھایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے قبول نہ کرتے ہوئے فرمایا: ''میرے کفن کے لئے تو دو سفید چادریں ہی کافی ہیں جن کے ساتھ قمیص نہ ہو، کیونکہ انہیں بھی مجھ پر نہیں رہنے دیا جائے گا اس لئے کہ یا تو انہیں ان سے بہتر چادروں میں تبدیل کر دیا جائے گا یا بدتر کپڑوں میں بدل دیا جائے گا۔'' راوی فرماتے ہیں: ''پھر ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے دو سفید چادریں خرید لائے۔'' (2)

{965}......حضرت سیِّدُ نا صِلَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''صبر کی عادت بنا لو! عنقریب تم پر ایک مصیبت آنے والی ہے۔ البتہ! تم پر اس سے زیادہ سخت مصیبت نہیں آئے گی جو ہمیں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں پیش آئی تھی۔'' (3)

شدت حساب:

{966}......حضرت سیِّدُ نا ابو خَرَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایک حساب قبر میں ہونا ہے اور ایک قیامت کے دن۔ جو قیامت کے دن حساب میں مبتلا ہوا وہ عذاب میں پھنس جائے گا۔'' (4)

---

(1) ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب وصية حذيفة بن اليمان، الحديث: ٥٦٨١، ج٤، ص٤٦٥، مفهومًا.

(2) ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٠٠٧، ج٣، ص١٦٣، مفهومًا.

(3) ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند حذيفة بن اليمان، الحديث: ٢٩٢٠، ج٧، ص٣٢٢.

(4) ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، كلام حذيفة، الحديث: ٧، ج٨، ص٢٠١.

حضرت سَیِّدُ نا عَبْدُاللّٰہ بن عَمرو بن عَاص

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

حضرت سَیِّدُ ناعبدُاللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خوفِ خدار کھنے والے، طاقتور نوجوان، متواضع قاری اور روزے دار وعبادت گزار صحابی ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق گو اور باعمل تھے۔نیز باطل سے منحرف، لڑائی جھگڑے سے کوسوں دور رہتے تھے۔مسکینوں کو کھانا کھلاتے، سلام کو پھیلاتے اور پاکیزہ گفتگو فرماتے تھے۔

اہلِ تَصَوُّف کے نزدیک: ''عمدہ اخلاق اپنانے اور شرعی احکام کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کا نام **تصوُّف** ہے۔''

{967}......حضرت سیدنا عبدُاللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میرے بارے میں بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں: ''میں ساری زندگی دن کو روزہ رکھوں گا اور تمام رات نوافل پڑھا کروں گا۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مجھ سے) استفسار فرمایا: ''کیا تم نے یہ بات کہی ہے کہ میں ساری زندگی دن کو روزہ رکھوں گا اور تمام رات نوافل پڑھا کروں گا؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! جی ہاں! میں نے یہ بات کہی ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔''[1]

{968}......حضرت سَیِّدُ ناعبدُاللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا: ''اے عبدُاللہ بن عمرو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم رات میں قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے کی مشقت اُٹھاتے ہو۔'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! میں ایسا ہی کرتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہفتے میں 3 روزے رکھ لیا کرو۔'' (فرماتے ہیں:) میں نے سختی چاہی تو مجھ پر سختی کی گئی۔میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس کی

---

1 ......صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم الدھر، الحدیث: ۱۹۷۶، ص۱۵۴۔
صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، الحدیث: ۳۴۱۸، ص۲۷۸۔

طاقت رکھتا ہوں۔''تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''بے شک تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔تمہارے مہمانوں کا بھی تم پر حق ہےاور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے۔''[1]

جذبۂ عبادت وشوقِ تلاوت:

{969}......حضرت سیِّدُنا ابوسَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے پوچھا کہ''رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے پاس کیوں تشریف لائے تھے اور کیا فرمایا تھا؟''تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور ارشادفرمایا:''اے عبداللّٰہ بن عمرو! مجھے اس بات کی خبر ملی ہے کہ تم رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے کی مشقت اُٹھاتے ہو؟''میں نے عرض کی:''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک میں ایسا کرتا ہوں۔''تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''تمہارے لئے اِتنا کافی ہے کہ ہر مہینے میں 3 روزے رکھو جب تم ایسا کرو گے تو گویا تم نے ہمیشہ روزے رکھے۔''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:میں نے سختی چاہی تو مجھ پر سختی کی گئی۔پھر میں نے عرض کی:''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اس سے زیادہ کی قوّت رکھتا ہوں۔''تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ روزے حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے روزے ہیں۔''حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں:''اب مجھے بڑھاپے اور کمزوری نے آلیا ہے۔کاش! میں اپنے مال اور گھر والوں کو بطور تاوان دے کر حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُخصت یعنی ہر مہینے 3 روزے رکھنا قبول کرلیتا۔''[2]

{970}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں:حضور نبیٔ اکرم،نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشادفرمایا:''مجھے خبر ملی ہے کہ تم بغیر ناغہ کئے روزہ رکھتے ہو اور بغیر آرام کئے رات کو نماز پڑھتے ہو۔ہفتے میں دوروزے رکھ لیا کرو یہ کافی ہیں۔''فرماتے ہیں:میں نے عرض کی:

---

[1] ......المسندللامام احمدبن حنبل،مسند عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص،الحدیث:٦٨٩٥،ج٢،ص٦٤١۔

سنن النسائی،کتاب الصیام،باب صوم یوم......الخ،الحدیث:٢٣٩٣،ص٢٢٤١.

[2] ......المسندللامام احمدبن حنبل،مسندعبداللّٰہ عمرو بن العاص،الحدیث:٦٨٩٥،ج٢،ص٦٤١،مفھومًا.

''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پھر تمہارے لئے حضرت داؤد عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح روزے رکھنا کافی ہیں اور یہ روزوں کا عمدہ طریقہ ہے کہ تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن ناغہ کرو۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' تو ارشاد فرمایا: ''شاید تم اسی حالت میں بڑھاپے کو پہنچ جاؤ اور کمزور ہو جاؤ گے۔'' (1)

{971}......حضرت سیِّدُنا یحییٰ حکیم بن صَفۡوان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتے ہیں: ''میں نے قرآن مجید حفظ کرلیا تھا اور ایک ہی رات میں پورا پڑھ لیا کرتا تھا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اندیشہ ہے کہ تمہاری عمر زیادہ ہوگی تو تم قرآن مجید کی تلاوت سے اُکتا جاؤ گے۔ لہٰذا مہینے میں ایک بار قرآنِ مجید ختم کیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! مجھے اپنی طاقت وقوّت اور جوانی سے بھرپور فائدہ اُٹھانے دیجئے۔'' ارشاد فرمایا: ''تو پھر 20 دِن میں ختم کرلیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! مجھے اپنی طاقت وقوت اور جوانی سے بھرپور فائدہ اُٹھانے دیجئے۔'' ارشاد فرمایا: ''پھر ہفتے میں ایک بار ختم کرلیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! مجھے اپنی طاقت وقوت اور جوانی سے بھرپور فائدہ اُٹھانے دیجئے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمادیا۔'' (2)

{972}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن رَافِع رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا بڑھاپے کو پہنچے اور قرآن مجید کی قراءت دُشوار محسوس ہونے لگی تو فرمایا: جب میں نے قرآن مجید حفظ کیا تو حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''میں نے قران مجید حفظ کرلیا ہے۔ اب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے اِس کو پڑھنے کی مقدار مقرر فرمادیجئے۔'' ارشاد

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ عمرو بن العاص، ج۲، الحدیث:۶۸۹۳/۶۸۹۵، ص۶۴۱ مفهومًا.

2 ......سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوات، باب فی کم یستحب یختم القرآن، الحدیث:۱۳۴۶، ص۲۵۵۶۔
المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، الحدیث:۶۸۹۰، ج۲، ص۶۳۹.

فرمایا: ''مہینے بھر میں پورا قرآن مجید پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو پھر مہینے میں 2 مرتبہ پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو پھر مہینے میں 3 مرتبہ پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے بھی زیادہ کی اِستطاعت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو پھر 6 دن میں پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے بھی زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔'' فرمایا: ''تو پھر 3 دن میں پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: ''میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جلال میں آکر فرمایا: ''جاؤ اور پڑھو۔''[1]

{973}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: میرے والد نے ایک قریشی عورت کے ساتھ میرا نکاح کر دیا۔ جب وہ عورت میرے پاس آئی تو چونکہ مجھ میں نماز وروزہ کی بے پناہ قوَّت تھی اس لئے میں نماز وروزہ میں مصروف رہا اور اس سے شادی کے بعد کے معاملات نہ کئے۔ چنانچہ، میرے والد حضرت سیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی بہو کے پاس تشریف لائے اور اس سے پوچھا کہ ''تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟'' اس نے کہا: ''تمام مردوں (یہاں راوی کو شک ہے) یا یہ کہا: تمام شوہروں سے بہتر پایا وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اس نے نہ ہمارے پہلو کو تلاشا اور نہ ہمارے بستر کے قریب آیا۔'' یہ سن کر میرے والد نے مجھے سرزنش (یعنی ملامت) کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے قریش کی عمدہ حسب والی عورت سے تمہارا نکاح کرایا پھر عورتوں نے اسے تجھ تک پہنچایا اور تم نے ایسا برتاؤ کیا؟'' پھر میرے والد نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں میری شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بلوایا میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا: ''کیا تم دن کو روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' استفسار فرمایا: ''کیا رات کو عبادت کرتے ہو؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' ارشاد فرمایا: ''لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہو اور افطار (یعنی ناغہ) بھی کرتا ہوں۔ رات میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور میں عورتوں کے پاس بھی جاتا ہوں۔ تو جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقہ پر نہیں)۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر مہینے ایک مرتبہ

---

[1]......صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر لمن......الخ، الحدیث: ۲۷۳۰، ص ۸٦٤، مفھومًا۔
سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوات، باب فی کم یستحب یختم القرآن، الحدیث: ۱۳٤٦، ص ۲۵۵٦، مختصرًا.

قرآن مجید پڑھا کرو۔''میں نے عرض کی:''میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔''ارشادفرمایا:''تو ہر 10 دن میں ایک بار پڑھ لیا کرو۔''میں نے عرض کی:''میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔''فرمایا:''تو ہر 3 دن میں ایک بار پڑھ لیا کرو۔''پھر ارشادفرمایا:''ہر مہینے 3 روزے رکھا کرو۔''میں نے عرض کی:''میں اس سے زیادہ کی اِستطاعت رکھتا ہوں۔''تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزوں کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ آخر میں ارشادفرمایا: ''ایک دن روزہ رکھواور ایک دن نہ رکھو کہ یہ سب سے افضل روزے ہیں اور یہ میرے بھائی حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَ السَّلَام کے روزے ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا حُصَین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ پھر حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''بے شک ہر عبادت گزار کے لئے ایک تیزی اور شِدَّت ہوتی ہے اور ہر تیزی کے بعد سستی وکمزوری ہوتی ہے جو سنَّت یا بدعت کے مُوَافِق ہوتی ہے۔پس جس کی کمزوری سنَّت کے مُوَافِق ہوئی اس نے ہدایت پائی اور جس کی بدعت کے مُوَافِق ہوئی وہ ہلاک ہوگیا۔''

حضرت سیِّدُنا مجاہِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب ضعیف اور عمر رسیدہ ہوگئے تو بھی کئی کئی دِنوں تک لگاتار روزے رکھتے۔پھر ناغہ کرتے تا کہ اپنے اندر قوَّت جمع کر لیں اور اسی طرح کبھی اپنے وظائف کو بڑھادیتے تو کبھی ان میں کمی کر دیتے۔البتہ! مُقَرَّرَہ تعداد کو 7 یا 3 دنوں میں ضرور پورا کر لیتے اور فرمایا کرتے کہ''حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی رُخصت کو قبول کر لینا مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ اس مُقَرَّرَہ تعداد میں کمی بیشی کروں۔لیکن جس حالت پر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جدا ہوا ہوں اس کا خلاف کرنا مجھے پسند نہیں۔''[1]

خواب میں علم کی بشارت:

{974}......حضرت سیِّدُنا وَاہِب بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میری ایک اُنگلی میں گھی اور دوسری میں شہد ہے اور میں ان دونوں انگلیوں کو چاٹ رہا ہوں۔صبح میں نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا ذِکر

......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص، الحدیث:٦٤٨٧، ج٢، ص٥٤٩.

کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تم 2 کتابوں تورات اور قرآنِ مجید کا علم حاصل کرو گے۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دونوں کتابوں کا علم حاصل کیا۔'' (1)

{975}......حضرت سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن حُبُلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ ''اس زمانے میں کسی نیکی کو بجالانا مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس سے دُگنا عمل کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارَک زمانے میں ہمیں آخرت کی فکر رہتی تھی، دنیا کا کچھ غم نہ تھا جبکہ آج دنیا نے ہمیں اپنی طرف مائل کرلیا ہے۔'' (2)

افضل عمل:

{976}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ''اسلام کا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''تمہارا لوگوں کو کھانا کھلانا اور ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کرنا۔'' (3)

جنت میں لے جانے والے اعمال:

{977}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو، سلام عام کرو اور کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (4)

{978}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''میں نے حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک ایسی مجلس اختیار کی کہ اس جیسی مجلس نہ اس سے پہلے اختیار کی نہ اس کے بعد، اس مجلس کے بارے میں مجھے اپنے آپ پر اتنا رشک آتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور مجلس میں شریک ہونے

---

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص، الحدیث: ۷۰۸۸، ج۲، ص۶۸۷.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۳، ج۱۳ـ۱۴، ص۱۶.

(3)......صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب إطعام الطعام من الإسلام، الحدیث: ۱۲، ص۳.

(4)......سنن الدارمی، کتاب الأطعمة، باب فی إطعام الطعام، الحدیث: ۲۰۸۱، ج۲، ص۱۴۸.

پر اتنا رشک نہیں آتا۔'' (1)

ادائے رسول:

{979 }......حضرت سیِّدُ نا عمرو بن شُعَیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ جب ہم کعبہ مبارکہ کی پچھلی جانب آئے تو میں نے ان سے دریافت کیا: ''کیا آپ تَعَوُّذ نہیں پڑھتے؟'' انہوں نے فرمایا: ''میں دوزخ کی آگ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر آگے چل دیئے، حجراسود کا بوسہ لیا پھر اس کے اور بابِ کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر سینہ اور چہرہ اس پر رکھا اور کلائیاں بچھا دیں پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' (2)

3 برائیاں اور 3 بھلائیاں:

{980 }......حضرت سیِّدُ نا حسین بن شُفَی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر تھے کہ وہاں ایک بچھڑا آیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جو شخص اس پر سوار ہو کر تمہاری طرف آیا ہے میں اسے جانتا ہوں۔'' جب وہ سوار آ کر بیٹھ گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: ''ہمیں 3 بھلائیوں اور 3 برائیوں کے بارے میں بتاؤ۔'' اس نے کہا: ''ہاں! **3 بھلائیاں** یہ ہیں: سچی زبان، پرہیزگار دل اور نیک بیوی اور **3 برائیاں** یہ ہیں: جھوٹی زبان، نافرمان دل اور بُری بیوی۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک میں یہ چیزیں تمہیں بیان کر چکا ہوں۔'' (3)

{981 }......حضرت سیِّدُ نا ابو عبدالرحمٰن حُبُلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُ نا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ ''مجھے قیامت کے دن 10 مسکینوں میں سے دسواں ہونا 10 مالداروں میں

......مسند الحارث، کتاب التفسیر، باب النھی عن الجدال بالقرآن، الحدیث: ۷۳۵، ج۲، ص ۷۴۰۔

سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی القدر، الحدیث: ۸۵، ص ۲۴۸۲

......سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الملتزم، الحدیث: ۱۸۹۹، ص ۱۳۶۳.

......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۹۸۸ تبیع بن عامر، ج ۱۱، ص ۳۲.

سے دسواں ہونے سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ اس دن زیادہ مال دار کم توشہ والے ہوں گے سوائے اس شخص کے جو دائیں بائیں (یعنی بکثرت) صدقہ کرے۔" (1)

بدکلام پر جنت حرام ہے:

{982}......حضرت سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن حُبُلی عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللّٰهِ الۡقَوِی نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا کو فرماتے سنا کہ"ہر بدزبان پر جنت میں داخلہ حرام ہے۔" (2)

مسلمان کو پانی پلانے کی فضیلت:

{983}......حضرت سیِّدُنا حُمَید بن ہِلَال رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا نے فرمایا:"جو کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلاتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم سے اتنی مسافت دور فرما دیتا ہے جتنی مسافت طے کرتے کرتے گھوڑا تھک جاتا ہے۔" (3)

{984}......حضرت سیِّدُنا حمید بن ہِلَال رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا نے فرمایا:"بے مقصد کام کو ترک کر دو، فضول باتوں سے بچو اور اپنی زبان کی اس طرح حفاظت کرو جس طرح سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔" (4)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ناپسند بندے:

{985}......حضرت سیِّدُنا ابن ہُبَیۡرَہ رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡه سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا نے فرمایا:"حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہونے والے صحیفے میں ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں 3 بندوں کو پسند نہیں فرماتا: ایک وہ جو دو دوستوں کے درمیان

(1)......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ٣٤٣٤ عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص، ج ٣١، ص ٢٦٦

(2)......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، باب ذم الفُحش و البذاء، الحدیث: ٣٢٥، ج٧، ص ٢٠٤.

(3)......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٣٥، ج١٣-١٤، ص ٣٩، مفهومًا.

(4)......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، باب حفظ اللسان وفضل الصمت، الحدیث: ٢٤، ج٧، ص ٤٤.

پھوٹ (یعنی جدائی) ڈالتا ہے۔ دوسرا وہ جو تعویذات لے کر چلتا ہے[1] اور تیسرا وہ جو کسی بے عیب کو عیب لگانے اور عار دلانے کی جستجو میں رہتا ہے۔''[2]

برائی کا گڑھا:

{986}......حضرت سیِّدُ نا خالد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''تورات شریف میں لکھا ہے کہ ''جس نے کسی قسم کی ناجائز تجارت کی اس نے نافرمانی کی اور جو اپنے کسی رفیق کے لئے برائی کا گڑھا کھودے گا خود اس میں جا گرے گا۔''[3]

{987}......حضرت سیِّدُ نا شَرَاحِیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو فرماتے سنا کہ ''بے شک شیطان نچلی زمین میں بندھا ہوا ہے جب وہ حرکت کرتا ہے تو زمین پر موجود ہر شر دو یا زیادہ حصوں میں بٹ جاتا ہے۔''[4]

---

[1]......اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز وکفریہ الفاظ پر مشتمل ہوں جبکہ ایسے تعویذات استعمال کرنا جائز ہے جو آیاتِ قرآنیہ، اسماءِ الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہوں۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم یہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ: ''حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنے بالغ بچوں کو سوتے وقت یہ کلمات پڑھنے کی تلقین فرماتے: بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَحْضُرُوْنَ۔ (یعنی: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے وسوسوں اور ان کی حاضری سے۔) اور ان میں سے جو نابالغ ہوتے اور یاد نہ کر سکتے تو مذکورہ کلمات لکھ کر ان کا تعویذ بچوں کے گلے میں ڈال دیتے۔'' (مسند احمد، مسند عبداللّٰہ بن عمرو، الحدیث: ۶۷۰۸، ج۲، ص۶۰۰) دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِشریعت'' حصہ 16 صفحہ 294 پر صدرالشریعہ، بدر الطریقہ حضرت **مفتی محمد امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے جبکہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا اَدْعِیَہ (یعنی دعاؤں) سے تعویذ کیا گیا ہو اور **بعض حدیثوں میں جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں، جو زمانۂ جاہلیت میں کیے جاتے تھے۔** اسی طرح تعویذات اور آیات واحادیث وادعیہ رکابی میں لکھ کر مریض کو بہ نیّتِ شفاء پلانا بھی جائز ہے۔ جُنُب (یعنی جس پر جماع، احتلام یا شہوت کے ساتھ مَنی خارج ہونے کے سبب غسل فرض ہو گیا ہو) وحائض ونفسا بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں، بازو پر باندھ سکتے ہیں جبکہ تعویذات غلاف میں ہوں۔''

[2]......الجامع فی الحدیث: لابن وھب، باب الإخاء فی اللّٰہ، الحدیث: ۲۱۷، ج۱، ص۲۲۳.

[3]......کتاب روضۃ العقلاء ونزھۃ الفضلاء، ذکر الزجر عن التجسس وسوء الظن، ص۱۲۸.

[4]......تفسیر القرطبی، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ ۱۶۸، الجزء الثانی، ج۱، ص۱۶۰.

{988}......حضرت سیِّدُ ناابنِ اَبی مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ اور اگر تم علم کا حق جان لو تو اس قدر چیخو کہ تمہاری آواز ختم ہو جائے اور اتنا طویل سجدہ کرو کہ تمہاری کمر ٹوٹ جائے۔'' [1]

آگ کی آواز:

{989}......حضرت سیِّدُ ناجعفر بن ابی عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ایک مرتبہ آگ کی آواز سنی تو فوراً بولے: ''اور میں؟'' کسی نے عرض کی: ''اے ابن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! یہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ دنیا کی آگ اس بات سے پناہ مانگ رہی ہے کہ اسے دوبارہ دوزخ کی آگ میں داخل کیا جائے۔'' [2]

صبر کی تلقین:

{990}......حضرت سیِّدُ ناابوعبدالرحمٰن حُبُلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے عرض کی: ''کیا ہم فقرا مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ''کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم جاتے ہو؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''کیا تمہارے پاس رہنے کا مکان ہے؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''پھر تم فقرا مہاجرین میں سے نہیں ہو، اب اگر تم چاہو تو ہم تمہیں عطا کر دیں اور اگر چاہو تو تمہارا معاملہ بادشاہ کے سامنے پیش کر دیں؟'' اس نے عرض کی: ''ہم صبر کریں گے اور کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔'' [3]

صبر کا اُخروی اِنعام:

{991}......حضرت سیِّدُ ناابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فقرا سے فرمایا: میدان محشر میں ایک نداء لگائی جائے گی کہ ''اس امت کے فقرا و مساکین کہاں ہیں؟'' یہ

[1] ......الزھدلوكيع، باب قلة الضحك، الحديث: ١٨، ج١، ص ٢٤.

[2] ......موسوعةلابن ابی الدنيا، كتاب صفة النار، الحديث: ١٥٠، ج٦، ص ٤٣١.

[3] ......صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب الدنيا سجن للمؤمن و جنة للكافر، الحديث: ٧٤٦٢/٧٤٦٣، ص ١١٩٤، بتغير.

نداءسن کرتم لوگوں میں نمایاں ہوجاؤ گے تو فرشتے پوچھیں گے کہ ''تمہارے پاس کیا ہے؟''توتم (فرشتوں کے بجائے) بارگاہِ خداوندی میں عرض کرو گے: ''اے ہمارے پَرْوَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ! تونے ہمیں آزمائشوں میں مبتلا کیا تو ہم نے صبر کیا اورتو بہتر جانتا ہے اورتو نے مال وبادشاہی دوسروں کوعطا فرمائی۔''پس فرمایا جائے گا: ''تم نے سچ کہا۔'' حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''اس کے بعد فقرا ومساکین ایک زمانہ پہلے جنت میں داخل ہوجائیں گے جبکہ مالداروں پرحساب وکتاب کی شِدَّت باقی رہے گی۔'' (1)

روحوں کو رزق دیا جاتا ہے:

{992}......حضرت سیِّدُ ناخالد بن مَعْدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ ''جنت لپٹی ہوئی ہے۔سورج کے کناروں سے بندھی ہوئی ہے۔ہر سال ایک مرتبہ پھیلتی ہے اورمومنین کی ارواح چڑیوں کی مانند سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں۔ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اورانہیں جنت کے پھلوں سے رزق دیا جاتا ہے۔'' (2)

گریہ وزاری:

{993}......حضرت سیِّدُ نایعلٰی بن عَطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ نے انہیں بتایا کہ ''حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بہت زیادہ گریہ وزاری فرماتے تھے اورمیں ان کے لئے سرمہ تیار کرتی تھی۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دروازہ بند کرکے اس قدر روتے تھے کہ آنکھوں سے سفید میل آنے لگتا اور میری امی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ان کے لئے سرمہ بنایا کرتی تھیں۔'' (3)

{994}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن باباہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عرفہ کے دن حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حرم میں خیمہ نصب فرمارکھا ہے۔میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: ''اس لئے تاکہ میری نماز حرم میں ادا ہو اور جب اپنے گھر

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد،الحدیث:۳،ج۸،ص۱۸۸.

(2)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الجنۃ،باب ماذکرفی الجنۃ ومافیھاأعدلأھلھا،الحدیث:۲۵،ج۸،ص۷۰.

(3)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد،ما قالوافی البکاء......الخ،الحدیث:۱۸،ج۸،ص۲۹۹،مفھومًا.

والوں کے پاس جاؤں تو حِل [1] میں رہوں۔'' [2]

فجر کے وقت خصوصی رحمت کا نزول:

{995}......حضرت سیِّدُنا عمرو بن نافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نمازِ فجر کے بعد ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سورہا تھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے پاؤں سے حَرکت دی تو وہ بیدار ہوگیا پھر اسے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اور ان میں سے بعض کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرماتا ہے۔'' [3]

زائد پانی مت بیچو:

{997}......حضرت سیِّدُنا عمرو بن شُعَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دادا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے ایک خادم نے بچا ہوا پانی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چچا کو 20 ہزار میں بیچ دیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بچے ہوئے پانی کو مت بیچو کہ اسے بیچنا منع ہے [4]۔'' [5]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر دینے کی فضیلت:

{998}......حضرت سیِّدُنا یعقوب بن عاصِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر کچھ مانگا گیا اور اس نے دے دیا تو اس کے نامۂ اعمال میں 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔'' [6]

---

[1] ......مکہ معظّمہ کے چاروں طرف میلوں تک اس کی حدود ہے اور یہ زمین حرمت وتقدّس کی وجہ سے ''حرم'' کہلاتی ہے ہر جانب اس کی حدود پر نشان لگے ہیں۔ حدودِ حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو ''حِل'' کہتے ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص ٤١، ٤٢)

[2] ......مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب عدد الوتر، الحدیث: ٣٤٥٣، ج٢، ص ٥٠٣.

[3] ......مجمع الزوائد، باب فی النوم بعد الصبح، الحدیث: ١٧٩١، ج٢، ص ٦٩.

[4] ......پانی کی خرید وفرخت کے مسائل جاننے کے لئے بہارِ شریعت حصہ 17 سے '' شُرب کا بیان '' کا مطالعہ فرمالیجئے۔ (علمیہ)

[5] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب البیوع و الاقضیۃ، باب فی بیع الماء و شرائہ، الحدیث: ٨، ج٥، ص ١١٠.

[6] ......المرجع السابق، کتاب الزکاۃ، الحدیث: ١، ج٣، ص ١١٦.

سیِّدُ ناعبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی سخاوت:

{999}......حضرت سیِّدُ نا سلیمان بن رَبِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا امیر مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِحکومت میں حج کیا اور بصری قراء کی ایک جماعت میں شامل مُنْتَصِر بن حارِث ضَبِّی میرے ساتھ تھا۔ وہ سب لوگ کہنے لگے کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس نہیں لوٹیں گے جب تک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی صحابی سے ملاقات کر کے ان سے احادیث نہ سن لیں۔'' چنانچہ، ہم لوگوں سے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے بارے میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ کسی نے ہمیں بتایا کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کی نچلی جانب ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ہم ان سے ملاقات کے لئے ان کی طرف چل دیئے۔ اچانک ہم نے ایک عظیم لشکر دیکھا جو کُوچ کررہا تھا اس میں 300 اونٹ تھے جن میں سے 100 سواری کے لئے اور 200 باربرداری (یعنی سازوسامان اٹھانے) کے لئے تھے۔ ہم نے لوگوں سے پوچھا: ''یہ بھاری لشکر کس کا ہے؟'' اُنہوں نے بتایا: ''یہ لشکر حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا ہے۔'' ہم نے پوچھا: ''کیا یہ سب کا سب اِنہی کا ہے؟'' پھر ہم آپس میں باتیں کرنے لگے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں میں سب سے زیادہ عاجزی وانکساری کرنے والے ہیں۔ اتنے میں لوگوں نے بتایا کہ ''ان میں 100 اُونٹ ان کے دوستوں کے لئے ہیں اور 200 اُونٹ مہمانوں کے لئے ہیں جو مختلف شہروں سے ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔'' یہ سن کر ہمیں بڑا تعجب ہوا تو لوگوں نے کہا: ''یہ تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ایک مالدار آدمی ہیں اور ہر آنے والے مہمان کو زادِراہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔'' ہم نے کہا: ''ہمیں ان تک پہنچا دو۔'' تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ ''وہ مسجد حرام میں تشریف فرما ہیں۔'' ہم ان کی تلاش میں مسجد حرام گئے تو انہیں کعبہ مشرفہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے پیچھے بیٹھے پایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پستہ قد تھے اور اس وقت آشوبِ چشم کے مرض میں مبتلا تھے، دو چادریں اوڑھ رکھی تھیں، سر پر عمامہ سجایا ہوا تھا جبکہ بدنِ مبارک پر قمیص نہ تھی اور جوتے اپنی بائیں جانب رکھے ہوئے تھے۔'' (1)

......المستدرك، کتاب الفتن و الملاحم، باب مکالمة ابن عمرو ......الخ، الحدیث: ٨٦٦٢، ج٥، ص٧٤٢، بتغیرٍ قلیلٍ.

جہاد سے متعلق دو روایات:

{1000}......حضرت سیِّدُ نا ابوُمُخَارِق زُھَیر عَبسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: کیا میں تمہیں افضل ترین شہید کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جس کا مقام ومرتبہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت بلند ہوگا؟ جب شہداء صف بستہ دشمن کے مقابلے کے لئے نکلتے اور اس کا سامنا کرتے ہیں تو وہ دائیں بائیں متوجہ نہیں ہوتا مگر تلوار اپنے کندھے پر رکھے ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں آج گزرے ہوئے دنوں میں اپنے اعمال کے مقابلے میں تجھے اختیار کرتا ہوں۔'' پھر وہ قتل ہوجاتا ہے پس یہ ان شُہدا میں سے ہے جو جنت کے بالاخانوں میں جائیں گے اور جہاں چاہیں گے اُٹھیں بیٹھیں گے۔''[1]

{1001}......حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن اَبی عَمر وشَیْبَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اہلِ یمن کا ایک قافلہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس سے گزرا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے اسلام قبول کیا تو اچھے انداز سے، ہجرت کی تو وہ بھی احسن طریقے سے، جہاد کیا تو وہ بھی اچھے انداز پر۔ پھر اپنے والدین کی خدمت میں یمن لوٹ آیا اور ان کے ساتھ احسان و بھلائی والا معاملہ کرتا رہا؟'' حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: ''تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا: ''ایسا شخص میدانِ جہاد سے بھاگنے والا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ ایسا شخص جنَّتی ہے۔ ہاں! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کون میدانِ جہاد سے بھاگنے والا ہے۔ سنو! وہ شخص جس نے اسلام قبول کیا تو اچھے انداز سے، ہجرت کی تو وہ بھی احسن طریقے سے، جہاد کیا تو وہ بھی اچھے انداز پر۔ پھر اس نے کنوئیں والی زمین کا قصد کیا اور اسے اس کے جزیہ و محصول کے عوض خرید لیا اور آباد کرنے میں لگ کر جہاد ترک کر دیا۔ یہ ہے وہ شخص جو میدانِ جہاد سے بھاگنے والا ہے۔''[2]

---

[1] ......الجهاد لابن المبارك، الحديث: ٤٩، ص ٥٣، "انی اخترتك" بدله "انی اجزيك".

[2] ......الأموال لابن زنجويه، كتاب فتوح الأرضين و سننها و احكامها، باب فی شراء أرض العنوة......الخ، الحديث: ٢٥٧، ج ١، ص ٢٧٧ بتغيرٍ.

حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بھی مہاجرین صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امارت ومراتب سے بے رغبتی اور نیکی واچھائی میں رغبت رکھتے۔ انتہائی عبادت گزار بلکہ تہجد گزار اور سنتِ رسول پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ مساجد اور پتھریلی زمین پر پڑاؤ ڈال لیتے۔اکثر مشاہدات میں ڈوبے رہتے۔اپنے آپ کو دنیا میں مسافر واَجنبی شمار کرتے۔پیش آنے والے ہر معاملہ کو قریب سمجھتے اور کثرت سے توبہ واِسْتِغْفار کیا کرتے تھے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''سرکشی سے دور رہنے اور بلند درجات میں رغبت رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔''

{1002}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کعبۃ اللہ شریف میں داخل ہوئے تو میں نے سنا کہ آپ سجدہ کی حالت میں کہہ رہے ہیں: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس دنیا پر قریش سے مزاحمت کرنے سے صرف تیرے خوف نے روکا ہے۔''[1]

{1003}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس آیا اور کہا کہ ''آپ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لختِ جگر اور حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہیں۔'' مزید کچھ مناقب بیان کرنے کے بعد کہا کہ ''آپ کو اس معاملے (یعنی تلوار لے کر میدان میں نکلنے) سے کس چیز نے روک رکھا ہے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے اس بات نے روک رکھا ہے کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمان کا خون بہانا حرام ٹھہرایا ہے۔'' اس نے کہا: بے شک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ (پ۲،البقرة:۱۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اَللّٰہ کی پوجا ہو۔

[1] ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر اجل فضائل ابن عمر، الحديث: ٦٤٢٩، ج٤، ص٧٢٧.

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''بے شک ہم نے ایسا کیا ہے، کیونکہ ہم نے مشرکین سے قتال کیا ہے یہاں تک کہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہونے لگی اور اب تم لڑنا چاہتے ہو یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کی پوجا ہونے لگے۔''(1)

حَجَّاج بن یُوسُف کو جواب:

{1004}......حضرت سیِّدُنا مُطْعِم بن مِقْدَام صَنْعَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حَجَّاج بن یُوسُف نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا کو خط لکھا کہ ''مجھے خبر ملی ہے کہ تم خلیفہ بننا چاہتے ہو حالانکہ کلام سے عاجز، بخیل اور غیور شخص خلافت کا اہل نہیں ہوسکتا۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے جواب میں لکھا کہ ''تم نے جو خلافت کا تذکرہ کیا ہے کہ ''میں اس کی خواہش رکھتا ہوں'' تو سن لو! مجھے اس کی بالکل تمنا نہیں اور نہ ہی میرے دل میں کبھی اس کا خیال گزرا اور رہی بات کلام سے عاجز ہونے، بخیل و غیرت مند ہونے کی تو سن! بے شک جو شخص قرآنِ حکیم کا حافظ ہو وہ کلام سے عاجز نہیں ہوسکتا اور جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ بخیل نہیں ہوسکتا اور رہا معاملہ غیرت کا تو میں نے جس معاملے میں غیرت کی اس کی زیادہ حقدار میری اولاد ہے کہ وہ میرے علاوہ کسی دوسرے کو اس میں شریک ٹھہرائے۔''(2)

{1005}......حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کے درمیان فتنے کا معاملہ شدت اختیار کر گیا تو لوگ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ **سَیِّدُالنَّاس، اِبْنِ سَیِّدالنَّاس** ہیں اور لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے خوش ہیں۔ باہر تشریف لائیے تاکہ ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کے دستِ اقدس پر بیعت کریں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کسی ذِی رُوح کا پچھنے لگنے کی جگہ کے برابر بھی خون بہایا جائے۔'' پھر لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو ڈرایا اور قتل کی دھمکی دی لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ پھر بھی انکار پر مصر رہے۔'' حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! لوگ ان کے پائے

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٣٠٤٦، ج١٢، ص٢٠٢.

(2) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٣٠٤٨، ج١٢، ص٢٠٢.

ثبات (ثابت قدمی) میں ذرا برابر بھی لغزش پیدا نہ کرسکے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوگیا۔'' [1]

{1006}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ اَشْعَرِی اور حضرت سیِّدُ نا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جن دنوں انہیں خلیفہ نامزد کرنے کے لئے حَکَم بنایا گیا تھا تشریف لائے تو حضرت سیِّدُ نا ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں خلافت کا صحیح حقدار حضرت عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے سوا کسی کو نہیں سمجھتا۔'' پھر حضرتِ سیِّدُ نا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کہا کہ ''ہم بیعت تو آپ کے ہاتھ پر کرنا چاہتے ہیں لیکن کیا آپ کثیر مال لے کر اس آدمی کے لئے خلافت چھوڑ دیں گے جو آپ سے زیادہ اس کا حریص ہے؟'' یہ بات سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جلال میں آ کر مجلس سے کھڑے ہوگئے تو حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لباس کو ایک کنارے سے پکڑ کر کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! عمرو بن عاص کے کہنے کا مقصد تو یہ ہے کہ آپ مالِ کثیر لے کر اس بات پر راضی ہوجائیں کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے عمرو! تم پر افسوس ہے۔'' حضرت سیِّدُ نا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''میں تو آپ کی آزمائش کررہا تھا۔'' حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس (یعنی خلیفہ بننے) پر کچھ نہیں لوں گا اور نہ کسی اور کو لینے دوں گا اور نہ ہی تمام مسلمانوں کی رضامندی کے بغیر اسے قبول کروں گا۔'' [2]

{1007}......حضرت سیِّدُ نا قاسم بن عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ پہلے فتنے میں لوگوں نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے درخواست کی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی باہر نکلیں اور لوگوں سے قتال کریں۔ انہوں نے فرمایا: ''میں قتال کرچکا ہوں جب حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان بت رکھے ہوئے تھے یہاں تک کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سرزمینِ عرب کو بتوں کی گندگی سے پاک فرمادیا اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والوں سے قتال کروں۔'' لوگوں نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ کی رائے یہ نہیں، بلکہ آپ تو چاہتے ہیں کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ایک دوسرے کو شہید کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کے سوا کوئی زندہ

[1] ......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل، فضائل عبدالله بن عمر، الحديث: ١٧٠٢، ج٢، ص٨٩٥، مفهومًا.

[2] ......تاريخ دمشق لابن عساكر، الرقم ٣٤٢١ عبدالله بن عمربن الخطاب، ج٣١، ص١٨٤، بتغيرٍ قليلٍ.

نہ رہے پھر کہا جائے کہ عبد اللہ بن عمر کے امیر المؤمنین ہونے پر ان کی بیعت کرلو۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے دل میں بالکل یہ بات نہیں ہے بلکہ جب تم حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کی صدا لگاؤ گے، میں نمازِ باجماعت میں تمہارے ساتھ حاضر ہوں گا اور جب تم میں اِنتشار ہو جائے گا میں تمہیں اِکٹھا نہیں کروں گا اور جب تم میں اِتفاق ہوگا، میں تمہارے درمیان اِنتشار نہیں پھیلاؤں گا۔'' (1)

سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر میں:

{1008}......حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک نوجوانانِ قریش میں سب سے زیادہ اپنے نفس کو دنیا کی رعنائیوں سے قابو میں رکھنے والے حضرت ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔'' (2)

سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر میں:

{1009}......حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ جسے دنیا کی رنگینیوں نے اپنی طرف مائل نہ کیا ہو یا وہ خود مائل نہ ہوا ہو۔'' (3)

صدقات وخیرات کے واقعات

{1010}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اپنے مال میں جو چیز سب سے زیادہ پیاری ہوتی اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے صدقہ کر دیتے۔ حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلاموں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ اکثر بن سنور کر مسجد میں پڑے رہتے۔ جب حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے کسی غلام کو اِس اچھی حالت میں ملاحظہ فرماتے تو اسے آزاد کر دیتے۔ رُفقا نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس طرح یہ آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''جو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے دھوکا دے گا ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس سے دھوکا کھاتے رہیں گے۔''

---

(1)......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ٣٤٢١ عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ج ٣١، ص ١٩٠.

(2)......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٠٢ عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ج ٤، ص ١٠٧.

(3)......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، فضائل عبداللہ بن عمر، الحدیث: ١٦٩٩، ج ٢، ص ٨٩٤.

حضرت سیِّدُ نانافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ شام کے وقت حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کوایک عمدہ اُونٹ پرسوار آتے دیکھا جسے آپ نے کثیر مال کے عوض خریدا تھا۔ جب اُونٹ کی چال آپ کے دل کو بھائی تو اونٹ کو بٹھایا پھر نیچے اتر کر فرمایا: ''اے نافع! اس کی لگام اور کجاوہ وغیرہ اُتارلو اور اسے بناسوار کر قربانی کے اُونٹوں میں داخل کردو۔'' (1)

من پسند اُونٹنی خیرات کردی:

{1011}......حضرت سیِّدُ نانافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی اُونٹنی پرسوار کسی سفر پر تھے کہ وہ اونٹنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دل کو بھا گئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اونٹنی کو بیٹھایا جب وہ بیٹھ گئی تو فرمایا: ''اے نافع! اس سے کجاوہ اتارلو۔'' حضرت سیِّدُ نانافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں ان کا اِرادہ سمجھ گیا۔ لہٰذا میں نے کجاوہ اُتارلیا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ایک نظر دیکھو! کیا ہمارے جانوروں میں کوئی اس سے اچھی سواری بھی ہے (کہ اُسے صدقہ کیا جائے)؟'' میں نے عرض کی: ''میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ اسے بیچ دیں اور اس سے حاصل ہونے والی رقم سے اور خرید لیں۔'' فرمایا: ''اسے آزاد کردو اور اس کے گلے میں قلادہ (یعنی ہار) لٹکا کر اسے قربانی کے جانوروں میں شامل کرو۔'' (حضرت سیِّدُ نانافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب بھی اپنے مال واسباب میں سے کوئی چیز اچھی لگتی تو اسے صدقہ کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیتے۔ (2)

پسندیدہ لونڈی آزاد کردی:

{1012}......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن ابی عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی رُمَیْثَہ نامی لونڈی آزاد کردی (اس کا واقعہ یوں ہے کہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

---

1 ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم۲ ۰ ٤ عبداللہ بن عمر، ج٤، ص۱۲۵.

2 ......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم۳٤۲۱ عبداللہ بن عمربن الخطاب، ج۳۱، ص۱۳۳.

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ (پ ٤، ال عمران: ٩٢)

پھر فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے رُمَیْثَہ! مَیں دنیا میں تجھے سب سے زیادہ چاہتا ہوں، جاؤ! میں تمہیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔'' (1)

{1013}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ (پ ٤، ال عمران: ٩٢)

تو حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نے اپنی کنیز کو بلایا اور اسے آزاد کر دیا۔'' (2)

30 ہزار درہم کا صدقہ:

{1014}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کو اپنے مال میں سے جو چیز بھی پسند آتی اسے راہِ خدا میں صدقہ کر دیتے۔ حتی کہ بعض اوقات تو 30، 30 ہزار درہم ایک ہی مجلس میں صدقہ کر دیتے۔ چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا ابن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے دو مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو 30 ہزار درہم بھجوائے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے نافع! مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ابن عامر کے دراہم مجھے آزمائش میں نہ ڈال دیں۔ لہٰذا جاؤ! تم آزاد ہو۔'' اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سفر یا ماہِ رمضان کے علاوہ پورا پورا مہینہ مسلسل گوشت نہ کھاتے تھے۔ نیز بعض اوقات پورا مہینہ گوشت کی ایک بوٹی تک نہ چکھ پاتے تھے۔ (3)

{1015}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''بعض اَوْقات حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا ایک ہی مجلس میں 30 ہزار درہم راہِ خدا میں خرچ فرما دیا کرتے۔ پھر ان پر ایسا مہینہ بھی آتا کہ

---

(1)......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ٣٤٢١ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ج ٣١، ص ١٣٧.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ١٠٧٨، ص ٢١٠، بتغیرٍ.

(3)......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٣٠٤٥، ج ١٢، ص ٢٠٢۔

الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ١٠٦٨، ص ٢٠٩.

گوشت کی ایک بوٹی تک نہ چکھ پاتے تھے۔'' [1]

{1016}......حضرت سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ ''ایک مرتبہ ایک مجلس میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس کہیں سے 22 ہزار دینار (سونے کے سکّے) آئے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ تمام دینار مجلس برخاست کرنے سے پہلے ہی لوگوں میں تقسیم فرما دیئے۔'' [2]

ایک ہزار غلام آزاد فرمائے:

{1017}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی زندگی میں ایک ہزار یا اس سے زائد غلام آزاد فرمائے۔'' [3]

{1018}......حضرت سیِّدُنا عاصم بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو ان کے غلام حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بدلے میں 10 ہزار یا ایک ہزار دِینار کی پیش کش کی گئی تو میں نے عرض کی: ''اے ابوعبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کس چیز کا انتظار فرما رہے ہیں۔اسے بیچ کیوں نہیں دیتے؟'' فرمایا: ''کیا وہ ان دیناروں سے بہتر نہیں۔میں اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔'' [4]

100 اُونٹنیوں کا وقف:

{1019}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی کچھ زمین 200 اُونٹنیوں کے بدلے فروخت کی پھر ان میں سے 100 اونٹنیاں راہِ خدا کے مسافروں پر وقف فرما دیں اور ان پر یہ شرط رکھی کہ وہ ان کو وادئ قُرٰی عبور کرنے سے پہلے فروخت نہیں کریں گے۔'' [5]

---

[1] ......المعجم الکبیر،الحدیث:١٣٠٤٥،ج١٢،ص٢٠٢.

[2] ......الزھد للامام احمد بن حنبل،اخبار عبداللہ بن عمر،الحدیث:١٠٦٢،ص٢٠٩.

[3] ......صفة الصفوة،الرقم٦٢ عبداللہ بن عمر بن الخطاب،ج١،ص٢٩٢.

[4] ......الزھد للامام احمد بن حنبل،اخبار عبداللہ بن عمر،الحدیث:١٠٧٩،ص٢١١۔
کتاب الثقات لابن حبان،کتاب التابعین،باب النون،الرقم٤١٦٠ نافع مولی عبد اللہ بن عمر الخطاب،ج٣،ص٨٤.

[5] ......الزھد للامام احمد بن حنبل،اخبار عبداللہ بن عمر،الحدیث:١٠٧٥،ص٢١٠.

ایک سال میں ایک لاکھ درہم صدقہ:

{1020}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی طرف ایک لاکھ درہم بھیجے۔ ابھی سال بھی نہیں گزرا تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ان میں سے ایک درہم بھی نہ بچا (یعنی تمام کے تمام راہِ خدا میں صدقہ کر دیئے)۔"[1]

ایک رات میں 10 ہزار درہم کی خیرات:

{1021}......حضرت سیِّدُ نا ایُّوب بن وائل رَاسِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوا تو مجھے حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُ نا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم آئے ہیں اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی اتنے ہی درہم آئے ہیں اور ایک شخص نے 2 ہزار درہم اور ایک عمدہ چادر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ پھر حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بازار میں تشریف لائے اور کھوٹے دِرہم کے بدلے میں اپنی سواری کے لئے چارا خریدا۔ میں نے انہیں پہچان لیا پھر میں نے ان کی اَہلیہ کے پاس آکر کہا کہ "میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے سچ بیان کریں۔" میں نے پوچھا: "کیا ابوعبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حضرت سیِّدُ نا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم، ایک دوسرے آدمی کی طرف سے 4 ہزار درہم اور ایک شخص کے پاس سے 2 ہزار درہم اور ایک چادر نہیں آئی تھی؟" جواب ملا: "کیوں نہیں! یقیناً یہ سب کچھ آیا تھا۔" میں نے کہا کہ "میں نے تو انہیں کھوٹے درہم کے عوض چارا خریدتے دیکھا ہے۔" تو ان کی اہلیہ نے بتایا کہ "انہوں نے تو وہ سب مال رات ہی کو لوگوں میں تقسیم کر دیا تھا اور چادر اپنے کندھے پر ڈال کر چل دیئے اور اسے واپس لوٹا کر گھر آ گئے۔"

تو میں نے لوگوں سے کہا: "اے تاجروں کے گروہ! تم دنیا کا کیا کرو گے جبکہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس گزشتہ رات 10 ہزار درہم آئے تھے اور اُنہوں نے راتوں رات وہ سب خیرات کر دیئے اور

---

[1] ......صفة الصفوة، الرقم ٦٢ عبدالله بن عمر بن الخطاب، ج ١، ص ٢٩٢.

آج صبح اپنی سواری کے لئے کھوٹے درہم کے عوض چارا خریدا ہے۔'' [1]

{1022}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیمار ہو گئے تو میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے ایک درہم کے انگور خرید کر لایا۔ اتنے میں ایک مسکین آ گیا۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ خوشہ اسے دے دو۔'' میں نے اُٹھا کر اسے دے دیا تو ایک شخص اس کے پیچھے گیا اور وہ انگور کا خوشہ مسکین سے ایک درہم میں خرید کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے آیا۔ اتنے میں پھر وہی مسکین آ گیا اس نے سوال کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خوشہ اسے دینے کا کہا۔ چنانچہ، وہ اس مسکین کو دے دیا گیا تو پھر وہ شخص مسکین کے پیچھے گیا اور وہ خوشہ اس سے ایک درہم کے عوض خرید کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے آیا لیکن وہ مسکین پھر سوال کرنے آ گیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اب کی بار بھی وہ خوشہ اسے دے دینے کا حکم دیا تو پھر وہ شخص اس کے پیچھے گیا اور مسکین سے ایک درہم کے بدلے خوشہ خرید لیا۔ اب کی بار پھر اس مسکین نے لوٹ کر سوال کرنے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے اسے روک دیا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) اگر حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو اس بات کا علم ہو جاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ انگور کبھی نہ چکھتے۔'' [2]

{1023}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو بیماری کی حالت میں انگور کھانے کی خواہش ہوئی تو میں ان کے لئے ایک درہم میں انگوروں کا ایک خوشہ خرید لایا۔ میں نے وہ انگور ان کے ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ ایک سائل نے دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کر دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ انگور سائل کو دینے کا کہا تو میں نے عرض کی: ''اس میں سے کچھ تو تناوُل فرما لیجئے، تھوڑے سے تو چکھ لیجئے۔'' فرمایا: ''نہیں، یہ اسے دے دو۔'' تو میں نے وہ سائل کو دے دیئے۔''

پھر میں نے سائل سے وہ انگور ایک درہم کے بدلے خرید لئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں لے آیا۔ ابھی ہاتھ میں رکھے ہی تھے کہ وہ سائل پھر آ گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ اسے دے دو۔'' میں نے عرض کی: ''آپ اس میں سے کچھ چکھ لیجئے۔'' فرمایا: ''نہیں، یہ اسے دے دو۔'' میں نے وہ خوشہ اسے دے دیا۔ وہ

[1] ......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۳۴۲۱ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ج ۳۱، ص ۱۴۰.

[2] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۶۷، ج ۱۲، ص ۲۰۶.

سائل اسی طرح لوٹ کر آتا رہا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے انگور دینے کا حکم فرماتے رہے۔ بالآخر تیسری یا چوتھی بار مَیں نے اس سے کہا: ''تیرا ناس ہو! تجھے شرم نہیں آتی؟'' پھر میں اس سے ایک درہم کے عوض انگوروں کا وہ خوشہ خرید کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے تناوُل فرمالیا۔''[1]

{1024}......حضرت سیِّدُنا سعید بن اَبی ہِلَال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مقامِ **جُحفَہ** میں پڑاؤ کیا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کچھ بیمار تھے، آپ نے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی، رُفقا نے تلاش کیا لیکن صرف ایک ہی مچھلی دستیاب ہوسکی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت صَفِیَّہ بنت اَبی عُبَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مچھلی پکا کر خدمت میں پیش کردی۔ اتنے میں ایک مسکین ان کے پاس آ کر کھڑا ہوگیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: ''مچھلی اُٹھالو۔'' یہ دیکھ کر زوجہ نے عرض کی: ''سُبْحَانَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مچھلی نے تو ہمیں تھکا دیا ہے اور سائل کو دینے کے لئے ہمارے پاس دوسرا کھانا بھی موجود تھا وہ اسے دے دیتے۔'' فرمایا: ''لیکن عبداللّٰہ کو تو یہ مچھلی پسند تھی (اور پسندیدہ چیز کا صدقہ افضل ہے)۔''[2]

{1025}......حضرت سیِّدُنا عمر بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بیماری کی حالت میں مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی۔ جب مچھلی پکا کر پیش کی گئی تو ایک سائل آ گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''یہ مچھلی سائل کو دے دو۔'' زوجہ نے کہا: ''ہم اسے درہم دے دیتے ہیں۔ وہ سائل کے لئے مچھلی سے زیادہ فائدے مند ہیں۔ آپ اپنی خواہش کی تکمیل کیجئے۔'' فرمایا: ''اب میری خواہش یہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔''[3]

مساکین سے محبت:

{1027}......حضرت سیِّدُنا مَیْمُوْن بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زوجہ کو کسی نے عتاب کرتے ہوئے کہا: ''تم اس ضعیف العمر کے ساتھ نرم برتاؤ

[1] ......الزہدللامام احمدبن حنبل، اخبارعبداللّٰہ بن عمر، الحدیث:١٠٥٢، ص٢٠٧.

[2] ......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ٣٤٢١ عبداللّٰہ بن عمربن الخطاب، ج٣١، ص١٤٣.

[3] ......الزہدلھنادبن السری، باب الطعام فی اللّٰہ، الحدیث:٦٣٥، ج١، ص٣٤٣.

کیوں نہیں کرتی ؟'' انہوں نے کہا: میں کیا کروں؟ ان کے لئے کھانا بناتی ہوں تو یہ کسی اور کو کھانے پر بلا لیتے ہیں۔ جب مسجد جاتے ہیں تو میں راستے میں بیٹھے ہوئے مسکینوں کو کھانا بھیج کر کھلا دیتی ہوں اور اُن کو کہلواتی ہوں کہ ان کے راستے میں نہ بیٹھا کرو۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر آتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ''فلاں کو کھانا بھجوادینا، فلاں کو کھانا بھجوادینا۔'' تو میں ان کی طرف کھانا بھیجتی ہوں اور ان کو کہلواتی ہوں کہ ''اگر ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا تمہیں بلائیں تو مت آنا۔'' (پھر جب وہ ان کے بلانے پر نہ آتے تو) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''تم چاہتے ہو کہ میں آج کی رات کھانا نہ کھاؤں۔'' چنانچہ، اس رات کھانا تناول نہیں فرماتے۔ [1]

{1028}......حضرت سیِّدُنا محمد بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ہمیشہ مسکینوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے حتی کہ اس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جسم میں کمزوری پیدا ہوگئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ (کمزوری دور کرنے کے لئے) کھجوروں کا شیرہ تیار کر کے کھانے کے ساتھ آپ کو پلایا کرتی تھیں۔''

کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا:

{1029}......حضرت سیِّدُنا حمزہ بن عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم فرماتے ہیں کہ اگر کھانا زیادہ ہوتا اور حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کسی کھانے والے کو پا لیتے تو خود سیر ہو کر نہ کھاتے۔ چنانچہ، ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مُطِیْع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع ان کی عیادت کو حاضر ہوئے تو ان کے جسم کی نقاہت و کمزوری دیکھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت صَفِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے کہا: ''تم ان کا خیال رکھا کرو! ان کے لئے عمدہ کھانا بنایا کرو! ہوسکتا ہے ان کی جسمانی طاقت لوٹ آئے۔'' زوجہ نے جواب دیا: ''ہم ایسا کرتے ہیں لیکن وہ اپنے بعض گھر والوں اور جو، ان کے پاس آتا ہے اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیتے ہیں۔ لہٰذا آپ ہی ان سے اس بارے میں بات کریں۔'' چنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مُطِیْع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع نے عرض کی: ''اے ابو عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر آپ عمدہ کھانا استعمال کریں تو ممکن ہے کہ آپ کی صحت بحال ہو جائے۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''میری عمر کے 80 سال بیت چکے ہیں اور میں نے اس دوران ایک مرتبہ بھی

[1] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۰۲ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ج ۴، ص ۱۲۵.

پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔'' یا فرمایا: ''سوائے ایک بار کے کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور اب تم چاہتے ہو کہ میں پیٹ بھر کر کھاؤں جبکہ میری عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جتنی دراز گوش کی پیاس ہوتی ہے۔'' (1)

{1030}......حضرت سیِّدُنا عمر بن حمزہ بن عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم فرماتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ تھا کہ اچانک ایک آدمی گزرا۔ اس نے میرے والد سے کہا: ''ایک دن میں نے آپ کو مقامِ جرف پر حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے ساتھ بات چیت کرتے دیکھا تھا۔ مجھے بتایئے کہ آپ اس وقت ان سے کیا کہہ رہے تھے؟'' والد صاحب نے فرمایا: میں نے ان سے یہ عرض کی تھی: ''اے ابوعبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کا جسم نحیف وکمزور ہو گیا ہے اور آپ کو اب بڑھاپا آرہا ہے اور آپ کے ہم نشین آپ کے حق وشرف سے ناواقف ہیں۔ لہٰذا اپنے گھر والوں کو حکم دیں کہ جب آپ ان کے پاس جائیں تو وہ عمدہ کھانا بنائیں اور اچھا سلوک کریں (تاکہ آپ تندرست وتوانا ہو جائیں)۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تجھ پر افسوس ہے! میں نے 11، 12، 13 اور 14 سالوں سے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تو اب یہ کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ میری عمر صرف دراز گوش کی پیاس جتنی باقی رہ گئی ہے۔'' (2)

{1031}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''میں جب سے اسلام لایا ہوں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔'' (3)

یتیموں پر شفقت:

{1032}......حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن حَفْص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا جب بھی کھانا تناول فرماتے تو آپ کے دسترخوان پر کوئی یتیم ضرور موجود ہوتا۔'' (4)

{1033}......حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر

---

(1)......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب زھد الصحابۃ، الحدیث: ۲۰۷۹۶، ج۱۰، ص۲۷۶.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۱۰۸۱، ص۲۱۱.

(3)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۴۴، ج۱۲، ص۲۰۲.

(4)......الادب المفرد للبخاری، باب فضل من یعول یتیمًا بین ابویہ، الحدیث: ۱۳۶، ص۵۸.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا جب بھی دوپہر یا شام کا کھانا تناول فرماتے تو اپنے اڑوس پڑوس کے یتیموں کو ضرور بلا لیتے۔ایک دن جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ دوپہر کا کھانا تناوُل فرمانے لگے توحسبِ معمول یتیم کو بلوایا لیکن کوئی نہ آیا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے لئے ستو کُوٹے جاتے تھے جنہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ دوپہر کے کھانے کے بعد نوش فرماتے تھے۔ چنانچہ،کھانے سے فراغت کے بعد ابھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے وہ ستو پینے کے لئے اٹھائے ہی تھے کہ ایک یتیم آ پہنچا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے وہ ستو اسے دیتے ہوئے فرمایا:''لو میں نہیں سمجھتا کہ تم نے دھوکا کھایا ہے۔'' (1)

سائل کو خالی نہ پھیرتے:

{1034}......حضرت سیِّدُنا اَفۡلَح بن کَثِیر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَدِیۡر سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے حتی کہ مجزوم (یعنی کوڑھ والے) کو بھی اپنے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا کھلاتے اگرچہ اس کی انگلیوں سے خون ٹپک رہا ہوتا۔'' (2)

{1035}......حضرت سیِّدُنا عُبَیۡدُاللّٰہ بن مُنِیۡر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا عُبَیۡدُاللّٰہ بن عَدِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی عراق سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے،سلام کیا پھر عرض کی:''میں آپ کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے دریافت فرمایا:''تم کیا تحفہ لائے ہو؟'' عرض کی:''جوارش۔'' فرمایا:''جوارش کیا ہے؟'' عرض کی:''کھانا ہضم کرنے والی ایک دوا ہے۔'' فرمایا:''میں نے 40 سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تو میں اسے کیا کروں گا۔''

{1036}......حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سِیۡرِین عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے عرض کی:''میں آپ کے لئے جوارش بنادوں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اس سے پوچھا:''جوارش کیا ہے؟'' اس نے بتایا:''یہ ایک دوائی ہے جو بدہضمی کے لئے بہت مفید ہے۔'' فرمایا:''میں نے تو 4 مہینے سے پیٹ بھر کر کھانا ہی نہیں کھایا مجھے اس کی کیا ضرورت،میری زندگی ان لوگوں (یعنی صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ

---

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل،اخبار عبداللّٰہ بن عمر،الحدیث:۱۰۵۱،ص۲۰۷.

(2)......تاریخ دمشق لابن عساکر،الرقم ۳۴۲۱ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب،ج۳۱،ص۱۴۵،"صحنہ"بدلہ"صحفتہ".

تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن) کے ساتھ گزری ہے جو ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھاتے اور دوسری بار بھوکے رہا کرتے۔'' (1)

{1037}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس کُبَّرْ نامی ایک چیز لائی گئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم اس کا کیا کریں گے؟'' لانے والے نے کہا: ''یہ آپ کو کھانا ہضم کرنے میں مدد دے گی۔'' فرمایا: ''میں تو مہینے بھر میں ایک دو مرتبہ ہی پیٹ بھر کر کھانا کھاتا ہوں۔'' (2)

{1038}......حضرت سیِّدُ نا مَیْمُوْن بن مِہْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نجدہ حروری کے کچھ لوگ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے اُونٹوں کے پاس سے گزرے اور اُنہیں ہانک کر ساتھ لے گئے۔ اونٹوں کا چرواہا آپ کے پاس آیا اور کہا: ''اے ابو عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اونٹوں کے ثواب ہی کی امید رکھئے۔'' دریافت فرمایا: ''انہیں کیا ہوا؟'' چرواہے نے بتایا: ''نجدہ حروری کے کچھ لوگوں کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو وہ انہیں ہانک کر ساتھ لے گئے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''وہ اونٹوں کو لے گئے تو تمہیں کیسے چھوڑ گئے؟'' چرواہے نے عرض کی: ''وہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے لیکن میں ان سے بھاگ نکلا ہوں۔'' فرمایا: ''انہیں چھوڑ کر میرے پاس آنے پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟'' اس نے عرض کی: ''آپ مجھے ان سے زیادہ محبوب ہیں۔'' فرمایا: ''تجھے اس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کیا میں واقعی تجھے ان سے زیادہ محبوب ہوں؟'' چرواہے نے قسم اُٹھا کر اقرار کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں اونٹوں کے ساتھ تجھے بھی ثواب کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔'' اور یہ کہہ کر اسے آزاد کر دیا۔ پھر کچھ عرصے بعد ایک آدمی آیا اور اس نے اُونٹنی کا نام لے کر کہا کہ'' فلاں اونٹنی جو آپ کو پسند تھی وہ بازار میں بکنے آئی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میری چادر دو۔'' چادر کندھوں پر ڈالی کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے اور چادر کندھوں سے اتار کر فرمانے لگے: ''میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے ثواب کی امید لگائے ہوئے ہوں۔ پھر کیوں اس کی خواہش کروں؟'' (3)

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ١٠٥٠، ص ٢٠٧.

2 ......المرجع السابق، الحدیث: ١٠٦٠، ص ٢٠٨، "لہ الکبر" بدلہ "لہ الکبل".

3 ......الزھد لابی داود، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ٣٠٣، ج ١، ص ٣٢٨.

{1039}......حضرت سیِّدُ نا میمُون بن مِہران عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اپنے ایک غلام کو مکاتب بنایا اور کتابت کی رقم قسط وار مقرر فرمائی۔ چنانچہ، جب پہلی قسط کی ادائیگی کا وقت آیا تو غلام آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے پاس رقم لے آیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اِستفسار فرمایا: ''یہ رقم کہاں سے لائے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''کچھ کما کر اور کچھ لوگوں سے مانگ کر۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''تو کیا تم لوگوں کا میل کچیل لا کر مجھے کھلانا چاہتے ہو؟'' جاؤ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں اور جو رقم لائے ہو اسے بھی لے جاؤ۔''(1)

{1040}......حضرت سیِّدُ نا میمُون بن مِہران عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے ایک صاحبزادے نے ان سے تہبند مانگا اور عرض کی کہ ''میرا تہبند پھٹ گیا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''تہبند کاٹ کر دوبارہ سی لو پھر اسی کو پہن لو۔'' لیکن انہوں نے ایسا کرنا ناپسند جانا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور ان لوگوں سے نہ ہونا جو اپنا رزق دنیا میں ہی اپنے پیٹوں میں بھر لیتے اور اپنے جسموں پر پہن لیتے ہیں۔''(2)

{1041}......حضرت سیِّدُ نا میمُون بن مِہران عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے گھر میرا جانا ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے گھر میری اس چادر جتنی بھی قیمتی کوئی چیز نہ تھی۔''(3)

{1042}......اُمُ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے فرمایا: ''میں نے عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے بڑھ کر کسی شخص کو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کے ساتھ مشابہت رکھنے والا نہیں پایا جو دھاری دار چادروں میں دفن کر دیئے گئے۔''(4)

{1043}......حضرت سیِّدُ نا مالک بن اَنس رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ ایک مرتبہ حضرت

---

(1)......السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب المكاتب، باب من كره اخذها......الخ، الحديث: ۲۱۶۶۶، ج۱۰، ص۵۵۲، مفهومًا.

(2)......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب ما قالوا فی البكاء من خشية الله، الحديث: ۱۰۱، ج۸، ص۳۱۰، مفهومًا.

(3)......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبدالله بن عمر، الحديث: ۱۰۵۳، ص۲۰۷.

(4)......المرجع السابق، الحديث: ۱۰۸۰، ص۲۱۱.

سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جُحْفَہ کے مقام پر اُترے تو حضرتِ سیِّدُ نا ابن عامر بن کُرَیز نے اپنے نانبائی سے کہا کہ ''ان کی خدمت میں کھانا پیش کرو۔'' وہ ایک پیالہ لایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' پھر وہ دوسرا برتن لایا اور پہلا برتن اُٹھانا چاہا۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: ''کیا ہوا؟'' عرض کی: ''میں یہ برتن اٹھانا چاہتا ہوں۔'' فرمایا: ''اسے یہیں رہنے دو اور دوسرے برتن میں جو کھانا لائے ہو اِسے بھی اسی میں اُنڈیل دو۔'' چنانچہ، وہ جب بھی دوسرا برتن لاتا اس کا کھانا پہلے میں ڈال دیتا۔ راوی کہتے ہیں: کچھ دیر بعد نان بائی نے حضرت سیِّدُ نا ابن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر سے جا کر کہا کہ ''اس اعرابی (یعنی دیہات کے رہنے والے) کو بہت بھوک لگی ہے۔'' تو انہوں نے اسے بتایا کہ یہ تمہارے سردار حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔'' (1)

غلاموں پر شفقت:

{1044}......حضرت سیِّدُ نا ابو جعفر قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ میرے آقا نے مجھے کہا کہ ''حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ جاؤ اور ان کی خدمت کرو۔'' چنانچہ، میں ان کے ساتھ ہولیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی کسی پانی کے چشمے کے پاس پڑاؤ ڈالتے تو وہاں کے رہنے والوں کو بھی اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بڑے بچے آتے اور کھانا کھاتے لیکن ایک شخص دو یا تین لقمے ہی کھاتا۔ پس جب آپ مقام جُحفَہ پر اُترے تو اھلِ جُحفَہ اور ایک عریاں بدن سیاہ فام غلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس غلام کو اپنے پاس بلایا تو غلام نے عرض کی: ''آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے ہیں اور میں اپنے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں پاتا۔'' راوی فرماتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک جانب سَرک گئے اور غلام کو اپنے سینے سے لگا لیا۔''

{1045}......حضرت سیِّدُ نا قَزَعَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کھردرا لباس پہنے دیکھا تو عرض کی: ''اے ابو عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں آپ کے لئے خُرَاسان کا بنا ہوا ایک نرم لباس لایا ہوں۔ آپ اسے زیبِ تن فرمالیں گے تو مجھے خوشی ہوگی کیونکہ آپ نے کھردرا لباس پہن رکھا

1......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبد اللہ بن عمر، الحدیث: ۱۰۸۲، ص ۲۱۱، "جاف اعرابی" بدلہ "کوفی اعرابی".

ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے دکھاؤ میں دیکھوں تو کیسا لباس ہے۔'' پھر وہ لباس اپنے ہاتھوں میں لیا تو استفسار فرمایا: ''کیا یہ ریشمی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''نہیں! بلکہ اُونی ہے۔'' فرمایا: ''مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یہ لباس پہن کر میں شیخی وفخر میں مبتلا نہ ہو جاؤں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہیں بھاتا کوئی اِتراتا فخر کرتا۔''[1]

کیسا لباس پہنوں؟

{1046}......حضرت سیِّدُنا یُونُس بن اَبِی یَعْفُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر کے والد نے انہیں بتایا کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ایک شخص نے پوچھا کہ ''میں کیسے کپڑے پہنوں؟'' ارشاد فرمایا: ''ایسے کہ بے وقوف لوگ تمہیں اس لباس میں دیکھ کر حقیر نہ جانیں اور عقلمند لوگ تمہیں ملامت نہ کریں۔'' عرض کی: ''ایسا لباس کون سا ہے؟'' فرمایا: ''جس کی قیمت 5 سے 20 درہم تک ہو[2]۔''[3]

{1047}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو دو مَعَافِرِیَّہ کپڑے (یمن کے ایک معافر نامی قبیلے میں تیار کردہ لباس) پہنے دیکھا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا[4]۔''[5]

---

1 ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللہ بن عمر، الحدیث: ۱۰۷۱، ص ۲۱۰.

2 ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صَفْحَہ 52 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''نہ نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوں نہ بہت گھٹیا، بلکہ متوسط (یعنی درمیانہ) قسم کے ہوں کہ جس طرح بہت اعلیٰ درجہ کے کپڑوں سے نمود ہوتی ہے، بہت گھٹیا کپڑے پہننے سے بھی نمائش ہوتی ہے۔ لوگوں کی نظریں اٹھتی ہیں، سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی صاحبِ کمال اور تارک الدنیا شخص ہے۔''

3 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۵۱، ج ۱۲، ص ۲۰۳، ''الحلماء'' بدلہ ''الحکماء''.

4 ......''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صَفْحَہ 60 پر ہے ''کپڑوں میں اسبال یعنی اتنا نیچا کرتہ، جبہ، پاجامہ، تہبند پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں ممنوع ہے، یہ کپڑے آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنے تک ہوں یعنی ٹخنے نہ چھپنے پائیں۔'' (الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس، ج ۵، ص ۳۳۳) مگر پاجامہ یا تہبند بہت اونچا پہننا آج کل وہابیوں کا طریقہ ہے، لہٰذا اتنا اونچا بھی نہ پہنے کہ دیکھنے والا وہابی سمجھے۔ اس زمانے میں بعض لوگوں نے پاجامے بہت نیچے پہننے شروع کر دیئے ہیں کہ ٹخنے تو کیا ایڑیاں بھی چھپ جاتی ہیں، حدیث میں اس کی بہت سخت ممانعت آئی ہے، یہاں تک کہ ارشاد فرمایا: ''ٹخنے سے جو نیچا ہو، وہ جہنم میں ہے۔'' (صحیح البخاری، کتاب اللباس، الحدیث: ۵۷۸۷، ص ۴۹۴)

5 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۴۹، ج ۱۲، ص ۲۰۳.

{1048}......حضرت سیِّدُ نا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد میں نے کبھی کوئی مکان بنوایا نہ ہی کوئی باغ لگوایا۔'' (1)

{1049}......حضرت سیِّدُ نا محمد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا ایک گھر تھا جسے آپ چھوڑ چکے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی اس کے قریب سے گزرتے تو آنکھیں بند فرما لیتے۔ نہ اس کی طرف کبھی نظر اُٹھا کر دیکھا اور نہ ہی اس میں کبھی داخل ہوئے۔'' (2)

{1050}......حضرت سیِّدُ نا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: میرے لڑکپن کی بات ہے جب کہ ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی تھی اور میں (اُن دنوں) زمانۂ نبوی میں مسجد میں سویا کرتا تھا اس وقت جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو اگلے دن حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کرتا تھا۔ میرے دل میں بھی تمنا پیدا ہوئی کہ میں کوئی خواب دیکھوں جسے حضور سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیان کروں۔ چنانچہ، ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ پیچ دار کنوئیں کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو ستون بھی تھے۔ جب میں نے اس میں چند ایسے لوگوں کو دیکھا جنہیں میں پہچانتا تھا تو میں ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّار، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّار'' (یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے) کہہ کر جہنم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگنے لگا۔ وہاں موجود ایک اور فرشتے نے مجھ سے کہا: ''ڈرو مت۔''

جب یہ خواب میں نے اپنی بہن حفصہ کو بتایا اور انہوں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سنایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عبد اللّٰہ اچھا آدمی ہے۔ کاش! وہ رات کے کچھ حصے میں نماز پڑھا کرے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کو بہت کم آرام فرمانے لگے۔'' (3)

(1)......صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی البناء، الحدیث:۶۳۰۳، ص۵۳۰.

(2)......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۳۴۲۱ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ج۳۱، ص۱۲۵.

(3)......صحیح البخاری، کتاب الفضائل اصحاب النبی، باب مناقب عبداللّٰہ بن عمر ۔۔ الخ، الحدیث:۳۷۳۸، ص۳۰۵.

عبادت کے واقعات

جماعت چھوٹنے پر رات بھر عبادت:

{1051}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب کبھی (کسی عذر کے سبب) عشاء کی جماعت میں حاضر نہ ہو پاتے تو ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔'' حضرت بشر بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ساری رات عبادت کیا کرتے تھے۔'' (1)

{1052}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ساری رات نماز میں مصروف رہتے۔ پھر فرماتے: ''اے نافع! کیا سحر کا وقت ہو چکا ہے؟'' میں عرض کرتا: ''نہیں۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دوبارہ نماز میں مصروف ہو جاتے۔ کچھ دیر بعد پھر پوچھتے: ''اے نافع! کیا سحر کا وقت ہو چکا ہے؟'' میں عرض کرتا: ''جی ہاں! سحر ہو چکی ہے۔'' تو پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹھ جاتے اور اِسْتِغْفار و دُعا میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ فجر کا وقت شروع ہو جاتا۔'' (2)

{1053}......حضرت سیِّدُنا محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا رات کو جب بھی بیدار ہوتے نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (3)

سورۂ اِخلاص کا ثواب:

{1054}......حضرت سیِّدُنا خالد بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام حضرتِ سیِّدُنا ابو غالب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہمارے ہاں قیام پذیر تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نمازِ تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔ ایک رات طلوعِ فجر سے کچھ پہلے مجھے فرمایا: ''اے ابو غالب! کیا تم اُٹھ کر نماز نہیں پڑھو گے؟ کاش! تم تِہائی قرآن پاک کی تلاوت کر لیتے۔'' میں نے عرض کی: ''اب تو وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ صبح طلوع ہونے کے قریب ہے۔ اتنے کم وقت میں میرے لئے تِہائی قرآن

......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ فی جماعۃ، الحدیث: ۲۰۲۰، ج۱، ص۳۹۰، مفهومًا.

......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۴۳، ج۱۲، ص۲۰۱.

......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابن عمر، الحدیث: ۱۹، ج۸، ص۱۷۶.

پاک پڑھنا کیونکر ممکن ہوگا؟''فرمایا:''سورۂ اِخلاص (یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) تہائی قرآن کے برابر ہے۔''[1]

ظہر تا عصر عبادت:

{1055}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ''حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ظہر سے عصر تک عبادت میں مصروف رہتے تھے۔''[2]

{1056}......حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:''میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرح کسی کو نماز پڑھتے اور ان سے زیادہ کسی کو اپنا چہرہ، ہتھیلیاں اور (قیام میں) پاؤں قبلہ رُو کرتے نہیں دیکھا۔''[3]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دُعائیں:

{1057}......حضرت سیِّدُنا ابوبُرْدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب آپ سجدے میں گئے تو میں نے سنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کر رہے تھے:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْکَ اَحَبَّ شَیْءٍ اِلَیَّ وَاَخْشٰی شَیْءٍ عِنْدِیْ یعنی: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی سب سے زیادہ محبت اور اپنا سب سے زیادہ خوف عطا فرما۔''میں نے انہیں سجدوں میں یہ دُعا کرتے بھی سنا ہے:''رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَھِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْن۔ یعنی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تیرے فضل و انعام سے میں مجرموں کا ہرگز مددگار نہ بنوں۔''اور عاجزی کرتے ہوئے فرمایا:''اسلام لانے کے بعد میں نے جو بھی نماز پڑھی، اس امید پر پڑھی کہ وہ میرے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔''[4]

---

[1] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ١٠٥٤، ص٢٠٧.

[2] ......الزھد للاما م احمد بن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ١٠٧٢، ص٢١٠.

[3] ......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الصلاۃ، باب السجود، الحدیث: ٢٩٤١، ج٢، ص١١٣.

[4] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب فیما یفتح به الصلاۃ، الحدیث: ٢١، ج١، ص٢٦٣۔
کتاب الدعاء، باب ما ذکر عن ابن عمر من قوله، الحدیث: ٤، ج٧، ص٨٧.

صبح کی دُعا:

{1058 }......حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن سَبرَ ہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا صبح کے وقت یوں دُعا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَعْظَمِ عِبَادِکَ عِنْدَکَ نَصِیْبًا فِیْ کُلِّ خَیْرٍ تَقْسِمُہُ الْغَدَاۃَ وَنُوْرًا تَھْدِی بِہٖ وَرَحْمَۃً تَنْشُرُھَا وَرِزْقًا تَبْسُطُہُ وَضَرًّا تَکْشِفُہُ وَبَلَاءً تَرْفَعُہُ وَفِتْنَۃً تَصْرِفُھَا یعنی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے عظیم بندوں میں سے بنادے، ہر اس خیر و بھلائی کا حصہ عطا فرما کر جسے تو صبح اپنے بندوں میں تقسیم فرماتا ہے اور نورِ ہدایت، وسیع رحمت اور کثیر رزق عطا فرما، تنگی دور فرما، پیش آنے والے مصائب کو ٹال دے اور فتنوں سے نجات عطا فرما۔'' (1)

{1059 }......حضرت سیِّدُ نا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے راوایت ہے کہ ''جس دن حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا وصال ہوا اس دن رُوئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو ان جیسا عمل لے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملتا۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خوفِ خدا

تلاوت کرتے کرتے رونے لگے:

{1060 }......حضرت سیِّدُ نا قاسم بن ابو بزّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سننے والے ایک شخص نے مجھے یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سورۂ مطففین کی تلاوت شروع کی اور جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ﴿۶﴾ (پ ۳۰، المطففین: ٦)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

تو رونے لگے حتی کہ زمین پر گر گئے اور اس کے بعد قراءت نہ کر سکے۔'' (3)

{1061 }......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۰۷۹، ج۱۲، ص۲۰۸.

(2)......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم ۳٤۲۱ عبداللّٰہ عمر، ج۳۱، ص۱۱۳.

(3)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۱۰٦۹، ص۲۰۹.

عَنْھُمَا جب بھی سورۂ بقرہ کے آخر سے دو آیتیں: وَ اِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ یُحَاسِبۡكُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا ٭۫ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیۡكَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۲۸۵﴾ (پ۳،البقرة:۲۸۴-۲۸۵) ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ تلاوت فرماتے تو رونے لگتے۔ پھر فرماتے: ''بے شک یہ حساب بہت سخت ہے۔''(1)

{1062}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ''حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نماز میں جب کوئی ایسی آیت تلاوت فرماتے جس میں دوزخ کا ذکر ہوتا تو ٹھہر جاتے۔ پھر دُعا مانگتے اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے(2)۔''(3)

{1063}......حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن ماہِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَالِک فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو حضرت عُبَیْد بن عُمیر کے پاس دیکھا وہ کچھ بیان کر رہے تھے۔ جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔''(4)

روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتیں:

{1064}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب یہ آیت مبارکہ:

---

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبد الله بن عمر، الحديث: ۱۰۷۰، ص ۲۰۹.

2 ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صفحہ 634 پر ہے: ''آیتِ رحمت پر سوال کرنا اور آیتِ عذاب پر پناہ مانگنا، منفرد نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے۔''

3 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبد الله بن عمر، الحديث: ۱۰۷۴، ص ۲۱۰.

4 ......اخبار مكة للفاكهي، ذكر القصص بمكة......الخ، الحديث: ۱۶۲۱، ج ۲، ص ۳۳۸.

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُہُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ (پ۲۷،الحدید:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کے لئے۔

تلاوت کرتے تو رونے لگتے یہاں تک کہ روتے روتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی ہچکیاں بندھ جاتیں۔"[1]

اِتباعِ صحابہ کا درس:

{1065}......حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصۡرِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے فرمایا: "جو کسی کی پیروی کرنا چاہتا ہو وہ اسلاف کی پیروی کرے جو حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں۔ یہی اس امت کے بہترین لوگ ہیں۔ ان کے دل نیکی و بھلائی میں سب لوگوں سے بڑھ کر ہیں۔ ان کا علم سب سے وسیع اور ان میں بناوٹ و نمائش نہ تھی۔ یہ وہ نفوسِ قدسیہ ہیں کہ جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت اور دین کی تبلیغ کے لئے منتخب فرمایا۔ لہٰذا تم ان کے اخلاق و عادات اور ان کے طور طریقوں پر چلو کیونکہ وہ حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی، احمد مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں۔ ربِّ کعبہ کی قسم! یہی لوگ ہدایت کے سیدھے راستے پر گامزن تھے۔ اے بندے! محض اپنے بدن کی حد تک دنیا سے تعلق قائم کر اور اپنے دل و دماغ کو اس سے دور رکھ کیونکہ تیری نجات کا دارومدار تیرے عمل پر ہے۔ لہٰذا تو ابھی سے موت کی تیاری کر تاکہ تیرا انجام اور خاتمہ اچھا ہو۔"

{1066}......حضرت سیِّدُنا سُدِّی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمرو، حضرت سیِّدُنا ابوسعید، حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ اور دیگر صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کا زمانہ پایا ہے۔ ان حضرات کی رائے یہ تھی کہ "حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے سوا ان میں سے کوئی بھی اس حالت پر قائم نہیں رہے جس حالت پر حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جدا ہوئے تھے۔"[2]

حاسد اور متکبر عالم نہیں ہوسکتا:

{1067}......حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ "وہ شخص عالم نہیں ہوسکتا جو

[1] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۲۱، ج۸، ص۱۷۶.

[2] ......المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب کان ابن عمر خیر ھذہ الامۃ، الحدیث: ٦٤٣١، ج٤، ص٧٢٧.

اپنے بڑوں سے حسد کرتا ہو، چھوٹوں کو حقیر سمجھتا ہو اور علم کو دنیا کے حصول کا ذریعہ بناتا ہو۔'' (1)

{1068 }......حضرت سیِّدُ نا سالم بن ابوجَعْد رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''کوئی بندہ اس وقت تک حقیقتِ ایمان تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ لوگ دین پر اس کی استقامت دیکھ کر اسے بے وقوف نہ سمجھیں۔'' (2)

مشورہ کرنے کی ترغیب:

{1069 }......حضرت سیِّدُ نا سَلِیط رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے مشورہ کیا کرو لیکن برائی میں مشورہ نہ کیا کرو۔'' (3)

{1070 }......حضرت سیِّدُ نا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان ہے: ''انسان دنیا کی کوئی بھی نعمت پاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کے درجات میں کمی آجاتی ہے۔ اگرچہ وہ بارگاہِ الٰہی میں کتنا ہی شرف وعزت رکھتا ہو۔'' (4)

{1071 }......حضرت سیِّدُ نا عمرو بن مَیْمُوْن رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بتایا کہ حضرت سیِّدُ نا زَید بن حارِثَہ اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وفات پاگئے ہیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے۔'' کسی نے کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! انہوں نے ایک لاکھ (درہم یا دینار) چھوڑے ہیں۔'' فرمایا: ''لیکن ایک لاکھ نے تو انہیں نہیں چھوڑا (یعنی ان کا تو حساب ہوگا)۔'' (5)

{1072 }......حضرت سیِّدُ نا عاصِم اَحْوَل رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ ''دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے اور آخرت

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابن عمر، الحدیث:۳، ج۸، ص۱۷٤، بدون "بمکان".

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزھد، کلام ابن عمر، الحدیث:٤، ج۸، ص۱۷۵.

(3)......المرجع السابق، الحدیث:۱٦، ص۱۷٦.

(4)......المرجع السابق، الحدیث:۲، ص۱۷٤.

(5)......المعجم الکبیر، الحدیث:۵۱٤۹، ج۵، ص۲۲٤

میں رغبت رکھنے والے کہاں گئے؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے مزارات مبارکہ دکھائے اور فرمایا: ''کیا تم ان لوگوں کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟'' [1]

شراب سے نفرت:

{1073}......حضرت سیِّدُنا سُلَیْمان بن حُبَیْب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''اگر میری انگلی شراب میں پڑ جائے تو اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ رکھنا مجھے گوارا نہیں ہوگا۔'' [2]

{1074}......حضرت سیِّدُنا یُوسُف بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''تانبے کے برتن کا کھولتا ہوا جلا دینے والا پانی پینا مجھے مٹی کے گھڑے میں بنائی گئی (نشہ آور) نبیذ [3] پینے سے زیادہ پسند ہے۔'' [4]

{1075}......حضرت سیِّدُنا قَیس بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی ہے کہ جسے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا ہو اس کے بارے میں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: ''اگر وہ شراب پیئے نہ خنزیر کا گوشت کھائے حتی کہ اسے قتل کر دیا جائے تو اس نے خیر و بھلائی [5] کو پالیا اور اگر وہ شراب پی لے

[1] ......شعب الإیمان للبیھقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۵۲۰، ج۷، ص۳۴۳.

[2] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الاشربۃ، باب فی الخمر وما جاء فیھا، الحدیث: ٦، ج۵، ص۵۰۹، مفھومًا.

[3] ......حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''نبیذ عموماً کھجور کے شربت (زلال) کو کہتے ہیں کہ رات کو کشمش یا کھجوریں پانی میں بھگو دی جاتی ہیں۔ صبح کو وہ پانی نتھار کر پیا جاتا ہے اسے نبیذ کہتے ہیں۔ یہ بہت ہی مقوی اور زود ہضم ہوتا ہے۔ یہ حلال ہے بشرطیکہ خدشہ کو نہ پہنچے اگر بہت روز تک رکھا رہے تو جھاگ چھوڑ دیتا ہے اور نشہ آور ہے۔ اب حرام ہو جاتا ہے کہ فرمایا گیا کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔'' (مرآۃ المناجیح، ج٦، ص۹۰)

[4] ......موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذم المسکر، الحدیث: ۲۹، ج۵، ص۲٦۰، بدون ''قداغلی''.

[5] ......معاذ اللہ شراب پینے یا خون پینے یا مردار کا گوشت کھانے یا سوئر کا گوشت کھانے پر اکراہ کیا گیا، اگر وہ اکراہ غیر ملجی ہے یعنی حبس وضرب (یعنی قید و مار پیٹ) کی دھمکی ہے تو ان چیزوں کا کھانا پینا جائز نہیں ہے، البتہ شراب پینے میں اس صورت میں حد نہیں ماری جائے گی کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اکراہ ملجی ہے یعنی قتل یا قطع عضو کی دھمکی ہے تو ان کاموں کا کرنا جائز بلکہ فرض ہے۔ اگر صبر کیا ان کاموں کو نہیں کیا اور مار ڈالا گیا تو گنہگار رہا کہ شرع نے ان صورتوں میں اس کے لئے یہ چیزیں جائز کی تھیں جس طرح بھوک کی شدت اور اضطرار کی حالت میں یہ......

اورخنزیر کا گوشت کھالے تو وہ معذور ہے (یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں)۔''

زبان کی حفاظت کا درس:

{1076}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''انسان کے اعضاء میں سب سے زیادہ زبان اس بات کی حق دار ہے کہ اسے (فضول باتوں سے) پاک رکھا جائے۔''[1]

کسی پر لعنت نہیں بھیجتے تھے:

{1077}......حضرت سیِّدُ نا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کبھی کسی خادم پر لعنت نہیں کی۔ البتہ ایک خادم پر لعنت کی تھی لیکن پھر اسے آزاد فرمادیا۔''

اِمام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی خادمہ پر لعنت کرنے لگے تو کہا: اَللّٰھُمَّ اَلْعِ یعنی: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس پر لع۔ یعنی لفظِ لعنت زبان پر پورا نہ لائے اور فرمایا: ''مجھے یہ کلمہ (یعنی لعنت) کہنا پسند نہیں۔''[2]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عاجزی:

{1078}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ''ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو ''خَیْرُ النَّاس اَوِابْنِ خَیْرُ النَّاس'' کے القابات سے پکارا یعنی: اے تمام لوگوں سے بہتر یا اے تمام لوگوں سے بہتر کے صاحبزادے!'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''نہ میں لوگوں میں سے بہتر ہوں اور نہ لوگوں میں سے بہتر کا بیٹا ہوں۔ ہاں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی اُمید اور اس کے عذاب کا خوف رکھتا ہوں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم آدمی کے ساتھ اس طرح کرتے رہتے ہو

......چیزیں مباح ہیں۔ ہاں اگر اس کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ اس حالت میں ان چیزوں کا استعمال شرعاً جائز ہے اور ناواقفی کی وجہ سے استعمال نہ کیا اور قتل کردیا گیا تو گناہ نہیں۔ یونہیں اگر استعمال نہ کرنے سے کفار کو غیظ وغضب میں ڈالنا مقصود ہو تو گناہ نہیں۔'' (بہارِشریعت، ج۲، حصہ ۱۵)

[1] ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب فی کف اللسان، الحدیث:۷، ج۶، ص۲۳۷.

[2] ......جامع معمربن راشدمع المصنف لعبدالرزاق، باب اللعن، الحدیث:۱۹۷۰۲/۱۹۷۰۳، ج۱۰، ص۳۰.

یہاں تک کہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہو۔‘‘ (1)

حج کے واقعات

{1079 }......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح تلبیہ پڑھتے تھے اور اس میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ کرتے ہوئے یوں کہتے تھے:

’’لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ، لَبَّیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ، لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَل‘‘

ترجمہ: میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور عبادت کے لئے تیار ہوں۔ میں حاضر ہوں اور بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ میں حاضر ہوں اور تیری طرف ہی رغبت ہے اور تیرے ہی لئے عمل کرتا ہوں۔‘‘ (2)

{1080 }......حضرت سیِّدُ نا وَبَرَہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ سفرِ حج پر تھا۔ میں نے انہیں یوں تلبیہ پڑھتے سنا: ’’لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَل‘‘، ترجمہ: میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیری طرف ہی رغبت ہے اور تیرے ہی لئے عمل کرتا ہوں۔‘‘ (3)

مقدس مقامات پر مانگی ہوئی دُعا:

{1081 }......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (سعی کرتے ہوئے جب) صفا پر چڑھتے تو یوں دعا مانگتے:

’’اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ بِدِیْنِکَ وَطَوَاعِیَتِکَ وَطَوَاعِیَةِ رَسُوْلِکَ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ حُدُوْدَکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ مَلَائِکَتَکَ وَیُحِبُّ رُسُلَکَ وَیُحِبُّ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلَیْکَ وَاِلٰی مَلَائِکَتِکَ وَاِلٰی رُسُلِکَ وَاِلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ یَسِّرْنِیْ لِلْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِیْ الْعُسْرٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی

......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبد الرزاق، باب المدح، الحديث: ٢٠٦٩٠، ج١٠، ص٢٥٠۔

المدخل الى السنن الكبرى للبيهقي، باب ما يكره لاهل العلم......الخ، الحديث: ٥٤١، ص٣٣٤.

......جامع الترمذي، ابواب الحج، باب ما جاء في التلبية، الحديث: ٨٢٦، ص١٧٢٩.

......صحيح مسلم، كتاب الحج، باب التلبية وصفتها ووقتها، الحديث: ٢٨١٤، ص٨٧٠، عن نافع.

وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ اَئِمَّةِ الۡمُتَّقِیۡنَ،اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلۡتَ اُدۡعُوۡنِیۡ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ وَاِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ،اَللّٰهُمَّ اِذۡ هَدَیۡتَنِیۡ لِلۡاِسۡلَامِ فَلَا تَنۡزِعۡنِیۡ مِنۡهُ وَلَا تَنۡزِعۡهُ مِنِّیۡ حَتّٰی تَقۡبِضَنِیۡ وَاَنَا عَلَیۡهِ"

ترجمہ:اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے دین،اپنی اور اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنے سے بچا۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تجھ سے،تیرے فرشتوں سے،تیرے پیغمبروں سے اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنا، اپنے فرشتوں کا،اپنے پیغمبروں کا اور اپنے نیک بندوں کا پسندیدہ بنادے۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے آسانی مہیا فرما اور تنگی و دشواری دور فرما۔دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما اور مجھے پرہیز گاروں کا امام بنا۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا ہی فرمان ہے کہ "مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔" اور بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب کہ تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے تو اب مجھے اس نعمت سے دور نہ کرنا اور نہ ہی اس نعمت کو مجھ سے دور کرنا یہاں تک کہ تو اسلام پر ہی میری روح قبض فرمالے۔"

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا صفا و مروہ پر طویل دعا کرتے تھے یہ اس دُعا کا کچھ حصہ ہے۔ اور یہی دُعا عرفات،دو جمروں کے درمیان اور طواف کے دوران مانگا کرتے تھے۔" [1]

حجرِ اَسود کا بوسہ لیتے تو یہ پڑھتے:

{1082}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا جب حجرِ اسود کا بوسہ لیتے تو یہ پڑھتے تھے:"بِسۡمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ترجمہ:اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے جو سب سے بڑا ہے۔" [2]

بوسۂ حجرِ اَسود کا جذبہ:

{1083}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کو حجرِ اَسود کا بوسہ لینے کے لئے سخت بھیڑ کا سامنا کرنا پڑتا حتی کہ بعض دفعہ نکسیر پھوٹ جاتی پھر لوٹ کر خون دھو ڈالتے۔" [3]

......اخبار مکة للفاکھی،باب ذکر کیف یوقف بین الصفا و......الخ،الحدیث:۱۴۱۱/۱۴۱۴،ج۲،ص۲۲۹-۲۳۱.

......المصنف لعبد الرزاق،کتاب المناسک،باب القول عند استلامه،الحدیث:۸۹۲۵،ج۵،ص۲۴،بدون"الاسود".

......المصنف لعبد الرزاق،کتاب المناسک،باب الزحام علی الرکن،الحدیث:۸۹۳۵،ج۵،ص۲۵.

مدینے کی حاضری:

{1084}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مدینہ منورہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوتے تو پہلے حضورنبی ٔ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اقدس پر حاضری دیتے اور مُواجہہ شریف کی طرف رُخ کرکے درودِ پاک پڑھتے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبرِ مبارک کی طرف آتے اوراس طرف رُخ کرکے ان کے لئے دُعا کرتے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ ناعمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبرِ مبارک پر آتے اوراس طرف رُخ کرکے ان کے لئے دُعا کرتے اور پھر کہتے: ''اے ابا جان! اے ابا جان!'' [(1)]

{1085}......حضرت سیِّدُ نا عُروَہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ دورانِ طواف میں نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو ان کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے (دل میں) کہا: ''اگر آپ راضی ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آئندہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا۔'' پھر یوں ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھ سے پہلے مدینہ طیبہ کی طرف کوچ کر آئے پھر میں بھی مدینہ شریف حاضر ہوگیا اور مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں داخل ہوا روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا۔ آپ نے مجھے خوش آمدید کہا اور پوچھا: ''کب آئے ہو؟'' میں نے کہا: ''ابھی آرہا ہوں۔'' فرمایا: ''تم نے دورانِ طواف مجھ سے سودہ بنت عبداللّٰہ کے بارے میں تذکرہ کیا تھا مگر اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ کبریائی ملحوظ تھی، تم مجھے اس کے علاوہ کہیں اور بھی مل سکتے تھے۔'' میں نے کہا: ''تقدیر میں اسی طرح معاملہ لکھا جاچکا تھا۔'' انہوں نے پوچھا: ''اب تمہاری کیا رائے ہے؟'' میں نے کہا: ''میری رائے وہی ہے جو پہلے تھی۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت سیِّدُ نا سالم و حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بلایا اور اپنی صاحبزادی سے میرا نکاح کردیا۔'' [(2)]

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الجنائز، باب من کان یاتی قبرالنبی، فیسلم، الحدیث: ١، ج٣، ص ٢٢٢، بتغیر.

(2)......اخبارمکة للفاکھی، الحدیث: ٣٤٠/٣٣٩، ج١، ص٢٠٤۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٠٢ عبداللّٰہ بن عمربن الخطاب، ج٤، ص١٢٦.

میں تو مغفرت چاہتا ہوں:

{1086}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَبِی زِناد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حجر کے مقام پر حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن زُبَیر، حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن زُبَیر، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر اور حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم جمع ہوئے، تو انہوں نے کہا: چلو آج سب اپنی اپنی خواہش کا اِظہار کریں۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے کہا: ''مجھے تو خلافت کی تمنا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے علم حاصل کیا جائے۔'' پھر حضرت سیِّدُنا مُصْعَب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''میری آرزو ہے کہ میں عراق کا گورنر بنوں اور اس بات کی خواہش ہے کہ عائشہ بنت طلحہ اور سَکِیْنَہ بنت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے میرا نکاح ہو۔'' پھر حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے کہا: ''میں تو مغفرت چاہتا ہوں۔'' راوی فرماتے ہیں: ''ان سب کی مرادیں پوری ہوئیں اور یقیناً حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بھی مغفرت یافتہ ہیں۔''(1)

{1087}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں جاری ایک ''معرکے'' کے وقت کسی نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے کہا: ''کیا آپ اِن کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیں گے اور اُن کے ساتھ بھی جبکہ وہ ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہیں؟'' فرمایا: ''جو ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ'' اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاح'' کہے گا میں اسے جواب دوں گا (یعنی جا کر نماز ادا کروں گا) اور جو مجھے کسی مسلمان کے قتل اور اس کا مال لوٹنے کی دعوت دے گا میں اس کی بات قبول نہیں کروں گا۔''(2)

{1088}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُبَید بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''فتنہ میں ہماری مثال ان لوگوں کی طرح ہے جو سیدھی راہ پر چل رہے ہوں اور اس سے واقف بھی ہوں۔ پھر اس دوران ان پر بادل و سخت تاریکی چھا گئی تو ان میں سے بعض دائیں اور بعض بائیں طرف ہو گئے اور راستہ بھول گئے جبکہ ہم بادل و تاریکی میں جہاں تھے وہیں ٹھہر گئے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بادل

(1)......تاریخ دمشق لابن عساکر، الرقم٤٦٨٧ عروۃ بن الزُبَیر، ج٤٠، ص٢٦٧.

(2)......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم٤٠٢ عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ج٤، ص١٢٧.

دور کر دیئے اور تاریکی کو ختم فرما دیا۔ پھر ہم نے اپنا پہلا راستہ دیکھا اور اسے پہچان کر دوبارا سی پر چل دیئے۔ یہ قریش کے کچھ نوجوان ہیں جو سلطنت اور دنیا کے حصول کی خاطر ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور جس دنیا کی خاطر یہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں مجھے اس میں سے اپنے لئے ان پرانے جوتوں کے باقی رہنے کی بھی پرواہ نہیں۔'' (1)

اِبن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا اور اِتباعِ سنت کا جذبہ:

{1089}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: ''اگر تم حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کو حضور نبیٔ کریم ،رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کرتے دیکھ لیتے تو کہتے کہ یہ تو دیوانے ہیں۔'' (2)

لوگ دیوانہ سمجھتے:

{1090}......حضرت سیِّدُ نا عاصم اَحۡوَل عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡاَوَّل ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کو دیکھتا تو حضور نبیٔ اکرم ،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کرنے کی وجہ سے دیوانہ سمجھتا۔'' (3)

{1091}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کے راستے میں اپنی سواری کے جانور کو سر سے پکڑ کر (اِدھر اُدھر) چلاتے اور فرماتے شاید میری سواری کے قدم بھی اس جگہ لگ جائیں جہاں حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سواری کے قدم لگے ہیں۔'' (4)

{1092}......حضرت سیِّدُ نا زید بن اَسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس طرح اُونٹنی اپنے گمشدہ بچے کی تلاش میں جنگل میں مارے مارے پھرتی ہے حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا اس

......الطبقات الکبریٰ لابن سعد،الرقم٤٠٢ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب،ج٤،ص١٢٩،مفهومًا.

......المستدرك،کتاب معرفة الصحابة،باب اتباع ابن عمر آثار النبی ﷺ،الحدیث:٦٤٣٦،ج٤،ص٧٢٩.

......المصنف لابن ابی شیبة،کتاب الزهد،باب کلام ابن عمر،الحدیث:٧،ج٨،ص١٧٥.

......المرجع السابق،الحدیث:٢٢،ج٨،ص١٧٧.

سے بھی زیادہ اپنے والد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نقشِ قدم پر چلتے تھے۔‘‘ (1)

فقط سلام کرنے بازار جاتے:

{1093}......حضرت سیِّدُ نا طُفَیْل بن اُبَی کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس جاتا تو وہ مجھے ساتھ لے کر بازار کی طرف چل پڑتے۔ جب ہم بازار پہنچ جاتے تو حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جس ردی فروش، دُکاندار اور مسکین یا کسی شخص کے پاس سے گزرتے تو سب کو سلام کرتے۔‘‘ حضرت سیِّدُ نا طُفَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں (ایک دن جب وہ بازار جانے لگے تو): ’’میں نے پوچھا: ’’آپ بازار جا کر کیا کریں گے؟ وہاں نہ تو خریداری کے لئے رُکتے ہیں۔ نہ سامان کے متعلق کچھ پوچھتے ہیں۔ نہ بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ میری تو گزارش یہ ہے کہ یہیں ہمارے پاس تشریف رکھیں۔ ہم باتیں کریں گے۔‘‘ فرمایا: ’’اے بڑے پیٹ والے! (حضرت سیِّدُ نا طفیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پیٹ بڑا تھا) ہم صرف سلام کی غرض سے جاتے ہیں۔ ہم جس سے ملتے ہیں اُسے سلام کہتے ہیں۔‘‘ (2)

{1094}......حضرت سیِّدُ نا عُبَیداللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عُتْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر اور حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (اس طرح چھپا کر عمل کرتے کہ) جب تک اپنی کسی نیکی کو بیان نہ کر دیتے یا اسے علی الاعلان نہ کرتے اس وقت تک کسی کو خبر نہ ہوتی تھی۔‘‘ (3)

عمر، عقل اور جسم میں کمی:

{1095}......حضرت سیِّدُ نا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابن سعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے مجھ سے کہا: ’’اے ابو الغازی! حضرت سیِّدُ نا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم میں کتنا عرصہ ٹھہرے؟‘‘ میں نے کہا: ’’ساڑھے نو سو سال۔‘‘ انہوں نے فرمایا: ’’بے شک اس وقت سے لوگوں کی عمریں، اجسام اور عقلیں گھٹتی جا رہی ہیں (یعنی اب عمر، عقل اور قد میں کمی آ گئی ہے)۔‘‘ (4)

---

(1)......صفة الصفوة، الرقم ٦٢ عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ج١، ص٢٩٠.

(2)......المؤطا للامام مالك، كتاب السلام، باب جامع السلام، الحديث: ١٨٤٤، ج٢، ص٤٤٤.

(3)......الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، الرقم ٥٦ عمر بن الخطاب، ج٣، ص٢٢١.

(4)......مسند ابن الجعد، الحكم مجاهد، الحديث: ٢٤٧، ص٥٥.

صحابہ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کا ایمان:

{1096}......حضرت سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے کسی نے پوچھا: ''کیا حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن ہنسا کرتے تھے؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''جی ہاں! حالانکہ ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی زیادہ قوی اور مضبوط تھا[1]۔'' [2]

وضو اور نماز میں کمی کرنے والے:

{1097}......حضرت سیِّدُنا آدم بن علی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے فرمایا: ''بے شک بروزِ قیامت کچھ لوگوں کو بلایا جائے گا جو کمی کرنے والے ہوں گے۔'' کسی نے عرض کی: ''کمی کرنے والوں سے مراد کون لوگ ہیں؟'' فرمایا: ''وضو اور نماز کامل طور پر نہ بجالانے والے۔'' [3]

{1098}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے ایک شخص کے ہاں بطورِ مہمان قیام فرمایا۔ جب تین دن گزر گئے تو فرمایا: ''اے نافع! اب ہم پر ہمارے مال سے خرچ کرو۔'' [4] [5]

---

[1]......حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''جواب کا مقصد یہ ہے ہنسنا حرام نہیں، حلال ہے۔ وہ حضرات وہ ہنسی نہ ہنستے تھے جو دل کو مُردہ کردے یعنی ہروقت ہنستا رہنا بلکہ وہ ہنسی ہنستے تھے جو دل کو شگفتہ رکھے اور سامنے والے کو بھی شگفتہ بنا دے ان حضرات کے دل ایمان سے بھرے ہوئے تھے ساتھ ہی وہ حضرات شگفتہ دل بھی تھے ان کے پاس بیٹھنے والے بھی خوش ہوجاتے تھے۔'' (مرآۃ المناجیح، ج٦، ص٤٠٤)

[2]......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب الامام راع، الحدیث:٢٠٨٣٧، ج١٠، ص٢٨٦.

[3]......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الطھارت، باب من قال لاتقبل صلاۃ اِلا بطھور، الحدیث:٥، ج١، ص١٥.

[4]......المعجم الکبیر، الحدیث:١٣٠٧٥، ج١٢، ص٢٠٨، بتغیر.

[5]......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صفحہ 34 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت **مفتی محمد امجد علی اعظمی** عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اس لئے فرمایا کہ حدیث میں آیا: صحیح بخاری و مسلم میں ابوشریح کعبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی، کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''جو شخص اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اکرام کرے، ایک دن رات اس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری......

دھوکے میں نہ رہنا:

{1099}......حضرت سیِّدُ نا قَتَادَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا: ''جس طرح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (یعنی اِسلام) کے بغیر کوئی عمل نفع نہیں دیتا تو کیا مسلمان کو کوئی عمل نقصان بھی نہیں پہنچا سکتا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''(نیکیوں والی) زندگی بسر کر اور دھوکے میں نہ رہنا (کہ مسلمان کو کوئی برائی نقصان نہیں پہنچا سکتی)۔''[1]

{1100}......حضرت سیِّدُ نا مَعْبَد جُھَنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی: ''ایک آدمی جو ہر بھلائی اپناتا ہے مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں شک کرتا ہے (اس کا انجام کیا ہوگا)؟'' فرمایا: ''وہ ضرور ہلاک ہوگا۔'' میں نے کہا: ''اور وہ شخص جو ہر قسم کی برائی کا اِرْتِکاب کرتا ہے مگر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں (اس کا انجام کیا ہوگا)؟'' فرمایا: ''(نیکیوں والی) زندگی بسر کر اور دھوکے میں نہ رہنا۔''[2]

{1101}......حضرت سیِّدُ نا ابو سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے۔ لوگوں نے اپنے ہاتھ بلند کر رکھے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان ہاتھوں کو ہلاک فرمائے! تمہاری خرابی ہو! بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے بلند کئے ہوئے ہاتھوں بلکہ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے[3]۔''

{1102}......حضرت سیِّدُ نا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ

......کرے، اپنے مقدور بھر اس کے لئے تکلف کا کھانا تیار کرائے) اور ضیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ماحضر پیش کرے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے۔ مہمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اُس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اُسے حرج میں ڈال دے۔

[1] ......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب الرخص و الشدائد، الحدیث: ۲۰۷۲۰، ج۱۰، ص۲۵۸.

[2] ......شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ و الجماعۃ، باب جماع الکلام فی الایمان، الحدیث: ۲۰۰۲، ج۲، ص۹۱۰.

[3] ......جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ''وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۝'' (پ۲۶، ق:۱۶) ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔'' اس کے تحت صدر الافاضل حضرت سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''یہ کمالِ علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ ''وَرِیْد'' وہ رگ ہے جس سے خون جاری ہو کر بدن کے ہر جزو میں......

تَعَالٰی عَنْھُمَا کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک ہوا جب میت کو دفن کر چکے تو کسی نے صدا لگائی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر اُٹھو۔'' حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''بے شک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نام تو ہر شے سے بلند ہے اس لئے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر اُٹھو۔'' (1)

{1103}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے ہمراہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گزر ایک کھنڈر کے قریب سے ہوا تو فرمایا: ''(اے مجاہد!) ذرا پوچھو! اے ویران مکان! تجھ میں بسنے والوں کا انجام کیا ہوا؟'' میں نے کہا: ''اے ویران مکان! تیرے اَندر رہنے والے انسان کہاں گئے؟'' تو حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''وہ دنیا سے چلے گئے جبکہ اُن کے اعمال باقی رہ گئے۔'' (2)

{1104}......حضرت سیِّدُنا ابو حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ایک عراقی شخص کے پاس سے گزرے جو بے ہوش پڑا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِسْتِفْسَار فرمایا: ''اِسے کیا ہوا؟'' لوگوں نے بتایا: ''جب اس کے پاس قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''بے شک ہم بھی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں لیکن ہم تو بے ہوش نہیں ہوتے ہیں۔'' (3)

اِیمان کی حلاوت پانے کا ذریعہ:

{1105}......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت رکھو اور اسی کے لئے نفرت کرو۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر دوستی رکھو اور اسی کے لئے دشمنی کرو۔ بے شک تم اسی طرح اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب پا سکتے ہو اور کوئی شخص چاہے کتنی ہی نمازیں پڑھے اور روزے رکھے اس وقت تک ایمان کی حلاوت نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ ایسا نہ کرے اور لوگوں کی

......پہنچتا ہے۔ یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔'' (تفسیر خزائن العرفان، پارہ ٢٦، ق، تحت الایۃ:١٦)

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الجنائز، باب فی الرجل یرفع الجنازۃ مایقول، الحدیث:١، ج٣، ص٢٥٩.

(2)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث:١٠٥٩، ص٢٠٨.

(3)......الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عمر، الحدیث:١٠٧٧، ص٢١٠.

دوستیاں دنیا کی وجہ سے ہوتی ہیں حالانکہ یہ چیز انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔'' مزید بیان کرتے ہیں کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''اے ابن عمر! صبح کو شام کی باتیں نہ کرو اور شام کو صبح کی فکرمت کرو۔ نیز اپنی صحت وتندرستی سے اپنی بیماری کے لئے نفع حاصل کرو۔ زندگی سے موت کے لئے فائدہ اٹھالو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا نام کیا ہوگا (جناب یا محروم)؟'' پھر میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو اور اپنے آپ کو اہلِ قبور میں شمار کرو۔'' (1)

عقلمند مسلمان کی پہچان:

{1106}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نے کھڑے ہوکر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سا مسلمان سب سے زیادہ سمجھدار ہے؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''موت کو کثرت سے یاد کرنے اور اس کے آنے سے پہلے اس کے لئے اچھی تیاری کرنے والا ہی سب سے زیادہ سمجھدار ہے۔'' (2)

دُنیاوی عزت باعثِ نجات نہیں:

{1107}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''کتنے ہی عقلمند ایسے ہیں جو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو سمجھتے ہیں اور لوگ انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جبکہ وہ کل قیامت کے دن نجات پائیں گے اور کتنے ہی خوش زبان ایسے ہیں جنہیں لوگ اچھا سمجھتے اور عزت دیتے ہیں لیکن کل قیامت میں ہلاکت ان کا مقدر ہوگی۔'' (3)

{1108}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب نبیوں کے سلطان، سرور

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۳۵۳۷، ج۱۲، ص۳۱۸۔
جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی قصر الامل، الحدیث: ۲۳۳۳، ص۱۸۸۶.

(2)......سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب ذکر الموت و الاستعداد لہ، الحدیث: ۴۲۵۹، ص۲۷۳۵۔
السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، غزوۃ عبدالرحمٰن بن عوف الی دومۃ الجندل، ص۵۶۶.

(3)......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الکاف، الحدیث: ۴۹۴۹، ج۲، ص۱۸۴ "ذمیم" بدلہ "دمیم".

ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجد تعمیر فرمائی تو ایک دروازہ، خاص طور پر عورتوں کے لئے بنوایا اور فرمایا: ''اس دروازے سے کوئی مرد اندر آئے نہ باہر جائے۔'' [1]

{1109}......حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ہم پر ایک ایسا وقت بھی تھا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے درہم و دینار کا خود سے زیادہ حق دار اپنے مسلمان بھائی کو سمجھتا تھا یہاں تک کہ یہ زمانہ آ گیا اور بے شک میں نے حضور نبی کریم، رء وف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب لوگ درہم و دینار میں بخل کرنے لگیں گے اور بطورِ ''عِیۡنَہ'' [2] خرید و فروخت کریں گے اور (کھیتی باڑی کے لئے) بیلوں کی دُمیں پکڑیں گے اور راہِ خدا میں جہاد کرنا ترک کر دیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو ذلیل و رُسوا کر دے گا پھر ان سے ذلت کو دور نہ فرمائے گا یہاں تک وہ اپنے دین (کے احکام) پر واپس لوٹ آئیں۔'' [3]

---

[1] ......مسندابی داو دالطیالسی، ماروی نافع عن ابن عمر، الحدیث: ۱۸۲۹، ص ۲۵۱.

[2] ......بیع ''عِیۡنَہ'' قرض پر نفع حاصل کرنے کا ایک حیلہ ہے۔ چنانچہ، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد دوم صَفْحہ 779 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''سود سے بچنے کی ایک صورت بیع ''عِیۡنَہ'' ہے امام محمد رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ بیع ''عِیۡنَہ'' مکروہ ہے کیونکہ قرض کی خوبی اور حسنِ سلوک سے محض نفع کی خاطر بچنا چاہتا ہے اور امام ابو یوسف رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے فرمایا کہ اچھی نیت ہو تو اس میں حرج نہیں بلکہ بیع کرنے والا مستحقِ ثواب ہے کیونکہ وہ سود سے بچنا چاہتا ہے۔ مشائخِ بلخ نے فرمایا بیع ''عِیۡنَہ'' ہمارے زمانہ کی اکثر بیعوں سے بہتر ہے۔ بیع ''عِیۡنَہ'' کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اس نے کہا میں قرض نہیں دوں گا، یہ البتہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کی بیع کر دینا تمہیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔ بائع نے زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ حیلہ نکالا کہ دس کی چیز بارہ میں بیع کر دی اس کا کام چل گیا اور خاطر خواہ اس کو نفع مل گیا۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تیسرے شخص کو اپنی بیع میں شامل کریں یعنی مُقرِض (قرض خواہ) نے قرض دار کے ہاتھ اس کو بارہ میں بیچا اور قبضہ دے دیا پھر قرض دار نے ثالث کے ہاتھ دس روپے میں بیچ کر قبضہ دے دیا اس نے مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور قبضہ دے دیا اور دس روپے ثمن کے مقرض سے وصول کر کے قرض دار کو دے دیئے نتیجہ یہ ہوا کہ قرض مانگنے والے کو دس روپے وصول ہو گئے مگر بارہ دینے پڑیں گے کیونکہ وہ چیز بارہ میں خریدی ہے۔'' (الفتاوی الخانیۃ، کتاب البیع، فصل فیما یکون فراراً عن الربا، ج۱، ص۴۰۸۔ فتح القدیر، کتاب الکفالۃ، ج۶، ص۳۲۴۔ ردالمحتار، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب: فی بیع العینۃ، ج۷، ص۵۷۶)

[3] ......المسندلابی یعلی الموصلی، مسندعبداللّٰہ بن عمر، الحدیث: ۵۶۳۳، ج۵، ص۱۲۳ ''ادخل اللّٰہ'' بدلہ ''بعث اللّٰہ''.

حضرت سیِّدُ نا عَبدُ اللّٰه بِن عَبَّاس

رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عَنہُمَا

مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک ذہین مُعَلِّم (یعنی اُستاذ)، صاحبِ فراست، قابلِ فخر، بدرُ العُلما، قطب الافلاک، بادشاہوں کی ضرورت، (علم کے) بہتے چشمے، مفسرِ قرآن، تأویلات کو بیان فرمانے والے، باریکیوں کے جاننے والے، عمدہ لباس زیبِ تن کرنے والے، اپنے پاس بیٹھنے والے کی عزت کرنے والے اور لوگوں کو کھانا کھلانے والے تھے۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''عمدہ اَخلاق کو اپنانے میں سبقت لے جانے اور نفس کو دنیاوی تعلقات سے دور رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔''

{1110}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ ناابن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے لڑکے! میں تمہیں ایسی باتیں نہ بتاؤں جن سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نفع بخشے؟ (پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) حُقُوق اللّٰہ کی حفاظت کرو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ حُقُوق اللّٰہ کی حفاظت کرو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ فراخی وخوشحالی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرو وہ سختی وشدت میں تمہیں یاد رکھے گا۔ جب سوال کرو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے کرو اور جب مدد مانگو تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو۔[1] قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے اور جو چیز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرا مقدر نہیں فرمائی وہ سب لوگ مل کر بھی تجھے نہیں دے سکتے اور جو شے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے مقدر میں لکھ دی ہے اسے سب لوگ مل کر بھی تجھ سے نہیں روک سکتے۔ لہٰذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے یقین کے ساتھ عمل کرو اور جان لو کہ ناگوار چیز پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی کا کام ہے اور مدد صبر کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ وُسعت وکشادگی تنگی کے

---

[1]......حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''یعنی ہر چھوٹی بڑی چیز اعلیٰ ادنیٰ مدد اللّٰہ تعالیٰ سے مانگو یہ نہ خیال کرو کہ اتنے بڑے دربار میں ایسی ادنیٰ چیز کیوں مانگوں۔ دوسرے کریم مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔ خیال رہے! کہ مجازی طور پر بادشاہ، حاکم، اولیاء اللّٰہ، حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کچھ مانگنا خدا تعالیٰ سے ہی مانگنا ہے، لہٰذا یہ حدیث ان قرآنی آیات اور احادیث کے خلاف نہیں جن میں بندوں سے مانگنے کا ذکر یا حکم ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۷، ص۱۱۷)

ساتھ ہوتی ہے اور ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔'' (1)

مدنی آقا صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم نے دُعاؤں سے نوازا

علم وفہم میں ترقی کی دُعا:

{1111}......حضرت سیِّدُنا کُرَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ایک مرتبہ رات کے پچھلے پہر میں حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے نماز پڑھنے لگا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے برابر کرلیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میں نے عرض کی: ''کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے برابر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا کسی کو روا ہوسکتا ہے جبکہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلند مقام عطا فرمایا ہے؟'' فرماتے ہیں: ''(میرا ادب ملاحظہ فرما کر) حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ خداوندی میں میرے لئے علم وفہم میں ترقی کی دُعا فرمائی۔'' (2)

حکمت ودانائی کی دُعا:

{1112}......حضرت سیِّدُنا عبدالمومن اَنصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشکیزے کی طرف بڑھے۔ وضو فرمایا پھر کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا(3) تو میں نے ارادہ کرلیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی اسی طرح کروں گا۔ چنانچہ، میں اُٹھا وضو کیا اور پھر کھڑے کھڑے پانی پیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے صف میں کھڑا ہوگیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے برابر دائیں جانب کھڑے ہونے کا اشارہ فرمایا مگر میں کھڑا نہ ہوا۔ نماز مکمل کرنے کے بعد استفسار فرمایا: ''میرے برابر

---

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عبّاس، الحدیث: ۲۸۰۴، ج۱، ص۶۵۹.

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عبّاس، الحدیث: ۳۰۶۱، ج۱، ص۷۰۸، بتغیرٍ.

3 ......تین پانی کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے: (۱) آبِ زمزم (۲) وضو کا بچا ہوا پانی اور (۳) بزرگوں کا پس خوردہ (جوٹھا) پانی۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۷۰، ملخصًا)

کھڑا ہونے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے دل میں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت وجلالت کی شمع روشن ہے اس نے مجھے اس سے باز رکھا۔'' یہ سن کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے حکمت ودانائی عطا فرما۔''(1)

علم وحکمت کی دُعا:

{1113}......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے سینۂ اَقدس سے لگا کر میرے لئے علم وحکمت کی دُعا فرمائی۔''(2)

برکت کی دُعا:

{1114}......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے لئے یہ دعا فرمائی کہ ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے برکت عطا فرما اور اشاعتِ دین کا ذریعہ بنا۔''(3)

{1115}......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر سے باہر تشریف لائے تو حضرت سیِّدُنا عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اے ابوالفضل! میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟'' انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیوں نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے ذریعے اس امر کی اِبتدا فرمائی اور تیری اَولاد کے ذریعے اس کی تکمیل فرمائے گا۔''

{1116}......حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''عبَّاس کی اَولاد میں سے کچھ بادشاہ ہوں گے جو میری امت

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ١١٤٦٦، ج١٢، ص٤٦، مختصرًا.

(2)......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب ذکر ابن عبَّاس، الحدیث: ٣٧٥٦، ص٣٠٦.

(3)......الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ٦٢٨ داود بن عطاء مدنی، ج٣، ص٥٥٠.

کے اُمورِ خلافت کے ذمہ دار ہوں گے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے ذریعے اِسْلَام کو شان و شوکت عطا فرمائے گا۔'' (1)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا علمی مقام:

{1117}......حضرت سیِّدُنا مُجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کثرتِ علم کی وجہ سے بحرِ بیکراں کہا جاتا ہے۔'' (2)

سَیِّدُ الْمَلَائِکَہ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیشین گوئی:

{1118}......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن بریدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: میں بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا۔ اس وقت سیِّدُ الملائکہ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی سیدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھے۔ انہوں نے عرض کی: ''ابن عبَّاس اس امت کے بہت بڑے عالم ہوں گے۔ لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان پر خصوصی توجہ فرمائیں۔'' (3)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دستِ اقدس اور دُعا کی برکت:

{1119}......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور انور، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ اَقدس میرے سر پر رکھا اور دعا فرمائی: ''اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسے حکمت و دانائی اور تفسیر کا علم عطا فرما۔'' پھر اپنا دستِ اَنور میرے سینے پر رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی پشت میں محسوس کی۔ پھر دعا فرمائی: ''اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کا سینہ علم و حکمت کا گنجینہ بنا۔'' (راوی فرماتے ہیں:'') اس کی برکت ایسی ہوئی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کبھی کسی سوال کا جواب دینے سے نہ گھبرائے اور تاحیات اُمت کے بہت بڑے عالم رہے۔ (4)

{1120}......حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک،

---

(1) ......الجامع الصغیر للسیوطی، حرف اللام، الحدیث: ۷۷۲۱، ص ۴۷۲.

(2) ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ذکر من جمع القرآن......الخ، ج۲، ص ۲۸۰.

(3) ......الشریعۃ للآجری، کتاب فضائل العبَّاس بن عبدالمطلب، باب فضل عبداللّٰہ بن عبَّاس، الحدیث: ۱۷۰۲، ج۴، ص ۴۴۶.

(4) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۵۸۵، ج۱۰، ص ۲۳۷.

سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لئے خیرکثیر کی دُعا فرمائی اورارشاد فرمایا:''تم قرآنِ کریم کے کتنے اچھے ترجمان (یعنی تفسیر بیان کرنے والے) ہو۔''(1)

اُمت کے بڑے عالم:

{1121}......حضرت سیِّدُنا ابنِ حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:''حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس اُمت کے بہت بڑے عالم تھے۔''(2)

ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور تفسیرِ قرآن:

{1122}......حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اصحابِ بدر کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تو ان میں سے کسی نے کہا کہ آپ ہمیں ان کے پاس کیوں لائے ہیں۔ان جیسے تو ہمارے بیٹے بھی ہیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''یہ ان میں سے ہیں جنہیں تم عُلما کہتے ہو۔''فرماتے ہیں:''پھرایک دن امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کو بھی بلایا اور مجھے بھی۔ میں سمجھ گیا کہ آپ نے انہیں میرے مرتبہ سے آگاہ کرنے کے لئے جمع فرمایا ہے۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ (پ۳۰، النصر:۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب اللّٰہ کی مدد اور فتح آئے۔ پوری سورت تلاوت فرمائی پھر پوچھا کہ''تم اس کی تفسیر میں کیا کہتے ہو؟'' کسی نے کہا:''اس سورت میں ہمیں حکم دیا جارہا ہے کہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری مدد فرمائے اور ہمیں فتح نصیب فرمائے تو ہم اس کی حمد بجالائیں اور اس سے مغفرت طلب کریں۔'' کسی نے کہا:''ہم نہیں جانتے۔'' جبکہ بعض خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ پھر امیرالمؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے فرمایا:''اے ابن عبّاس! کیا آپ کا بھی یہی جواب ہے؟'' میں نے کہا:''نہیں۔'' فرمایا:''تو پھر تم کیا کہتے ہو؟'' میں نے کہا:''اس سورت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کے وصال کی خبر دی ہے۔ چنانچہ، فرمایا:''اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ (پ۳۰، النصر:۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب اللّٰہ کی مدد اور فتح آئے۔ اس میں فتح سے

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث:١١١٠٨، ج١١، ص٦٧، بدون''خیر کثیر''.

(2) ......المستدرك، کتاب معرفة الصحابة، باب کان ابن عبّاس یسمی البحر......الخ، الحدیث:٦٣٣٨، ج٤، ص٦٩٠.

''فتح مکہ'' مراد ہے اور یہی حضور نبی کریم ، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کی علامت ہے اور آخر میں ارشاد ہوا: ''فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا'' (پ ۳۰، النصر:۳) ترجمۂ کنزالایمان: تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اس سورت کا جو مفہوم تم نے بیان کیا ہے میں بھی اس سے یہی سمجھا ہوں۔'' [1]

{1123}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ، مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ایک گروہ میں تشریف فرما تھے وہ ایک دوسرے سے شب قدر کا تذکرہ کرنے لگے۔ پس شبِ قدر سے متعلق جس نے جو سنا تھا بیان کر دیا۔ ان سب نے اس رات کے بارے میں مختلف اقوال بیان کئے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے ابن عبّاس! آپ کیوں خاموش ہیں؟ بیان کریں اور کم عمری کی وجہ سے خاموش مت رہیں۔'' میں نے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کی زندگی کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ سات کے عدد کے گرد گھومتی ہے۔ انسان کی تخلیق سات چیزوں سے فرمائی۔ ہمارا رزق سات چیزوں میں رکھا۔ ہمارے اُوپر سات آسمان بنائے اور نیچے سات زمینیں بنائیں۔ سورۂ فاتحہ کی بار بار تلاوت کی جانے والی سات آیات نازل فرمائیں۔ قرآنِ حکیم میں سات قسم کے (نسبی) رشتوں سے نکاح ممنوع وحرام ٹھہرایا۔ قرآنِ کریم میں وراثت کو سات قسم کے ورثاء کے لئے بیان فرمایا۔ ہم سجدہ بھی سات اعضاء پر کرتے ہیں۔ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طوافِ کعبہ کے سات پھیرے لگائے۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر لگائے اور جمرات کی رمی بھی سات کنکریوں سے فرمائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو بجالانے کے لئے جو اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ لَیْلَۃُ الْقَدْر بھی رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں ہوتی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم یعنی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے۔''

یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بڑے حیران ہوئے اور فرمایا: ''اس لڑکے کی اَعلیٰ صلاحیتوں کی کوئی مثال نہیں۔ اس کے سوا کسی نے اس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں میری

[1] ......صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب ۵۲، الحديث: ۴۲۹۴، ص ۳۵۱.

موافقت نہیں کی کہ ''لیلۃ القدر کو ماہِ رمضان کی آخری 10 راتوں میں تلاش کرو۔'' پھر فرمایا: ''اے لوگو! عبداللّٰہ بن عبّاس کی طرح کون میری تائید کرتا ہے؟'' (1)

علم تفسیر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مقام:

{1124}......حضرت سیِّدُ نا ابو بکر ہُذَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُ نا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تفسیرِ قرآن میں اِمتیازی مقام رکھتے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ''تم اس پختہ عمر کے جوان کی صحبت میں رہا کرو کہ یہ بہت سوال کرنے والی زبان اور بہت سمجھدار دل کا مالک ہے۔'' اور فرمایا: ''وہ ہمارے اس منبر پر جلوہ افروز ہوا کرتے تھے (راوی فرماتے ہیں: شاید یہ شبِ عرفہ ہوتا تھا۔) اور سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کی تلاوت کر کے ایک ایک آیت کی تفسیر بیان فرمایا کرتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کلام کی سلاست ورَوانی بے مثال تھی۔'' (2)

تین باتوں کی نصیحت:

{1125}......حضرت سیِّدُ نا عَامِر شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سیِّدُ نا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! میں دیکھ رہا ہوں کہ امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تمہیں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ اپنے پاس بلاتے، قریب بٹھاتے اور تم سے مشورہ بھی کرتے ہیں۔ پس تم اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور میری تین باتیں یاد رکھو: (۱) امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے کبھی بھی تم سے ذرّہ برابر جھوٹ صادر نہ ہو (۲) کبھی ان کا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا اور (۳) نہ ان کے پاس کسی کی غیبت کرنا۔''

---

(1)......صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصیام، باب الامر بالتماس لیلۃ القدر......الخ، الحدیث: ۲۱۷۲، ج۳، ص ۳۲۲۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۰۶۱۸، ج۱۰، ص ۲٦٤۔
صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر......الخ، الحدیث: ۲۰۲۱، ص۱۵۷.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰٦۲۰، ج۱۰، ص۲٦۵.

حضرت سیّدُ ناعَامِر شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدُ ناعبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی کہ ''ان میں سے ہر بات ایک ہزار (درہم ودینار) سے بڑھ کر ہے۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ میرے نزدیک ان میں سے ہر بات کی قیمت 10 ہزار سے بڑھ کر ہے۔'' (1)

خارجیوں کومنہ توڑ جوابات:

{1126}......حضرت سیّدُ نا اَبوزُمَیل حَنَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُ ناعبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: جب خارجیوں نے اہلِ حق کا ساتھ چھوڑ دیا اور علیحدہ ہوگئے تو میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدُ ناعلی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عرض کی: ''نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کرلیں تا کہ میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان سے بات کرسکوں۔'' امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مجھے تم پر ان کی طرف سے نقصان کا خوف ہے۔'' میں نے عرض کی: ''اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔''

چنانچہ، میں عمدہ یمنی لباس پہن کر ان کے پاس گیا۔ دیکھا کہ وہ عین دوپہر کے وقت قیلولہ کررہے ہیں اور میں نے ان جیسی عبادت وریاضت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے تھے کیونکہ (کثرت عبادت کے سبب) ان کے ہاتھ اُونٹ کے گھٹنوں کی طرح سخت ہوچکے تھے اور چہروں پر سجدوں کے نشان نمایاں تھے۔ میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہتے ہوئے آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: ''میں تم سے ایک بات کرنے آیا ہوں اور وہ یہ کہ پیارے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے میں وحی اترتی تھی اور وہ اس کی تاویل وتفسیر کو بہتر جانتے ہیں۔'' اتنے میں ایک کہنے لگا: ''ان سے بات مت کرو۔'' لیکن دوسرے بولے: ''ہم ان سے ضرور بات کریں گے۔'' پھر میں نے ان سے کہا: ''مجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے داماد اور (بچوں میں) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سب سے پہلے اِیمان لانے والے پر لعن طعن کیوں کرتے ہو حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی ان کے ساتھ ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''ہم ان پر تین باتوں کی

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۶۱۹، ج۱۰، ص۲۶۵۔

المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب مایؤمربہ الرجل فی مجلسہ، الحدیث: ۱، ج۶، ص۱۱۳.

وجہ سے طعن وتشنیع کرتے ہیں۔'' میں نے وہ تین باتیں دریافت کیں تو اُنہوں نے بتایا: پہلی تو یہ کہ انہوں نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دین میں بندوں کو حَکَم بنایا ہے حالانکہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے: '' اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ '' (پ۷ الانعام: ۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان: حکم نہیں مگر اَللّٰہ کا۔'' میں نے کہا: ''اس کے علاوہ اور کیا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''(حضرت) علی نے قتال کیا (یعنی جنگ کی) لیکن فریقِ مخالف کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنایا نہ ہی ان کے اَموال کو غنیمت قرار دیا۔ پس اگر وہ کافر ہیں تو لامحالہ ان کے اَموال ہمارے لئے حلال ہیں اور اگر وہ مومنین ہیں تو ان کے خون ہم پر حرام ہیں۔'' میں نے پوچھا: ''ان کے علاوہ اور کون سی بات ہے؟'' وہ بولے: ''انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لقب مٹا دیا ہے۔ پس اگر یہ امیر المومنین نہیں ہیں تو پھر امیر الکافرین ہوں گے۔'' میں نے کہا: ''اگر میں تمہیں قرآنِ مجید کی آیات اور حضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات بیان کروں جن پر تمہارا بھی ایمان ہے تو کیا رجوع کر لوگے؟'' وہ بولے: ''ہاں!'' میں نے کہا: ''تمہارے اس اعتراض کہ ''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دین میں بندوں کو حَکَم بنایا ہے'' کا جواب اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ (پ۷، المائدۃ: ۹۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں۔

نیز اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے خاوند اور بیوی کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَاۚ (پ۵، النساء: ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے۔

میں تمہیں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا مردوں کے خون و جان کی حفاظت اور ان کے باہمی امور کی اِصلاح کی خاطر مردوں کو حَکَم بنانا زیادہ بہتر ہے یا ایک شکار کئے ہوئے خرگوش جس کی قیمت چوتھائی درہم ہے کے بارے میں مردوں کو حَکَم بنانا زیادہ بہتر ہے؟'' بولے: ''مردوں کی جان کی حفاظت اور ان کے باہمی اُمور کی اِصلاح

کے لئے مردوں کو حکم بنانا زیادہ بہتر ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے پوچھا: ''کیا یہ اعتراض اُٹھ گیا؟'' بولے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُٹھ گیا۔'' فرمایا: ''تمہارا یہ اعتراض کہ وہ جنگ تو کرتے ہیں لیکن فریقِ مخالف کے بچوں اور عورتوں کو قید نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے اَموالِ غنیمت کے طور پر تقسیم کرتے ہیں؟'' (تو اس کا جواب یہ ہے کہ تم بتاؤ) کیا تم اپنی ماں کو قید کرو گے اور پھر تم اس سے ایسے تعلقات حلال سمجھو گے جن کو تم دیگر عورتوں سے حلال سمجھتے ہو؟'' (اگر ایسا ہے) تو بالیقین تم کافر ہو چکے ہو اور اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا تمہاری ماں نہیں ہیں تو بھی بلاشک وشبہ تم کافر اور دائرۂ اِسلام سے خارج ہو گئے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُہٗۤ اُمَّھٰتُھُمْ ؕ (پ۲۱،الاحزاب:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

پس تم ان دو گمراہیوں میں پھنس رہے ہو جس کو چاہو اختیار کرو۔ اب یہ اعتراض بھی جاتا رہا؟'' بولے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جاتا رہا۔'' فرمایا: ''اب رہا یہ اِعتراض کہ حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لقب کیوں مٹایا؟'' (تو سنو) بے شک سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صلحِ حدیبیہ کے دن قریش کو صلح کی شرائط لکھنے کی دعوت دی اور فرمایا: ''لکھو کہ ''یہ وہ معاہدہ ہے جسے ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' نے طے کیا ہے۔'' قریش نے کہا: ''اگر ہم آپ کو ''اللہ کا رسول'' مانتے تو آپ کا راستہ کیوں روکتے اور آپ سے جنگ وجدال کیوں کرتے؟ اس لئے صرف محمد بن عبداللّٰہ لکھوائیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہی ہوں اگرچہ تم میری تکذیب کرتے ہو۔ اے علی! مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے بجائے محمد بن عبداللّٰہ لکھ دو۔'' اب بتاؤ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بدرجہا اَفضل ہیں (تو جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لفظ ''رسول اللّٰہ'' مٹوانے پر اعتراض نہیں تو حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے لفظ ''امیر المومنین'' مٹانے پر اعتراض کیوں؟) فرمایا: ''کیا اس اعتراض کا بھی ازالہ ہو گیا؟'' بولے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہو گیا۔'' چنانچہ، ان میں سے 20 ہزار توبہ کر کے لوٹ آئے اور بقیہ 4 ہزار اپنی بددینی پر اَڑے رہے جنہیں بعد میں قتل کر دیا گیا۔'' (1)

......المصنف لعبدالرزاق، کتاب العقول، باب ماجاء فی الحروریة، الحدیث:۱۸۹۴۹، ج۹، ص۴۵۵.

تین سوالات کے جوابات:

{1127} ......حضرت سیِّدُ نا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو خط لکھا اور اس میں تین چیزوں کے بارے میں سوال کیا۔ راوی کہتے ہیں: یہ تینوں سوال روم کے بادشاہ ھَرقُل نے بذریعہ خط حضرت سیِّدُ نا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کئے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط ملا تو فرمایا: ''کون ان سوالوں کے جواب دے گا؟'' حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: ''حضرت عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ان کا جواب دے سکتے ہیں۔'' چنانچہ، حضرت سیِّدُ نا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی طرف خط لکھا جس میں انہوں نے ''مجرہ، قوس اور اس جگہ کے بارے میں دریافت کیا جہاں صرف ایک بار سورج طلوع ہوا نہ اس سے پہلے کبھی طلوع ہوا نہ اس کے بعد کبھی طلوع ہوگا؟'' حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے خط کے جواب میں تحریر فرمایا: ''مجرہ، ایک دروازہ ہے جو آسمان میں کھلتا ہے۔ قوس، اہلِ زمین کے لئے تباہی سے بچنے کی علامت ہے اور وہ جگہ جہاں صرف ایک مرتبہ سورج طلوع ہوا، نہ اس سے پہلے کبھی طلوع ہوا تھا نہ اس کے بعد طلوع ہوگا تو یہ وہ راستہ ہے جو بنی اسرائیل کے لئے سمندر پھاڑ کر بنایا گیا تھا۔''(1)

{1128} ......حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَفَّار سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے زمین و آسمان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان ''کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰہُمَا ؕ (پ۱۷، الانبیاء: ۳۰) ترجمۂ کنز الایمان: بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا۔'' کی تفسیر دریافت کی تو میں نے اسے کہا: ''اس شیخ التفسیر (یعنی حضرت عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کے پاس جاؤ، ان سے یہ سوال کرو۔ پھر میرے پاس آؤ اور مجھے ان کے دیئے ہوئے جواب سے آگاہ کرو۔'' چنانچہ، وہ شخص حِبْرُ الْاُمَّہ، حضرت سیِّدُ نا ابن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق پوچھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ''آسمان بند تھے ان سے بارش نہیں ہوتی تھی اور زمین بھی بند تھی کہ اس سے سبزہ نہیں اُگتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں سے بارش برسا کر اور زمینوں سے نباتات اُگا کر انہیں کھول دیا۔'' وہ شخص حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن عمر

......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۵۹۱، ج۱۰، ص۲۴۳، مفهومًا.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کے پاس لوٹا اورانہیں وہ جواب سنایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''زمین وآسمان ایسے ہی تھے۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نے فرمایا: میں کہا کرتا تھا کہ ''حضرت عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کی قرآنِ مجید کی تفسیر پر جرأت مجھے تعجب میں ڈال دیتی ہے لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ انہیں کثیر علم عطا کیا گیا ہے۔'' (1)

علم سیکھنے والوں کی بھیڑ:

{1129}......حضرت سیِّدُنا ابوصالح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کی ایک ایسی مجلس دیکھی کہ اگر سارے قریش اس پر فخر کریں تو یہ ضرور ان کے لئے قابلِ فخر ہے۔ میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ راستہ تنگ پڑ گیا اور لوگوں کا ایسا تانتا بندھا کہ کوئی شخص ان کے درمیان سے گزر کر اِدھر اُدھر نہیں جا سکتا تھا۔ چنانچہ، میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کے پاس حاضر ہوا اور انہیں دروازے پر لوگوں کے جمع ہونے کی اِطلاع دی۔ انہوں نے فرمایا: ''میرے وضو کے لئے پانی لاؤ۔'' وضو کے بعد آپ بیٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا: ''باہر جاؤ اور جو لوگ جمع ہیں ان سے کہو کہ جسے قرآنِ مجید یا اس کے حروف یا کسی اور بات کے متعلق سوال کرنا ہے وہ اندر آجائے۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے جیسے ہی لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی تو وہ داخل ہونا شروع ہو گئے یہاں تک کہ سارا گھر بھر گیا۔ پھر انہوں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے جس چیز کے متعلق بھی سوال کیا انہوں نے اس کا جواب دیا بلکہ ان کے سوال سے کچھ زیادہ ہی بیان کیا پھر فرمایا: ''اپنے بھائیوں کا خیال کرو۔'' چنانچہ، وہ لوگ باہر چلے گئے۔

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے مجھ سے فرمایا: ''باہر جاؤ اور لوگوں سے کہو کہ جو قرآنِ مجید کی تفسیر یا تأویل پوچھنا چاہتا ہے وہ اندر آجائے۔'' راوی کہتے ہیں: میں باہر نکلا اور لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی تو وہ داخل ہونے لگے یہاں تک کہ سارا گھر بھر گیا۔ پھر لوگوں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے جو بھی سوال کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے اس کا جواب دیا۔ بلکہ کچھ مزید علمی باتیں بھی بتائیں۔ پھر ان سے فرمایا: ''تم اپنے بھائیوں کا خیال کرو۔'' تو وہ باہر نکل آئے۔ پھر فرمایا: ''جاؤ اور نداء کرو کہ جس کا سوال حرام و حلال اور فقہ کے متعلق ہے وہ اندر

(1)......تفسیر ابن ابی حاتم، سورة الانبیاء، تحت الآیة ۳۰، ج۹، ص۳۲۰.

آ جائے۔''میں نے نداء کی تو لوگ اندر داخل ہونے لگے یہاں تک کہ سارا گھر بھر گیا۔ اُنہوں نے جو پوچھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے بڑھ کر انہیں جواب دیا پھر ان لوگوں سے فرمایا: ''اپنے بھائیوں کا خیال کرو۔'' چنانچہ، وہ باہر نکل گئے۔ تو مجھے حکم دیا کہ ''باہر جا کر لوگوں میں یہ صدا لگاؤ کہ جو فرائض اور اس جیسے دیگر مسائل دریافت کرنا چاہتا ہے وہ اندر آئے۔''میں نے باہر آ کر لوگوں کو اندر آنے کا کہا تو وہ داخل ہونے لگے یہاں تک کہ پورا گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے ہر سوال کا کافی وشافی جواب دیا۔ پھر فرمایا: ''اپنے بھائیوں کا خیال کرو۔'' چنانچہ، وہ چلے گئے۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا کہ ''جاؤ اور کہو کہ جو شخص عربی زبان، اشعار اور نادِر کلام کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہے وہ اندر آ جائے۔'' چنانچہ لوگ اندر داخل ہونا شروع ہوئے یہاں تک کہ گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے ہر سوال کا تسلی بخش جواب دیا۔'' راوی حضرت سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ''اگر سارے قریش اس مجلس پر فخر کریں تو یہ ضرور ان کے لئے قابلِ فخر بات ہے۔ میں نے لوگوں میں ان جیسا نہیں دیکھا۔'' (1)

ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی سخاوت:

{1130}......حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے کبھی کوئی گھر ایسا نہیں دیکھا جہاں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے گھر سے زیادہ لوگوں کو کھلایا پلایا جاتا ہو۔''

{1131}......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے کوئی گھر ایسا نہیں دیکھا جہاں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے گھر سے زیادہ لوگوں کو کھانا، پانی، پھل فروٹ اور علم سیکھنا میسر آیا ہو۔''

{1132}......حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابی سُلَیْمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک ہزار درہم کا لباس خرید کر زیبِ تن فرمایا۔ (2)

گالی دینے والے پر نرمی:

{1133}......حضرت سیِّدُنا ابنِ بُرَیْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ

......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر تبحر علم ابن عبّاس، الحديث: ٦٣٤٧، ج٤، ص٦٩٣.

......فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، فضائل عبد الله بن عبّاس، الحديث: ١٩١٢، ج٢، ص٩٧٢، بدون "درهم فلبسه.

بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کو گالی دی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: ''تم مجھے گالی دے رہے ہو جبکہ مجھ میں تین خصلتیں ہیں۔ میں کتابُ اللہ کی ایک آیت کی تلاوت کرتا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ اس آیت کے بارے میں جو میں جانتا ہوں اسے سب جان لیں اور جب میں سنتا ہوں کہ کوئی مسلمان حکمران عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ کرتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے اگرچہ میں کبھی اس سے اپنا کوئی فیصلہ نہ کرواؤں اور جب مسلمانوں کے کسی شہر پر بارش برسنے کا سنتا ہوں تو مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے اگرچہ میرے جانور وہاں نہ چرتے ہوں۔'' (1)

{1134}......حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نے فرمایا: ''اگر فرعون بھی مجھے کہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے برکت دے تو میں ضرور کہوں کہ ''اور تجھے بھی (اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت دے)۔'' (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے ارشادات

{1135}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نے فرمایا: ''اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر ظلم وزِیادتی کرنے پر اُتر آئے تو سرکشی کرنے والا پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر ہموار ہوجائے۔'' (3)

کثرتِ اَموات کا ایک سبب:

{1136}......حضرت سیِّدُنا حَسَن بن مُسۡلِم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نے فرمایا: ''جس قوم میں بھی ظلم ظاہر ہوتا ہے اس میں کثرت سے اموات واقع ہوتی ہیں۔'' (4)

بادشاہ کا خوف ہو تو کیا پڑھا جائے:

{1137}......حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس

---

(1)......المعجم الكبير،الحديث:١٠٦٢١،ج١٠،ص٢٦٦.

(2)......المصنف لابن ابی شيبة،كتاب الادب،باب فی اليهودی والنصرانی يدعی له،الحديث:٣،ج٦،ص١٥٠.

(3)......الادب المفرد للبخاری،باب البغی،الحديث:٦٠١،ص١٦٧.

(4)......التمهيد لابن عبدالبر،يحيی بن سعيدالانصاری،تحت الحديث:٧٥٥،ج١٠،ص٢٦٢.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''جب تم کسی ظالم بادشاہ کے پاس جاؤ اور اس کے ظلم کا اندیشہ ہو تو تین مرتبہ یہ پڑھ لیا کرو:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا، اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ لِلسَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِہٖ فُلَانٍ، وَجُنُدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَلَااِلٰـہَ غَیْرُکَ.

یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی ساری مخلوق پر غالب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر بھی غالب ہے جس سے میں خوفزدہ ہوں۔ میں فلاں بندے اور فلاں کی جماعت اور اس کے پیروکار جن وانس کے شر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر اسی کے حکم سے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ان کے شر سے مجھے اپنی پناہ عطا فرما۔ تو جلیل الشان ہے۔ تیری پناہ والا ہی غالب ہے۔ تیرا نام برکت والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (1)

مختلف اَذکار کی برکات:

{1138}......حضرت سیِّدُنا ضَحَّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''جس نے ''بِسْمِ اللّٰہ'' پڑھی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا۔ جس نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ جس نے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑائی بیان کی۔ جس نے ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ'' پڑھا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توحید کا اقرار کیا اور جس نے ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ'' کہا وہ مطیع وفرمانبردار رہا۔ یہ اَذکار اِنسان کے لئے جنت میں رونق وخزانہ ہوں گے۔'' (2)

اَنار، کی ایک خصوصیت:

{1139}......حضرت سیِّدُنا عبدالحمید بن جعفر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنار کا (ایک ایک) دانہ تناول فرماتے۔ کسی نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ زمین میں کوئی بھی انار کا درخت ایسا نہیں جسے باردار (یعنی پھل کے قابل) کرنے کے لئے اس

(1)......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب الرجل یخاف......الخ، الحدیث:۲، ج۷، ص۲۵.

(2)...... کتاب الدعاء للطبرانی، باب فضل التسبیح و التحمید، الحدیث:۱۷۳۵، ص۴۹۳.

میں جنتی انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو، ہوسکتا ہے یہ وہی دانہ ہو۔'' (1)

ٹڈی کی عجیب حکایت:

{1140}......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی بینائی جاتی رہی تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت ابن حَنَفِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں ناشتہ کیا تو اس دوران ہمارے دسترخوان پر ایک ٹڈی آ گری، میں نے اسے پکڑ کر حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف کر دیا اور عرض کی: ''اے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی! ہمارے دسترخوان پر ٹڈی گری ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میرا نام پکارا، میں نے عرض کی: ''میں حاضر ہوں۔'' فرمایا: ''اس ٹڈی پر سریانی زبان میں لکھا ہے: ''بے شک میں رب ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں وحدہ لاشریک ہوں۔ ٹڈیاں میرے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ اسے میں اپنے بندوں میں سے جن پر چاہوں مسلط کر دیتا ہوں۔'' یا فرمایا: ''اپنے بندوں میں سے جن پر چاہوں پہنچا دیتا ہوں۔'' (2)

چند آیات کی تفسیر:

{1141}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: اس آیت مبارکہ،

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ (پ۱۹، الشعراء:۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

سے مراد اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (3)

{1142}......حضرت سیِّدُنا حسین بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَاجِد فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان بتایا کہ ''یَعْلَمُ خَآىِٕنَةَ الْاَعْیُنِ (پ۲۴، المؤمن:۱۹)

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۰۶۱۱، ج۱۰، ص۲۶۳۔

(2) ......شعب الایمان للبیہقی، باب فی الصبر علی المصائب، الحدیث:۱۰۱۳۱، ج۷، ص۲۳۳، بتغیرٍ۔

(3) ......کتاب الدعاء للطبرانی، باب تأویل قول اللہ عزوجل ﴿اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾، الحدیث:۱۵۸۶، ص۴۵۷۔

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ۔ سے مراد یہ ہے کہ جب تم کسی عورت کو دیکھو تو اس سے خیانت (یعنی زیادتی) کا ارادہ کرتے ہو یا نہیں اور وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ (پ٢٤،المؤمن:١٩) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔ کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہیں کسی عورت پر قابو حاصل ہو جائے تو تم اس سے زِنا کرتے ہو یا اسے چھوڑ دیتے ہو۔'' میرے والد صاحب فرماتے ہیں: ''اس کے بعد حضرت سیِّدُنا اِمام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہو گئے پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان آیات کے ساتھ ملی ہوئی آیت کے متعلق نہ بتاؤں؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں ضرور بتایئے۔'' فرمایا: ''وَاللّٰہُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ ؕ (پ٢٤، المؤمن:٢٠) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے۔'' یعنی وہ نیکی کا بدلہ نیکی سے اور برائی کا برائی سے دینے پر قادر ہے۔ اس کے بعد ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۲۰﴾ (پ٢٤، المؤمن:٢٠) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے۔'' (1)

{1144}......حضرت سیِّدُنا ابوظَبْیَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس آیتِ کریمہ،

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُہَدَآءَ لِلّٰہِ (پ٥،النساء:١٣٥)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ ''دو آدمی قاضی کے پاس بیٹھ جائیں پھر قاضی کسی کا لحاظ نہ رکھے اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر پیش کرے۔'' (2)

{1145}......حضرت سیِّدُنا ابونَضْرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے ایک پکارنے والا پکارے گا: ''قیامت قائم ہو گئی، قیامت قائم ہو گئی۔'' یہاں تک کہ ہر زندہ اور مردہ یہ پکار سنے گا۔ اس کے بعد پھر ایک ندا دینے والا فرمائے گا: لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ ﴿۱۶﴾ (پ٢٤، المؤمن:١٦) ترجمۂ کنزالایمان: آج کس کی بادشاہی ہے ایک اللہ سب پر غالب کی۔'' (3)

......المعجم الاوسط،الحدیث:١٢٨٣،ج١،ص٣٥٢۔
تفسیر الطبری،سورۃ المؤمن،تحت الآیۃ١٩،الحدیث: ٣٠٣١٦، ج١١،ص٥٠.
......المصنف لابن ابی شیبۃ،کتاب البیوع والاقضیۃ،باب فی الحکم یکون......الخ،الحدیث:١،ج٥،ص٣٥٤،بتغیرٍ.
......المستدرک،کتاب التفسیر،تفسیر سورۃ حمٓ المؤمن،باب الحوامیم دیباج القرآن،الحدیث:٣٦٨٩،ج٣،ص٢٢٤.

{1146}......حضرت سیِّدُنا شَقِیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ہمیں حج کے دنوں میں خطبہ دیا۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنے اور اس کی تفسیر بیان کرنے لگے۔ میں کہنے لگا کہ میں نے ان جیسا کلام کرتے نہ کسی آدمی کو دیکھا نہ سنا، اگر اہلِ فارس واہلِ روم اس کلام کو سن لیں تو ضرور اسلام قبول کر لیں۔'' (1)

ایک گناہ کئی گناہوں کا سبب ہوتا ہے:

{1147}......حضرت سیِّدُنا ضَحَّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''اے گناہ کرنے والے! گناہ کے برے اَنجام سے بے خوف مت رہ اور اگر تو اسے سمجھے تو جو گناہ کے نتیجے میں ہوتا ہے وہ ضرور اس گناہ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ، اِرْتِکابِ گناہ کے وقت تیرا کراماً کاتبین سے حیا نہ کرنا۔ اس گناہ سے بڑھ کر ہے جو تو کرتا ہے۔ تیرا ہنسنا جبکہ تو نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ساتھ کیسا معاملہ فرمانے والا ہے اس گناہ سے عظیم تر ہے۔ تیرا گناہ کرنے میں کامیابی ملنے پر خوش ہونا گناہ کرنے سے بڑھ کر ہے۔ تیرا گناہ میں کامیابی نہ ملنے پر غمگین ہونا اس گناہ سے بڑھ کر ہے جس کا تو اِرتکاب کرتا ہے اور جب تو گھر میں پردے لٹکائے گناہ میں مصروف ہو کہ ہوا سے پردے ہلنے لگیں تو تُو ڈر جائے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ جو تمہیں دیکھ رہا ہے اس سے تیرے دل کا پریشان و مضطرب نہ ہونا اس گناہ سے عظیم تر ہے جس کا تو ارتکاب کرتا ہے۔ تیرا ناس ہو! کیا تجھے معلوم ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَیوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کس لغزش کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں جسم کی بیماری اور مال کے ختم ہونے کی آزمائش (2) میں مبتلا فرمایا تھا؟ بس یہی کہ ایک مظلوم مسکین نے اپنے ظلم کو دور کرنے

......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب راى ابن عبَّاس جبريل فى بيت النبى، الحديث: ٦٣٤٤، ج٤، ص٦٩٢، "سورة البقرة" بدله "سورة النور".

......حضرت سیِّدُنا اَیوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش کو صدرالافاضل، حضرت سیِّدُنا نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی یوں بیان فرماتے ہیں کہ'' اللہ تعالٰی نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، حسنِ صورت بھی، کثرتِ اولاد بھی، کثرتِ اموال بھی۔ اللہ تعالٰی نے آپ کو ابتلاء میں ڈالا اور آپ کے فرزند واولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے، تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ، ہزار ہا بکریاں تھیں سب مر گئے، تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے، کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں کے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمدِ الٰہی بجالاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیا جب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا......

کے لئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے مدد طلب کی تھی لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس کی مدد نہ کر سکے، نہ ہی ظالم کو نیکی کرنے اور مسکین پر ظلم سے باز رہنے کی تلقین کی۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں آزمائش میں مبتلا فرما دیا۔'' [1]

تقدیر میں جھگڑنے والوں پر انفرادی کوشش:

{1149}......حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو کسی نے خبر دی کہ بابِ بنی سہم کے پاس کچھ لوگ مسئلۂ تقدیر پر جھگڑ رہے ہیں۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس جانے کے لئے اُٹھے۔ اپنی لاٹھی حضرت عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دی۔ پھر اپنا ایک بازو حضرت عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کندھے پر اور دوسرا حضرت طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کندھے پر رکھا۔ جب ان کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے جگہ کشادہ کر دی۔ خوش آمدید کہا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس نہ بیٹھے۔

حضرت سیِّدُنا ابوشِہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْوَھَّاب اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ان لوگوں سے فرمایا: ''تم اپنا نسب بیان کرو تاکہ میں تمہیں پہچان لوں۔'' تو انہوں نے اپنا اپنا نسب بیان کیا یا ان میں سے ایک شخص نے ان کا نسب بیان کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف وخشیت نے خاموش کر رکھا ہے حالانکہ وہ لوگ گونگے ہیں نہ کلام کرنے سے عاجز، وہ ایسے عُلَما، فُصَحا، شگفتہ وشیریں کلام اور معزز لوگ ہیں جو اللہ

......اس کا شکر ہی ادا نہیں ہوسکتا میں اس کی مرضی پر راضی ہوں پھر آپ بیمار ہوئے تمام جسم شریف میں آبلے پڑے بدن مبارَک سب کا سب زخموں سے بھر گیا سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی۔'' اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ''فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اس کی دعا سن لی تو ہم نے دور کردی جو تکلیف اسے تھی۔'' اس طرح کہ حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا، حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہوگئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا، آپ نے بحکمِ الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہوگئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔'' (تفسیر خزائن العرفان، پ۱۷، الانبیاء، تحت الایہ:۸۳)

[1] ......تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم۸۴۸ ایوب نبی علیه السلام، ج۱۰، ص۶۰.

عَزَّوَجَلَّ کے انعامات سے باخبر ہیں۔ باوجود اس کے جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت وکبریائی کا تذکرہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں قابو میں نہیں رہتیں، دل شکستہ ہوجاتے ہیں اور ان کی زبانیں گنگ ہوجاتی ہیں۔حتی کہ جب وہ اس کیفیت سے اِفاقہ پاتے ہیں تو پاکیزہ اَعمال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف جلدی کرتے ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن مَہدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی روایت میں اتنا زائد کیا ہے کہ''وہ حضرات اپنے آپ کو غافلین میں شمار کرتے ہیں حالانکہ وہ عقلمند و طاقتور ہوتے ہیں۔ وہ خود کو ظالموں اور خطاکاروں میں شمار کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نیکوکار اور گناہوں سے بیزار ہوتے ہیں مگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کسی قسم کی کثرت کے خواہاں نہیں ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قلیل اعمال پر راضی نہیں ہوتے اور نہ ہی اَعمال کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہیں۔تم جہاں کہیں بھی ان سے ملوگے انہیں غمگین اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرنے والے پاؤ گے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت سیِّدُنا ابن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی مجلس میں واپس لوٹ آئے۔''(1)

منکرِ تقدیر پر غضب:

{1150}......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں:''کوئی تقدیر کا منکر میرے پاس ہو تو میں اس کا سر پھوڑ دوں۔''لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا:''اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوحِ محفوظ کو سفید موتی سے پیدا فرمایا۔اس کے دونوں پہلو سرخ یاقوت کے ہیں۔اس کا قلم نور کا ہے۔اس کی لکھائی نور کی ہے۔اس کی چوڑائی زمین وآسمان کی درمیانی وسعت کے برابر ہے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر روز اسے 360 مرتبہ ملاحظہ فرماتا ہے۔ ہر نظر پر اَشیاء تخلیق فرماتا ہے، زندہ کرتا، مارتا، عزت عطا فرماتا اور ذلیل کرتا ہے۔الغرض وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''(2)

تکالیف کیسے دور ہوتی ہیں:

{1151}......حضرت سیِّدُنا ابوغَالِب خُلْجِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے ہوئے سنا:''تم فرائض کی اَدائیگی اپنے اوپر لازم کرلو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر

---

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ایوب علیہ السلام، الحدیث: ۲۳۱، ص۷۹، بتغیرٍ.

(2)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۰۶۰۵، ج۱۰، ص۲۶۰.

جو اپنے حقوق مقرر فرمائے ہیں انہیں ادا کرو اور اس پر اسی سے مدد طلب کرو کیونکہ وہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے میں صدقِ نیت اور ثواب کی طلب دیکھتا ہے تو اس کی تکالیف دور فرما دیتا ہے اور وہ مالک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

رِزق میں کمی کا ایک سبب:

{1152}......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر مومن و فاسق کا رزق لکھ دیا ہے۔ پس اگر وہ رزقِ حلال ملنے تک صبر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عطا فرماتا ہے اور اگر بے صبری سے کام لے اور حرام کی طرف قدم بڑھائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے رزقِ حلال میں کمی فرما دیتا ہے۔''

{1153}......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے اس آیت مبارکہ،

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ (پ ٢٠، العنکبوت: ٢)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس کی امت کی طرف مبعوث فرماتا ہے تو وہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام اپنی حیاتِ ظاہری تک ان کے درمیان رہتا ہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی روح قبض فرما لیتا ہے تو اس کی اُمت یا جو ان میں سے چاہتا ہے، کہتا ہے: ''ہم اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت اور طریقۂ کار پر کاربند ہیں۔'' پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو جو شخص اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت پر ثابت قدم رہتا ہے وہ سچا اور جو اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے طریقے سے پھر کر کوئی دوسرا راستہ اپنا لیتا ہے وہ جھوٹا ہے۔''

ایک قدری کی توبہ کا عجیب واقعہ:

{1154}......حضرت سیِّدُنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: تم سے پہلی امت میں ایک شخص تھا جو تقدیر کا منکر تھا اور اپنی بیوی سے بُرا سلوک کیا کرتا

تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک ویرانے کی طرف نکلا تو وہاں اسے ایک کھوپڑی ملی جس پر لکھا تھا کہ ''اسے جلا کر اس کی خاک ہوا میں اُڑا دی جائے گی۔'' اس نے وہ کھوپڑی اُٹھائی اور اسے ٹوکری میں رکھ کر اپنی بیوی کے حوالے کر دیا۔ پھر بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے لگا اور کچھ ہی دنوں بعد وہ کسی سفر پر چلا گیا۔ پیچھے اس کی بیوی کے پاس پڑوسنیں آئیں اور کہنے لگیں: ''اے اُمِ فلاں! اب تیرا شوہر تیرے ساتھ اچھا سلوک کرنے لگا ہے اس نے تیرے پاس کوئی چیز امانت تو نہیں رکھوائی؟'' بیوی نے کہا: ''ہاں! یہ ٹوکری امانت رکھوائی ہے۔'' تو وہ عورتیں اسے بھڑکانے لگیں اور کہا کہ ''اس میں تیرے شوہر کی معشوقہ کا سر ہے۔'' یہ سن کر اس کی بیوی آگ بگولا ہوگئی۔ اس نے ٹوکری لی۔ اُسے کھولا تو اس میں واقعی ایک کھوپڑی نکلی۔ پڑوس کی عورتوں نے کہا: ''اے اُمِ فلاں! تم نہیں جانتیں کہ تم نے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے؟ ایسا کرو کہ اسے جلا کر اس کی راکھ ہوا میں اُڑا دو۔'' چنانچہ، اُس نے ایسا ہی کیا۔ جب اس کا شوہر سفر سے واپس لوٹا تو بیوی کو غیظ وغضب سے بھرپور پا کر ٹوکری کے متعلق پوچھا۔ اس کی بیوی نے اسے سارا واقعہ کہہ سنایا تو وہ قدری کہنے لگا: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لاتا اور تقدیر کے حق ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔'' چنانچہ، اس نے ''تقدیر کے انکار سے توبہ کر لی۔

ایک صالح وخائف نوجوان:

{1155}......حضرت سیِّدُنا مُقاتِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''تم سے پہلی اُمت میں ایک شخص تھا جس نے 80 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی پھر اچانک اس سے کوئی خطا سرزد ہوگئی جس کی وجہ سے وہ بہت خوفزدہ ہوا۔ اسی خوف کے عالَم میں وہ ایک بیابان میں آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا: ''اے بیابان! تجھ میں ریت کے ٹیلے، جھاڑیاں، رِینگنے والے جانوروں کی بہت تعداد ہے، تو کیا تجھ میں کوئی ایسی جگہ بھی ہے جو مجھے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے چھپا لے؟'' بیابان نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے جواب دیا: ''اے فلاں! مجھ میں موجود ہر درخت اور جھاڑی پر ایک فرشتہ مقرر ہے۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کیسے چھپا سکتا ہوں؟'' پھر وہ آدمی سمندر کے پاس آیا، اسے پکارا اور کہا: ''اے گہرے پانی اور کثیر مچھلیوں والے سمندر! بتا کیا تجھ میں کوئی ایسی جگہ ہے جو مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ سے چھپا لے؟'' سمندر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بول اٹھا: ''اے فلاں! میرے اندر جو بھی کنکری یا جانور ہے اس پر ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ

سے کس طرح چھپا سکتا ہوں؟'' اس کے بعد اس شخص نے پہاڑوں کا رُخ کیا ان کے پاس آیا اور کہا: ''اے آسمان کی طرف بلند ہونے والے کثیر غاروں والے پہاڑو! کیا تم میں کوئی ایسی جگہ ہے جو مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ سے چھپا سکے؟'' پہاڑوں نے جواب دیا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمارے اندر کوئی کنکری اور کوئی غار ایسا نہیں جس پر ایک نگہبان فرشتہ مقرر نہ ہو تو ہم تجھے کہاں چھپا سکتے ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: ''پھر وہ شخص اسی جگہ قیام پذیر ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور توبہ میں مصروف رہنے لگا بالآخر جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے رو کر عرض کی: ''اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! میری روح قبض کر کے فوت شدہ اَرواح اور میرا جسم فوت شدہ اَجسام سے ملا دے اور مجھے قیامت کے دن نہ اُٹھانا۔''

{1156}......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن اَبی مُلَیکَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا جاتے ہوئے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی صحبتِ بابرکت اختیار کی۔ چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راستے میں جب کہیں پڑاؤ ڈالتے تو آدھی رات تک عبادت کرتے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اَیوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ ''ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ (پ۲۶،ق:۱۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

تو آپ اسے ٹھہر ٹھہر کر بار بار پڑھنے اور آنسو بہانے لگے۔'' (1)

زبان کی حفاظت:

{1157}......حضرت سیِّدُنا سَعِید جُرَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اپنی زبان کی نوک ہاتھ سے پکڑ کر فرما رہے ہیں: ''تجھ پر

......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل،فضائل عبدالله بن عبَّاس،الحديث: ۱۸۴۰،ج۲،ص۹۵۰.

اَفسوس ہے! اچھی بات کہہ کہ اسی میں تیرا فائدہ ہے اور بری بات سے خاموش رہ کہ اسی میں تیری سلامتی ہے۔'' دیکھنے والے نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: ''مجھے خبر ملی ہے کہ قیامت کے دن آدمی اپنی زبان کی وجہ سے سب سے زیادہ خسارہ اُٹھائے گا۔'' (1)

مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ:

{1158}......حضرت سیِّدُنا عِکْرِمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''مجھے کسی مسلمان گھرانے کی مہینہ بھر یا ہفتہ بھر یا جتنے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے اتنے دن کفالت کرنا نفلی حج کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور میں اپنے کسی مسلمان بھائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ایک دَانِق (یعنی درہم کے چھٹے حصہ) کے برابر مال ہدیہ کروں یہ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے میں دینار خرچ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔'' (2)

درہم و دینار بننے پر شیطان کی خوشی:

{1159}......حضرت سیِّدُنا ضَحَّاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: جب درہم و دینار بنائے گئے تو ابلیس نے انہیں پکڑ کر اپنی آنکھوں سے لگایا اور کہا: ''تم میرے دل کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ میں تمہارے ذریعے لوگوں کو سرکش و کافر بناؤں گا اور تمہاری وجہ سے میں لوگوں کو جہنم میں داخل کراؤں گا۔ میں اس آدمی سے خوش ہوں جو دنیا کی محبت میں مبتلا ہو کر تمہاری غلامی کرنے لگے۔'' (3)

{1160}......حضرت سیِّدُنا ابنِ اَبی مُلَیْکَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''(نیک و باکمال) لوگ دنیا سے چلے گئے اب صرف ''نَسْنَاس'' باقی رہ گئے ہیں۔ کسی نے پوچھا: ''نَسْنَاس'' کون ہیں؟'' فرمایا: ''جو نیکیوں کا لبادہ اوڑھے رہتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ نیک نہیں ہوتے۔'' (4)

---

(1)......الزھد للامام احمدبن حنبل، اخبار عبداللّٰہ بن عبَّاس، الحدیث: ١٠٤٧، ص٢٠٦.

(2)......صفة الصفوة، الرقم ١١٩ عبداللّٰہ بن العبَّاس بن عبدالمطلب، ج١، ص٣٨٤.

(3)......صفة الصفوة، الرقم ١١٩ عبداللّٰہ بن العبَّاس بن عبدالمطلب، ج١، ص٣٨٤.

(4)......الزھدالکبیر للبیھقی، فصل فی العزلة والخمول، الحدیث: ٢١٩، ص١٢٣، عن ابی ھریرہ.

{1161}......حضرت سیِّدُ نا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ عقلیں ماند پڑ جائیں گی یہاں تک کہ تم ان میں کوئی بھی عقل والا نہ پاؤ گے۔''

{1162}......حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے استفسار فرمایا: ''کیا آپ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ملت پر ہیں؟'' میں نے کہا: ''نہیں! اور نہ ہی ملتِ عثمان پر ہوں بلکہ میں تو حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ملت پر ہوں۔''[1]

گریہ وزاری:

{1163}......حضرت سیِّدُ نا ابو رَجا ء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی یہ جگہ (یعنی آنسو بہنے کی جگہ کثرتِ گریہ کے سبب) پرانے تسمے کی طرح ہوگئی تھی۔''[2]

{1164}......حضرت سیِّدُ نا اَیوب سَخْتیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت سیِّدُ نا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ''میں نے حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرمات کی تعظیم کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں جب بھی انہیں یاد کر کے رونا چاہتا ہوں تو رو لیتا ہوں۔''[3]

سفید پرندہ کفن میں داخل ہو گیا:

{1165}......حضرت سیِّدُ نا مَیْمُوْن بن مِہْرَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ میں طائف میں حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے جنازے میں شریک تھا۔ جب ان کا جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو اچانک ایک سفید پرندہ آیا جو ان کے کفن میں گھس گیا لوگوں نے اسے تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا۔ پھر جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبر پر اینٹیں درست کی گئیں تو ہم نے ایک آواز سنی لیکن آواز والا دکھائی نہ دیا اس نے کہا:

[1] ......شرح اصول اعتقاداهل السنة والجماعة، سياق......في الحث على التمسك......الخ، الحديث:١٣٣، ج١، ص٩٣.

[2] ......فضائل الصحابة للامام احمدبن حنبل، فضائل عبدالله بن عبّاس، الحديث:١٨٤٣، ج٢، ص٩٥٢.

[3] ......فضائل الصحابة للاما م احمدبن حنبل، فضائل عبدالله بن عبّاس، الحديث:١٨٣٨، ص٩٥٠.

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔ [1]

(پ ۳۰، الفجر: ۲۷ تا ۳۰)

حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بِن زُبَیر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بھی مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حق کی خاطر لڑنے والے، سچ بولنے والے، حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لعابِ دہن سے گھٹی پانے والے، خاندانی شرافت والے، رات کو قیام کرنے والے، لگاتار روزے رکھنے والے، بے مثال شمشیر زن، پختہ رائے والے، بہادروں کو للکارنے والے، حافظِ قرآن، حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کے پیروکار، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رفیق، حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت سیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پوتے، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفا شعار زوجہ ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بھانجے، معاملہ کی گہرائی تک جانے والے اور جنگ میں خون سے لت پت ہونے والے ہیں۔

اہلِ تصوُّف فرماتے ہیں: ''مخلوق کی کثرت پر حق کو غالب کر دینے کا نام تصوُّف ہے۔''

رحمتِ عالم کا بابرکت خون:

{1166} ......حضرت سیِّدُنا عامر بن عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ مکی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پچھنے لگوا رہے ہیں۔ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے عبداللّٰہ! یہ

[1] ......صفة الصفوة، الرقم ۱۱۹ عبداللّٰہ بن العبّاس بن عبدالمطلب، ذکر وفاۃ ابن عبّاس، ج ۱، ص ۳۸۴.

خون لے جاؤ اور ایسی جگہ محفوظ کر آؤ جہاں کوئی نہ دیکھے۔'' حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: باہر جا کر مَیں نے سارا خون پی لیا[1]۔ جب خدمت اقدس میں لوٹ کر آیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''اے عبداللّٰہ ! خون کہاں محفوظ کیا؟'' عرض کی: ''ایسی جگہ جہاں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔'' کیونکہ میں سمجھ گیا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لوگوں کے مطلع ہونے کا اندیشہ تھا۔ ارشاد فرمایا: ''شاید تم نے اسے پی لیا ہے۔'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''تمہیں خون پینے کا کس نے کہا تھا۔ خرابی ہے تیرے لئے لوگوں سے اور ان کے لئے تجھ سے[2]۔''[3]

{1167} ......حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے خادم حضرت کَیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضری کے لئے آئے تو دیکھا کہ حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس ایک برتن تھا جس سے وہ کچھ پی رہے تھے۔ فارغ ہونے کے بعد وہ بھی بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: ''تم فارغ ہوگئے ہو؟'' عرض کی: ''جی ہاں۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے انہیں کیا حکم دیا تھا؟'' ارشاد فرمایا: ''پچھنے لگوانے سے جو خون نکلا تھا وہ کسی محفوظ جگہ رکھ آنے کو دیا تھا۔'' حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

---

[1] ......سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فضلات (یعنی پیشاب وخون وغیرہ) طاہر وطیب ہیں ہمارے لئے ان کا کھانا پینا حلال ہے۔'' (فتاوی رضویہ، ج۱، ص۴۳۵)

[2] ......''خرابی ہے تیرے لئے لوگوں سے۔'' اس کی شرح میں حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن عبدالباقی زرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو محاصرہ کر کے شہید کر دیا گیا اور پھر سولی چڑھایا گیا یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے حجاج وغیرہ کی طرف سے خرابی ہے۔'' اور ''لوگوں کے لئے تجھ سے'' اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ''آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قاتلوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قتل کرنے اور کعبہ معظّمہ زَادَهَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی بے حرمتی کا جو بہت بڑا گناہ اپنے سر لیا وہ ان لوگوں کے لئے خرابی ہے۔'' (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ ج۵، ص۵۴۶)

[3] ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، شراب ابن الزُبَير دم النبی بعد احتجامه، الحديث: ۶۴۰۰، ج۴، ص۷۱۷.

حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! انہوں نے تو اسے پی لیا ہے۔'' حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: ''کیا واقعی تم نے اسے پی لیا ہے؟'' حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''جی ہاں!'' ارشاد فرمایا: ''کیوں؟'' عرض کی: ''میں نے چاہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بابرکت خون میرے پیٹ میں چلا جائے۔'' تو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے سر پر رکھا اور ارشاد فرمایا: ''خرابی ہے تیرے لئے لوگوں سے اور لوگوں کے لئے تجھ سے۔ تجھے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر یہ کہ قسم پوری کرنے کے لئے[1]۔''[2]

یزید پلید کی بیعت سے کھلا انکار:

{1168}...... حضرت سیِّدُ نا قاسم بن محمد بن اَبی بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خبر ملی کہ حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر، حضرت سیِّدُ نا عبد الرحمٰن بن ابی بکر اور حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم یزید کی بیعت سے بچنے کے لئے مدینہ طیبہ سے مکۂ مکرمہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا روانہ ہوگئے ہیں۔ چنانچہ، جب حضرت سیِّدُ نا مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا تشریف لائے تو مقامِ تنعیم میں حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات ہوئی۔ مسکراتے ہوئے ان سے ان کے اَقارب ودوستوں کا حال دریافت کیا اور جس معاملے کی خبر ملی تھی اس کے بارے میں کچھ نہ کہا۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر، حضرت سیِّدُ نا عبد الرحمٰن بن اَبی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملاقات ہوئی تو ان سے

---

[1] ...... یہاں اِس فرمانِ باری تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے: ''وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ۚ'' (پ۱۶، مریم:۷۱)
ترجمۂ کنزالایمان: ''اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو، تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔''
صدرالافاضل مفسرشہیر مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کے پہلے حصہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''نیک ہو یا بد، مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اٹھے گی: اے مومن! گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ (یعنی گرمی) سَرد کردی ہے۔ حَسَن وقتادہ (رَحِمَھُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی) سے مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔'' اور دوسرے حصۂ آیت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ''یعنی ورودِ جہنم قضائے لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے۔''
(تفسیر خزائن العرفان، پ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۷۱)

[2] ...... جزء ابن الغطریف، الحدیث: ۶۵، ص۶۶، مختصرًا.

یزید کی بیعت کے بارے میں تبادلہ خیال کیا اور پھر حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر فرمایا کہ ”یہ سب تم نے ہی کیا ہے کہ ان دو آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور یہ معاملہ تیار کرلیا ہے۔“ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کہا: ”میں کسی قسم کی مخالفت کے درپے نہیں ہوں۔ البتہ ایک ساتھ دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت کرنا مجھے پسند نہیں۔ کیونکہ اگر میں دونوں کی بیعت کرلوں تو پھر دونوں میں سے کس کی اطاعت کروں گا؟ اگر آپ حکومت کے اہل نہیں ہیں تو یزید کی بیعت کر لیجئے ہم بھی آپ کے ساتھ اس کی بیعت کرلیں گے۔“ یوں جب سب نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تو حضرت سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ”یاد رکھو! مجھے بہت سارے لوگوں کی باتیں پہنچی ہیں جو قابلِ غور ہیں اور مجھے ان لوگوں کے بارے میں مختلف افواہیں پہنچی ہیں جنہیں میں سراسر جھوٹ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ لوگ بات سننے اور اطاعت کرنے والے ہیں اور جس صلح میں پوری اُمت داخل ہے یہ بھی اس میں داخل ہیں۔“ (1)

یزید پلید کا خط پھینک دیا:

{1169}......حضرت سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ یزید نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف خط لکھا کہ میں ایک چاندی کی کڑی، دو سونے کی بیڑیاں اور ایک چاندی کا طوق بھیج رہا ہوں اور میں نے قسم کھائی ہے کہ تم ان چیزوں کو پہن کر ضرور میرے پاس آؤ گے۔“ تو حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کا خط پھینک کر فرمایا:

وَ لَا اَلِیْنُ لِغَیْرِ الْحَقِّ اَسْئَلُہٗ   حَتّٰی یَلِیْنَ لِضَرْسِ الْمَاضِغِ الْحَجَرُ

ترجمہ: میں ناحق مطالبے کو پورا کرنے کے لئے معمولی سی نرمی بھی اختیار نہیں کروں گا یہاں تک کہ چبانے والی داڑھوں کے لئے پتھر نرم ہو جائیں۔“ (2)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بے مثل شہادت:

{1170}......حضرت سیِّدُنا عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

(1)......اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر مایقال عند وداع الکعبۃ......الخ، الرقم ۷۱۰، ج۱، ص۳٤٤، مختصرًا.

(2)......المستدرك، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب سبب قتال ابن الزُبَیر مع یزید، الحدیث: ٦٣٩٣، ج٤، ص٧١١.

عَنْہ کے وصال کے بعد حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے یزید کی اطاعت کرنے سے اِنکار کرتے ہوئے علانیہ طور پر اسے برا بھلا کہا۔ جب یزید کو اس کا پتہ چلا تو اس نے قسم کھائی کہ انہیں گرفتار کر کے طوق پہنا کر میرے دربار میں لایا جائے ورنہ میں ان پر لشکر کشی کروں گا۔لوگوں نے حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی کہ ''ہم آپ کے لئے چاندی کا ایک طوق بنا دیتے ہیں آپ اسے کپڑوں کے نیچے پہن لیجئے گا تاکہ یزید کی قسم بھی پوری ہو جائے اور آپ کے لئے صلح کا بہتر راستہ بھی نکل آئے؟'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قسم کو پورا نہ کرے۔'' پھر یہ شعر پڑھا:

وَ لَا اَلِیْنُ لِغَیْرِ الْحَقِّ اَسْئَلُہٗ ｜ حَتّٰی یَلِیْنَ لِضَرْسِ الْمَاضِغِ الْحَجَرُ

ترجمہ: میں ناحق مطالبے کو پورا کرنے کے لئے معمولی سی نرمی بھی اختیار نہیں کروں گا یہاں تک کہ چبانے والی داڑھوں کے لئے پتھر نرم ہو جائیں۔

پھر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے عزت والے معاملہ میں تلوار کا وار، ذلت والے معاملہ میں کوڑے کی ضرب سے زیادہ محبوب ہے۔'' پھر لوگوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کی دعوت دی اور یزید کی مخالفت کا اِعلان کر دیا۔اُدھر یزید نے حُصَیْن بن نُمَیْر کِنْدِی کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جنگ کرنے کے لئے بھیج دیا اور اس سے کہا کہ ''اے گدھے کے بچے! قریش کی دھوکہ بازیوں سے بچ کر رہنا اور ان کے ساتھ صرف نیزوں اور گھوڑوں سے مقابلہ کرنا (یعنی صلح میں نہ پڑ جانا)۔'' چنانچہ، وہ مکہ مکرمہ پہنچا تو حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس کے ساتھ بھرپور جنگ کی اور حُصَیْن نے (مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) کعبہ معظّمہ تک کو جلا ڈالا۔مگر جب اسے یزید پلید کے مرنے کی خبر ملی تو وہ بھاگ نکلا۔ یزید کی موت کے بعد مَرْوَان بن حَکَم نے لوگوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کا کہا۔ جب مَرْوَان مر گیا تو عبدالملک بن مروان نے اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کا اِعلان کیا اور حَجَّاج کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے مکۂ مکرمہ روانہ کیا، حَجَّاج مکہ پہنچا تو جبلِ ابوقبیس پر چڑھ کر وہاں مَنْجَنِیْق نصب کی اور مسجد حرام میں حضرت سیِّدُ نا عبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور ان کے اَصحاب پر پتھر برسائے۔

جب حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کا دن طلوع ہوا تو اس دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صبح سویرے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت اَبی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں آئے، اس وقت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ سو برس کی تھیں اور ابھی تک ان کا کوئی دانت گرا تھا نہ بینائی میں کچھ فرق آیا تھا۔ والدہ ماجدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پوچھا: ''اے عبد اللہ ! تمہاری جنگ کا کیا ہوا؟'' عرض کی: ''دُشمن فلاں مقام تک پہنچ چکا ہے۔'' یہ کہہ کر مسکرا دیئے اور کہا کہ ''بلاشبہ موت ہی میں راحت و آرام ہے۔'' والدہ نے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! شاید تم نے میرے لئے موت کی تمنا کی ہے لیکن مجھے تو اس وقت تک مرنا پسند نہیں جب تک تمہارا کچھ فیصلہ نہ ہو جائے۔ اگر تم اقتدار حاصل کرلو گے تو اس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور اگر تم قتل کر دیئے گئے تو میں اسے باعثِ ثواب سمجھوں گی (کہ میرا بیٹا راہِ حق میں شہید ہوگیا) پھر حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی والدہ کو الوَداع کہا تو والدہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا! تم قتل کے خوف سے اپنے دین کی کوئی خصلت نہ چھوڑنا۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں سے نکل کر مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے عرض کی کہ ''ہم دشمن سے صلح کی بات چیت نہ کرلیں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا یہ صلح کا وقت ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر دشمن تمہیں اس وقت کعبہ کے اندر بھی پالیں تو ضرور ذبح کر ڈالیں۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ شعر پڑھا:

وَلَسْتُ بِمُبْتَاعِ الْحَيَاةِ بِذِلَّةٍ ۔۔۔ وَلَا مُرْتَقٍ مِنْ خَشْيَةِ الْمَوْتِ سُلَّمَا

ترجمہ: میں ذلت ورسوائی کے بدلے میں زندگی کا خریدار نہیں ہوں اور نہ ہی موت کے ڈر سے سیڑھی پر چڑھنے والا ہوں۔

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے رُفقا کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''جس طرح تمہارے چہرے غصہ سے بھرپور ہیں اس طرح تمہاری تلواریں بھی غصہ سے آگ اُگلیں، کسی کی تلوار نہ ٹوٹنے پائے کہ وہ پھر عورت کی طرح ہاتھوں سے اپنا دِفاع کرنے لگے۔ بخدا! جب بھی کسی لشکر سے میرا سامنا ہوا تو میں ہمیشہ صفِ اوّل میں رہا اور مجھے جو بھی زخم لگا میں نے اس کا اتنا ہی درد محسوس کیا جتنا اس پر دوا لگانے سے ہوتا ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شامیوں پر حملہ کر دیا اور آپ کے پاس دو تلواریں تھیں۔ سب سے پہلے اسود نامی آدمی سے مقابلہ ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تلوار کے ایک ہی وار میں اس کی ٹانگ کاٹ دی۔ اس نے بکواس کی: ''اُخ (غصہ کے وقت کی آواز) اے زانیہ کے بیٹے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے کالی عورت کے مَردُود بیٹے! کیا حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زانیہ ہیں؟'' پھر شامیوں کو مسجد سے مار بھگایا۔ اسی طرح مسلسل ان پر حملے کرتے رہے اور انہیں مسجد سے دور بھگاتے رہے اور ساتھ ساتھ فرماتے رہے: ''کاش کوئی ایک شخص بھی میرا ہم پلہ ہوتا تو میں اس کے لئے کافی ہوتا۔'' راوی بیان

کرتے ہیں کہ ''مسجد کی چھت پر حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے کچھ مددگار چڑھے ہوئے تھے جو دشمنوں پر اینٹیں برسارہے تھے۔ اتفاق سے ایک اینٹ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سر کے درمیان آلگی جس سے سر پھٹ گیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ٹھہر گئے اور فرمانے لگے:

وَلَسْنَا عَلَى الْاَعْقَابِ تَدْمِيْ كُلُوْمُنَا وَلٰكِنْ عَلٰى اَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدَّمَا

ترجمہ: ہم وہ لوگ نہیں کہ پیٹھ پھیرنے کی وجہ سے ہماری ایڑیوں پر خون گرتا ہو بلکہ سینہ سپر ہونے کی وجہ سے ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا زمین پر تشریف لے آئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دو خادم یہ کہتے ہوئے ان پر جھکے کہ ''بندہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی خاطر حملہ کرتا ہے اور اس سے بچتا ہے۔'' پھر شامیوں کی ایک جماعت نے آگے بڑھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سرِ مبارک تن سے جدا کردیا۔ [1]

{1171} ......حضرت سیِّدُ ناابواِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو مسجدِ حرام میں شہید کیا گیا اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ شامیوں کے لشکر مسجد کے دروازوں سے داخل ہونا شروع ہوئے۔ جب کچھ لوگ مسجد میں داخل ہوتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تن تنہا مردانہ واران پر حملہ کرتے اور اِنہیں مسجد سے نکال دیتے۔ اسی دوران مسجد کی ایک اینٹ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سر پر آلگی جس کے گہرے زخموں کی تاب نہ لاکر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زمین پر تشریف لے آئے۔ اس وقت ان اشعار کی مثل رَجْز یہ اَشعار زبان پر تھے:

أَسْمَاءُ اِنْ قُتِلْتُ لَاتَبْكِيْنِيْ لَمْ يَبْقَ اِلَّا حَسَبِيْ وَدِيْنِيْ

وَصَارِمٌ لَانَتْ بِهٖ يَمِيْنِيْ

ترجمہ: اے (میری والدہ ماجدہ) اسماء! اگر میں شہید ہوجاؤں تو مجھ پر مت رونا چونکہ صرف میرا حسب و دین اور ایک تلوار جس پر میرا دایاں ہاتھ نرم پڑ گیا، باقی رہ جائے گی۔'' [2]

......المستدرك،الحديث:٦٣٩٤،باب ذكر قتال ابن الزُّبَيرمع حصين بن نمير،الحديث:٦٣٩٥،ص٧١١۔

اخبارمكة للفاكهي،ذكرقتال ابن الزُّبَير......الخ،الحديث:١٦٥٢/١٦٥٣/١٦٥٤،ج٢،ص٣٥١.

......تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر،الرقم٣٢٩٧عبدالله بن الزُّبَير،ج٢٨،ص٢٢٥.

{1172}......حضرت سیِّدُنا عُرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا شامیوں پر حملہ آور ہوتے یہاں تک کہ انہیں مسجدِ حرام کے دروازوں سے باہر نکال دیتے اور فرماتے جاتے: ''کاش! کوئی ایک شخص بھی میرا ہم پلہ ہوتا تو میں اس کے لئے کافی ہوتا۔''

اور یہ رجز پڑھتے تھے:

وَلَسْنَا عَلَی الْاَعْقَابِ تَدْمِیْ کُلُوْمُنَا　　　وَلٰـکِـنْ عَـلٰـی اَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدَّمَا

ترجمہ: ہم وہ لوگ نہیں کہ پیٹھ پھیرنے کی وجہ سے ہماری ایڑیوں پر خون گرتا ہو بلکہ سینہ سپر ہونے کی وجہ سے ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔[1]

پیدا ہوتے ہی بارگاہِ رسالت میں حاضری:

{1173}......حضرت سیِّدُنا ہِشَام بن عُرْوَہ اور حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ بنت مُنْذِر رَضِیَ اللّٰـہُ تَعَالٰی عَنْہُم بیان کرتے ہیں: ''حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کی۔ اس وقت وہ حضرت عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حمل سے تھیں۔ جب ان کی ولادت ہوئی تو اس وقت تک دودھ نہ پلایا جب تک حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰـہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لے کر حاضر نہ ہوئیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اپنی گود میں لیا اور ایک چھوارا (یعنی خشک کھجور) منگوا کر اسے چبایا اور انہیں گھٹی دی۔ چنانچہ، دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لعابِ دَہن ان کے پیٹ میں داخل ہوا جو چھوارے سے ملا ہوا تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام عبد اللّٰہ رکھا۔''

حضرت سیِّدُنا شُعَیب اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں: ''حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰـہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چھوارا منگوایا، ہم نے کچھ دیر تلاش کر کے پیش کیا تو آپ صَلَّی اللّٰـہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے چبا کر حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے منہ میں ڈال دیا۔''[2]

---

1 ......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب الرخصۃ فی الشعر، الحدیث: ٧٤، ج٦، ص١٨٢.

2 المرجع السابق، کتاب المغازی، باب ما قالوا فی مهاجر النبی، الحدیث: ١٥، ج٨، ص٤٦٠۔

صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیك المولود......الخ، الحدیث: ٥٦١٦، ص١٠٦٠.

حَجَّاج ومُختار ثَقَفِی کے بارے میں پیشین گوئی:

{1174}......حضرت سیِّدُنا یَعلٰی تَیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے تین روز بعد مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوا تو دیکھا کہ ابھی تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی لاش مبارک سولی پر تھی۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ ماجدہ لاش مبارک کے پاس آئیں اس وقت وہ انتہائی ضَعِیْفُ العُمر اور نابینا تھیں۔انہوں نے حَجّاج سے کہا: ''کیا ابھی تک اس شہسوار کے اُترنے کا وقت نہیں آیا؟'' حَجّاج بولا: ''یہ مُنافِق ہے۔'' حضرت سیِّدَتُنا اَسما ءرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ منافق نہیں تھا۔ بلاشبہ یہ روزہ دار، عبادت گزار اور نیکو کار تھا۔'' حَجّاج نے کہا: ''اے بڑھیا! واپس چلی جا! بے شک تیری عقل زائل ہوگئی ہے۔'' حضرت سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''نہیں! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب سے میں نے حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بات سنی میری عقل زائل نہیں ہوئی ہے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''قبیلۂ ثَقِیف سے ایک جھوٹا اور لوگوں کا قتلِ عام کرنے والا ایک شخص ظاہر ہوگا۔'' پس جھوٹے شخص (یعنی مُختار ثَقَفِی) کو تو ہم دیکھ چکے ہیں اور رہا لوگوں کا قتلِ عام کرنے والا، پس وہ تُو ہے۔'' [1]

{1175}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد (انہیں سولی پر لٹکا دیا گیا تھا اسی دوران) میں حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ ان کے مبارک لاشہ کے پاس سے گزرا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں یہی جانتا ہوں کہ آپ روزہ دار، عبادت گزار اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والے تھے اور مجھے یہی اُمید ہے کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔'' پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: مجھے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتایا تھا کہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔'' [2]

{1176}......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ

---

[1] ......المعجم الکبیر،الحدیث: ۲۷۲/۲۰۱،ج۲٤،ص۱۰۱/۷۷.

[2] ......المستدرك، کتاب معرفۃ الصحابۃ،باب ذکر قتال ابن الزُبیر......الخ،الحدیث: ٦٣٩٦،ج٤،ص۷۱۵،بتغیرٍ.

تَعَالٰی عَنْھُمَا کواس کھجور کے درخت کے قریب کیا جس پر حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کوسولی دی گئی تھی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روزہ داراور عبادت گزار انسان تھے۔'' (1)

{1177}......حضرت سیِّدُ ناعمر بن قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے 100 غلام تھے۔ان میں سے ہر غلام مختلف زبان میں بات کرتا تھااور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہر غلام سے اسی کی زبان میں گفتگو فرماتے تھے۔جب میں آپ کو دنیوی کام میں مشغول دیکھتا تو کہتا کہ انہیں لمحہ بھر کے لئے بھی آخرت کا خیال نہیں اور جب اُمورِآخرت میں متفکر دیکھتا تو کہتا کہ انہیں لمحہ بھر کے لئے بھی دنیا کا خیال نہیں۔'' (2)

{1178}......حضرت سیِّدُ نا ابن اَبی مُلَیْکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا ذکر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''حضرت عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اِسلام میں پاکیزہ زندگی کے مالک اور قرآن پاک کے قاری ہیں۔آپ کے والد حضرت سیِّدُ نا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، والدہ حضرت اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا، نانا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، پھوپھی اُم المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا، دادی حضرت سیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اور خالہ ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ان کے لئے ایسی سرتوڑ کوشش کروں گا جو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے لئے بھی نہیں کی تھی۔'' (3)

نماز میں خشوع وخضوع کا عالَم:

{1179}......حضرت سیِّدُ ناعمرو بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن

(1)......طبقات المحدثين باصبهان،الطبقة الاولى،عبدالله بن الزُبَيربن العوام،ج١،ص١٩٦.

(2)......المستدرك،كتاب معرفة الصحابة،باب كان ابن الزُبَيريواصل سبعة ايام،الحديث:٦٣٩١،ج٤،ص٧١١.

(3)......المستدرك،كتاب معرفة الصحابة،باب كان ابن الزُبَيريواصل سبعة ايام،الحديث،الحديث:٦٣٨٧،ص٧١٠۔

صحيح البخارى،كتاب التفسير،سورة التوبة،باب قوله﴿ثانى اثنين اذهما......الخ﴾الحديث:٤٦٦٥/٤٦٦٦،ص٣٨٦.

زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھَا سے زیادہ حسن وخوبی سے نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا۔'' [1]

{1180}......حضرت سیِّدُ ناہشام بن عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا اِبن مُنْکَدِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تم حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو نماز پڑھتے دیکھتے تو ضرور کہتے کہ یہ کسی درخت کی ٹہنی ہیں جسے ہوا تھپکی دے رہی ہے۔ دورانِ نماز دشمن کی مَنْجَنِیق پتھر برساتی۔ پتھر ان کے اِرد گرد گرتے مگر انہیں اس کی بالکل پرواہ نہ ہوتی۔'' [2]

{1181}......حضرت سیِّدُ نامجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ ''جب حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا جیسے کوئی لکڑی ہے اور یہ بات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نماز میں خشوع وخضوع کی وجہ سے کہی جاتی۔'' [3]

{1182}......حضرت سیِّدُ ناعطا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ''جب حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نماز پڑھتے تو یوں لگتا کہ وہ ابھری ہوئی کوئی چیز ہے جو حرکت نہیں کر رہی۔'' [4]

مسجد کا کبوتر:

{1183}......حضرت سیِّدَتُنا ماطِرہ مَہْدِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا بیان کرتی ہیں کہ میری خالہ اُمِّ جَعْفَر بنت نعمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک مرتبہ حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت اَبی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس حاضر ہوئیں۔ سلام کے بعد حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا ذکرِ خیر چھڑا تو حضرت اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: ''ان کی راتیں بکثرت قیام میں گزرتیں اور دن روزے میں کٹتے تھے۔ جس کی وجہ سے انہیں مسجد کا کبوتر کہا جاتا تھا۔'' [5]

{1184}......حضرت سیِّدُ نا ابن اَبی مُلَیْکَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ ناعمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے فرمایا: ''تمہارے دل میں حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اتنی

---

[1] ......صفة الصفوة،الرقم١٢٢عبداللّٰہ بن الزُبَیربن العوام،ج١،ص٣٨٨.

[2] ......الزهدللامام احمدبن حنبل،زهدعميربن حبيب بن حماسة،الحديث: ١٠٣٧،ص٢٠٥.

[3] ......السنن الكبرى للبيهقى، كتاب الصلاة،جماع ابواب الخشوع فى الصلاة......الخ،الحديث:٣٥٢٢،ج٢،ص٣٩٨.

[4] ......المصنف لعبدالرزاق، كتاب الصلاة،باب التحريك فى الصلاة،الحديث:٣٣١٢،ج٢،ص١٧٢.

[5] ......صفة الصفوة،الرقم١٢٢عبداللّٰہ بن الزُبَیربن العوام،ج١،ص٣٨٩.

زیادہ محبت کیوں ہے؟'' میں نے عرض کی: ''اگر آپ انہیں دیکھ لیتے تو ان کی مثل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مناجات کرنے والا کسی کو نہ پاتے۔'' (1)

{1185}......حضرت سیِّدُنا ابن اَبی مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مسلسل 7 دن تک روزہ رکھتے اس کے باوجود ساتویں دن ہم سے زیادہ طاقتور ہوتے۔'' (2)

گناہ بخشے جاتے ہیں:

{1186}......حضرت سیِّدُنا محمد بن عبداللہ ثَقَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے حج کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ میں بھی اس خطبے میں موجود تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آٹھ ذوالحجہ سے ایک دن قبل اِحرام کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے اور اتنے خوبصورت انداز میں تلبیہ پڑھا کہ میں نے اس جیسا تلبیہ کبھی نہیں سنا تھا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: ''بے شک تم لوگ مختلف مقامات سے وفود کی حالت میں بیت اللہ کی طرف آئے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ اپنے وفود کا اِکرام کرے۔ لہٰذا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خیر وبھلائی طلب کرنے آیا ہے تو وہ جان لے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا طالب نامراد نہیں لوٹتا۔ تم اپنے اقوال کی اَفعال سے تصدیق کرو کیونکہ قول کا اصل سرچشمہ فعل ہے اور نیت کی اصلاح کرو کہ دل کی نیت ہی اس کی حقیقت ہے۔ تم ان دِنوں (یعنی ایامِ حج) میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوب ذکر کرو کہ ان دنوں میں گناہ بخشے جاتے ہیں۔ تم لوگ مختلف مقامات سے آئے ہو اور تمہارے آنے کا مقصد تجارت کرنا، مال کمانا یا دنیا حاصل کرنا نہیں ہے۔'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تلبیہ پڑھا تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تلبیہ پڑھا اور میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو اس دن سے زیادہ کسی دن روتے نہیں دیکھا۔'' (3)

نصیحت نامہ:

{1187}......حضرت سیِّدُنا وَہب بن کَیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر

......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب كان ابن الزُبَير يواصل سبعة ايام، الحديث: ٦٣٩٢، ج٤، ص ٧١١.

......اخبار مكة للفاكهي، ذكر قتال ابن الزُبَير بمكة......الخ، الحديث: ١٦٦٥، ج٢، ص ٣٦٤.

......مجمع الزوائد، كتاب الحج، باب الخطبة قبل التروية، الحديث: ٥٥٣٥، ج٣، ص ٥٥٥.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف ایک نصیحت نامہ لکھ کر بھیجا گیا۔ (جس کا مضمون کچھ یوں تھا) اما بعد! بے شک متقی لوگوں کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ خود بھی ان علامتوں سے واقف ہوتے ہیں: (۱) جس نے مصیبتوں پر صبر کیا (۲) قضائے الٰہی پر راضی رہا (۳) نعمتوں کا شکر بجالایا (۴) اور قرآن مجید کے احکامات کے آگے اپنا سر جھکا لیا (وہ متقی ہے) اور بے شک اِمام (یعنی حاکم) کی مثال بازار جیسی ہے جو چیز بازار میں بیچی جاتی ہے اسی کے گاہک آتے ہیں۔ لہٰذا اگر حاکمِ وقت حق کو رائج کرے گا تو اہلِ حق ہی اس کے پاس آئیں گے اور اگر باطل کو اہمیت دے گا تو اس کے پاس اہلِ باطل ہی آئیں گے اور باطل کو رواج ملے گا۔'' (1)

{1188}......حضرت سیِّدُنا وَہب بن کَیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کبھی کسی سلطان وغیرہ کو اس کے خوف سے صلح کا پیغام دیتے نہیں دیکھا۔''

{1189}......حضرت سیِّدُنا وَہب بن کَیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ اہلِ شام حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو عار دلانے کے لئے کہا کرتے تھے: ''اے ذَاتُ النِّطَاقَین کے بیٹے!'' ایک بار ان کی والدہ ماجدہ حضرت سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ''اے بیٹے! اہلِ شام تمہیں نِطَاقَین کے ساتھ عار دلاتے ہیں۔ درحقیقت میرے پاس ایک نِطَاق (یعنی کمر پر باندھا جانے والا پٹکا) تھا (ہجرت کے موقع پر) جس کے میں نے دو حصے کر کے ایک کے ساتھ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا زادِ راہ اور دوسرے سے مشکیزہ باندھا تھا۔''(2) راوی فرماتے ہیں: ''اس کے بعد جب اہلِ شام حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اس لفظ سے عار دلاتے تو آپ فرماتے: ''ربِّ کعبہ کی قسم! یہ سچ ہے اور میرے لئے فخر کا باعث ہے۔'' (3)

---

1 ......الزھد لابی داود، اخبار عبداللّٰہ بن الزُّبَیر، الحدیث: ۳۷۶، ج۱، ص۴۱۳.

2 ......شارحِ بخاری، فقیہ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''(حضرت سیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے) اس (عمل) پر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خوش ہو کر ان کو فرمایا: تم ذَاتُ النِّطَاقَین ہو۔ یہ حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے فخر کی بات تھی جسے حجاج بن یوسف کے لشکری بطور طعن بولتے تھے۔ آزاد شریف عورتیں صرف ایک نِطاق باندھتی تھیں......اور خادمائیں دو دو نِطاق......(اور) ذَاتُ النِّطَاقَین کنایہ ہے خادمہ سے۔ اس طرح یہ طعن ہو گیا۔''
(نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۵، ص۴۱۱)

صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الخُبز المُرَقَّق......الخ، الحدیث: ۵۳۸۸، ص۴۶۵۔

3 ......طبقات المحدثین باصبھان، عبداللّٰہ بن الزُّبَیر بن العوام، ج۱، ص۱۹۸.

{1190}......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پھرتم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے۔ (پ۲۳،الزمر:۳۱)

تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا خاص گناہوں کے علاوہ ہمارے دنیاوی معاملات بھی ہم پر پیش ہوں گے؟'' ارشادفرمایا: ''ہاں! یہاں تک کہ ہرآدمی ہرحق والے کواس کا حق پہنچادے۔'' (1)

{1191}......حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پُرسش ہوگی۔ (پ۳۰،التکاثر:۸)

تو میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم سے کن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ہمیں تو 2 سیاہ چیزیں پانی اور کھجور ہی میسر ہیں؟'' تو حضورنبیٔ اکرم، نُورِمُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''سنو! عنقریب ان نعمتوں کی فراوانی (یعنی کثرت) ہوگی۔'' (2)

مال کی حرص کبھی ختم نہیں ہوتی:

{1192}......حضرت سیِّدُ ناعبَّاس بن سَہل بن سَعد انصاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت سیِّدُ ناعبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے منبر شریف پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک حضور پرنور، شافع یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہوتو دوسری کی تمنا کرے گا اور اگر دوسری مل جائے تو تیسری کا طلبگار رہے گا اور انسان کا پیٹ (قبرکی) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔'' (3)

---

(1)......المسند للامام احمدبن حنبل،مسندالزُبَیربن العوام،الحدیث:۱۴۳۴،ج۱،ص۳۵۳.

(2)......المسند للامام احمدبن حنبل،مسندالزُبَیربن العوام،الحدیث:۱۴۰۵،ص۳۴۶.

(3)......صحیح البخاری، کتاب الرقاق،باب ما یتقی من فتنة المال،الحدیث:۶۴۳۸،ص۵۴۱۔

البحرالزخارالمعروف بمسندالبزار،مسندعبداللہ بن الزُبَیر،الحدیث:۲۲۲۲،ج۶،ص۱۸۱.

صُفّہ والوں کا بیان

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''ہم نے زاہدین وعابدین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ایک گروہ کے کچھ اَحوال اور اَجل واَعلم اَئمہ صحابہ کے ایک گروہ کے اقوال بیان کئے ہیں جو اپنے معبود و پروردگار عَزَّوَجَلَّ اور اس کی عبادت کے مشتاق تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت سے سرشار تھے۔ جن کے سر اہلِ معرفت واہلِ عمل کی پیشوائی کا سہرہ سجا۔ جو دنیا کی وجہ سے فتنوں کا شکار ہونے اور دنیا کی محبت میں گم رہنے والوں پر حجت بنے۔ ان کے حالات وواقعات ذکر کرنے کے بعد اب ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرتے ہوئے اہلِ صفہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان۔ ان کی عادات وحالات بیان کریں گے۔ نیز جن کے اسمائے گرامی ہم تک اسانیدِ مشہورہ وشواہد کے ساتھ پہنچے ان کا بھی تذکرہ کریں گے[1]۔

مختصر تعارف:

اَصحابِ صفہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وہ مقدس وپاکیزہ حضرات ہیں جنہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کی آرائش وزیبائش پر فریفتہ ہونے سے محفوظ رکھا۔ دنیوی ساز وسامان کے امتحان میں اِبتلا کی وجہ سے فرائض میں کوتاہی کرنے سے ان کی حفاظت فرمائی۔ جس طرح ماقبل مذکور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ معرفت وحکمت کا امام بنایا اسی طرح اہلِ صفہ کو فقرا وغربا کا پیشوا کیا۔ ان مقدس وپاکیزہ لوگوں کو اَہل وعیال کی فکر دامن گیر ہوتی نہ مال ودولت کی سوچ۔ انہیں کوئی حالت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے غافل کرتی نہ تجارت اور نہ ہی یہ دنیا چھوٹنے پر رنجیدہ وملول ہوتے اور وہ محض اس چیز سے شاد ہوتے جو آخرت میں نفع بخش ہوتی۔ ان کی ساری خوشیاں اپنے مالک وپروردگار عَزَّوَجَلَّ سے وابستہ تھیں اور ان کے سارے غم زندگی کے قیمتی لمحات کے ضائع ہو جانے اور اَوراد ووظائف کے رَہ جانے کی وجہ سے تھے۔ یہ وہ عظیم الشان مردانِ حق تھے جنہیں ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے تجارت غافل کرتی نہ خرید وفروخت۔ وہ فانی دنیا کے چھوٹ جانے پر غم اٹھاتے نہ ہاتھ آنے پر خوشی مناتے۔ ان کے پَرْوَرْدگار

---

[1] ......مجدد اعظم، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن، حضرت علامہ طاہر فتنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: ''اہل صفّہ مہاجر فقراء میں سے تھے اور جس کے لئے گھر نہ ہوتا وہ وہیں ٹھہرتا، پس اہل صفّہ مسجدِ نبوی (عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) میں ایک چھت دار جگہ میں رہتے تھے۔'' (فتاوٰی رِضویّہ (مخرجہ)، ج۸، ص ٦٤)

عَزَّوَجَلَّ نے انہیں دنیوی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے اور مال ودولت کی فراوانی سے بچائے رکھا تاکہ ان کا نفس بغاوت وسرکشی میں مبتلا نہ ہو جائے۔ یہ لوگ سونے چاندی و دیگر مالِ دنیا کے گم ہونے پر غم کرنے سے بے نیاز تھے اور حسب ونسب کی وجہ سے خوشی وغرور کا ان کے ہاں تصوُّر نہ تھا۔

قرآنِ کریم اور اہلِ صفہ:

{1193}......حضرت سیِّدُنا ابو ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن حُرَیْث وغیرہ لوگوں کو یہ کہتے سنا کہ جب اصحابِ صفہ نے دنیا کی تمنا کی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ (پ۲۵،الشوری:۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے۔[1]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَصحابِ صفہ پر لطف وکرم فرمانے اور انہیں سرکشی سے بچانے کے لئے دنیا کو ان سے دور رکھا۔ چنانچہ، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کی بجا آوری میں تنگدلی سے محفوظ رہے اور دنیاوی مشغولیات سے بچے رہے۔ دنیاوی اموال نے انہیں رُسوا کیا نہ ہی احوالِ زمانہ سے ان پر تغیر کی ہوا چلی۔''

{1195}......حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن اَبی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ صفہ والے مسکین لوگ تھے اور حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے پاس 2 آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس 4 کا کھانا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے۔'' یا جس طرح فرمایا۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 3 کو اور حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 10 افراد کو ساتھ لے گئے۔''[2]

{1196}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ''اے

---

[1] ......الزھد لابن المبارک، باب التوکل والتواضع، الحدیث:۵۵۴، ص۱۹۴.

[2] ......صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، الحدیث:۳۵۸۱، ص۲۹۱.

ابو ہریرہ۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! حاضر ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''صفہ والوں کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ۔'' حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: صفہ والے اسلام کے مہمان تھے۔ وہ گھر والوں اور مال کے پاس نہ جاتے تھے۔ جب حضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں صدقہ آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے اہلِ صفہ کے پاس بھیج دیتے اور خود اس سے تھوڑا سا بھی تناول نہ فرماتے اور جب خدمتِ اَقدس میں ہدیہ پیش کیا جاتا تو اہلِ صفہ کو بھی اس میں شریک کر لیتے۔'' (1)

{1197}......حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اس کا کوئی جان پہچان والا ہوتا تو وہ اس کے ہاں قیام کرتا اور اگر کوئی واقف کار نہ ہوتا تو وہ صفہ والوں کے ساتھ ٹھہر جاتا۔ فرماتے ہیں: ''میں ان لوگوں میں تھا جو صفہ والوں کے ہاں قیام کرتے تھے۔ پھر میری ایک شخص سے جان پہچان ہو گئی اور وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے ہر روز دو آدمیوں کے لئے ایک مد (یعنی ایک سیر آدھ پاؤ) کھجوریں بھیجا کرتا تھا۔'' (2)

{1198}......حضرت سیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت ہوئی تو انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا میں اپنے بیٹے کا عقیقہ نہ کروں؟'' اِرشاد فرمایا: ''نہیں! پہلے اس کے بال اترواؤ اور بالوں کے وزن برابر چاندی صفہ والوں اور دوسرے مسکینوں پر صدقہ کرو۔'' (3)

صفہ والوں کی بھوک کا عالم:

{1199}......حضرت سیِّدُنا فَضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تو اصحابِ صفہ میں سے کئی افراد بھوک کے باعث کمزوری کی وجہ

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی......الخ، الحدیث: ٦٤٥٢، ص ٥٤٢.

(2)......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب اخبارہ......الخ، الحدیث: ٦٦٤٩، ج ٨، ص ٢٤١.

(3)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی رافع، الحدیث: ٢٧٢٥٣، ج ١٠، ص ٣٤٠.

سے قیام سے عاجز آ کر گر جاتے یہاں تک کہ اَعراب (یعنی دیہات کے رہنے والے) کہتے کہ ''یہ لوگ پاگل ہیں۔''[1]

{1200}......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ''اہلِ صفہ کی تعداد 70 تھی لیکن ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی چادر نہ تھی۔''[2]

{1201}......حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں صفہ میں تھا کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہماری طرف عجوہ کھجوریں بھیجیں۔ ہم بھوک کی وجہ سے دو دو کھجوریں اکٹھی کھانے لگے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے فرمانے لگے: ''میں بھی دو کھجوریں اٹھا کر کھا رہا ہوں تم بھی دو دو کھجوریں اُٹھا کر کھاؤ۔''[3]

{1202}......حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفہ والوں کے پاس تشریف لائے اور استفسار فرمایا: ''تم نے صبح کس حال میں کی؟'' انہوں نے عرض کی: ''خیر و بھلائی کے ساتھ۔'' ارشاد فرمایا: ''آج تم بہتر ہو (اس وقت سے کہ) جب تمہارے پاس صبح کھانے کا ایک بڑا پیالہ اور شام دوسرا بڑا پیالہ لایا جائے گا اور اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح کعبے پر غلاف ڈالا جاتا ہے۔'' صفہ والے عرض گزار ہوئے: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے یہ نعمتیں حاصل ہوں گی؟'' فرمایا: ''ہاں۔'' عرض کی: ''پھر تو ہم اس وقت بہتر ہوں گے کیونکہ ہم صدقہ وخیرات کریں گے اور غلاموں کو آزاد کریں گے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم آج بہتر ہو کیونکہ جب تم ان نعمتوں کو پاؤ گے تو آپس میں حسد کرنے لگو گے اور باہم قطع تعلقی کرنے کی آفت اور بغض وعداوت میں پڑ جاؤ گے۔''[4]

{1203}......حضرت سیِّدُنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب غریب ونادار مسلمانوں کے لئے صفہ

---

[1] ......جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ما جاء فی معیشة اصحاب النبی، الحدیث: ٢٣٦٨، ص ١٨٨٩.

[2] ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقاق، الحدیث: ٦٨١، ج٢، ص ٣٦، مفهومًا.

[3] ......المستدرك، کتاب الاَطْعِمَة، باب النھی عن الاِقْران فی التمر، الحدیث: ٧٢١٤، ج٥، ص ١٦٤.

[4] ......الزھد لھناد بن السری، باب معیشة اصحاب النبی، الحدیث: ٧٦٠، ج٢، ص ٣٩٠.

(یعنی چبوترہ) بنایا گیا تو مسلمان حسبِ اِستطاعت اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے۔ حضورانور، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفہ والوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں پکار کر سلام ارشاد فرمایا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''تم نے صبح کس حال میں کی؟'' انہوں نے عرض کی: ''خیر و بھلائی کے ساتھ۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم آج اُس دن سے بہتر ہو جب تم میں سے کسی کے پاس صبح کے وقت کھانے کا ایک بڑا پیالہ لایا جائے گا اور شام کے وقت دوسرا پیالہ پیش کیا جائے گا۔ صبح ایک لباس پہنو گے اور شام دوسرا لباس زیبِ تن کرو گے اور اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح بیت اللہ شریف پر غلاف ڈالا جاتا ہے۔'' انہوں نے عرض کی: ''اس دن تو ہم بہتر ہوں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مختلف نعمتیں عطا فرمائے گا تو ہم ان نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجا لائیں گے۔'' لیکن حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بلکہ تم آج اُس دن سے بدرجہا بہتر ہو۔'' (1)

اہلِ صفہ کی تعداد اور حالات:

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ مختلف اوقات اور مختلف حالات میں صفہ والوں کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ کبھی تو بعض اہلِ صفہ مختلف علاقوں میں چلے جاتے تھے اور باہر سے غربا و مساکین بھی کم آتے جس کی وجہ سے صفہ والوں کی تعداد میں کمی آجاتی تھی اور کبھی فرداً فرداً اور گروہوں کی صورت میں آکر لوگ صفہ پر جمع ہو کر اہلِ صفہ میں شامل ہو جاتے جس کی وجہ سے ان کی تعداد بڑھ جاتی تھی۔ البتہ ان کے ظاہری احوال اور ان کی بابت مشہور روایات میں سے یہ ہے کہ ان پر فقر و فاقہ کا غلبہ رہتا تھا۔ اس کے باوجود بھی یہ حضرات اِیثار سے کام لیتے اور اپنے لئے فقر و فاقہ پسند کرتے تھے۔ انہیں پہننے کے لئے ایک سے زائد کپڑے میسر آتے نہ رنگ برنگے کھانے ان کے ہاں پائے جاتے تھے۔ ان کے بیان کردہ احوال پر آنے والی احادیث مبارکہ دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ،

{1204}......حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے 70 اہلِ صفہ کو دیکھا کہ وہ ایک ہی

......الزهد لهناد بن السری، باب معیشة اصحاب النبی، الحدیث: ۷٦١، ص ٣٩١.

کپڑے میں نماز ادا کرتے۔ (یعنی تمام کے پاس ایک ایک کپڑا تھا اور وہ بھی) کسی کا صرف گھٹنوں تک تھا تو کسی کا گھٹنوں سے نیچے تک۔ جب کوئی رکوع میں جاتا تو سترِ عورت[1] کے ظاہر ہونے کے خوف سے اپنے کپڑے پکڑ لیتا۔''[2]

{1205}......حضرت سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں صفہ والوں میں شامل تھا۔ ہم میں سے کسی کے پاس پورا لباس نہیں ہوتا تھا، ہمارا پسینہ ہمارے جسموں پر بہتا ہوا گرد و غبار کے درمیان راستہ بنا لیتا۔''[3]

{1206}......حضرت سیِّدُنا جریر بن حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے روایت کرتے ہیں کہ شام کے وقت شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفہ والوں کو دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں تقسیم فرما دیتے تو کوئی 1 آدمی کو لے جاتا، کوئی 2 کو اور کوئی 3 کو۔ حتی کہ حضرتِ سیِّدُنا امام بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن نے 10 تک کا ذکر کیا۔ حضرت سیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر رات 80 افراد کو اپنے گھر لاتے اور کھانا کھلاتے۔''[4]

فضائل قرآن:

{1207}......حضرت سیِّدُنا عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم صفہ میں تھے کہ حضورِ انور، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''تم میں کا کون چاہتا

[1]......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 499 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''نماز کے احکام'' صَفحہ 193 اور 194 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نماز کی 6 شرائط میں سے دوسری شرط بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''(دوسری شرط) سترِ عورت (ہے، اور وہ یہ ہے کہ) مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چُھپا ہوا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان پانچ اعضاء: مُنہ کی ٹِکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چُھپانا لازمی ہے۔ البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مُفْتٰی بِہٖ قول پر نماز دُرُست ہے۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار، ج۲، ص۹۳)

مدنی مشورہ: نماز کی شرائط، فرائض، واجبات، سُنن، مستحبات اور مسائل آسان انداز میں سیکھنے کے لئے قبلہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مذکورہ کتاب ''نماز کے احکام'' کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔ **(علمیہ)**

[2]......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۳۲، ص ۳۱.

[3]......المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۷۰، ج ۲۲، ص ۷۰، مفھومًا.

[4]......المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب ماذکر فی الشح، الحدیث: ۱٦، ج ٦، ص ۲۵۵.

ہے کہ صبح بُطحان یا عَقِیق [1] جائے پھر کسی گناہ (چوری یا غصب وغیرہ) کا ارتکاب کئے بغیر یا رشتہ توڑے بغیر دو بڑے کوہان والی اُونٹنیاں لیتا آئے؟'' ہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم سبھی یہ چاہتے ہیں [2]۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تو کیوں نہیں تم میں سے کوئی مسجد جاتا اور کتاب اللہ کی دو آیتوں کی تعلیم دیتا یا انہیں پڑھتا۔ یہ دو آیتیں اس کے لئے دو بڑے کوہان والی اُونٹنیوں سے بہتر ہوں گی اور تین آیتیں اس کے لئے تین اُونٹنیوں سے بہتر اور چار آیتیں اس کے لئے چار اُونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔ اسی طرح جتنی آیتیں سکھائے یا پڑھے اتنی اُونٹنیوں اور اُونٹوں سے بہتر ہوں گی [3]۔'' [4]

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''یہ حدیث واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اہلِ صفہ کو دنیا کی تمنا کی طرف ابھارنے والے عوارض اور اس کی طرف متوجہ ہونے والے عوامل سے اس چیز کی طرف پھیر دیتے جو ان کے حال کے زیادہ مناسب و بہتر ہوتی یعنی انہیں ہمہ وقت ذکر وفکر اور اس چیز میں مصروف رکھتے جس سے انہیں یقین کے انوار و منافع حاصل ہوتے اور ہلاکتوں اور خطرات سے ان کی حفاظت رہتی اور اس طرح وہ حضرات اپنی امیدوں سے راحت بھی پا لیتے تھے۔''

[1] ......حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''عَقِیْق مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا سے دو تین میل پر ایک بازار ہے جہاں جانور زیادہ فروخت ہوتے ہیں۔ بُطْحَان مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کا ایک وسیع جنگل ہے۔

[2] ......خیال رہے کہ وہ حضرات اگرچہ تارک دنیا تھے مگر دین کے لئے دنیا حاصل کرنے کو بہت افضل جانتے تھے۔ دنیا اگر دین کے لئے ہو تو عین دین ہے اور اگر طین (مٹی گارے) کے لئے ہو تو دنیا ہے، یعنی دنی (گھٹیا) چیز، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ وہ لوگ تو محبّ دنیا نہ تھے پھر یہ جواب کیوں دیا۔'' (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۲۱۸)

[3] ......یعنی پانچ آیات پانچ اونٹوں سے افضل اور چھ یا سات آیتیں اس قدر اونٹوں سے افضل، عرب میں ابل مطلقاً اونٹ کو کہتے ہیں نر ہو یا مادہ اور جمل نر اونٹ کو ناقہ مادہ کو جیسے انسان یا آدمی مطلقاً انسان کو کہتے ہیں اور رجل مرد کو، امراۃ عورت کو۔ خیال رہے کہ یہاں آیت سے مراد آیت سیکھنا یا اس کی تعلیم میں مشغول رہنا ہے یعنی ایک آیت سیکھنا ایک اونٹنی کی ملکیت سے بہتر ہے، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ آیتِ قرآنی تو تمام دنیا سے بہتر ہے ایک اونٹ کا ذکر کیوں ہوا یا یہ تفصیل ان اہل عرب کو سمجھانے کے لئے ہے جنہیں اونٹ بہت مرغوب ہے جیسے میٹھی نیند سونے والوں کو سمجھانے کے لئے فجر کی اذان میں کہتے ہیں ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم'' اس نیند سے بہتر ہے حالانکہ نماز تو ساری دنیا سے بہتر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۲۱۸)

[4] ......صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قراءۃ القرآن فی الصلاۃ و تعلمہ، الحدیث: ۱۸۷۲، ص ۸۰۴۔
المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی، الحدیث: ۱۷۴۱۳، ج۶، ص ۱۴۰.

{1208}......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ''ایک دن حضرتِ ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صفہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے کھڑے صفہ والوں کو پڑھا رہے ہیں جبکہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا تا کہ کمر سیدھی رہے۔'' (1)

اہلِ صفہ قرآن کریم کو سیکھنے اور سمجھنے میں مشغول رہتے اور وہ اس بات کے مشتاق ہوتے کہ انہیں دینِ اسلام کی نئی بات مل جائے یا سابقہ دُہرالی جائے اور اس بات پر یہ روایات گواہ ہیں۔ چنانچہ،

{1209}......حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم مسلمانوں میں سب سے غریب تھے۔ ایک آدمی ہمیں قرآن سنا رہا تھا اور ہمارے لئے دُعا کر رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کو صحیح طرح دیکھ نہ پائے تھے کیونکہ نامکمل لباس ہونے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے خود کو چھپاتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہاتھ سے حلقہ بنانے کا اشارہ فرمایا تو سب حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: ''تم کیا کر رہے تھے؟'' انہوں نے عرض کی: ''یہ آدمی ہمیں قرآن سنا رہا تھا اور ہمارے لئے دُعا کر رہا تھا۔'' ارشاد فرمایا: ''اسی طرح کرو جس طرح تم کر رہے تھے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میری امت میں وہ لوگ شامل کئے جن کے ساتھ مجھے بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔'' پھر فرمایا: ''غریب مسلمانوں کو کامیابی کی بشارت ہو کہ وہ قیامت کے دن امیروں سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ فقرا جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے جبکہ مالداروں کا ابھی حساب وکتاب ہو رہا ہوگا۔'' (2)

{1210}......حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۸٤، ج۲۵، ص۱۱٤.

(2)......سنن ابی داود، کتاب العلم، باب فی القصص، الحدیث: ۳٦٦٦، ص۱٤۹٤۔

ترکۃ النبی لحمادبن اسحاق، الحدیث: ٤۳، ص٤٤.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک گروہ میں بیٹھے ذِکْرُ اللّٰہ میں مشغول تھے کہ وہاں سے حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ہوا تو سب خاموش ہوگئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''تم کیا کہہ رہے تھے؟'' عرض کی: ''ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کررہے تھے۔'' ارشاد فرمایا: ''ذکر کرو میں نے تم پر رحمت نازل ہوتے دیکھی تو چاہا کہ میں بھی تمہارے ساتھ شریک ہو جاؤں۔'' پھر فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو شامل فرمایا جن کے پاس مجھے بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔'' (1)

حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور قیامت تک ان کی پیروی کرنے والے جنہوں نے فقر و فاقہ کو اپنایا وہ دین کی ایک علامت ہیں۔ ان کی صداقت کے عَلَم بلند ہیں۔ ان کے دل حق تعالیٰ کے مشاہدہ سے آباد ہیں اور وہ ہی ان کا گواہ اور ان کا کارساز ہے۔ حضور سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے کفیل اور میزبان تھے۔ اور جو شخص دنیا اور اس کے پُرفریب مال سے منہ موڑنے، آخرت اور اس کی نعمتوں سے رشتہ جوڑنے، کمزور و ناپائیدار چیزوں سے اپنے آپ کو روکنے، رنگین دنیا کی غافل کردینے والی آسائشوں سے دور بھاگنے، ہمیشہ رہنے والے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کا مشاہدہ کرنے اور آنے والی راحتوں یعنی ہمیشہ رہنے والی آخرت، اس کی تروتازگی، دائمی سکون و رونق، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات اور اس کی چاشنی اور دیدارِ الٰہی اور اس کی لذت پانے کا خواہش مند ہے اس پر لازم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے جو فقر پسند فرمایا اس پر راضی رہے۔ جن کاموں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے روکا ان سے باز رہے، جو اسے پسند ہے اس میں کوشش کرے۔ اپنے دلی خیالات کی کڑی نگرانی کرے تاکہ اس کا شمار پاکیزہ لوگوں میں ہو اور اس کا حشر غربا و مساکین کے ساتھ ہو اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرب و برگزیدہ بندوں کا قرب نصیب ہو۔ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو غنیمت سمجھے۔ لوگوں سے بلا ضرورت ملنے جلنے سے احتراز کرے۔ ناحق اور باطل لوگوں سے مصالحت کرکے اپنا وقت برباد نہ کرے اور اپنے تمام احوال میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں رہتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے کوشاں رہے۔ چنانچہ،

......المستدرك، كتاب العلم، باب الرحمة تنزل على جماعة يذكرون الله، الحديث: ٤٢٧، ج ١، ص ٣٢٦۔
سنن ابی داؤد، كتاب العلم، باب فی القصص، الحديث: ٣٦٦٦، ص ١٤٩٤.

{1211}......حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی کو پریشانی میں مبتلا دیکھتے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرماتے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: اہلِ صفہ نے صفہ کو اپنا ٹھکانہ بنایا اور باطنی آرائشوں سے اپنے آپ کو پاک کیا۔ اغیار سے کنارا کش رہے۔ شادمانیوں اور خوشیوں سے محفوظ رہے۔ نیکوں کے طریقہ پر ثابت قدم رہے۔ لہٰذا انہیں دائمی نعمتوں کے باغوں میں اتارا گیا اور انہیں خالص تَسْنِیْم سے سیراب کیا گیا۔

{1212}......حضرت سیِّدُنا ابوصالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۙ﴿۲۷﴾ (پ۳۰، المطففین:۲۷) ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی ملونی تَسْنِیْم سے ہے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''تَسْنِیْم اہلِ جنت کی اعلیٰ ترین شراب ہے جو مقربین بارگاہِ الٰہی کو خالص ملے گی جبکہ دیگر کو تَسْنِیْم کی آمیزش کی ہوئی شراب ملے گی۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اہلِ صفہ مختلف قبائل وعلاقوں کے نیک لوگ تھے۔ انہوں نے انوار کا لبادہ اوڑھا۔ اذکار سے اپنے دلوں کو پاکیزہ کیا۔ ان کے اعضاء نے راحت پائی اور ان کے باطنی اسرار منور ہوگئے۔ چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رِضا ان کے شاملِ حال کر دی تھی اس لئے انہوں نے دھوکا اور لہو ولعب میں مشغول ہونے والوں سے اعراض کیا۔ وہ زائل وختم ہونے والی اور نقصان دِہ دنیا سے صلح کرنے والوں سے دور رہے۔ حاسد دشمن سے مصالحت کرنے سے باز رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات جس نے ان کی حمایت کی اس کے دامن رحمت کو ہر حال میں تھامے رکھا۔ الغرض دنیا سے بالکل قطع تعلقی اختیار کی۔ دنیاوی ملبوسات میں سے پھٹے پرانے کپڑے پہنے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ومحبت پر بھروسا کیا۔ اسی وجہ سے فرشتوں نے بھی ان کی زیارت ودوستی میں رغبت کی اور حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ان کے ساتھ گفتگو کرنے اور مل بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ،

{1213}......حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اس آیت مبارکہ:

(1)......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الصلوات......الخ، الحدیث:۳۱۸۳، ج۳، ص۱۵۴.

(2)......الزهد للامام احمد بن حنبل، الحدیث:۱۳۸، ص۶۰.

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ (پ٧،الانعام:٥٢)

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے۔

کا شانِ نزول منقول ہے کہ اَقْرَع بن حابِس تَیْمِی اور عُیَیْنَہ بن حَصَن فَزَارِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آئے۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بلال، حضرت عمّار، حضرت صُہَیب اور چند دیگر غریب صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے ان غربا کو بیٹھے دیکھا تو انہیں حقیر جانتے ہوئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے علیحدہ ملاقات کے لئے کہا کہ ''ہم خاص وقت چاہتے ہیں تاکہ عربوں کو ہمارا مقام معلوم ہو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس عرب کے قاصد آتے ہیں تو ہمیں شرم محسوس ہوتی ہے کہ وہ لوگ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں۔ جب ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آئیں تو ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجئے اور جب ہم چلے جائیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار ہے۔'' یہ سن کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں یہ ممکن ہے۔'' انہوں نے کہا: ''تو اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مضمون کی ایک تحریر لکھ دیں تو زیادہ مناسب ہے۔'' حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس تحریر کے لئے کاغذ منگوایا اور حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو لکھنے کے لئے طلب فرمایا۔ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ہم لوگ ایک گوشہ میں صبر کئے بیٹھے تھے۔ ابھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھوانا ہی چاہتے تھے کہ حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام یہ حکمِ ربانی لے کر حاضر ہوگئے:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ (پ٧،الانعام:٥٢)

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔

اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَقْرَع بن حابِس تَیمِی اور عُیَینَہ بن حَصَن فَزَارِی کے بارے میں فرمایا:

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝۵۳ (پ۷،الانعام:۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لئے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو۔

اور اس کے بعد فرمایا:

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ (پ۷،الانعام:۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے۔

حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب یہ آیات نازل ہوئیں تو حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کاغذ ایک طرف رکھ دیا اور ہمیں اپنے پاس بلایا، ہم پاس گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم پر سلام ہو۔'' پھر ہم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اتنے قریب ہو کر بیٹھتے کہ آپ کے زانو سے ہمارے زانو مل جاتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ معمول تھا کہ ہمارے پاس تشریف فرما رہتے اور جب جانے کا ارادہ کرتے تو ہمارے اٹھنے کا اِنتظار کئے بغیر اٹھ کر تشریف لے جاتے تو اس کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ (پ۱۵،الکھف:۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''آپ کی آنکھیں ان فقرا مؤمنین کو چھوڑ کر اشرافِ قریش پر نہ پڑیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اشرافِ قریش کو اپنے پاس بٹھائیں۔'' مزید فرمایا:

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ (پ۱۵،الکھف:۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

وہ جن کے دل اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی یاد سے غافل کر دئے وہ اَقْرَع بن حابِس تَیمِی اور عُیَیْنَہ بن حَصَن فَزَارِی ہیں اور ''فُرُطًا'' سے مراد ان کی ہلاکت ہے۔ اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ''وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ'' اور ''وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا'' سے ان کی مثال بیان فرمائی۔ حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَلاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''پھر ہماری حالت یہ تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان بیٹھے رہتے جب تک ہم نہ اٹھتے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نہ اٹھتے۔ پھر ہم اٹھ کر چلے جاتے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہیں تشریف فرما ہوتے۔'' (1)

{1214}...... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوْب (یعنی جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے) میں سے اَقْرَع بن حابِس تَیمِی اور عُیَیْنَہ بن حَصَن فَزَارِی اور کچھ اور لوگ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں آئے اور کہا: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک آپ مسجد میں تشریف رکھیں لیکن ہمارے لئے ان لوگوں اور ان کے جبوں کی بو سے علیحدہ ہو کر تشریف فرما ہوں تا کہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں بیٹھ سکیں اور آپ سے کچھ علم حاصل کریں۔'' (''ان لوگوں'' سے ان کی مراد حضرت ابوذر، حضرت سلمان اور دیگر فقرا صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تھے جو اُونی جبے پہنتے تھے۔ جن کے علاوہ ان کے پاس کوئی دوسرا لباس نہ تھا) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب تمہیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور ہر گز تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح

1...... سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب مجالسة الفقراء، الحدیث: ٤١٢٧، ص٢٧٢٨۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ٣٦٩٣، ج٤، ص٧٥ تا ٧٧.

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ

وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بے شک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی۔

(پ۱۵،الکھف:۲۷تا۲۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں آگ سے ڈرایا۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے اور صفہ والوں کو تلاش کرنے لگے حتی کہ انہیں مسجد کی پچھلی جانب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول پایا تو فرمایا: ”تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک وفات نہیں دی جب تک مجھے اپنی امت کے کچھ لوگوں کے ساتھ اپنی جان کو مانوس رکھنے (یعنی ان کے پاس بیٹھنے) کا حکم نہ دے دیا۔ لہٰذا میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہی ہے۔“ (1)

{1215}......حضرت سَیِّدُنا سَعد بن اَبی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ یہ آیت حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 6 صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی جن میں سے ایک حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ ہم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو قریب تر ہو کر بیٹھتے تھے۔ قریش نے ہمیں دیکھ کر عرض کی: ”آپ ہمارے علاوہ ان لوگوں کو اپنے قریب بٹھاتے ہیں؟“ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ ارادہ فرمایا ہی تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ

......شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ۱۰۴۹٤، ج۷، ص۳۳٦.

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ (پ۷،الانعام:۵۲)

نہیں اوران پرتمہارے حساب سے کچھ نہیں پھرانہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ (1)

{1216}......حضرت سیِّدُنا سَعْد بن اَبِی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم 6افراد حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھے کہ مشرکین نے عرض کی: ''ان لوگوں کو اپنے سے دور کیجئے کیونکہ یہ اس اس طرح ہیں (یعنی انہیں حقیر جانا)۔'' حضرت سیِّدُنا سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''وہ 6افراد تھے یعنی مَیں، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ،قبیلہ ہُذَیْل کے ایک فرد اور دو آدمی اور تھے جن کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل میں وہ بات آئی جو رب عَزَّوَجَلَّ نے چاہی۔ پس کچھ ارادہ فرمایا ہی تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ حکم نازل فرمایا:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ (پ۷،الانعام:۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اوران پرتمہارے حساب سے کچھ نہیں پھرانہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ (2)

{1217}......حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک گروہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرا۔ اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حضرت صُہَیب، حضرت بلال، حضرت خبَّاب، حضرت عمَّار اور اصحابِ صفہ میں سے چند دیگر نادار مسلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم موجود تھے۔ قریش نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا آپ اپنی قوم سے ان لوگوں پر راضی ہو گئے؟ کیا ہم ان لوگوں کے تابع ہو گئے؟ کیا یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فضل واحسان

(1)......تفسیر الطبری،الانعام،تحت الآیۃ ۵۲،الحدیث:۱۳۲۶۶،ج۵،ص۲۰۰.

(2)......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل سعد بن ابی وقاص، الحدیث:۶۲۴۱،ص۱۱۰۳.

کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں اپنے سے دور کیجئے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے دور کرنے سے ہم آپ کی اتباع کریں۔'' حضرت سیِّدُ نا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''اس پر یہ آیات نازل ہوئیں:

وَ اَنۡذِرۡ بِهِ الَّذِیۡنَ یَخَافُوۡنَ اَنۡ یُّحۡشَرُوۡۤا اِلٰى رَبِّهِمۡ لَیۡسَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیۡعٌ لَّعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ ؕ مَا عَلَیۡكَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ وَّمَا مِنۡ حِسَابِكَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَتَطۡرُدَهُمۡ فَتَكُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۲﴾ (پ۷، الانعام: ۵۱، ۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ جنہیں خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں گے کہ اللّٰہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ [1]

{1218}......حضرت سیِّدُ نا عائذ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ابوسُفیان، حضرت سلمان، حضرت صُہَیب اور حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے پاس سے گزرے [2] تو ان حضرات نے کہا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تلواریں ابھی تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشمن کی گردن میں اپنی جگہ پر نہیں گذریں؟'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا تم قریش کے معزز و سردار کے بارے میں ایسا کہتے ہو؟'' پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اس بات کی اطلاع دی تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر! شاید! تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم نے انہیں ناراض کر دیا تو تم نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر دیا [3]۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسی وقت ان حضرات

---

[1] ......البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، الحدیث: ۲۰۴۱، ج۵، ص۴۰۹.

[2] ......مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''یہ واقعہ صلح حدیبیہ کے بعد اور فتح مکہ سے پہلے کا ہے جب کے ابوسفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے مگر صلح ہو جانے کی وجہ سے مدینہ منورہ آیا جایا کرتے تھے کیونکہ وہاں ان کی دختر حضرت ام حبیبہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ تھیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج۸، ص۵۲۲)

[3] ......یعنی اے ابوبکر نیت تمہاری بالکل درست ہے مگر اس میں ایک کافر کی حمایت کی مہک آ رہی ہے ممکن ہے کہ اس وجہ سے ان حضرات کے دل کو صدمہ پہونچا ہو اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالٰی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خوشنودی مساکین و غربا خصوصاً مساکین صحابہ کی رضا......

کے پاس آئے اور کہا: ''اے میرے بھائیو! شاید میں نے تمہیں ناراض کردیا ہے؟'' وہ بولے: ''نہیں اے ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ [1] یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مغفرت فرمائے۔'' [2]

{1219}......حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس علم سے بعض قوموں کو بلند مقام عطا فرماتا اور انہیں مقتدا و پیشوا بناتا ہے۔ لوگ نیکی میں ان کی پیروی کرتے۔ ان کے نقشِ قدم پر چلتے اور ان کے اعمال کو مشعلِ راہ بناتے ہیں۔ فرشتے ان کی دوستی میں رغبت رکھتے اور انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔'' [3]

{1220}......حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سیِّدُالْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' فرمایا: جنت میں سب سے پہلے فقرا مہاجرین صحابہ داخل ہوں گے جن کے ذریعے ناپسندیدہ حالات سے بچاؤ کیا گیا۔ ان میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو اس کے اَرمان اس کے دل میں ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے اَرمان پورے کرنے کے اسباب مہیا نہیں ہوتے۔ (اس وقت) فرشتے عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے فرشتے ہیں۔ تیرے آسمانوں میں بستے ہیں۔ تو ان کو ہم سے پہلے جنت میں داخل نہ فرما۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرایا۔ ان کے ذریعے ناپسندیدہ حالات سے بچاؤ کیا گیا۔ ان میں سے کوئی وفات پاتا تو اس کے اَرمان اس کے دل میں ہوتے تھے کیونکہ انہیں اپنے ارمان پورے کرنے کے اسباب مہیا نہیں ہوتے تھے۔'' یہ سن کر فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر

......خوشنودی میں ہے اس کی ناراضی ان حضرات کی ناراضی میں ہے۔ شعر

دِلَا خُوش بَاش کَان سُلْطَان دِیْن رَا   بَدَرْوِیْشَاں وَمَسْکِیْنَاں سَرے ہَسْت

......عرب میں اظہارِ خوشی کے لئے کہتے ہیں وہ ہی محاورہ یہاں اِستعمال ہوا ہے رب فرماتا ہے: عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (مرآۃ المناجیح، ج۸، ص۵۲۳)

......صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل سلمان و بلال و صهيب، الحديث: ٦٤١٢، ص١١١٨۔
المعجم الكبير، الحديث: ٢٨، ج١٨، ص١٨۔

......الفردوس بماثور الخطاب، باب الياء، الحديث: ٨١٢٤، ج٥، ص٢٦٠۔

تمہارے صبر کا بدلہ تو آخرت کا گھر کیا ہی خوب ملا۔'' (1)

{1221}......حضرت سیِّدُنا محمد بن علی بن حسین بن علی بن اَبی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے اس آیت: اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا (پ۱۹، الفرقان:۷۵) ترجمۂ کنزالایمان: ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''بالا خانے سے مراد جنت ہے اور یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے دنیا میں فقر وفاقہ پر صبر کیا۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''میں نے متأخرین میں ایک عالم کو دیکھا کہ انہوں نے اصحابِ صفہ کے ناموں کو ذکر کرنے اور انہیں حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق جمع کرنے میں بہت زیادہ تلاش وجستجو کی ہے اور جن فقرا مہاجرین کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں انہوں نے ان کو بھی صفہ والوں میں شامل کر دیا۔ البتہ مجھے میرے بعض دوستوں نے کہا کہ میں بھی ان کی کتاب کی پیروی کروں حالانکہ ان کی کتاب میں ایسے کئی افراد کا ذکر بھی موجود ہے جن کے اصحابِ صفہ ہونے کا خالی وہم ہے کیونکہ مدینہ میں ایک جماعت اہلِ قُبَّہ کے نام سے مشہور ہوئی تھی لیکن انہوں نے ان کی نسبت بھی اہلِ صفہ کی طرف کر دی اور یہ بعض ناقلین کی خطا ہے اسے ہم اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مقام پر پہنچ کر واضح کریں گے۔ اب ہم اصحابِ صفہ کے تذکرے کی ابتدا کرتے ہیں۔''

حضرت سیِّدُنا اَوس بن اَوس ثقفی
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا اَوس بن اَوس ثَقَفِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نامِ نامی اسمِ گرامی میں ایک قول اَوس بن حُذَیفہ کا ملتا ہے۔ ان کی نسبت اہلِ صفہ کی طرف وہم کی وجہ سے کی گئی ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قبیلہ بنوثَقِیف کے ایک وفد کے ساتھ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے آخر میں اپنے اتحادیوں کے ساتھ مدینہ طیبہ آئے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق قبیلہ بنو مالک سے تھا۔ انہیں حضور

1 ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص، الحدیث: ۶۵۸۱، ج۲، ص۵۷۲، بتغیرٍ قلیلٍ.

2 ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الصبر، الحدیث: ۲۸، ج۴، ص۲۶، بدون "فی دارالدنیا".

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قُبَّہ میں ٹھہرایا تھا نہ کہ صفہ میں ۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت سی اَحادیث روایت کی ہیں ۔البتہ اہلِ صفہ کے بارے میں آپ سے کوئی بات منقول نہیں ۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چند مرویات یہ ہیں ۔

{1222 }......حضرت سیِّدُنا اَوس بن اَوس ثَقَفِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک خیمے میں تھے کہ حضور نبیٔ کریم ،رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص آیا۔اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کان میں کچھ کہا جس کا ہمیں علم نہ ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''جاؤ!ان سے کہو کہ وہ اسے قتل کر ڈالیں۔''پھر فرمایا:''شاید وہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی دیتا ہو؟''اس نے عرض کی:''جی ہاں۔''فرمایا:''تو پھر جا کر ان سے کہو کہ وہ اسے چھوڑ دیں کیونکہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ وہ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کی گواہی دیں۔پس جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں تو ان کے خون، ان کے اَموال مجھ پر حرام ہیں سوائے کسی اِسلامی حق کے اوران کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ ہے۔''حضرت سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''میں قُبَّہ کی نچلی جانب بیٹھا ہوا تھا۔'' (1)

{1223 }......حضرت سیِّدُنا عثمان بن عبداللہ بن اَوس ثَقَفِی اپنے دادا حضرت سیِّدُنا اَوس بن حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم بنوثقیف کے وفد کے ہمراہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔معاہدے والے تو حضرت مُغِیْرَہ بن شُعْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں ٹھہر گئے اور بنو مالک کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے قُبَّہ (یعنی خیمہ) میں ٹھہرایا۔پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس عشا کی نماز کے بعد تشریف لاتے اور ہم سے گفتگو فرماتے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر قریش کا شکوہ کرتے اور فرماتے:''ہم مکہ میں بے یارومددگار اور کمزور تھے پھر جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے قوم قریش سے انصاف لیا۔'' (2)

---

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:٥٩٣/٥٩٢،ج١،ص٢١٨-٢١٧.

(2)......مسندابی داود الطیالسی،حدیث اوس بن حذیفة الثقفی،الحدیث:١١٠٨،ص١٥١.

حضرت سیّدُنا اَسماء بن حَارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا اَسماء بن حارِثہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جوحضرت سیِّدُ ناہِند رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھائی ہیں۔ انہیں بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:''میں نے حضرت اَسماء وحضرت ہِند رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کوحضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خدمت گزاروں میں دیکھا ہے۔ یہ اَکثر دروازے پر حاضر رہتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں مصروف رہا کرتے۔''بعض متاخرین نے کہاہے کہ''یہ اہلِ صفہ ہی میں سے ہیں۔''

{1224 }......حضرت سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن محمد بَغْوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا محمد بن سَعْد وَاقِدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ایک کتاب میں پڑھا کہ حضرت سیِّدُ نا اَسماء بن حارِثہ بن سَعِید بن عبد اللّٰہ بن عَبَّاد بن سَعْد بن عامِر بن ثَعْلَبہ بن مالک بن اَفْصٰی حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہیں اور اہلِ صفہ میں سے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات 60ھ کو بصرہ میں ہوئی اور 80 سال کی عمر پائی۔''[1]

عاشورہ کے روزے کی اہمیت:

{1225 }......حضرت سیِّدُ نا اَسماء بن حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بھیجا اور ارشاد فرمایا:''اپنی قوم کو جا کر حکم دو کہ وہ آج کا روزہ رکھیں۔''میں نے عرض کی:''اگر میں انہیں کھانا کھاتا پاؤں تو کیا ارشاد عالی سناؤں؟''ارشاد فرمایا:''پھر وہ اپنا بقیہ دن روزے سے رہیں (یعنی شام تک کچھ نہ کھائیں)۔''اور یہ عاشوراء (یعنی دس محرم) کا دن تھا۔''[2]

حضرت سیّدُنا اَغرّ مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا اَغرّ مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوحضرت سیِّدُ ناموسیٰ بن عُقْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے بغیر کسی اسناد کے اہلِ صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔

---

[1] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد،الرقم۵۱۵اسماء بن حارثة،ج۴،ص۲۴۰،بدون"بصرة".

[2] ......المستدرك،کتاب معرفة الصحابة،باب هندبن حارثة الاسلمی،الحدیث:۶۳۱۱،ج۴،ص۶۸۰.

ہر روز 100 بار اِسْتِغْفار:

{1226}......حضرت سَیِّدُ نا ابو بُرْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُ نا اَغَرّ مُزَنِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ حَتّٰی اَسْتَغْفِرَ اللّٰہَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ یعنی میرے دل پر پردہ آتا رہتا ہے حتی کہ میں 100 بار اِسْتِغْفار کرتا ہوں[1]۔'' [2]

{1227}......حضرت سَیِّدُ نا ابو بُرْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے جُہَیْنَہ قبیلے کے اَغَرّ نامی ایک شخص کو حضرت سَیِّدُ نا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے سنا کہ میں نے حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''اے لوگو! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ دیکھو! میں دن میں 100 بار توبہ کرتا ہوں۔'' [3]

حضرت سیِّدُنا بِلَال بِن رَبَاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُ نا بلال بن رَبَاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں ہوتا ہے۔ ہم ان کا تذکرہ پہلے کر چکے ہیں۔ جن کو راہِ خدا میں سب سے پہلے ستایا گیا یہ ان میں سے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور سید عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خازن تھے۔

1......مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''اس پردے کے متعلق شارحین نے بہت خامہ فرسائی کی ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی دنیا میں مشغولیت ہے، بعض نے فرمایا کہ اس سے سونا مراد ہے، بعض کے خیال میں اس سے مراد اجتہادی خطائیں ہیں، مگر حق یہ ہے کہ یہاں ''غین'' سے مراد اپنی امت کے گناہوں کو دیکھ کر غم فرمانا ہے اور اِستغفار سے مراد ان گنہگاروں کے لئے اِستغفار کرنا ہے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تا قیامت اپنی امت کے سارے حالات پر مطلع ہیں، ان گناہوں کو دیکھتے ہیں، دل کو صدمہ ہوتا ہے، اس صدمہ کے جوش میں انہیں دعائیں دیتے ہیں (لمعات، مرقات، اشعہ وغیرہ) اس کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے ''عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ'' ''اے مسلمانو! تماری تکلیفیں ان پر گراں ہیں۔ شعر

بد ہنسیں تم ان کی خاطر رات بھر روؤ کرا ہو
بد کریں ہر دم برائی تم کہو ان کا بھلا ہو (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۳۵۳)

2......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث الاغر المزنی، الحدیث: ۱۷۸۶۶، ج۶، ص۲۵۷.

3......صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه، الحدیث: ٦٨٥٩، ص١١٤٧، بتغیرٍ.

سردی گرمی میں بدل گئی:

{1228}......حضرت سیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے بتایا کہ مَیں نے ایک سخت سرد رات میں فجر کی اذان کہی لیکن مسجد میں کوئی نہ آیا کچھ دیر بعد میں نے پھر اذان دی مگر اب کی بار بھی کوئی نہ آیا۔ جب شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ملاحظہ فرمایا تو استفسار فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوا؟'' میں نے عرض کی: ''سخت سردی نے لوگوں کو مسجد میں آنے سے روک رکھا ہے۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! لوگوں سے سردی کو دور فرما۔'' حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ (سردی ایسی دور ہوئی کہ) میں نے لوگوں کو صبح کے وقت گرمی کی وجہ سے پنکھا جھلتے ہوئے دیکھا۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا بَراء بِن مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا بَراء بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ، حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے بھائی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ بھی اہلِ صفہ میں سے ہیں لیکن اس بات کی سند مذکور نہیں۔ حضرت سیِّدُنا بَراء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ اُحد اور اس کے علاوہ دیگر غزوات میں بھی شریک ہوئے اور جنگ تُستَر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ پاکیزہ دل کے مالک، خوش الحانی سے پڑھے جانے والے اشعار کی طرف میلان رکھتے۔ ترنُّم سے لطف پاتے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ ایک بہادر سپہ سالار وشہسوار تھے۔

{1229}......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کتنے ہی بکھرے بالوں والے، پھٹے پرانے کپڑوں والے جن کی پرواہ نہیں کی جاتی (لیکن ان کی شان یہ ہے کہ) اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم ضرور پوری فرماتا ہے۔ براء بن مالک

......كتاب الضعفاء للعقيلي، الرقم ١٣٠، ايوب بن سيار الزهرى ابو سنان، ج١، ص١٢٩۔

المعجم الكبير، الحديث: ١٠٦٦، ج١، ص٣٥١.

بھی انہی میں سے ہیں۔'' چنانچہ، جب معرکۂ تُسْتَر کے دن مسلمانوں کو عارضی ہزیمت اُٹھانی پڑی تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا بَرَاء بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''اے بَرَاء! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں اس معرکہ میں فتح عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ملا۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شہید ہو گئے۔'' (1)

{1230}......حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت بَرَاء بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خوبصورت آواز کے مالک تھے اور سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس میں رجزیہ اَشعار پڑھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک سفر کے دوران شانِ رسالت میں رجزیہ اَشعار پڑھ رہے تھے کہ عورتوں کے قریب سے گزر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ان شیشیوں کا خیال کرو۔ ان شیشیوں کا خیال کرو۔'' (2)

{1231}......حضرت سیِّدُنا اِمام اِبن سِیْرِیْن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت بَرَاء بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پشت کے بل لیٹ کر کچھ پڑھنے لگے تو میں نے ان سے کہا: ''اے بھائی! سیدھے ہو کر بیٹھ جائیے! تو انہوں نے کہا: ''کیا آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں اپنے بستر پر مر جاؤں گا حالانکہ میں نے تن تنہا 100 مشرکین کو موت کے گھاٹ اُتارا ہے اور جو دوسروں کے ساتھ مل کر مارے وہ ان کے علاوہ ہیں۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا ثَوبَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم حضرت سیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی حضرت سیِّدُنا عَمرو بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے صفہ والوں میں شمار کیا گیا ہے۔ ہم ان کا تذکرہ پہلے

(1)......جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب البراء بن مالك، الحدیث: ٣٨٥٤، ص٢٠٤٧۔
الاحادیث المختارة، مُصعَب بن سُلَیم عن انس، الحدیث: ٢٦٥٩، ج٧، ص٢١٧.

(2)......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب كراهة التغني عندالنساء، الحدیث: ٥٣٢٤، ج٤، ص٣٤٠.

(3)......جامع معمربن راشدمع المصنف لعبدالرزاق، كتاب الجامع، باب الغناء والدف، الحدیث: ١٩٩١٢، ج١٠، ص٧٢.

کر چکے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قناعت پسند، پاکدامن، وفادار اور ظریف الطبع اِنسان تھے۔

یہودی عالم، بارگاہِ رسالت میں:

{1232}......حضرت سیِّدُنا ابواَسماء رَحبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضور انور، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ میں بارگاہِ نبوی میں حاضر تھا کہ یہودیوں کا ایک عالم آیا اور کہنے لگا: ''میں آپ سے کچھ پوچھنے آیا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پوچھو۔'' اس نے کہا: ''جس دن (یعنی قیامت کے دن) زمین دوسری زمین سے اور آسمان بدل دیئے جائیں گے اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''پل صراط کے قریب اندھیرے میں ہوں گے۔'' اس نے پوچھا: ''سب سے پہلے جنت میں جانے کی اجازت کن لوگوں کو حاصل ہو گی؟'' فرمایا: ''فقرا مہاجرین کو۔'' (1)

سب سے اَفضل مال:

{1233}......حضرت سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل دینار (یعنی روپیہ) وہ ہے جسے بندہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے یا راہِ خدا میں جہاد کی سواری پر خرچ کرے یا جہاد میں شریک اپنے رفقا پر خرچ کرے۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا ثابِت بن ضَحَّاک

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ثابِت بن ضَحَّاک اَنصارِی اَبوزَید اَشْہَلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے حالانکہ وہ اہل شجرہ (یعنی درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں) میں سے ہیں۔ ان کا اپنا گھر تھا۔ انصاری صحابی تھے اور صفہ والوں میں سے نہ تھے۔

1......صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب صفۃ مَنِیّ الرجل و المرأۃ......الخ، الحدیث:٦١٧/٧١٦، ص٧٣٠.

2......صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال......الخ، الحدیث: ٢٣١٠، ص٨٣٥۔

المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ثوبان، الحدیث:٢٢٤٤٣، ج٨، ص٣٢٣.

مسلمان پر کفر کی تہمت اس کے قتل کی طرح ہے:

{1234 }......حضرت سیِّدُ نا ثابِت بن ضَحَّاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے حضرت سیِّدُ نا ابوقِلَابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو بتایا کہ میں نے درخت کے نیچے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیعت کا شرف پایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان پر کفر کی تہمت لگانا اسے قتل کرنے کی طرح ہے [1]۔'' [2]

{1235 }......حضرت سیِّدُ نا ثابِت بن ضَحَّاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اسلام کے سوا کسی دین پر جھوٹی قسم کھائے [3] تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہے [4]۔'' [5]

﴿تُوْبُوْا اِلَی اللہ　　اَسْتَغْفِرُ اللہ﴾

......مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''کیونکہ کفر وارتداد قتل کے اسباب سے ہیں کسی کو بلاوجہ کافر یا مرتد کہنا گویا اسے لائقِ قتل کہنا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۵، ص۱۹٦)

......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، الحدیث: ٤١٧١، ص٣٤٢۔
کتاب الادب، باب ما یُنھی مِنَ السِّبَاب واللَّعن، الحدیث: ٦٠٤٧، ص٥١١.

......مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''مثلاً کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو عیسائی یہودی ہو جاؤں یا اسلام سے نکل جاؤں اور پھر وہ کام نہ کرے یا کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو یہودی ہو جاؤں حالانکہ اس نے یہ کام کیا تھا۔''

......یا وہ عملاً یہودی ہی ہو گیا یا اسلام سے بری ہو گیا، یہ فرمان تشدد کے لئے ہے جیسے فرمایا گیا کہ جو عمداً نماز چھوڑے وہ کافر ہو گیا، ایسی قَسَم میں امام ابوحنیفہ، احمد واسحاق کے ہاں قسم منعقد ہو جائے گی کفارہ واجب ہوگا اور امام شافعی کے ہاں کفارہ بھی نہیں صرف گناہ ہے کہ یہ قسم نہیں صرف جھوٹ ہے، یہ اختلاف جب ہے جب کہ الفاظ آئندہ کے متعلق بولے مثلاً کہے کہ اگر میں فلاں سے کلام کروں تو یہودی ہو جاؤں یا اسلام سے بری ہو جاؤں لیکن اگر یہ الفاظ گذشتہ کے متعلق بولے تو کسی کے ہاں کفارہ نہیں سب کے ہاں گناہ ہی ہے مثلاً کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں یہودی یا عیسائی ہوں اور واقعہ میں وہ کام کیا تھا تو گنہگار رہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۵، ص۱۹۵، ۱۹٦)

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''اگر اس قَسَم کے کھانے والے کا یہ ذِہن بنا ہوا ہے کہ میں وہ کام کروں گا تو واقعی کافِر ہو جاؤں گا تو ایسی صورت میں وہ اُس کام کے کرنے کی صورت میں کافِر ہو جائے گا ورنہ قَسَم توڑنے پر کافِر تو نہ ہوگا مگر گنہگار رہوگا اور اُس پر قَسَم کا کفّارہ دینا واجِب ہو جائے گا۔'' (فتاوٰی رضویہ، ج۱۳، ص ۵۷۸، مُلخصًا)

......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من اکفر اخاہ بغیر تأویلٍ فھو کما قال، الحدیث: ٦١٠٥، ص٥١٥، بتغیرٍ.

حضرت سیِّدُنا ثابِت بِن وَدِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ثابِت بن وَدِیْعَہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوبھی اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے حالانکہ وہ کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے نہ کہ صفہ میں اوران سے یہ حدیث مروی ہے۔

{1236}......حضرت سیِّدُ نا ثابِت بن وَدِیْعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک گوہ لائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''یہ بھی ایک اُمت تھی جسے مسخ کر دیا گیا(1)۔''(2) واللہ اعلم

حضرت سیِّدُنا ثقیف بِن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ثَقِیْف بن عَمرو بن شُمَیط اَسدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو بنواُمَیَّہ کے حلیف تھے انہیں خَلِیفہ بن خَیَّاط کے حوالے سے اہلِ صفہ میں شامل کیا گیا ہے اور یہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔

حضرت سیِّدُنا جُندُب بِن جُنادہ ابوذرغِفارِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا جُنْدُب بن جُنَادَہ ابوذَر غِفَارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوبھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ہم ان کے حالات میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہادری، چوتھے نمبر پر قبولِ اسلام اور ہجرت کرنے کے بعد مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی میں مقیم ہونا بیان کر چکے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مثالی عبادت گزار تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بعض اَوقات اہلِ صفہ کے پاس تشریف لاتے اوران سے گفتگو کرتے جس کی وجہ سے انہیں اہلِ صفہ میں

---

(1)......حضرت سیِّدُ ناامام جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ''اس میں یہ احتمال ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان اس بات کا علم ہونے سے پہلے کا ہو کہ جن کی شکلیں مسخ کر دی جاتی تھیں وہ تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتے تھے یا محض مسخ شدہ امتوں سے مشابہت بیان کرنے کے لئے کہا ہو (نہ یہ کہ یہ اسی امت میں سے ہے)۔''

(سنن النسائی بشرح السیوطی، کتاب الصیدو الذبائح، الضب، ج٤، جز٧، ص١٩٩)

(2)......سنن النسائی، کتاب الصید و الذبائح، باب الضَب، الحدیث: ٤٣٢٧، ص ٢٣٧٠.

ذکر کیا گیا ہے۔

{1237}......حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں مصروف رہتے۔ فراغت پاتے تو مسجد میں آ جاتے اور یہیں لیٹ جاتے گویا مسجد ہی ان کا گھر تھا۔ ایک رات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے تو انہیں مسجد کے فرش پر سوتے ہوئے پایا تو پاؤں مبارَک سے انہیں ہلایا حتی کہ وہ بیدار ہو گئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''مسجد میں کیوں سو رہے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''آقا! میں کہاں سوؤں؟ میرا اس کے سوا کوئی گھر نہیں۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی (کچھ دیر) ان کے پاس تشریف فرما ہو گئے۔'' (1)

لیٹنے کا شیطانی طریقہ:

{1238}......حضرت سیِّدُنا نُعَیم مُجْمَر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ میں بھی صفہ والوں میں تھا۔ شام کے وقت صفہ والے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے پر حاضر ہو جاتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر شخص کو صفہ والوں میں سے ایک ایک آدمی کو کھانا کھلانے کے لئے ساتھ لے جانے کا فرماتے حتی کہ کم وبیش 10 صفہ والے باقی رہ جاتے۔ پھر دربارِ رِسالت میں رات کا کھانا حاضر کیا جاتا تو ہم بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کھانے میں شریک ہو جاتے۔ کھانے سے فراغت پاتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے: ''مسجد میں سو جاؤ۔'' حضرت سیِّدُنا ابو ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں منہ کے بل لیٹا سو رہا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے تو اپنے پاؤں مبارَک سے مجھے ہلایا اور فرمایا: ''اے جندب! یہ لیٹنے کا کون سا طریقہ ہے؟ اس طرح تو شیطان سوتا ہے۔'' (2)

---

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث اسماء ابنۃ یزید، الحدیث: ٢٧٦٥٩، ج ١٠، ص ٤٤٠، مفهومًا.

(2)......تفسیر القرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ ٢٧٣، الجزء الثالث، ج ٢، ص ٢٥٧۔

سنن ابن ماجہ، ابواب الادب، باب النهی عن الاضطجاع علی الوجه، الحدیث: ٣٧٢٤، ص ٢٦٩٩، بتغیرٍ

حضرت سیِّدُنا جَرْھَد بِن خُوَیلِد

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا جَرْہَد بن خُوَیْلِد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر بھی صفہ والوں میں کیا گیا ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ ابنِ رِزَاخ اَسْلَمِی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اکثر صفہ پر رہتے نیز صلح حدیبیہ میں بھی شریک تھے۔

{1239}......حضرت سیِّدُنا زُرْعَہ بن عبدالرحمٰن بن جَرْہَد رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جَرہَد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مَحبوبِ ربُّ **العٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف فرما تھے جبکہ میری ران برہنہ تھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ران ستر ہے[1]۔''[2]

حضرت سیِّدُنا جُعَیل بِن سُراقَہ ضَمرِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا جُعَیْل بِن سُرَاقَہ ضَمْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صفہ میں رہائش پذیر تھے۔

{1240}......حضرت سیِّدُنا محمد بن ابراہیم بن حارِث تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے عُیَیْنَہ اور اَقْرَع کو 100، 100 اونٹ عطا فرمائے لیکن حضرت جُعَیْل بِن سُرَاقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کچھ عطا نہیں فرمایا؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

---

[1]......مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''یہ سوال زجر کا ہے یعنی یہ مسئلہ جاننا ضروریاتِ دین سے ہے کیا تم نے اب تک اتنا ضروری مسئلہ بھی نہ سیکھا کہ مرد کی ران سترِ عورت ہے اسی حدیث کی بنا پر امام ابوحنیفہ وشافعی واحمد بن حنبل مرد کی ران کو ستر مانتے ہیں، امام مالک کے ہاں ستر نہیں لہٰذا ران کھول کر نماز درست نہیں مگر خیال رہے! کہ یہ اِختلاف مرد کی ران میں ہے عورت کی ران کو سب ستر مانتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج٥، ص١٨)

[2]......سنن ابی داود، کتاب الحمَّام، باب النھی عن التعَرِّی، الحدیث: ٤٠١٤، ص١٥١٧.

میں میری جان ہے! جُعَیْل بن سُرَاقہ، عُیَیْنَہ واَقْرَع جیسے رُوئے زمین بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے ان لوگوں کو میں نے تالیفِ قلب کے لئے عطا کیا ہے تا کہ وہ اسلام لے آئیں جبکہ جُعَیْل کو اسلام کے سپرد کر دیا ہے۔''[1]

{1241}......حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے استفسار فرمایا کہ ''جُعَیْل'' کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟'' میں نے عرض کی: ''وہ ایک مسکین آدمی ہیں اور یہ بات ان کی شکل سے ظاہر ہوتی ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اور فلاں شخص کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''وہ لوگوں کے سرداروں میں سے ایک سردار ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جُعَیْل اس جیسے روئے زمین بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فلاں آدمی بھی تو اس طرح ہے لیکن آپ جُعَیْل کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں فرماتے جیسا اس کے ساتھ فرماتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ اپنی قوم کا سردار ہے اور میں اسے تالیفِ قلب کے لئے نوازتا ہوں (یعنی اس کے ساتھ ایسا برتاؤ اس لئے کرتا ہوں تا کہ وہ اسلام لے آئے)۔''[2]

حضرت سیِّدُنا جَارِیَہ بِن حُمَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

بعض نے حضرت سیِّدُنا جارِیَہ بن حُمَیل بن نُشْبَہ بن قُرْط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی امام دَارقُطْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے حوالے سے صفہ والوں میں ذکر کیا ہے اور ابن جَرِیْر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے منقول ہے کہ ''انہیں صحابیت کا شرف حاصل ہے۔''[3]

حضرت سیِّدُنا حُذَیفَہ بِن یَمَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ بن یَمَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت عرصہ اہلِ صفہ کے ساتھ رہے اسی وجہ سے انہیں اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا حُذَیْفَہ اور ان کے والد حضرت سیِّدُنا یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مہاجرین میں سے ہیں۔ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ہجرت و نصرت کے درمیان اختیار دیا تو انہوں نے نصرت

---

[1] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۴۱ جُعیل بن سُراقة الضَمری، ج ۴، ص ۱۸۶.

[2] ......الجامع لابن وھب، باب النسب، الحدیث: ۳۲، ج ۱، ص ۳۴.

[3] ......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۶۶ جاریة بن حُمَیل، ج ۴، ص ۲۱۱.

کو پسند کیا۔وہ انصار کے حلیف تھے۔چنانچہ،انہیں اہلِ صفہ میں شمار کیا گیا۔ہم نے طبقۂ اولیٰ میں ان کے احوال بیان کردیئے ہیں۔ [1]

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رونما ہونے والے فتنوں اور آفتوں سے آگاہ تھے۔علم وعبادت میں ہمہ تن مشغول اور دنیا سے کنارہ کش رہتے۔حضور نبیِّ پاک،صاحبِ لَولاک،سیاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں غزوۂ احزاب کی رات تنہا جاسوسی کے لئے بھیجا۔جب وہ اپنے سفر سے لوٹے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ٹھنڈی ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے انہیں کپڑوں پر پہنا جانے والا اپنا بغیر آستینوں کا چوغہ پہنایا۔

غلاموں پر شفقت:

{1242}......حضرت سیِّدُنا ابراہیم تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''ہم غزوۂ احزاب کی ایک سخت آندھی اور سردی والی رات شاہِ موجودات،سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:''کوئی ہے جو میرے پاس قوم (کفار) کی خبر لائے اور اسے قیامت میں میری رَفاقت حاصل ہو؟''لوگ خاموش رہے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری مرتبہ،پھر تیسری مرتبہ فرمایا (لیکن سخت آندھی وسردی کی وجہ سے سب خاموش رہے) پھر ارشاد فرمایا:''اے حُذَیفہ! میرے پاس قریش کی خبر لاؤ۔''چنانچہ،جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا نام لے کر فرما دیا تو اب جانا ہی تھا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ''میرے پاس قوم (کفار) کی خبر لاؤ اور انہیں میرے خلاف غصہ نہ دلانا۔''حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:''میں چلا تو ایسے لگا جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں (یعنی سردی بالکل محسوس نہ ہوتی تھی) حتی کہ میں قریش کے پاس پہنچ گیا پھر جب وہاں سے واپس پلٹا تو مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں کسی حمام میں چل رہا ہوں۔بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام میں حاضر ہو کر سب حالات کی خبر دی۔جب میں فارغ ہوا تو مجھے سردی لگنے لگی۔پس حضور نبیِّ رحمت،شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا زائد

---

[1] ......المعجم الکبیر،الحدیث:۳۰۱۱،ج۳،ص۱۶۴.

کمبل جسے اوڑھ کرنماز ادا فرماتے مجھے اُوڑھا دیا تو میں صبح تک چین کی نیند سویا رہا۔ صبح مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بہت سونے والے اب اُٹھ جاؤ۔'' (1)

{1243}......حضرت سیّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ہم سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیّت میں صفہ میں موجود تھے کہ اتنے میں حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اَذان دینے کا ارادہ کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: ''اے بلال! ٹھہرو۔'' پھر ہم سے ارشاد فرمایا: ''کھانا کھالو۔'' ہم نے کھانا کھایا، پھر فرمایا: ''پانی پی لو۔'' ہم نے پانی بھی پی لیا پھر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے لئے اذان دینے کھڑے ہوئے۔'' راوی حضرت سیّدُنا جَرِیْر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''یہاں کھانے سے سحری کا کھانا مراد ہے۔'' (2)

حضرت سیّدُنا حُذَیْفَہ بن اُسَیْد

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیّدُنا ابوسَرِیْحَہ حُذَیْفَہ بن اُسَیْد غِفارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیعتِ رضوان میں شریک ہوئے تھے۔

قیامت کی 10 بڑی نشانیاں:

{1244}......حضرت سیّدُنا حُذَیْفَہ بن اُسَیْد غِفَارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہٌ عن العُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم قیامت کا تذکرہ کررہے تھے تو ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوجائیں: (۱) دھواں (۲) دجال (۳) جانور (۴) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا (۵) تین دھنسنے، ایک دھنسنا مشرق میں (۶) دوسرا مغرب میں (۷) تیسرا جزیرۂ عرب میں (۸) یاجوج وماجوج کا ظاہر ہونا (۹) وہ آگ جو (ملکِ یمن کے مشہور شہر)

---

(1)......صحیح مسلم، کتاب الجھاد، باب غزحدیث: ۴۶۴۰، ص۹۹۷، بتغیرٍقلیلٍ.

(2)......اخبار اصبھان، باب العین، من اسمہ علی، الحدیث: ۸۹وۃ الاحزاب، ال۱۰۴، ج۶، ص۵۰

عَدَن کے بیچ سے نکلے گی لوگوں کومحشر کی طرف ہانک دے گی[1]۔'' [2]

حضرت سَیِّدُ ناامام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللّٰہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ راوی نے حضرت سَیِّدُ ناعیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نزول کا بھی ذکر کیا۔

قرآنِ حکیم اوراہلِ بیت:

{1245 }......حضرت سَیِّدُ ناحُذَیفہ بن اُسَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مُکَرَّم ،نُورِمُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''اے لوگو! میں تمہارا پیش رو ہوں اورتم حوض پرآ ؤ گے۔پس جب تم میرے پاس آ ؤ گے تو میں تم سے دو بھاری چیزوں کے متعلق دریافت کروں گا تو تم غور کرو کہ میرے بعدان دونوں کے بارے میں میرے کیسے جانشین رہے ہو۔سب سے زیادہ بھاری چیز کتاب اللّٰہ ہے۔اس کی رسی کاایک کنارہ خدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِین جَلَّ جَلَالُہٗ کے دستِ قدرت میں اوردوسراتمہارے ہاتھوں میں ہے۔لہٰذا کتاب اللّٰہ کومضبوطی سے تھامے رکھواور گمراہ نہ ہونااورنہ ہی اسے بدلنا۔اوردوسری چیز میری عترت یعنی اَہل بیت ہیں۔بے شک مجھے مہربان وخبردار پَرْوَرْدِگارعَزَّوَجَلَّ نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدانہیں ہوں گے جب تک میرے حوض پرنہ آئیں گے۔'' [3]

حضرت سیِّدُنا حَبِیب بِن زَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سَیِّدُ ناحَبِیب بن زَید انصارِی اَزْدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قبیلہ بَنِی نَجَّار کے ایک فرد ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کاشماربھی اہلِ صفہ میں کیا گیا ہےاور یہ اِشْتِبَاہ کی وجہ سے ہے کیونکہ دَرحقیقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار اہلِ عقبہ میں ہوتا ہے۔

---

[1]......اس حدیث پاک میں مذکورقیامت کی نشانیوں کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارشریعت جلداول صفحہ 116 تا129 کا مطالعہ کیجئے۔نیز مرآۃ المناجیح ،ج7،ص276(مطبوعہ ضیاءالقرآن)سے اس حدیث پاک کی شرح کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔**علمیہ**

[2]......مسندابی داودالطیالسی،حذیفۃ بن اسیدالغِفَاری،الحدیث:۱۰۶۷،ص۱۴۳.

[3]......المعجم الکبیر،الحدیث:۳۰۵۲/۲۶۷۸،ج۳،ص۱۸۰/۶۵.

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِستقامت وشہادت:

حضرت سیِّدُنا حَبِیْب بن زَیْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مُسَیْلِمَہ کَذَّاب نے قید کرلیا اور کہنے لگا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مُحَمَّد، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے رسول ہیں؟'' حضرت سیِّدُنا حبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: ''ہاں! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔'' پھر اس نے کہا کہ ''کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا رسول ہوں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں!'' مُسَیْلِمَہ کَذَّاب نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کردیا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وَالدہ کا ذکرِ خیر:

حضرت سیِّدُنا حَبِیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدۂ ماجدہ حضرت سیِّدَتُنا نُسَیْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ ان کا شمار بھی اہل عقبہ میں ہوتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کے ساتھ مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کے خلاف جہاد میں شریک ہوئیں۔ جس میں وہ بدبخت واصلِ جہنم ہوا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اس حالت میں واپس آئیں کہ جسم اقدس پر نیزوں اور تلواروں کے بے شمار زخم تھے۔''(1)

حضرت سیِّدُنا حَارِثَہ بن نُعْمَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حارِثَہ بن نُعْمان اَنصارِی نَجّارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا ابو عبدالرحمٰن نَسائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ بدر میں سے ہیں۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان 80 جاں نثار صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے جنگِ حُنَیْن میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور میدانِ کارزار سے راہِ فرار اختیار نہیں کی۔ آخری عمر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بینائی جاتی رہی تھی۔

ماں سے حسنِ سلوک کا صلہ:

{1247}......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک رات میں سویا تو میں نے اپنے آپ کو

(1)......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، شروط البیعۃ فی العقبۃ الاخیرۃ، اسماء من شھد العقبۃ، ص ۱۸۵.

جنت میں پایا۔ میں نے ایک قاری کی آواز سنی تو پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' فرشتوں نے کہا: ''یہ حارِثہ بن نُعْمان ہیں۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ بھلائی واحسان ہی کا صلہ ہے۔ یہ بھلائی واحسان ہی کا صلہ ہے۔'' راوی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سب لوگوں سے زیادہ اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی وحسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔'' (1)

صدقہ بُری مَوت سے بچاتا ہے:

{1248}......حضرت سیِّدُنا محمد بن عُثْمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بینائی چلی جانے کے بعد حضرت سیِّدُنا حارِثہ بن نُعْمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حجرے کے دروازے سے اپنی نماز کی جگہ تک ایک رسی باندھ رکھی تھی اور اپنے پاس کھجوروں سے بھری ایک ٹوکری رکھ لیتے تھے۔ جب کوئی سائل آتا اور سلام کرتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ٹوکری سے کچھ کھجوریں لیتے پھر رسی کے ذریعے سائل کے پاس آتے اور اسے کھجوریں عطا فرماتے۔ آپ کے گھر والے عرض کرتے کہ ہم اس کام میں آپ کو کفایت کریں گے لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے کہ میں نے حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''مسکین کو کوئی چیز دینا (یعنی صدقہ کرنا) بری موت سے بچاتا ہے۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا حَازِم بن حَرْمَلَہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حَازِم بن حَرْمَلَہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا حَسَن بن سُفْیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے حوالے سے اصحابِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

جنت کا خزانہ:

{1249}......حضرت سیِّدُنا حَازِم بن حَرْمَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی

---

(1) ......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدة عائشة، الحدیث: ٢٥٣٩٢، ج٩، ص٥١٨.

(2) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٣٢٢٨، ج٣، ص٢٢٨.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بلایا۔ میں خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا: ''اے حَازِم! لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کثرت کے ساتھ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا حَنْظَلَہ بن اَبی عَامر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا حَنْظَلَہ بن اَبی عامِر راہب اَنصارِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُ نا ابو موسیٰ محمد بن مُثَنّٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ''غَسِیْلُ الْمَلَائِکَہ'' (یعنی جنہیں فرشتوں نے غسل دیا) کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے ہیں۔

''غَسِیْلُ الْمَلَائِکَہ'' کہنے کی وجہ:

{1250}......حضرت سیِّدُ نا محمود بن لَبِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد سے مروی ہے کہ جنگ اُحد میں قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کے حضرت سیِّدُ نا حَنْظَلَہ بن اَبی عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ابوسُفیان کا آمنا سامنا ہوا (اس وقت ابوسُفیان ایمان نہیں لائے تھے) اور شَدَّاد بن اَسود نے جسے ''ابن شَعُوب'' کہا جاتا ہے حضرت سیِّدُ نا حَنْظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابوسُفیان پر غالب آتے دیکھا تو انہیں شہید کر دیا۔ جنگ ختم ہوئی تو حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تمہارے رفیق یعنی حَنْظَلَہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ ذرا ان کے گھر والوں سے ان کے متعلق دریافت تو کرو۔'' جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلیہ سے پوچھا گیا تو اُنہوں نے بتایا کہ ''یہ حالتِ جنابت میں تھے کہ اعلانِ جہاد سنتے ہی اُٹھ کر چل دیئے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسی وجہ سے فرشتوں نے انہیں غسل دیا ہے۔'' (2)

---

(1)......سنن ابن ماجہ،ابواب الادب،باب ما جاء فی ﴿لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ﴾،الحدیث:٣٨٢٦،ص٢٧٠٤.

(2)......السیرۃ النبویۃ لابن ہشام،غزوۃ اُحد،شان عاصم بن ثابت،ص٣٢٩۔

المستدرک،کتاب معرفۃ الصحابۃ،باب ذکر شہادۃ حنظلۃ......الخ،الحدیث:٤٩٧٠،ج٤،ص٢١٢.

حضرت سیِّدُنا حَجَّاج بِن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ

حضرت سیِّدُ نا حَجَّاج بن عمرو اَسْلَمِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ کو حافظ ابو عبد اللہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے لیکن یہ وہم ہے کیونکہ حضرت سیِّدُ نا حَجَّاج اَسْلَمِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ درحقیقت ابوحَجَّاج، حَجَّاج بن مالک بن حَجَّاج ہیں اور حَجَّاج بن عمرو مازِنی اَنصارِی ہیں اور انہیں کسی نے بھی اہلِ صفہ میں شمار نہیں کیا۔ ان کی سند سے ایک یہ روایت ملتی ہے۔ چنانچہ،

{1251}...... حضرت سیِّدُ نا حَجَّاج بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کا پاؤں ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے اور اس پر دوسرا حج واجب ہے[1]۔''[2]

حضرت سیِّدُنا حَکَم بِن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ

حضرت سیِّدُ نا حَکَم بن عُمَیر ثُمالی رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں ہوتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ کا تعلق ملکِ شام سے ہے۔

دین میں ناقص کون؟

{1252}...... صحابیٔ رسول حضرت سیِّدُ نا حَکَم بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا میں مہمان بن کر رہو اور مساجد کو اپنے گھر بناؤ اور

---

[1]...... یعنی جس نے احرامِ حج باندھ لیا ہو، پھر اس کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ جائے یا ہڈی تو نہ ٹوٹے، لنگ پیدا ہو جائے جس سے وہ آگے سفر اور ارکانِ حج ادا نہ کر سکے تو وہ اپنا احرام کھول دے اور وہاں سے لوٹ جائے یا ٹھہر جائے، ہدی مکہ معظّمہ بھیج دے، اور تاریخ ذبح پر احرام کھول دے، سالِ آئندہ قضاء کرے۔ اس سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ کہ احصار صرف دشمن ہی سے نہیں ہوتا بلکہ بیماری وغیرہ سے بھی ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ نفلی عبادت شروع کر دینے سے فرض ہو جاتی ہے، اگر پوری نہ ہو سکے تو اُس کی قضاء لازم ہے، کیونکہ یہاں حج مطلق فرمایا گیا، فرضی ہو یا نفلی۔ (مرآۃ المناجیح، ج٤، ص١٩٩) **مدنی مشورہ:** احصار کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اول، ص1194 تا 1198 کا مطالعہ فرمائیے! **علمیہ**

[2]...... سنن ابن ماجہ، ابواب المناسک، باب المُحصِر، الحدیث: ٣٠٧٧، ص٢٦٦٤.

اپنے دلوں کو رقت کی عادت ڈالو اور فکرِ آخرت اور رونے کی کثرت کرو اور اپنی خواہشات کے پیچھے نہ پڑو۔ تم ایسی عمارتیں بناتے ہو جن میں تمہیں رہنا نہیں۔ اتنا مال اکٹھا کرتے ہو جتنا تم نے کھانا نہیں اور ایسی امید باندھتے ہو جنہیں تم نے پانا نہیں۔'' مزید ارشاد فرمایا: ''آدمی کے دین کے ناقص ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی خطائیں زیادہ اور حلم کم ہو اور وہ ایسی بات کہے جس کی حقیقت کم ہو، راتیں مرداروں کی طرح گزریں تو دن بے کاروں کی طرح بسر ہوں، بہت سست، لالچی، کنجوس اور آسودہ زندگی گزارنے کی فکر میں گرفتار ہو۔''[1]

کامل حیا:

{1253}......حضرت سیِّدُنا حَکَم بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے پوری حیا کرو، سر اور اس میں محفوظ چیزوں، پیٹ اور اس کے اندر کی چیزوں کی حفاظت کرو، موت اور گل جانے کو یاد رکھو، جو ایسا کرے گا اس کی جزا جنت الماویٰ ہے[2]۔''[3]

حضرت سیِّدُنا حَرْمَلَہ بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا حَرْمَلَہ بن ایاس رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کو بھی حُذَیفہ بن خیَّاط کے حوالے سے اہلِ صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔ بعض نے کہا: ''آپ کا نام حَرْمَلَہ بن عبد اللّٰہ عَنْبَرِی ہے۔''

{1254}......حضرت سیِّدُنا حَرْمَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبیلہ کے ہمراہ بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوا، جب میں واپس ہونے لگا تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے نصیحت ارشاد فرمایئے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے حَرْمَلَہ! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور جب تم

---

[1] ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الکاف، الحدیث: ٤٧٤٤/٤٨٩٧، ج٢، ص١٦٦/١٧٩.

[2] ......یعنی صرف ظاہری نیکیاں کر لینا اور زبان سے حیا کا اقرار کرنا پوری حیا نہیں بلکہ ظاہری اور باطنی اعضاء کو گناہوں سے بچانا حیا ہے، چنانچہ، سر کو غیرِ خدا کے سجدے سے بچائے، اندرونِ دماغ کو ریا اور تکبر سے بچائے، زبان آنکھ اور کان کو ناجائز بولنے دیکھنے سننے سے بچائے، یہ سر کی حفاظت ہوئی، پیٹ کو حرام کاموں سے، شرمگاہ کو زنا سے، دل کو بری خواہشوں سے محفوظ رکھے، یہ پیٹ کی حفاظت ہے، حق یہ ہے کہ یہ نعمتیں رب کی عطا اور جنابِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سخا سے نصیب ہوسکتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ج٢، ص٤٤٠)

[3] ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٣١٩٢، ج٣، ص٢١٩.

کسی مجلس میں بیٹھو پھر وہاں سے اُٹھو تو اہلِ مجلس کی جو باتیں تمہیں بھلی لگیں ان پر عمل کرو اور جو بُری لگیں ان پر عمل کرنے سے گریز کرو۔'' (1)

{1255}......حضرت سیِّدُ نا حَرْمَلَہ بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ نبوی علٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا تو وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوتِ حق کو سمجھ لیا۔ پھر جب دربارِ نور بار سے واپس ہونے لگا تو خدمتِ سراپا اَقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اب میرے لئے کیا حکم ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اے حَرْمَلَہ ! بھلائی بجالاؤ اور برائی کے داغ سے اپنے دامن کو بچاؤ۔'' فرماتے ہیں: ''پھر میں وہاں سے رخصت ہوا تو کچھ دیر بعد خیال آیا کہ دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر مزید نصیحت کی اِلتجا کروں۔'' چنانچہ، میں دوبارہ نصیحت کا ملتجی ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے حَرْمَلَہ ! برائی سے بچو۔ نیکی پر گامزن رہو اور لوگوں کی جن باتوں کا سننا تمہیں خوشگوار معلوم ہو ان سے جدا ہو کر ان پر عمل کرو اور جن باتوں کا سننا تمہیں ناگوار لگے ان سے جدا ہو کر ان پر عمل نہ کرو۔''

حضرت سیِّدُ نا اَحمد بن اِسحاق حَضْرَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ ''جب میں وہاں سے نکلا تو سمجھا کہ ان دو باتوں یعنی نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے میں تمام اُمور شامل ہیں۔'' (2)

حضرت سیِّدُ نا خَبَّاب بِن اَلاَرَت

رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا خَبَّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُ نا کُرْدُوس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ آپ مہاجرین کے طبقۂ سابقین اولین میں سے ہیں۔ ہم پہلے ان کے احوال بیان کر چکے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو راہِ خدا میں بہت ستایا گیا۔ غزوۂ بدر و دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔

{1256}......حضرت سیِّدُ نا طارِق بن شِہَاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا خَبَّاب

---

(1)......مسند ابی داود الطیالسی، حرملۃ العنبری، الحدیث: ١٢٠٧، ص١٦٧.

(2)......الادب المفرد للبخاری، باب اھل المعروف فی الدنیا اھل المعروف فی الآخرۃ، الحدیث: ٢٢٢، ص٧٨، بتغیرٍ.

بن اَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار مہاجرین صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے۔ نیز آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام کے ان جاں نثاروں میں سے ہیں جنہیں راہِ خدا میں بہت ستایا گیا۔'' (1)

{1257}......حضرت سیِّدُنا محمد بن فُضَیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا کُرْدُوس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چھٹے نمبر پر اسلام لائے۔ یوں انہیں اسلام سے چھٹا حصہ ملا۔'' (2)

{1258}......حضرت سیِّدُنا ابو لیلیٰ کِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا خَبَّاب بن اَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''قریب ہو جایئے! میں آپ کے سوا اس مجلس کا زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتا۔'' پھر حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی پیٹھ پر ان زخموں کے نشانات دکھانے لگے جو مشرکین کی تکالیف سے پہنچے تھے۔'' (3)

{1259}......حضرت سیِّدُنا قَیس بن اَبی حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کی غرض سے ان کے پاس گئے۔ اس وقت انہیں سات جگہ سے داغا گیا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ''ہمارے دوست دنیا سے چلے گئے اور دنیا نے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جبکہ ہمارے ہاتھ اِتنا مال آیا جس کا مصرف ہم نے مٹی ہی کو پایا۔'' حضرت سیِّدُنا قَیس بن حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد ہم پھر ان کی عیادت کے لئے گئے تو انہیں دِیوار تعمیر کرنے میں مصروف پایا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''مومن کو ہر خرچ میں ثواب ملتا ہے سوائے مٹی میں خرچ کرنے (یعنی بلا ضرورت عمارت بنانے) کے اور اگر حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں موت کی دُعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں ضرور مرنے کی دعا کرتا۔'' (4)

---

(1)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب اسلام ابی بکر، الحدیث:۸، ج۸، ص۴۴۸.

(2)......المصنف لابن ابی شیبة، کتاب المغازی، باب اسلام ابی بکر، الحدیث:۹، ص۴۴۹.

(3)......سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضائل خَبَّاب، الحدیث:۱۵۳، ص۲۴۸۶، بدون "اری".

(4)......صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت، الحدیث:۵۶۷۲، ص۴۸۶.

اُمت کے حق میں تین دُعائیں:

{1260}......حضرت سیِّدُ ناخَبَّاب بن اَلْاَرَت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضور نبیِّ مکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ستودہ صفات کو بڑے غور سے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ جب صبح طلوع ہوئی تو میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج رات میں نے آپ کو ایسی نماز پڑھتے دیکھا کہ اس طرح نماز پڑھتے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔'' ارشاد فرمایا: ''ہاں! یہ شوق وخوف کی نماز تھی۔ میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے تین چیزوں کا سوال کیا تو اس نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک سے روک دیا۔ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیا کہ وہ ہمیں دوسری امتوں کی طرح عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک نہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری یہ دعا قبول فرمالی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ ہم پر دشمن کو مسلط نہ فرمائے جو ہمیں ہلاک کردے تو یہ سوال بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پورا کر دیا اور تیسرا سوال میں نے یہ کیا کہ میری اُمت گروہوں میں نہ بٹے تو پروَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ سوال کرنے سے روک دیا۔'' (1)

{1261}......حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن جَعْدَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضرت سیِّدُ ناخَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ پس انہوں نے کہا: ''اے ابوعبداللہ! آپ کو بشارت ہو کہ آپ حوضِ کوثر پر حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ایسا کیونکر ہو سکے گا جبکہ یہ سب سے نچلا گھر ہے اور وہ سب سے اونچا مقام اور حضور رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں ارشاد فرمایا تھا کہ ''تمہیں دنیاوی مال اتنا ہی کافی ہے جتنا مسافر کا زادِ راہ ہوتا ہے۔'' (2)



(1) ......المعجم الكبير، الحديث: ٣٦٢١، ج٤، ص٥٧.

(2) ......المصنف لابن ابی شيبة، كتاب الزهد، باب ما ذكر عن نبينافی الزهد، الحديث: ٨، ج٨، ص١٢٥.

حضرت سیِّدُنا خُنَیس بن حُذافہ سَہمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ

حضرت سیِّدُنا خُنَیس بن حُذافہ سَہمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو حافظ ابو طالب اور محمد بن اِسحاق بن یسار رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے حوالے سے اہلِ صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔

حضرت سیِّدُنا خُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کی اہلیہ حضرت سیِّدَتُنا حَفْصہ بنت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔حضرت سیِّدُنا خُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اوائلِ اِسلام میں مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں وفات پائی۔ان کی وفات کے بعد رسول اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدَتُنا حَفْصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہَا کو اپنی زوجیت کا شرف بخشا۔

{1262}......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی بیٹی حضرت سیِّدَتُنا حَفْصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہَا بیوہ ہوگئیں۔ان کے شوہر حضرت خُنَیس بن حُذافہ سَہمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے جو بدری صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں، مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں انتقال فرماگئے تو میری ملاقات حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے ہوئی میں نے ان سے کہا:''اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں۔''لیکن اُنہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔

فرماتے ہیں: میں کچھ دن انتظار کرتا رہا پھر حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لَاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حفصہ کے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے ان کا نکاح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کر دیا۔اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ مجھ سے ملے تو فرمایا:''شاید آپ کو یہ بات ناگوار گزری ہوگی کہ جب آپ نے مجھ سے اپنی بیٹی حَفْصہ کے نکاح کی خواہش کی تو میں نے کوئی جواب نہ دیا؟''میں نے کہا:''جی ہاں۔''تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا:''جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے مجھے نکاح کی پیشکش کی تھی تو میرے جواب نہ دینے کی وجہ صرف یہ تھی کہ میں نے پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حَفْصہ کا ذکر کرتے سنا تھا اور میں یہ راز ظاہر نہیں کرسکتا تھا اور اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حَفْصَہ سے نکاح نہ فرماتے تو میں خود ان سے نکاح کر لیتا۔''[1]

حضرت سیِّدُ نااَبواَیُّوب خَالِد بِن زَیْد

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ابواَیوب خالد بن زَید اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو محمد بن جَرِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر کے حوالے سے صفہ والوں میں ذکر کیا ہے۔ حضرت سیِّدُ نا ابواَیوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اُس مشہور گھر کے مالک تھے کہ جس میں حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا پہنچنے پر قیام پذیر ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجد اور حجرہ بنایا اور وہ گھر آج بھی مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں موجود ہے۔ حضرت سیِّدُ نا ابواَیوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو صفہ میں قیام کی حاجت نہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار اہلِ عقبہ میں ہوتا ہے نہ کہ اہلِ صفہ میں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قُسْطَنْطِیْنِیَّہ میں فوت ہوئے اور اس کی فصیل (یعنی دیوار) کے پاس دفن کئے گئے۔

{1263}......حضرت سیِّدُ نا اِمام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''بیعتِ عقبہ میں شریک ہونے والوں میں سے ایک حضرت سیِّدُ نا ابواَیوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔''[2]

متقی و غیرِ متقی کی عبادت میں فرق:

{1264}......حضرت سیِّدُ نا ابواَیوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک دو آدمی مسجد کو جاتے اور نماز پڑھتے ہیں۔ پھر ان میں سے ایک واپس لوٹتا ہے تو اس کی نماز اُحُد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوتی ہے جبکہ دوسرا لوٹتا ہے تو اس کی نماز ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں ہوتی۔'' حضرت سیِّدُ نا ابوحُمَید ساعِدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیونکر ہوتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جب وہ آدمی دوسرے سے زیادہ عمدہ عقل والا ہو۔'' انہوں نے پھر عرض

---

[1] ......سنن النسائی، کتاب النکاح، باب عرض الرجل ابنته علی من یرضی، الحدیث: ۳۲۵۰، ص۲۲۹۸.

[2] ......السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، اَسْمَاء من شَھِدَ العُقْبَۃَ، ص۱۸۱، ان ابن اسحاق.

کی: ''یہ کیونکر ہوتا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے زیادہ بچتا اور نیکی کی طرف سبقت لے جانے میں زیادہ حرص رکھتا ہوا گرچہ نفلی عبادات میں دوسرے سے کمتر ہو۔''[1]

مختصر اور جامع نصیحت:

{1265}......حضرت سیِّدُنا ابو اَیوب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص دربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہو کر مختصر نصیحت کا طلبگار ہوا تو سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اسے آخری نماز سمجھ کر پڑھو اور ایسی بات نہ کہو جس سے تمہیں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے مال سے بالکل مایوس ہو جاؤ۔''[2]

70 ہزار کا بلا حساب جنت میں داخلہ:

{1266}......حضرت سیِّدُنا ابو اَیوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور اِرشاد فرمایا: ''بے شک میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے دو باتوں میں اختیار دیا کہ 70 ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پاس سے لپ بھر[3] جنت میں داخل فرمادے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے لئے لپ بھرے گا؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اندر تشریف لے گئے پھر تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر) کہتے ہوئے باہر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''بے شک میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے اِضافہ فرمادیا ہے کہ ''ہر ہزار کے ساتھ 70 ہزار اور ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ لپ بھر جنت میں بھی داخل فرمائے گا۔'' حضرت سیِّدُنا ابو رُہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دریافت کیا: ''اے ابو ایوب! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لپ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے اسے تو لوگ اپنے مونہوں سے کھالیں گے؟'' فرمایا: ''اس

---

[1] ......مسند الحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، الحدیث: ۸۲۱، ج۲، ص۸۰۵.

[2] ......سنن ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب الحکمۃ، الحدیث: ۴۱۷۱، ص۲۷۳۰.

[3] ......لپ سے مراد ہے بے اندازہ کیونکہ جب کسی کو بغیر گنے بغیر تولے ناپے دینا ہوتا ہے تو وہاں لپ بھر بھر کر دیتے ہیں یا کہو کہ یہ حدیث متشابہات میں سے ہے ورنہ رب تعالیٰ مٹھی اور لپ سے پاک ہے۔'' (مراۃ المناجیح، ج۷، ص۳۹۳)

میں نہ پڑو میں تمہیں حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لپ کے بارے میں بتاتا ہوں جیسا کہ مجھے گمان بلکہ یقین ہے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لپ یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''جو اس بات کی گواہی دے کہ'' (اے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تیرے بندے ورسول ہیں۔'' پھر اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق بھی کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا خرَیم بن فَاتِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن فَاتِک اَسَدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو احمد بن سُلَیْمان مَرْوَزِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

غیبی آواز نے اسلام کی دعوت دی:

حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن فَاتِک اَسَدِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بدری صحابی ہیں۔ایک بار انہیں اَبرق العِرَاق میں رات ہوگئی وہاں انہیں ایک غیبی آواز سنائی دی:

وَیْحَکَ عُذْ بِاللّٰہِ ذِی الْجَلَالِ　　وَالْمَجْدِ وَالْبَقَاءِ وَالْاَفْضَالِ

وَاقْرَءِ الْاٰیَاتِ مِنَ الْاَنْفَالِ　　وَوَحِّدِ اللّٰـہَ وَلَا تُبَالِی

ترجمہ: (۱)......تجھ پر افسوس! اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگ جو عظمت وجلالت اور بقا وفضل والا ہے۔

(۲)......اور سورۂ انفال کی تلاوت کر، اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک مان اور بے فکر ہو جا۔

چنانچہ، حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کی طرف چل دیئے۔وہاں پہنچے تو اس وقت حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔پس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام قبول کرلیا اور آپ کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے۔ (2)

---

(1)......المعجم الکبیر،الحدیث:۳۸۸۲،ج٤،ص۱۲۷۔

المسندللامام احمدبن حنبل،حدیث ابی ایوب الانصاری،الحدیث:٢٣٥٦٤،ج٩،ص١٣٢.

(2)......المعجم الکبیر،الحدیث:٤١٦٥،ج٤،ص٢١٠،بتغیرٍ.

پائنچے ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ممنوع ہے:

{1267}......حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن فَاتِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: ''تم کتنے اچھے ہو اگر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ دو خصلتیں کون سی ہیں۔ نقصان پہنچانے کو تو ایک خصلت بھی کافی ہے پھر وہ دو کون سی ہیں؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تہبند لٹکانا اور بال بڑھانا[1]۔'' راوی کہتے ہیں: ''حضرت سیِّدُنا خُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فوراً اپنا تہبند اوپر کرلیا اور بال بھی چھوٹے کروادیئے۔''[2]

حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا خُرَیم بن اَوس طائی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابو الحسن علی بن عمر دَارقُطْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے حوالے سے اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار مہاجرین میں ہوتا ہے۔

نگاہِ مصطفٰے کا کمال اور صحابی کی سادگی:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ صحابی ہیں کہ جب حضور نبیٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بتایا کہ ''میرے لئے ''حِیرَہ'' کے درمیان جتنے حجابات تھے سب اُٹھا دیئے گئے تو میں نے شَیْمَاء بنت

---

[1] ......تہبند یا پاجامے وغیرہ کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے متعلق حاشیہ اسی کتاب کے صفحہ 531 پر ملاحظہ کیجئے۔ اور رہا لمبے بال رکھنا تو اس کے متعلق صدرالشریعہ، بدرالطریقہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینہ پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندتے ہیں یا جوڑے بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلافِ شرع ہیں۔'' (بہار شریعت، حصہ ۱۶ ص ۲۳۰)

اور مجدد اعظم سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت حضرت علامہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لمبے بالوں کے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ''(بال) نصف کان سے کندھوں تک بڑھانا شرعاً جائز ہے اور اس سے زیادہ بڑھانا مرد کو حرام ہے۔'' (فتاوٰی رضویّہ، ج ۲۲، ص ۶۰۵)

[2] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث خریم بن فاتك، الحدیث: ۱۸۹۲۱، ج ۶، ص ۴۸۴۔
المعجم الکبیر، الحدیث: ۴۱۵۶/۴۱۵۹، ج ۴، ص ۲۰۷.

بُقَیْلَہ کو سیاہ چادر اوڑھے ایک طاقتور خچر پر سوار دیکھا۔''تو حضرت سیِّدُ ناخُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی:''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم نے''حِیرَہ''کو فتح کرلیا اور شَیْمَا کو اسی حالت میں پایا تو کیا میں اسے لے لوں؟'' ارشاد فرمایا:''ہاں وہ تجھے ملے گی۔'' پھر(خلافت صدیقی کے زمانہ میں) حضرت سیِّدُ ناخُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُ ناخالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ لشکر میں مل گئے۔مجاہدین نے مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کو واصلِ جہنم کیا، پھر''اَلْطَف''کا رُخ کیا یہاں تک کہ''حِیرَہ''میں داخل ہوگئے۔تو سب سے پہلے انہیں شَیْمَاء بنت بُقَیْلَہ طاقتور خچر پر اسی طرح سوار ملی جس طرح حضور نبی غیب داں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمایا تھا۔چنانچہ، اسے دیکھتے ہی حضرت سیِّدُ ناخُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کی طرف لپک گئے اور اس پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کرنے لگے۔حضرت سیِّدُ نا محمد بن مَسْلَمَہ وحضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے اس بات کی گواہی دی تو امیرِ لشکر حضرت سیِّدُ نا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شَیْمَاء ان کے حوالے کردی۔پھر شَیْمَاء کا بھائی عَبْدُ الْمَسِیح ان کے پاس آیا اور حضرت سیِّدُ ناخُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہنے لگا:''شَیْمَاء مجھے بیچ دو۔''حضرت سیِّدُ ناخُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک ہزار سے کم نہیں لوں گا۔''عَبْدُ الْمَسِیح نے ایک ہزار دیئے اور کہا اگر آپ اس کے ایک لاکھ مانگتے تو میں ایک لاکھ دے دیتا۔''حضرت سیِّدُ ناخُرَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''میں تو سمجھتا تھا کہ مال ایک ہزار سے زیادہ نہیں ہوتا۔''[1]

نعت سننا سنت ہے:

{1268}......حضرت سیِّدُ ناخُرَیم بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں ہجرت کرکے حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے۔میں نے اسلام قبول کرلیا۔حضرت سیِّدُ ناعبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ اقدس میں اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ''میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔''آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت مرحمت فرمائی اور دُعا سے بھی نوازا کہ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دانت صحیح وسالم رکھے۔''[2]

......المعجم الکبیر،الحدیث:٤١٦٨،ج٤،ص٢١٣.

......المستدرك،کتاب معرفة الصحابة،باب انشادالعبَّاس فی مدح النبی بحضرته،الحدیث:٥٤٦٨،ج٤،ص٣٩١.

حضرت سیّدُنا خُبَیب بِن یَسَاف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ابوعبدالرحمٰن خُبَیب بن یَسَاف بن عُتْبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبد اللّٰہ نَیشا پُو رِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے اور حضرت سیِّدُ نا ابوبکر بن ابی داو'د رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بدری صحابی ہونا منقول ہے۔

{1269}......حضرت سیِّدُ نا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں اور میری قوم کا ایک شخص ایسے وقت میں بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک غزوہ میں شرکت کا ارادہ فرما رہے تھے۔ ہم اس وقت تک مسلمان تو نہ ہوئے تھے لیکن (آپس میں) کہنے لگے کہ ''ہمیں شرم آنی چاہئے کہ ہماری قوم تو جہاد میں حصہ لے اور ہم ان کا ساتھ نہ دیں۔'' حضور نبی ٔاکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: ''کیا تم دونوں اِسلام قبول کر چکے ہو؟'' ہم نے عرض کی: ''نہیں۔'' تو ارشاد فرمایا: ''ہم مشرکین سے مدد حاصل نہیں کرتے۔'' حضرت سیِّدُ نا خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''پھر ہم اسلام لے آئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوئے۔ دورانِ جنگ ایک شخص نے مجھے زخم لگا دیا تو میں نے اسے قتل کر ڈالا اور بعد کو میں نے اس کی بیٹی سے شادی کر لی تو وہ کہا کرتی تھی: ''میں ایسے شخص کو گم نہ کروں جس نے تمہیں یہ زخم لگایا۔'' اور میں اس سے کہتا تھا: ''تو ایسے شخص کو گم نہ کر جس نے تمہارے باپ کو جلد جہنم میں پہنچایا۔''[1]

حضرت سیّدُنا دُکَین بِن سَعِید

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا دُکَین بن سعید مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار بھی اہلِ صفہ میں ہوتا ہے اور ایک قول کے مطابق آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خَثْعَمِی ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ 400 آدمیوں کی جماعت کے ہمراہ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے اور کھانا طلب کیا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب کو کھانا کھلایا اور ان کے زادِ راہ کا اہتمام فرمایا۔

---

[1] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث جد خُبَیب، الحدیث: ١٥٧٦٣، ج٥، ص ٣٤٥.

حضرت سیِّدُ ناامام حافظ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی فرماتے ہیں: ''حضرت سیِّدُ نا دُکَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صفہ کو اپنا مسکن بنانے اور وہاں ٹھہرنے کی کوئی روایت میرے علم میں نہیں۔''

ایک معجزے کا بیان:

{1270}......حضرت سیِّدُ نا دُکَین بن سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم 400 سوار بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے اور کھانا طلب کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! جاؤ انہیں کھانا کھلاؤ اور کچھ زادِراہ عطا کرو۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس صرف کچھ صاع کھجوریں ہیں جو مجھے اور میرے اہل و عیال کو بمشکل کفایت کریں گی۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''ہم نے حکم سنا اور اطاعت کی۔'' یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چل پڑے یہاں تک کہ ایک کمرہ کے پاس پہنچے۔ اس کی چابی نکالی اور دروازہ کھول دیا۔ لوگوں سے کہنے لگے: ''اندر داخل ہو جاؤ۔'' میں سب سے آخر میں اندر داخل ہوا کچھ کھجوریں لیں پھر دیکھا تو کھجوروں کا ایک بڑا ڈھیر ابھی باقی تھا۔''(1)

حضرت مصنف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے اور یہ (یعنی کھجوروں کا بڑھ جانا) حضورانور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔''

حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ ذُوالْبِجَادَیْن

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا عبداللہ ذُوالْبِجَادَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت علی بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم پیچھے مہاجرین سابقین میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔

......المعجم الکبیر، الحدیث: ٤٢٠٧، ج٤، ص٢٢٨، بتغیر.

عبدُ الْعُزّٰی سے ذُو الْبِجَادَیْن کیسے ہوئے؟

ذُو الْبِجَادَیْن نام کا سبب کچھ یوں ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے چچا کی کفالت میں تھے۔ وہ آپ کی پرورش کرتا رہا لیکن جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام قبول کیا تو اس نے ہر چیز واپس لے لی۔ اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ والدہ نے انہیں ایک بڑی اُونی چادر دی۔ آپ نے اس چادر کے دو حصے کر لئے۔ ایک کا تہبند بنالیا اور دوسرا حصہ اوپر اوڑھ لیا۔ پھر بارگاہِ نبوت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نام دریافت فرمایا۔ عرض کی: ''عبدالْعُزّٰی۔'' ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ تمہارا نام عبداللّٰہ ذُو الْبِجَادَیْن (یعنی دو چادروں والا) ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ تبوک میں شہید ہوئے۔ حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس ان کی قبر میں اُترے اور اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے انہیں قبر میں اُتارا۔ (1)

حضرت سیِّدُنا ابولُبَابہ رِفَاعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابولُبَابہ رِفَاعَہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبداللّٰہ نَیْشَاپُوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام بشیر بن عبدالمُنْذِر ہے اور قبیلۂ بنو عمرو بن عوف سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا رِفَاعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور مالِ غنیمت سے حصہ بھی پایا۔

جمعہ کی عظمتوں کا بیان:

{1271}......حضرت سیِّدُنا ابولُبَابہ بن عبدالمُنْذِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جمعۃ المبارک کا دِن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عیدالاضحیٰ و عیدالفطر کے دنوں سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ اس دن میں پانچ خصلتیں ہیں: (۱) اس دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا فرمایا (۲) اِسی دن اِنہیں زمین پر

(1) ......موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، الحدیث: ۷۷، ج۲، ص۴۰۸، مفهومًا.

اُتارا (۳) اِسی دن انہیں وفات دی (۴) اِس دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حرام کے سوا جو مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے اور (۵) تمام مقرب فرشتے، آسمان، زمین، پہاڑ، ہوا اور دریا سب جمعہ کی عظمت سے ڈرتے ہیں کہ قیامت نہ قائم ہو جائے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا ابورُزَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیثِ پاک کی بنا پر حضرت سیِّدُنا ابورُزَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

ذِکر اللہ کی فضیلت:

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ صفہ میں سے ایک شخص جس کی کنیت ابورُزَین تھی سے فرمایا: ''اے ابورُزَین! جب تم تنہائی میں ہو تو اپنی زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے تر رکھو کیونکہ جب تک تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہو گے۔ گویا نماز میں رہو گے، اگر تم لوگوں کے سامنے ذکر کرو تو یہ لوگوں کے درمیان نماز کی طرح ہے اور اگر تم تنہائی میں ذکر کرو تو یہ تنہائی میں نماز کی طرح ہے۔ اے ابورُزَین! جب لوگ رات کے قیام اور دن کے روزے کی صعوبت (یعنی مشقت) برداشت کر رہے ہوں تو تم مسلمانوں کے لئے خیر خواہی و نصیحت کی مشقت برداشت کرو۔ اے ابورُزَین! جب لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے میں مصروف ہوں اور تم چاہو کہ تمہارے لئے بھی ان کی مثل اجر و ثواب ہو تو تم مسجد کو لازم پکڑ لو اس میں اذان دو اور اذان پر اجرت مت لو۔'' (2) (3)

---

(1) ......سنن ابن ماجه،ابواب اقامة الصلوات،باب فی فضل الجمعة،الحديث:١٠٨٤،ص٢٥٤٠.

(2) ......الاصابة فی تمیز الصحابة،الرقم ٩٨٩٨ابورزين آخر،ج٧،ص١١٦۔

الفردوس بمأثورالخطاب،باب الياء،الحديث:٨٤٣٧،ج٥،ص٣٦٠.

(3) ......سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''اصل یہ ہے کہ طاعت و عبادات پر اجرت لینا دینا (سوائے تعلیم قرآن و علوم دین و اذان و اقامت وغیرہا معدودے چند اشیاء کہ جن پر اجارہ کرنا متاخرین نے بناچاری و مجبوری بنظر حال زمانہ جائز رکھا) مطلقاً حرام ہے۔'' (فتاوی رضویه، ج١٩، ص٤٨٦) حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ایک حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ اذان پر اجرت لینا جائز ہے مگر نہ لینا بہتر ہے اس لئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے یہاں اجرت کو حرام نہیں کہا بلکہ فرمایا ڈھونڈ کر کوئی لِلّٰہ (یعنی: فی سبیل اللہ) اذان دینے والا رکھو۔ خیال رہے کہ اس زمانہ میں دینی خدمات پر اجرت لینا اگر ممنوع بھی تھی تو......

ستر ہزار فرشتوں کی دعا حاصل کرنے کا عمل:

{1272}......حضرت سیِّدُ نا ابورَزِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ”کیا تمہیں اس دین کی اصل نہ بتادوں جس سے تم دنیاوآخرت کی بھلائی پالو(تو سنو!) ذکر والوں کی مجلس اختیار کرو[1] اور جب تم تنہائی میں ہوتو جہاں تک ہوسکے اپنی زبان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے ہلاتے رہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت رکھو اور اسی کے لئے دشمنی رکھو۔ اے ابورَزِین! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو 70 ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ وہ سب اس کیلئے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ”اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! اس نے تیری خاطر (رشتۂ محبت) جوڑا ہے تو اسے جوڑ دے (یعنی اس کا اپنے سے رشتۂ اطاعت جوڑ کر اپنا خاص بندہ بنالے)۔“ لہٰذا اگر اپنے جسم کو اس میں مشغول کرسکو تو ضرور کرو۔“[2]

---

[1]......اس وقت کے لحاظ سے تھی اب ممنوع نہیں ورنہ سارے دینی کام بند ہوجائیں گے، دیکھو سوا عثمان غنی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے باقی تمام خلفاء نے خلافت پر اُجرت لی حالانکہ خلافت امامت کبریٰ ہے نیز عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اپنے زمانہ میں غازیوں اور حکام کی تنخواہیں مقرر کیں حالانکہ جہاد بھی عبادت ہے اور حاکمِ اسلام بننا بھی۔“ (مرآۃ المناجیح، ج۱، ص۴۱۷)

......حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس کے تحت فرماتے ہیں: ”اس سے مراد علماء دین اولیاء کاملین صالحین واصلین کی مجلسیں ہیں کیونکہ یہ مجلسیں جنت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درس قرآن وحدیث کی مجلسیں یا حضرات صوفیاء کرام کی ذکر کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا خوف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عشق اور طاعتِ رسول کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اکسیر ہے۔ سبحان اللہ! انسان کی دو ہی حالتیں ہوتی ہیں خلوت، جلوت اس فرمان عالی میں دونوں کی اصلاح فرمادی گئی جلوت ہو تو اللہ والوں کی صحبت میں خلوت ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں، بعض مشائخ نے اس فرمانِ عالی سے دلیل پکڑی کہ ذکرِ خفی افضل ہے ذکرِ جلی سے، بعض نے فرمایا کہ ذکرِ لسانی (زبان سے ذکر کرنا) افضل ہے ذکر جنانی (دل سے ذکر کرنے) یا پاس انفاس (سانس کے ساتھ ذکر اللہ کرنے) سے، کیوں کہ یہاں زبان ہلانے کا حکم دیا مگر انسان بھی مختلف ہیں حالات بھی مختلف، بعض حالات میں ذکرِ جلی افضل بعض وقت ذکرِ خفی افضل۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اذان اور حج کا تلبیہ، نماز جہری کی قرآت آہستہ کہی جائیں اور کون کہہ سکتا ہے کہ نماز تہجد اور نماز خفی قراءت جہر سے کی جاوے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ ”ذکر وہ بہتر ہے کہ ذاکر ذکر میں فنا ہو اور مذکور سے باقی ہو“ ”وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ“ سب کچھ بھول کر اپنے سے بھی غافل ہو کر رب کو یاد کرو۔“ کچھ آگے فرماتے ہیں: ”بعض حضرات جب کسی مقبول بندے سے ملاقات کے لئے جاتے ہیں تو باوضو اور ذکرِ الٰہی کرتے جاتے ہیں یہاں (صاحبِ) مرقات نے بروایت ابویعلیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (ام المؤمنین) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مرفوعاً روایت کی کہ ”ایسا خفی ذکر، جلی ذکر سے ستّر درجہ افضل ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۶۰۳)

[2]......شعب الایمان للبیهقی، باب فی مقاربة و موادة اهل الدین، الحدیث: ۹۰۲۴، ج۶، ص۴۹۲.

حضرت سیِّدُنا زَیدبِن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا زَید بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُسَیلِمَہ کَذّاب کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہادت کی سعادت سے بہرمند ہوئے۔ آپ بدری صحابی ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔

دو بھائیوں کا شوقِ شہادت:

{1273}......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غزوۂ اُحُد کے دن اپنے بھائی حضرت سیِّدُ نا زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''میری زِرہ آپ لے لیں۔'' انہوں نے کہا: ''جس طرح آپ شہادت کے متمنّی ہیں مجھے بھی شہادت کی خواہش ہے۔'' چنانچہ، دونوں نے زِرہ کو چھوڑ دیا۔ [1]

{1274}......حضرت سیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں ایک سانپ پر حملہ کر رہا تھا تاکہ اسے مار ڈالوں اتنے میں حضرت ابو لُبابہ یا زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھے دیکھ لیا اور اسے مارنے سے روک دیا اور فرمایا: ''رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گھر والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے [2]۔'' [3]

حضرت سیِّدُنا سَلمان فَارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا ابو عبد اللّٰہ سلمان فارِسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کچھ احوال پہلے بیان کر چکے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک شریف و مسافر انسان تھے۔

{1275}......حضرت سیِّدُ نا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[1] ......المعجم الاوسط، الحدیث: ٥٣٠٠، ج٤، ص٨٦.

[2] ......مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی جو سانپ گھروں میں رہتے ہیں بستے ہیں۔ کسی کو تکلیف نہیں دیتے وہ جنات ہیں سانپ نہیں۔ یہ حکم یا تو مدینہ منورہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کے لئے ہے یا عام مکانوں کے لئے۔'' (مرآۃ المناجیح، ج٥، ص٦٦٦)

[3] ......صحیح مسلم، کتاب السلام، باب قتل الحیات و غیرھا، الحدیث: ٥٨٢٥/٥٨٢٦، ص١٠٧٤.

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب راہِ خدا میں مومن کا دل کپکپاتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح کھجور کے درخت سے گچھے گرتے ہیں۔'' (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرنے کی فضیلت:

{1276}......حضرت سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میں اپنی بعثت سے قیامت تک ہر دو ایسے شخصوں کا شفیع ہوں جو محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا سَعُد بن اَبی وَقّاص

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت سیِّدُنا سَعُد بن اَبِی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے اور اس پر اس بات سے استدلال کیا گیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ یہ آیت مبارکہ ہمارے حق میں نازل ہوئی

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ (پ۷،الانعام:۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام۔

ہم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذکر مہاجرین سابقین میں کر دیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ابو اِسحاق ہے اور آپ کا وصال مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ''عَقِیْق'' کے مقام پر ہوا۔

{1277}......حضرت سیِّدُنا سَعُد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عرض کی: ''لوگوں میں سخت آزمائش کن کی ہوتی ہے؟'' حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انبیا کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پھر درجہ بدرجہ نیک لوگوں کی۔ یہاں تک کہ بندہ اپنی دینداری کے مطابق آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایسا ہوتا رہے گا حتی کہ وہ زمین پر بے گناہ ہو کر چلے گا۔'' (3)

---

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٠٨٦، ج٦، ص٢٣٥.

2 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب الالف، الحدیث: ١٣٠، ج١، ص٤٥، "لکل رجلین" بدلہ "لکل اخوین".

3 ......جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، الحدیث: ٢٣٩٨، ص١٨٩٢، بتغیرٍ.

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندے:

{1278}......حضرت سیِّدُنا عامر بن سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت سیِّدُنا سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ میں نے حضور نبی ٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''بے شک اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پرہیزگار، (مخلوق سے) بے نیاز اور گوشہ نشین بندے سے محبت فرماتا ہے۔''(1)

حضرت سیِّدُنا سَعِیْد بن عَامِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا سعید بن عامر بن حِذْیَم جُمَحِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی امام واقِدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مدینہ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں کوئی گھر ہونا معلوم نہیں۔ ہم ان کے حالات، دنیا سے بے رغبتی اور فقر کو اختیار کرنا وغیرہ مہاجرین کے تذکرے میں بیان کر چکے ہیں۔(2)

حضرت سیِّدُنا ابو عَبْدُ الرَّحْمٰن سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضور نبی ٔ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم حضرت سیِّدُنا ابو عبدالرحمٰن سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے حوالے سے اہلِ صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انہیں اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ جب تک زندہ رہیں گے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرتے رہیں گے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 10 سال تک حضور نبی ٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کا شرف پایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ صفہ سے میل جول اور بے پناہ محبت واُلفت رکھتے تھے۔

زندگی بھر صحبتِ سرکار کی خواہش:

{1279}......حضرت سیِّدُنا سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

(1)......صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن للمؤمن و جنۃ للکافر، الحدیث: ۷۴۳۲، ص ۱۱۹۲.

(2)......الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۴۴۸ سعید بن عامر بن حِذْیَم، ج ۴، ص ۲۰۳.

عَنْھَا نے خریدا اور پھر اس شرط پر آزاد کر دیا کہ جب تک زندہ رہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کروں۔ میں نے کہا: ''مجھے بھی یہی پسند ہے کہ زندگی بھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت میں رہوں۔'' (1)

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی:

{1280}......حضرت سیِّدُنا سَعِید بن جُمْہان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ان کا نام دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں تمہیں اپنا نام بتاتا ہوں میرا نام میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ''سَفِیْنَہ'' رکھا ہے۔'' میں نے پوچھا: ''کیوں؟'' تو فرمایا: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ہمراہ ایک مُہِم پر روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے سامان کا بوجھ انہیں بھاری لگنے لگا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: ''چادر بچھاؤ۔'' میں نے اپنی چادر بچھا دی۔ پھر سب نے اپنا سامان اس میں رکھ دیا اور اٹھا کر میرے اوپر لاد دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُٹھاؤ تم سَفِیْنَہ (یعنی کشتی) ہو۔'' فرماتے ہیں: ''بس اس دن سے یہ حال ہے کہ میں 1 یا 2 یا 5 یا 6 اونٹوں کا بوجھ اُٹھالوں تو وہ مجھے بھاری نہیں لگتا۔'' (2)

غلام مصطفٰی کی جانور بھی تعظیم کرتے ہیں:

{1281}......پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادِم حضرت سیِّدُنا سَفِیْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں سمندر میں کشتی پر سوار تھا تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر میں ایک تختے پر سوار ہو گیا تو سمندر کی موجوں نے مجھے ایسی جھاڑی میں لا چھوڑا جہاں ایک شیر تھا۔ میں نے شیر سے کہا: ''اے ابو حارِث! میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غلام سَفِیْنَہ ہوں۔'' یہ سنتے ہی شیر نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنے پہلو یا کندھے سے میری رہنمائی کرنے لگا۔ میں اس کے پیچھے چلنے لگا یہاں تک کہ اُس نے مجھے ایک راستے تک پہنچا دیا۔ جب اس نے مجھے راستے پر پہنچا دیا تو دھاڑ کر

---

1 ......سنن ابن ماجه، ابواب العتق، باب من اعتق عبدا واشترط خدمته، الحديث: ٢٥٢٦، ص٢٦٢٨۔
المستدرك، كتاب العتق، باب العتق على شرط، الحديث: ٢٩٠٣، ج٢، ص٥٨٢، مفهومًا.

2 ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر سفينة، الحديث: ٦٦٠٧، ج٤، ص٧٩٤.

چل دیا، گویا کہ وہ مجھے رخصت کرنے کے لئے الوداع کہہ رہا ہے۔'' (1)

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم دعوت سے لوٹ آئے:

{1282}......حضرت سیِّدُنا سَفِیۡنَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم نے ایک شخص کو مہمان بنایا اور اس کے لئے کھانا تیار کروایا (حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم سے عرض کی: ''کیوں نہ ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی مدعو کرلیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمائیں۔'' چنانچہ، ان کے عرض کرنے پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اپنے دونوں مبارک ہاتھ دروازے کی چوکھٹوں پر رکھے تو گھر کے ایک کونے میں منقش پردہ (2) ملاحظہ فرمایا۔ پس آپ واپس ہوگئے۔'' سنن ابی داود، الحدیث: ٣٧٥٥، ص١٥٠٠) پھر حضرت

......المعجم الکبیر، الحدیث: ٦٤٣٢، ج٧، ص ٨٠، بتغیرٍ.

......مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان فرماتے ہیں: ''بعض علماء نے فرمایا کہ یہ پردہ نقشین تھا اور اس پر جانداروں کی تصاویر تھیں، اس لیے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف نہ لائے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر دعوت میں کوئی ممنوع کام ہو تو نہ جائے، مگر یہ غلط ہے، اگر ناجائز پردہ ہوتا تو سرکار عالی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) منع فرماتے بلکہ دستِ اقدس سے پھاڑ دیتے۔ پردہ سادہ تھا، جائز تھا مگر دنیاوی تکلف اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اہل نبوت کے لائق نہ تھی اس لیے منع تو نہ فرمایا عملاً ناپسندیدگی کا اظہار فرمادیا تاکہ آئندہ جناب زہرا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا) اپنا گھر نیک اعمال سے ہی آراستہ رکھیں۔ زینت دنیا، نقصان آخرت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔''

(مراۃ المناجیح، ج٥، ص٧٨)

اور جہاں تک کسی دعوت میں شرکت کا سنت ہونا ہے تو اس کے متعلق دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صَفحہ 35 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: ''دعوت میں جانا اُس وقت سنت ہے جب معلوم ہو کہ وہاں گانا بجانا، لہو و لعب نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ یہ خُرافات وہاں ہیں تو نہ جائے۔ جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لغویات ہیں، اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو واپس آئے اور اگر مکان کے دوسرے حصے میں ہیں جس جگہ کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں بیٹھ سکتا ہے اور کھا سکتا ہے، پھر اگر یہ شخص ان لوگوں کو روک سکتا ہے تو روک دے اور اگر اس کی قدرت اسے نہ ہو تو صبر کرے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شخص مذہبی پیشوا نہ ہو اور اگر مقتدیٰ و پیشوا ہو، مثلاً علما و مشائخ، یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے چلے آئیں نہ وہاں بیٹھیں نہ کھانا کھائیں اور پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں تو مقتدیٰ ہو یا نہ ہو کسی کو جانا جائز نہیں اگرچہ خاص اُس حصۂ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصہ میں ہوں۔''

(الھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب، ج٢، ص٣٦٥۔ الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج٩، ص٥٧٤)

سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡهَا نے امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡهَهُ الۡکَرِیۡم سے عرض کی: ''حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے معلوم کیجئے کہ کیوں واپس ہو گئے؟'' امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجۡهَهُ الۡکَرِیۡم نے واپسی کا سبب دریافت کیا تو ارشاد فرمایا: ''میرے لئے اور کسی نبی کے لئے لائق نہیں کہ وہ مُنَقَّش گھر میں داخل ہو۔''(1)

حضرت سیّدُنا سَعد بِن مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡه

حضرت سیِّدُنا ابوسَعِید سَعد بن مالک خُدۡرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡه کو ابوعُبَید قاسم بن سلام عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللّٰهِ السَّلَام کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ نیز صبر و فقر اور سوال سے اجتناب کرنے کی وجہ سے ان کے احوال تقریباً اہلِ صفہ سے ملتے جلتے ہیں اگرچہ حقیقت میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡه انصار میں سے ہیں۔''

صبر کی اہمیت کا بیان:

{1283}......حضرت سیِّدُنا ابوسَعِید خُدۡرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡه سے مروی ہے کہ آپ کے گھر والوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡه سے فاقہ کی شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡه حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر بار کی طرف چل دیئے تاکہ گھر والوں کے لئے کچھ مانگ لائیں۔ جب دربارِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے تو حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! اب وہ وقت آ پہنچا ہے کہ تم سوال کرنے سے بچو۔ جو سوال سے بچنا چاہے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے بچائے گا اور جو مستغنی ہونا چاہے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے مستغنی کر دے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! صبر سے زیادہ وسیع تر نعمت کسی کو عطا نہیں کی گئی اور اگر تم مجھ سے سوال کرنے سے نہ رُکے تو میں جو پاؤں گا تمہیں عطا کروں گا۔''(2)

{1284}......حضرت سیِّدُنا ابوسَعِید خُدۡرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡه فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ انور، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو صبر کرنا چاہے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے صبر دے گا اور جو مستغنی ہونا

(1)......المستدرك، كتاب النكاح، باب الدعاء لمن افاد جارية او امراة او دابة، الحديث: ٢٨١٢، ج٢، ص٥٤٣، مفهومًا.

(2)......الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الزكاة، باب المسألة والأخذ......الخ، الحديث: ٣٣٩٠، ج٥، ص١٦٩.

چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مستغنی کر دے گا اور جو ہم سے مانگے گا ہم اسے عطا کریں گے اور صبر سے بڑھ کر وسیع تر نعمت کسی کو عطا نہیں کی گئی۔'' (1)

مصیبت حسبِ فضیلت آتی ہے:

{1285}......حضرت سیِّدُنا ابوسَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ''لوگوں میں سخت مصیبت والے کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔'' میں نے عرض کی: ''پھر کون؟'' ارشاد فرمایا: ''نیک لوگ۔ ان میں سے کسی کو اس قدر فقر میں مبتلا کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے پاس صرف کھجور یا اس جیسی کسی اور شے کے سوا کچھ نہیں پاتا اور کسی پر جوؤں کی ایسی آزمائش ڈالی جاتی ہے کہ وہ اپنے جسم سے جوئیں اُٹھا اُٹھا کر پھینکتا رہتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں فراخی وخوشحالی سے زیادہ آزمائش پر خوشی حاصل ہوتی ہے۔'' (2)

{1286}......حضرت سیِّدُنا ابوسَعِید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے سے راضی ہوتا ہے تو ایسی 7 نیکیوں سے (فرشتوں وغیرہ کے ذریعے) اس کی تعریف بیان فرماتا ہے جو ابھی اس نے نہیں کی ہوتیں اور جب وہ کسی سے ناراض ہوتا ہے تو ایسے 7 گناہوں سے اس کی برائی بیان فرماتا ہے جو ابھی اس نے نہیں کئے ہوتے۔'' (3)

حضرت سیِّدُنا سالِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا ابوحُذَیْفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خادِم حضرت سیِّدُنا سالم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جنگ یَمَامَہ میں شہید ہوئے۔ اس جنگ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پہلے دائیں ہاتھ میں جھنڈا پکڑا جب دایاں ہاتھ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ میں تھام لیا۔ پھر جب یہ بھی کٹ گیا تو اپنی گردن سے پکڑے رکھا اور اپنی شہادت تک یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے رہے:

......صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب الاسعفاف عن المسألة، الحديث: ١٤٦٩، ص١١٦۔
المعجم الاوسط، الحديث: ٩٠٤٦، ج٦، ص٣٥٤، بتغيرٍ.
......المعجم الاوسط، الحديث: ٩٠٤٧، ج٦، ص٣٥٥۔
سنن ابن ماجه، ابواب الفتن، باب الصبر على البلاء، الحديث: ٤٠٢٤، ص٢٧١٩.
......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعيد الخدری، الحديث: ١١٣٣٨، ج٤، ص٧٧.

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ىٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ (پ٤،ال عمران:١٤٤)

ترجمۂ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔

خوش اِلحان قاریٔ قرآن:

{1287}......ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک رات مجھے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہونے میں کچھ تاخیر ہوگئی۔ جب میں حاضر ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تاخیر کا سبب دریافت فرمایا تو میں نے عرض کی: ''یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مسجد میں ایک شخص قرآن مجید کی تلاوت کررہا تھا میں وہ سننے میں مصروف ہوگئی تھی اور اس جیسی تلاوت میں نے کبھی نہیں سنی۔'' چنانچہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے میں بھی آپ کے پیچھے چل دی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جانتی ہو یہ کون ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''نہیں۔'' ارشاد فرمایا: ''یہ ابوحُذَیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں۔'' پھر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے میری اُمت میں ایسا شخص پیدا فرمایا ہے۔''(1)

حضرت سیِّدُنا سالِم بن عُبَیداَشْجَعِی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا سالم بن عُبَید اَشْجَعِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی صفہ میں رہے ہیں لیکن وہاں سے کوفہ منتقل ہوگئے اور پھر ہمیشہ کے لئے وہیں مقیم ہوگئے۔

سیِّدُنا صدیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَفضلیت:

{1288}......حضرت سیِّدُنا سالم بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرضِ موت نے شدت اِختیار کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غشی طاری ہوگئی۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو ارشاد فرمایا: ''بلال سے کہو اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' راوی فرماتے ہیں:

......سنن ابن ماجة،ابواب اقامة الصلوات،باب فی حسن الصوت بالقرآن،الحدیث:١٣٣٨،ص٢٥٥٦.

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پھر غشی طاری ہوگئی (جب کچھ افاقہ ہوا) تو ام المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عرض کی: ''میرے والد (حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) بہت رَقِیْقُ الْقَلْب (یعنی نرم دل) ہیں، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی اور کو حکم فرماتے تو اچھا ہوتا۔'' ارشاد فرمایا: ''تم حضرت یوسف (عَلَیْہِ السَّلَام) کو گھیرے میں لینے والیوں کی مثل ہو[1] بلال سے کہو اذان دیں اور ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں[2]۔''[3]

﴿صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد﴾

---

[1]......شارح بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اس سے مراد تنہا زلیخا ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی مصلحت کی بنا پر جمع بولتے ہیں اور مراد واحد ہوتا ہے۔'' کچھ آگے ارشاد فرماتے ہیں: ''حضرت زلیخا کے قصے اور اس قصے میں قدر مشترک (یعنی ایک جیسی بات) یہ ہے کہ زلیخا نے مصری عورتوں کو ضیافت کے بہانے بلایا تھا اور مقصود حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا جلوہ دکھانا اور اپنا عذر ظاہر کرنا تھا۔ ظاہر میں ضیافت کیا اور دل میں کچھ اور تھا۔ اسی طرح حضرت صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) نے کہلایا تو یہ تھا کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو مصلّٰی پر نہ دیکھیں گے تو ضبط نہ کرسکیں گے، رونے لگیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے اور دل میں یہ تھا کہ لوگ کہیں حضرت ابوبکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی امامت کی وجہ سے بدفالی نہ لے لیں۔'' جیسا کہ بخاری ہی میں ہے کہ ''مجھے بار بار عرض پر اس خیال نے ابھارا کہ جو شخص حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جگہ نماز پڑھائے گا اسے لوگ پسند نہیں کریں گے۔ اس سے لوگ فال بدلیں گے یعنی یہ کھڑا ہوا اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا وصال ہوگیا۔ اس لئے میں چاہتی تھی کہ نماز کوئی اور پڑھائے۔'' ظاہر کچھ کیا اور دل میں کچھ اور تھا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ جیسے مصر کی عورتیں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی مرضی کے خلاف عمل کرنے کو کہتی تھیں ویسے تم مجھ سے میری مرضی کے خلاف حکم صادر کرانا چاہتی ہو۔ یا یہ کہ مصر کی ان عورتوں کی طرح تم بھی اپنی بات منوانا چاہتی ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مریض مسجد نہ جاسکے تو اس پر جماعت واجب نہیں۔ (نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری، ج٢، ص٣٣٦)

[2]......مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس کے تحت نقل فرماتے ہیں: ''آپ نے 17 نمازیں پڑھائی ہیں۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے **ایک** یہ کہ بعدِ انبیاء افضل الخلق ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں کیونکہ امام افضل ہی کو بنایا جاتا ہے۔ **دوسرے** یہ کہ بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خلافت کے آپ ہی مستحق ہیں کیونکہ یہ امامت صغریٰ امامت کبریٰ کی دلیل ہے۔ گویا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عملی طور پر آپ کو اپنا خلیفہ بنادیا۔ خلافت صرف قول سے ہی نہیں ہوا کرتی، اسی لئے تمام صحابہ خصوصاً حضرت علی مرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارے دین کا امام بنادیا تو ہم نے انہیں اس دنیا کا امام بنالیا۔ **تیسرے** یہ کہ امامت کا مستحق پہلے عالم ہے پھر قاری۔ **چوتھے** یہ کہ ابوبکر صدیق تمام صحابہ میں بڑے عالم ہیں۔''

(مرآۃ المناجیح، ج٢، ص٢١٠)

[3]......سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی صلاة رسول اللّٰه فی مرضه، الحدیث:١٢٣٤، ص٢٥٤٩.

حضرت سیّدُنا سالِم بِن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیّدُنا سالم بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کوابو عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق قبیلہ بنوثَعْلَبَہ بن عمرو بن عَوْف کی شاخ اوس سے ہے۔ بدری صحابی ہیں اوران تَوَّابِیْن میں شامل ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ (پ١٠،التوبۃ:٩٢)

ترجمۂ کنز الایمان: یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں اُبلتے ہوں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان:

{1289}......حضرت سیّدُنا عبداللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت سالم بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں نازل ہوئی جو قبیلہ بنوعمرو بن عمرو بن ثعلبہ بن زید سے تعلق رکھتے ہیں۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ۪ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ (پ١٠،التوبۃ:٩٢)

ترجمۂ کنز الایمان: اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انہیں سواری عطا فرماؤ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں اُبلتے ہوں۔'' (1)

حضرت سیّدُنا سَائِب بِن خَلّاد

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیّدُنا سَائِب بن خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

اہلِ مدینہ کی شانِ عظمت نشان:

{1290}......ابوالحارث بن خَزْرَج کے ہم قوم حضرت سیّدُنا سَائِب بن خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ

......السيرة النبوية لابن هشام،غزوة تبوك فی رجب سنة تسع،ص٥١٥،عن ابن إسحاق.

حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو ظلم کرتے ہوئے اہلِ مدینہ کو ڈرائے گا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے خوف میں مبتلا فرمائے گا اور اس پر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نہ تو فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔''[1]

حضرت سیِّدُنا شُقْرَان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

سرکارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادِم حضرت سیِّدُنا شُقْرَان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد صادِق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

{1291}......حضرت سیِّدُنا شُقْرَان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خیبر کی جانب دراز گوش پر سوار تشریف لے جاتے ہوئے دیکھا۔''[2]

حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اُسَیْد رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا شَدَّاد بن اُسَیْد رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس بات کو آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے پڑپوتے عُمر و بن قَیْظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے دادا عامر بن شداد بن اسید کے حولے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شداد بن اسید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں صفہ میں ٹھہرایا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک خصوصیّت:

{1292}......حضرت سیِّدُنا عُمر و بن قَیْظِی بن عامر بن شَدَّاد بن اُسَیْد سُلَمِی مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے میرے پردادا حضرت سیِّدُنا شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بتایا کہ وہ بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کی۔ پھر کچھ عرصہ بعد بیمار ہو گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''اے شَدَّاد! کیا

---

[1] ......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث السائب بن خلاد ابی سھلۃ، الحدیث: ١٦٥٦٥، ج٥، ص٥٦٥.

[2] ......المعجم الاوسط، الحدیث: ٢٧٦١، ج٢، ص١٢٩.

ہوا؟'' عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! بیمار ہوں۔ کاش! میں چند بار بُطحان کا پانی پی لوں (تو صحت یاب ہو جاؤں)۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے اس سے باز رکھا ہے؟'' عرض کی: ''بیعتِ ہجرت نے۔'' ارشاد فرمایا: ''جاؤ! تم جہاں کہیں بھی رہو صاحبِ ہجرت ہی ہو۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا صُہَیب بن سِنَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم سابقین اولین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے احوال بیان کر چکے ہیں۔

دو نبیوں عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا:

{1293} ......حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا فرمایا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اِسْتَحْدَثْنَاہُ، وَلَا بِرَبٍّ اِبْتَدَعْنَاہُ، وَلَا کَانَ لَنَا قَبْلَکَ مِنْ اِلٰہٍ نَّلْجَأُ اِلَیْہِ وَ نَدَعُکَ، وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِکَہٗ فِیْکَ، تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ. ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ایسا معبود و پروردگار نہیں جسے ہم نے خود بنایا ہو اور نہ تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا کہ ہم اس کی پناہ لے لیں اور تجھے چھوڑ دیں اور ہماری تخلیق میں تیرا کوئی مددگار نہیں کہ ہم اسے تیرا شریک ٹھہرائیں۔ تیری ذات بابرکت ہے اور تو بلند شان کا مالک ہے۔'' حضرت سیِّدُنا کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اسی طرح دُعا کیا کرتے تھے۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا صَفْوَان بن بَیْضَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا صَفْوَان بن بیضاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حافظ ابو عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق قبیلہ بنو فہر سے ہے۔ بدری صحابی ہیں۔ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ایک سَرِیَّہ (یعنی جنگ) میں بھی روانہ فرمایا تھا۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن جَحْش رَضِیَ

---

(1) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۱۰۹، ج۷، ص۲۷۱، "مرات" بدلہ "لبرأت".

(2) ......المعجم الکبیر، الحدیث: ۷۳۰۰، ج۸، ص۳۴.

اللہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں: ''یہ آیت مقدسہ انہی کے بارے میں نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ (پ٢، البقرة:٢١٨)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں۔ (1)

حضرت سیِّدُنا طِخْفَہ بِن قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا طِخُفَہ بن قَیس غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔آپ مدینۂ منورہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں مقیم تھے،آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کا وصال صفہ میں ہوا۔

پیٹ کے بل لیٹنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند نہیں:

{1294}......حضرت سیِّدُ نا اَنس بن طِخُفَہ بن قَیس غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو اہلِ صفہ میں سے تھے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کو حکم دیا (کہ وہ صفہ والوں کو کھانا کھلائیں)۔چنانچہ،کوئی صحابی اہلِ صفہ میں سے ایک آدمی کو اپنے ہمراہ لے گیا، کوئی دو کو اپنے ساتھ لے گیا حتی کہ ہم پانچ باقی رہ گئے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اپنے ساتھ چلنے کا حکم فرمایا۔ہم ساتھ چل دیئے اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس پہنچے۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں کچھ کھلاؤ، پلاؤ۔'' اُم المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا جَشِیۡشَہ (یعنی دلیا جس میں گوشت یا کھجور کو پکایا جائے) بنا کر لائیں۔ہم نے اسے کھایا پھر تیتر کے برابر حَیۡسَہ (یعنی کھجور، پنیر اور گھی ملا کر بنایا ہوا کھانا) لائیں۔ہم نے وہ بھی کھالیا۔پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں پلاؤ۔'' چنانچہ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا دودھ کا ایک چھوٹا برتن لے آئیں۔ہم نے دودھ پی لیا۔پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے ارشاد فرمایا: ''اگر چاہو تو یہیں آرام کرو اور چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔'' ہم نے عرض

......السيرة النبوية لابن هشام، غزوة بدر الكبرى......الخ، ص٢٩٥۔

السنن الكبرى للبيهقي، كتاب السير، باب قسمة الغنيمة في دار الحرب، الحديث: ١٧٩٨٩، ج٩، ص٩٩.

کی: ''ہم مسجد چلے جاتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُ ناطِخفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں مسجد میں پیٹ کے بل سو رہا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے اپنے پاؤں سے ہلا کر فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح لیٹنے سے ناراض ہوتا ہے۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے دیکھا تو وہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا طَلْحَہ بِن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُ نا طَلْحَہ بن عمرو بَصَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پہلے صفہ میں اِقامت اِختیار کی پھر بصرہ تشریف لے گئے اور مستقل وہیں رہنے لگے۔

مال کی فراوانی کی خبر:

{1295}......حضرت سیِّدُ نا طَلْحَہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتا اور مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اس کا کوئی واقف کار ہوتا تو اس کے ہاں ٹھہرتا۔ ورنہ اصحابِ صفہ کے پاس قیام کرتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں بھی صفہ والوں کے پاس ٹھہرتا تھا پھر میری ایک شخص سے دوستی ہوگئی۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے ہر دو افراد کے لئے ہمیں روزانہ ایک مُد کھجوریں ملتی تھیں۔ ایک دن رحمت والے آقا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم میں سے ایک شخص نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا دیئے ہیں۔ نیز ہماری چادریں پھٹ چکی ہیں۔'' یہ سن کر مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی شکایات کو بیان کیا پھر فرمایا: ''بلاشبہ میں اور میرے رفیق (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) 10 سے زیادہ دن اس حالت میں رہے کہ ہمارے پاس کھانے کو پیلو کے درخت کے پھل کے سوا کچھ نہ تھا۔ پھر ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس آئے ان کا بڑا کھانا کھجور تھا۔ انہوں نے ہماری مدد کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں تمہارے لئے گوشت وروٹی پاتا تو تمہیں ضرور کھلاتا۔ البتہ تم ایک زمانہ ایسا پاؤ گے کہ کعبہ معظّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے پردوں کی طرح (قیمتی) لباس پہنو گے اور

......سنن ابی داؤد، کتاب الادب، الحدیث: ۵۰۴۰، ص۱۵۹۱۔ المعجم الکبیر، الحدیث: ۸۲۲۷، ج۸، ص۳۲۸.

صبح شام تمہارے سامنے نت نئے کھانوں سے لبریز پیالے پیش کئے جائیں گے۔'' (1)

حضرت سیِّدُنا طُفَاوِی دَوْسِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا طُفَاوِی دَوْسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی حضرت سیِّدُنا ابونَضرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

{1296}......حضرت سیِّدُنا طُفَاوِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوا اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ ایک مہینے تک قیام کیا۔ مجھے بخار نے آلیا۔ جس کی وجہ سے میں کمزور ہو گیا۔ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے اور اِستفسار فرمایا: ''وہ دَوْسی نوجوان کہاں ہے؟'' ایک شخص نے عرض کی: ''وہ بخار میں مبتلا مسجد کے کونے میں ہیں۔'' چنانچہ، پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور بھلائی کی نصیحت فرمائی۔'' (2)

حضرت سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بِن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے حوالے سے اہلِ صفہ میں ذکر کیا گیا ہے اور ہم مہاجرین سابقین میں ان کے بعض اَحوال و اَقوال بیان کر چکے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آثار و نصوص کی اتباع کے ساتھ ساتھ احادیث اور خاص باتوں کے بیان کرنے میں سردار ہیں۔ آپ کا شمار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُن صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے جو تحریف سے محفوظ رہے اور ایسے صحابۂ کرام یہ بات جانتے تھے کہ حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وسیلہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہیں۔

---

(1)......المعجم الکبیر، الحدیث: ٨١٦٠، ج٨، ص٣١٠۔
شعب الایمان للبیھقی، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: ١٠٣٢٥، ج٧، ص٢٨٤.

(2)......الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم، الطفاوی، الحدیث: ٢٧٥٢، ج٥، ص٢٢٣.

اچھائی اور برائی کا مدار:

{1297}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو حضرت سیِّدُ نا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا محبوب بنایا۔ انہیں اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ اپنی رسالت کا تاج ان کے سر سجایا اور اپنے علم سے ان کا انتخاب فرمایا۔ پھر دوبارہ اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے جاں نثار دوستوں کا انتخاب فرمایا اور انہیں اپنے دین کا مددگار اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وزیر بنایا۔ پس جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بھی) اچھا ہے اور جسے مسلمان برا جانیں وہ برا ہے۔'' (1)

علم کی اہمیت:

{1298}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انسان تو دو ہی ہیں: عالمِ دین اور طالب علم اور ان کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔'' (2)

ہر قدم کے بارے میں سوال ہوگا:

{1299}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''انسان جو بھی قدم اُٹھاتا ہے اس کے بارے میں سوال ہوگا کہ کس کام کے ارادے سے اُٹھایا۔'' (3)

طلبِ علم میں نو دِن کا سفر:

{1300}......حضرت سیِّدُ ناعبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ......مسند ابی داؤد الطیالسی، ما اسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: ٢٤٦، ص٣٣، بدون "الی خلقه".

2 ......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٠٤٦١، ج١٠، ص٢٠١.

3 ......فردوس الاخبار للدیلمی، باب المیم، الحدیث: ٦٤٥٥، ج٢، ص٣١٦.

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضر تھے کہ ایک سوار آیا اور اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے سامنے اپنی سواری بٹھا دی۔ پھر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ! میں 9 دن سفر کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ میری سواری کمزور ہو چکی ہے۔ میں راتوں کو بیدار اور دن کو بھوکا رہا ہوں۔ صرف اس لئے کہ آپ سے ان دو خصلتوں کے متعلق سوال کروں جنہوں نے مجھے جگائے رکھا۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے استفسار فرمانے پر اس نے اپنا نام ''زَیْدُ الْخَیْل'' بتایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں! بلکہ تم ''زَیْدُ الْخَیْر'' ہو۔ اب سوال کرو (اور یاد رکھو!) بہت سی فضول چیزوں کے بارے میں بھی سوال کیا جاتا ہے۔'' اس نے عرض کی: ''جس آدمی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کی کیا علامت ہے اور جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتا اس کی کیا نشانی ہے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس سے دریافت فرمایا: ''تم نے صبح کس حالت میں کی؟'' اس نے عرض کی: ''میں نے صبح اس حالت میں کی کہ مجھے بھلائی، بھلائی والوں اور بھلائی پر عمل کرنے والوں سے محبت تھی اور اگر میں خود کسی نیکی کو بجا لاؤں تو اس کا اجر وثواب پانے کا یقین رکھتا ہوں اور اگر مجھ سے کوئی نیک کام چھوٹ جاتا ہے تو میرے دل میں اسے کرنے کا شوق ہوتا ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ اس شخص کی علامت ہے جس کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اور اس کی علامت جس کے ساتھ وہ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتا یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے لئے اس کا اُلٹ کر دے اور تجھے اس کے لئے تیار بھی کر دے تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تیری کچھ پرواہ نہیں کہ تو جس وادی میں چاہے ہلاک ہو۔'' (1)

حضرت سَیِّدُنا ابوھُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کے نام میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ چنانچہ، بعض نے ''عبدُ الشَّمس'' ذکر کیا۔ بعض ''عبد الرحمٰن بن صَخر دَوْسی'' بیان کرتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه صفہ والوں میں سب سے زیادہ مشہور و معروف ہیں کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی

......المعجم الکبیر، الحدیث: ١٠٤٦٤، ج١٠، ص٢٠٢۔

الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، الرقم ٢٦٠ بشیر مولی بنی ھاشم، ج٢، ص١٨٣.

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں ایک طویل مدت تک صفہ کو اپنا مسکن بنائے رکھا اور صفہ چھوڑ کر کہیں نہیں گئے۔اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صفہ میں مستقل رہنے والے اور کچھ عرصہ کے لئے صفہ میں ٹھہرنے والے تمام حضرات سے بخوبی واقف تھے۔جب پیارے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفہ والوں کو کھانے کے لئے اکٹھا کرنا چاہتے تو حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجتے تھے کیونکہ آپ تمام اہلِ صفہ سے واقف اور ان کے منازل ومراتب سے بھی باخبر تھے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مشہور فقرا و مساکین میں سے ایک ہیں۔شدید فقر و فاقہ کی حالت میں بھی صبر پر قائم رہے جس کی بدولت دائمی سائے کے حقدار قرار پائے۔یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ درخت لگانے، نہریں جاری کرنے جیسے بکھیڑوں کی طرف رُخ نہ کرتے۔نیز تاجروں اور مالداروں سے ملنے جلنے سے پرہیز کرتے۔عارضی وفانی دنیاوی آرائشوں سے کنارہ کش رہتے۔معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کے انعامات سے نفع اٹھانے کے منتظر رہتے۔نرم وملائم اور ریشمی لباس پہننے سے گریز کرتے۔جس کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قوتِ حافظہ اور حکمت و دانشمندی سے بڑا حصہ پایا۔

اِسلام کے مہمان:

{1301}......حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا اور بھوک کی شدت کے باعث پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ایک دن میں لوگوں کی عام گزرگاہ پر بیٹھ گیا تو میرے پاس سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گزرے۔میں نے ان سے قرآنِ کریم کی ایک آیت کے متعلق دریافت کیا اور میرے سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلاتے لیکن وہ جواب دے کر چلے گئے اور ایسا نہ کیا۔پھر میرے پاس سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گزرے تو میں نے ان سے بھی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا اور سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلاتے لیکن وہ بھی جواب دے کر چلے گئے اور کچھ نہ کیا۔اس کے بعد رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے دل کی خواہش اور چہرے کی حالت جان گئے اور ارشاد فرمایا:

"اے ابوہریرہ!" میں نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حاضر ہوں۔" فرمایا: "آؤ۔"

چنانچہ، میں پیچھے پیچھے چل دیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اندر داخل ہوئے میں نے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت مل گئی۔ چنانچہ، میں بھی اندر چلا گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پیالے میں دودھ ملاحظہ فرمایا تو اِسْتِفْسَار فرمایا: "یہ دودھ کہاں سے آیا؟" گھر والوں نے بتایا: "یہ فلاں عورت یا مرد نے آپ کے لئے ہدیہ بھیجا ہے۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے ابوہریرہ!" میں نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حاضر ہوں۔" فرمایا: "صفہ والوں کو بلالاؤ۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: صفہ والے اسلام کے مہمان تھے۔ وہ اہل وعیال کے پاس جاتے نہ مال کماتے تھے۔ جب سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس صدقہ آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صفہ والوں کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ تناول نہ فرماتے اور جب ہدیہ وغیرہ آتا تو خود بھی اس میں سے تناول فرماتے اور صفہ والوں کو بھی اپنے ساتھ شریک فرمالیتے۔" [1]

{1302} ......حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "میں بھی صفہ کے ان 70 افراد میں شامل تھا جن میں سے کسی کے پاس بھی چادر نہ تھی۔ صرف تہبند تھا یا کمبل (موٹی اونی چادر) جسے وہ اپنی گردن میں باندھے رہتے تھے (یعنی گردن میں باندھ کر لٹکا دیتے تھے۔ کسی کے آدھی پنڈلی تک پہنچتا اور کسی کے ٹخنوں تک)۔" [2]

سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بھوک کا ذکر:

{1303} ......حضرت سیِّدُنا عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں اصحابِ صفہ میں سے تھا۔ ایک دن میں نے روزہ رکھا۔ شام کے وقت پیٹ میں تکلیف کا احساس ہوا تو میں قضائے حاجت کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو صفہ والے اپنا کھانا کھا چکے تھے۔ قریش کے مالدار لوگ صفہ والوں کے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ "آج کھانا کس کے ہاں سے آیا تھا؟" ایک شخص نے بتایا:

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی......الخ، الحدیث: ٦٤٥٢، ص٥٤٢۔
جامع الترمذی، ابواب صفة القیامة، باب قصة اصحاب الصفة، الحدیث: ٢٤٧٧، ص١٩٠١.

[2] ......صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب عقد الازار علی......الخ، الحدیث: ٧٦٤، ج١، ص٣٧٥۔
صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب نوم الرجال فی المسجد، الحدیث: ٤٤٢، ص٣٧.

''امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے۔'' میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز کے بعد تسبیحات پڑھنے میں مصروف تھے۔ میں انتظار کرنے لگا۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے قریب ہو کر عرض کی: ''مجھے کچھ پڑھا دیجئے۔'' اور میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے کچھ کھانا کھلا دیں۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مجھے سورۂ آل عمران کی آیات پڑھانے لگے۔ پھر جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ گھر پہنچے تو مجھے دروازے پر چھوڑ کر خود اندر چلے گئے کافی دیر ہوگئی لیکن واپس تشریف نہ لائے۔ میں نے سوچا شاید کپڑے تبدیل فرما رہے ہوں۔ پھر میرے لئے گھر والوں کو کھانے کا حکم دیا ہو لیکن میں نے وہاں ایسا کچھ نہ پایا۔ جب بہت زیادہ دیر ہوگئی تو میں وہاں سے اُٹھ کر چل دیا۔ راستے میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! آج تمہارے منہ کی بُو بہت تیز ہے۔''

میں نے عرض کی: ''جی ہاں! یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج میں نے روزہ رکھا تھا اور ابھی تک افطار نہیں کیا اور نہ ہی میرے پاس کچھ ہے جس سے روزہ افطار کروں۔'' رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کا فرمایا۔ میں ساتھ ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر پہنچ گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک سیاہ فام لونڈی کو بلایا اور ارشاد فرمایا: ''وہ پیالہ ہمارے پاس لے آؤ۔'' لونڈی نے پیالہ پیش کر دیا۔ میں نے دیکھا اس میں کھانے کا کچھ اثر باقی تھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے اس میں کسی نے جَو کھائے ہوں۔ پیالے کے کناروں پر کچھ کھانا باقی بچا رہ گیا تھا جو بہت قلیل تھا۔ میں نے بِسْمِ اللہ پڑھی اسے اِکٹھا کیا اور کھا لیا حتی کہ شکم سیر ہو گیا۔'' (1)

{1304} ......حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن سِیرِین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں منبرِ رسول اور حجرۂ عائشہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا اور لوگ مجھے پاگل سمجھتے تھے حالانکہ میں پاگل نہیں تھا بلکہ میری یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔'' (2)

---

(1) ......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۸۸۹۵ ابو ھریرۃ الدوسی، ج۶۷، ص۳۲۱.

(2) ......صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب ما ذکر النبی و حض......الخ، الحدیث: ۷۳۲۴، ص ۶۱۰، بتغیرٍ.

احادیث یاد کرنے کا شوق:

{1305 }......حضرت سیِّدُ ناسعید اور ابوسَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم یہ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ، حضور نبی ٔکریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت حدیثیں روایت کرتا ہے جبکہ مہاجرین وانصار ابو ہریرہ کی طرح احادیث روایت نہیں کرتے۔'' (دراصل بات یہ ہے) کہ میرے مہاجرین بھائی تجارت میں مشغول رہتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے مال میں۔ جبکہ میں صفہ کے مسکینوں میں سے ایک مسکین تھا۔ جب سیر ہو جاتا تو ہمیشہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہتا۔ جب مہاجرین وانصار غائب ہوتے تو میں بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوتا اور جب وہ احادیث بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔'' [1]

خوش حالی میں خستہ حالی کی یاد:

{1306 }......حضرت سیِّدُ ناامام محمد بن سِیْرِین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِین بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیسری رنگ میں رنگے ہوئے ''کتان'' کے دو کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے۔ ان سے ناک صاف کرتے ہوئے فرمایا: ''بھلا ابو ہریرہ کو دیکھو ''کتان''[2] سے ناک صاف کر رہا ہے حالانکہ ایک وقت تھا کہ میں منبرِ رسول اور حجرۂ عائشہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر جاتا تو پھر کوئی راہ گیر آتا اور مجھے دیوانہ سمجھ کر میرے سینے پر بیٹھ جاتا تو میں اس سے کہتا: ''میں دیوانہ نہیں ہوں۔ بھوک نے میری یہ حالت بنا رکھی ہے۔'' [2]

{1307 }......حضرت سیِّدُ نا مَقْبُرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھوک کے باعث سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرِاقدس پر پڑا رہتا۔ حتی کہ میں خمیری روٹی کھاتا نہ ریشمی لباس پہنتا اور نہ ہی غلام اور لونڈی میری خدمت کرتے۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر چھوٹے

......صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب ماجاء فی قول اللّٰہ فاذا قضیت الصلاۃ......الآیۃ، الحدیث: ٢٠٤٧، ص ١٦٠۔

صحیح البخاری، کتاب المزارعۃ، باب ماجاء فی الغرس، حدیث: ٢٣٥٠، ص ١٨٤.

......ایک قسم کا باریک کپڑا جس کی نسبت مشہور ہے کہ چاندنی رات میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

......الزھد للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ١٧١، ص ٦٧.

چھوٹے پتھر باندھ لیتا اور کسی آدمی سے قرآنِ کریم کی کوئی آیت پوچھتا حالانکہ وہ مجھے بھی معلوم ہوتی۔اس کا مقصد یہ ہوتا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دے۔'' (1)

{1308}......حضرت سیِّدُنا قَیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب میں حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو راستے میں یہ شعر پڑھتا ہوا آیا:

یَا لَیْلَۃً مِّنْ طُوْلِھَا وَعَنَائِھَا عَلٰی اَنَّھَا مِنْ دَارَۃِ الْکُفْرِ نَجَّتِ

ترجمہ: غم کی شب دراز تھی مصائب کا دور دورا تھا صد شکر کہ کفر کے گھر سے نجات ملی۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''راستے میں میرا غلام بھاگ گیا۔ جب میں بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوا تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت کی۔ میں ابھی حاضرِ خدمت ہی تھا کہ میرا بھاگا ہوا غلام آ گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوہریرہ! یہ تیرا غلام ہے؟'' میں نے عرض کی: ''یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد ہے اور یوں میں نے اسے آزاد کر دیا۔'' (2)

{1309}......حضرت سیِّدُنا مُسلِم بن حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ مسکینی کی حالت میں ہجرت کی اور میں غزوان کی بیٹی کا صرف کھانے پر ملازم تھا (یعنی اجرت میں صرف کھانا ملتا تھا)۔ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چلتا۔ جب وہ سوار ہوتے تو میں اس وقت حُدِی خوانی کر کے ان کے جانوروں کو چلاتا اور جب وہ کسی مقام پر اُترتے تو ان کے لئے لکڑیاں جمع کرتا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے اس دین کو مضبوط بنایا اور ابوہریرہ کو امام۔'' (3)

{1310}......حضرت سیِّدُنا ابو یُونُس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے دین کو مضبوط بنایا اور ابوہریرہ کو امام جبکہ پہلے وہ غزوان کی بیٹی کا کھانے اور سواری کے عوض ملازم تھا۔'' (4)

(1)......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب جعفر بن ابی طالب، الحدیث:٣٧٠٨، ص٣٠٣، بتغیرٍ.

(2)......صحیح البخاری، کتاب العتق، باب اذا قال لعبدہ ھو للّٰہ ونوی العتق والاشھاد بالعتق، الحدیث:٢٥٣١، ص١٩٩.

(3)......سنن ابن ماجہ، ابواب الرھون، باب اجارۃ الاجیر علی طعام بطنہ، الحدیث:٢٤٤٥، ص٢٦٢٣.

(4)......سیر اعلام النبلاء، الرقم٢٢٢ ابوھریرۃ، ج٤، ص١٩٤.

{1311}......حضرت سیِّدُنا مُضارِب بن حَزْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک رات سفر پر تھا کہ میں نے ایک شخص کو تکبیر کہتے سنا تو سواری کے ساتھ اس تک جا پہنچا۔ میں نے آواز دی: ''یہ تکبیر کہنے والا شخص کون ہے؟'' جواب ملا: ''ابو ہریرہ۔'' میں نے پھر دریافت کیا: ''یہ تکبیر کیسی ہے؟'' فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کر رہا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''کس بات پر شکر ادا کر رہے ہیں؟'' فرمایا: ''میں پہلے غَزْوَان کی بیٹی بَرَّہ کا کھانے پر نوکر تھا۔ ان کے ساتھ پیدل چلتا تھا۔ جب وہ سوار ہوتے میں جانوروں کو چلاتا اور جب وہ کسی مقام پر ٹھہرتے تو میں ان کی خدمت کرتا تھا۔ پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اس سے شادی کرادی اور اس وقت وہ میری بیوی ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ جب لوگ سوار ہوتے ہیں میں بھی سوار ہو جاتا ہوں اور جب کسی جگہ قیام کرتے ہیں تو میری خدمت کی جاتی ہے۔''[1]

{1312}......حضرت سیِّدُنا عثمان بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام تھا جو ہمیشہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ رہتا تھا۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے سلام کرتے تو فرماتے: ''تم پر سلامتی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں ہوں، تو ہمیشہ جلد باز رہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیرے مال میں اضافہ فرمائے اور میں مال کی وجہ سے تم پر ناراض نہیں ہوں۔''

بیٹی کو سونا نہ پہننے کی نصیحت:

{1313}......حضرت سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی بیٹی سے فرماتے تھے: ''سونا نہ پہنو کہ مجھے تم پر دوزخ کی آگ کے شعلوں کا خوف ہے۔''[2]

{1314}......حضرت سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی بیٹی سے فرماتے سنا: ''اے بیٹی! تُو (سونا نہ پہننے پر عار دلانے والی اپنی سہیلیوں سے) کہا کر کہ میرے والد مجھے سونے کے زیورات سے مزین کرنے سے اِجْتِناب کرتے ہیں کیونکہ وہ مجھ پر آگ کے شعلوں سے ڈرتے ہیں۔''[3]

{1315}......حضرت سیِّدُنا ابو رَبِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[1] ......الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ......الخ، الحدیث: ٧١٠٦، ج٩، ص١٤٠.

[2] ......الزھد للامام احمد بن حنبل، فضل ابی ھریرۃ، الحدیث: ٨٣٣، ص١٧٦.

[3] ......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ٨٨٩٥ ابی ھریرۃ الدوسی، ج٦٧، ص٣٦٩، بتغیرٍ.

عَنْہ نے فرمایا: ''یہ گُوڑا کرکٹ تمہاری دنیاوآخرت کی تباہی کا سبب ہے۔''(1)

گورنر بننے سے انکار کردیا:

{1316}......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بلایا تا کہ کسی علاقے کا گورنر مقرر فرمائیں لیکن میں نے گورنر بننے سے اِنکار کردیا تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''کیا آپ گورنری کو ناپسند جانتے ہیں حالانکہ آپ سے بہتر شخص نے اس کا مطالبہ کیا تھا؟'' حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: ''کس نے مطالبہ کیا تھا؟'' فرمایا: ''حضرت سیِّدُ نا یوسف بن یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے۔'' میں نے عرض کی: ''حضرت سیِّدُ نا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کے بیٹے تھے۔ جبکہ میں ابو ہریرہ، اُمَیَّہ کی اولاد ہوں۔ مجھے 2 اور 3 باتوں کا خوف ہے۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تم نے 5 کیوں نہیں کہا؟'' عرض کی: ''میں بغیر علم کے کوئی بات کہنے اور بغیر عدل و اِنصاف کے فیصلہ کرنے، پیٹھ پر کوڑے مارے جانے، مال چھینے جانے اور بے عزت کئے جانے سے ڈرتا ہوں۔''(2)

بے مثال حافظہ:

{1317}......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو اپنا کپڑا پھیلائے گا یہاں تک کہ میں اپنی گفتگو ختم کرلوں پھر وہ کپڑا سمیٹ لے تو اسے میرے ارشادات یاد ہوجائیں گے۔'' چنانچہ، میں نے اپنی چادر پھیلادی حتی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی گفتگو مکمل فرمائی تو میں نے اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ پس اس کے بعد سے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی ارشاد نہیں بھولا۔''(3)

{1318}......حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ

---

(1)......شعب الایمان للبیهقی، باب فی الزهد وقصر الامل، الحدیث: ١٠٦٨٧، ج٧، ص٣٨٦.

(2)......جامع معمر بن راشد مع المصنف لعبدالرزاق، باب الامام راع، الحدیث: ٢٠٨٢٥، ج١٠، ص٢٨٤.

(3)......صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب ماجاء فی قول اللّٰه: فاذا قضیت الصلوٰة......الایة، الحدیث: ٢٠٤٧، ص١٦٠.

افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''تم مجھ سے وہ غنیمتیں کیوں نہیں طلب کرتے جو تمہارے رُفقا طلب کرتے ہیں؟'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اس علم سے کچھ عطا فرما دیجئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔'' چنانچہ، میں نے اپنی پشت سے چادر اتار کر اپنے اور مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان بچھا دی اور اسے اس قدر غور سے دیکھنے لگا گویا میں اس پر چلتی کسی جُوں کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے گفتگو فرمائی جسے میں نے محفوظ کر لیا۔ پھر ارشاد فرمایا: ''چادر سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لو۔'' اس کے بعد سے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات مبارکہ میں سے ایک حرف بھی نہیں بھولا۔'' [1]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا علمِ حدیث:

{1319}......حضرت سیِّدُنا یزید بن اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ ''لوگ کہتے ہیں: اے ابو ہریرہ! آپ اتنی کثرت سے احادیث کیوں بیان کرتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں وہ تمام احادیث جو میں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہیں تمہیں سنادوں تو تم لوگ مجھے ٹھیکریوں سے مارنے لگو اور پھر تم میرا سامنا نہ کرسکو گے۔'' [2]

{1320}......حضرت سیِّدُنا عمر عبد اللہ رُومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے 5 تھیلوں کی مقدار احادیث یاد کی ہیں جن میں سے صرف 2 تھیلوں کی مقدار احادیث تمہارے سامنے بیان کی ہیں۔ اگر میں تیسری تھیلی کی مقدار بھی بیان کردوں تو تم مجھے سنگسار کردو۔'' [3]

ٹھنڈی غنیمت:

{1321}......حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

---

[1] ......سیر اعلام النبلاء، الرقم ۲۲۲ ابو هريرة، ج٤، ص ١٨٥.

[2] ......الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ذكر من جمع القرآن على عهد رسول الله، ابو هريرة، ج٢، ص٢٧٨.

[3] ......المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب كان ابو هريرة احفظ......الخ، الحديث: ٦٢١٨، ج٤، ص ٦٥٠، مفهومًا.

فرمایا: ''کیا میں تمہیں ٹھنڈی غنیمت کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' لوگوں نے پوچھا: ''اے ابو ہریرہ! وہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''سردیوں میں روزے رکھنا۔'' (1)

ہر مہینے تین روزے:

{1322}......حضرت سیِّدُنا ابو عُثمان نَہدی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ میں سات روز تک حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کا مہمان رہا۔ میں نے پوچھا: ''اے ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ! آپ کس طرح روزے رکھتے ہیں یا آپ کے روزے کیسے ہوتے ہیں؟'' فرمایا: ''میں ہر مہینے کے آغاز میں تین روزے رکھتا ہوں اور اگر کوئی عارضہ پیش آجاتا ہے تو مہینے کے آخر میں تین روزے رکھ لیتا ہوں۔'' (2)

سارا سال روزوں کا ثواب:

{1323}......حضرت سیِّدُنا ابو عُثمان نَہدی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ ایک سفر پر تھے۔ جب قافلے والوں نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو دسترخوان بچھایا۔ پھر ایک شخص کو حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کو بلانے کے لئے بھیجا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ اس وقت نماز میں مصروف تھے۔ بعدِ نماز پیغام ملنے پر فرمایا: ''میں روزے سے ہوں۔'' اور جب لوگ کھانے سے فارغ ہونے کے قریب تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے آکر کھانا شروع کر دیا۔ لوگ اس شخص کو گھورنے لگے جو انہیں کھانے کے لئے بلانے گیا تھا۔ اس نے کہا: ''تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اِنہوں نے مجھے بتایا تھا کہ میں روزے سے ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ نے فرمایا: ''یہ سچ کہتا ہے۔ بے شک میں نے حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ''ماہِ رمضان کے روزے اور ہر ماہ تین روزے رکھنا سارا سال روزے رکھنے کی طرح ہے۔'' اور چونکہ میں اس مہینے کے شروع میں تین روزے رکھ چکا ہوں پس اب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ تخفیف میں کھا رہا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے اجر روزہ دار کا پا رہا ہوں۔'' (3)

(1)......الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی ھریرۃ، الحدیث:٩٨٦، ص١٩٧.

(2)......المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث:٨٦٤١، ج٣، ص٢٦٨، بتغیر.

(3)......مسند ابی داؤد الطیالسی، ابو عثمان النھدی عن ابی ھریرۃ، الحدیث:٢٣٩٣، ص٣٥١، مفھومًا.

{1324}......حضرت سیِّدُ نا ابومُتَوَکِّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کے رُفقا روزہ رکھتے تو مسجد میں بیٹھ جاتے اور کہتے: ''ہم اپنے روزے کو پاک کر رہے ہیں۔''[1]

نفل روزے کی نیت:

{1325}......حضرت سیِّدُ نا سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ بازار جاتے۔ جب گھر آتے تو پوچھتے: ''کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟'' اگر وہ نفی میں جواب دیتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: ''میں روزے سے ہوں[2]۔''[3]

{1326}......حضرت سیِّدُ نا فَرْقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ طواف کے دوران فرما رہے تھے: ''میں اپنے پیٹ کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ جب میں اسے بھرتا ہوں تو مجھے سانس نہیں لینے دیتا اور اگر بھوکا رکھتا ہوں تو مجھے بُرا بھلا کہتا ہے۔''[4]

{1327}......حضرت سیِّدُ نا ابو عُثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سات روز تک مہمان رہا۔ اس دوران وہ، ان کا خادم اور ان کی زوجہ باری باری رات کو جاگتے (یعنی ایک سوتا تو دوسرا عبادت کرتا)۔''[5]

---

1 ......الزهد لهناد بن السری، باب الغيبة للصائم، الحديث: ۱۲۰۷، ج ۲، ص ۷۳، "قعدوا" بدله "جلسوا".

2 ......اس سے معلوم ہوا کہ نفلی روزے کی نیت ضحوۂ کبری یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے ہو سکتی ہے رات سے ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 967 پر مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''ادائے روزۂ رمضان اور نذرِ معین اور نفل کے روزوں کے لئے نیت کا وقت غروبِ آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے، اس وقت میں جب نیت کر لے، یہ روزے ہو جائیں گے۔'' (الدرالمختار و ردالمحتار، كتاب الصوم، ج۳، ص ۳۹۳) نیز کچھ آگے لکھتے ہیں: ''دن میں نیت کرے تو ضرور ہے کہ یہ نیت کرے کہ میں صبحِ صادق سے روزہ دار ہوں اور اگر یہ نیت ہے کہ اب سے روزہ دار ہوں، صبح سے نہیں تو روزہ نہ ہوا۔'' (الدرالمختار، كتاب الصوم، ج۳، ص ۳۹۴)

3 ......السنن الكبرىٰ للبيهقی، كتاب الصيام، باب المتطوع يدخل فی الصوم......الخ، الحديث: ۷۹۱۸، ج ٤، ص ۳٤۲.

4 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابی هريرة، الحديث: ۹۹۳، ص ۱۹۷، "سبنی" بدله "انصبنی".

5 ......صحيح البخاری، كتاب الاطعمة، باب ٤٠، الحديث: ٥٤٤١، ص ٤٦٩، بتغيرٍ.

روزانہ بارہ ہزار بار اِسْتِغفار:

{1328}......حضرت سیِّدُ نا عِکْرِ مہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میں ہر روز 12 ہزار بار اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ واِسْتِغفار کرتا ہوں اور یہ میرے دین کے حساب سے ہے۔'' یا راوی نے کہا کہ ''ان کے دین کے حساب سے ہے۔''

ہزار گرہوں والا دھاگا:

{1329}......حضرت سیِّدُ نا نُعَیم بن مُحَرَّز اپنے دادا حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''ان کے پاس ہزار گرہیں لگا ہوا ایک دھاگا تھا جس پر تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ الله) پڑھے بغیر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نہیں سوتے تھے۔'' (1)

بوقتِ وفات رونے کی وجہ:

{1330}......حضرت سیِّدُ نا سالم بن بِشر بن جَحْل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے مرضِ وصال میں گریہ کناں ہوئے تو کسی نے پوچھا: ''آپ کیوں روتے ہیں؟'' فرمایا: ''میں تمہاری اس دنیا چھوٹنے پر نہیں بلکہ اپنے سفر کے طویل اور زادِ راہ کے قلیل ہونے کی وجہ سے اَشک بہا رہا ہوں۔ میں صبح ایسی دُشوار گزار گھاٹی پر گامزن ہوں گا جو جنت میں پہنچائے گی یا جہنم میں اُتارے گی اور میں نہیں جانتا کہ میرا ٹھکانہ ان دونوں میں سے کہاں ہوگا۔'' (2)

مسجد میں نقش ونگار:

{1331}......حضرت سیِّدُ نا ابو سَعِید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''جب تم مساجد میں نقش ونگار کرنے اور مصاحف کو مزین وآراستہ کرنے لگو گے تو ہلاکت تمہارا مقدر بن

---

(1) ......صفة الصفوة،الرقم٩٧ابوهريرة،ج١،ص٣٥١.

(2) ......الطبقات الكبرىٰ لابن سعد،الرقم٥٢٠ابوهريرة،ج٤،ص٢٥٣ـ
الزهدلابن المبارك مع ماروا ه نعيم بن حمادفى نسخته زائدا،باب فى ذكرالموت،الحديث:١٥٤،ص٣٨.

جائے گی (1) ۔'' (2)

موت ایک کھلی نصیحت ہے:

{1332}......حضرت سیِّدُنا مُعَمَّر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب کسی جنازے کے قریب سے گزرتے تو فرماتے: ''تم شام کو چلے گئے اور ہم صبح کو آنے والے ہیں۔'' یا فرماتے: ''تم صبح کو چل دیئے ہم شام کو آنے والے ہیں۔ موت ایک کھلی نصیحت ہے اور غفلت جلد آتی ہے۔ اگلے جا رہے ہیں

(1)...... یہ اس وقت ہے جب محض تفاخر کے طور پر بغیر کسی فائدہ کے مساجد میں نقش ونگار کیا جائے البتہ بطورِ تعظیم مساجد کو آراستہ کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے اسی طرح قرآنِ حکیم کو آراستہ کرنا بھی جائز ومندوب ہے۔ چنانچہ، سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ میں ایک مقام پر کچھ یوں رقمطراز ہیں: ''وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۝ (پ۱۷، الحج: ۳۲) جو الٰہی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔ وقال اللہ تبارک وتعالیٰ: وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (پ۱۷، الحج: ۳۰) جو الٰہی آداب کی چیزوں کی تعظیم کرے تو اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بہتری ہے۔ اس کی نظیر مصحف شریف کا مطلّا و مذہّب کرنا ہے کہ اگر چہ سلف میں نہ تھا، جائز ومستحب ہے کہ دلیلِ تعظیم وادب ہے۔ درمختار میں ہے: مصحف شریف مطلّا ومذہّب کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں اس کی تعظیم ہے جیسا کہ مسجد کو منقش کرنے میں۔ یوں ہی مساجد کی آرائش ان کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش ونگار کہ صدرِ اول میں نہ تھے، بلکہ حدیث میں تھا: ''تم مسجدوں کی آرائش کرو گے جیسے یہود ونصاریٰ نے آرائش کی۔'' مگر اب ظاہری تزک واحتشام ہی قلوبِ عامہ پر اثرِ تعظیم پیدا کرتا ہے لہٰذا ائمۂ دین نے حکمِ جواز دیا۔ تبیین الحقائق میں ہے: گچ اور سونے کے پانی سے مسجد میں نقش بنانا مکروہ نہیں ہے۔ ردالمحتار میں ہے: اس کا قول، جیسا کہ مسجد کی آرائش میں، یعنی محراب کے علاوہ۔ یعنی گچ اور سونے کے پانی سے۔ یونہی مسجدوں کے لئے کنگرے بنانا کہ مساجد کے امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں، اگر چہ صدرِ اول میں نہ تھے۔ بلکہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا تھا: مسجدیں مُنڈی بناؤ۔ دوسری حدیث میں ہے: یعنی مسجدیں مُنڈی بناؤ اُن میں کنگرے نہ رکھو، اور اپنے شہر اونچے کنگرے دار بناؤ۔ مگر اب بلا نکیر مسلمانوں میں رائج ہے۔ اور جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ خدا کے یہاں بھی اچھا ہے۔ امام ابن منیر شرح جامع صحیح میں فرماتے ہیں: ''یعنی حدیث سے مستنبط کیا گیا ہے کہ مسجدوں کی آرائش مکروہ ہے کہ نمازی کا خیال بٹے گا یا اس لئے کہ مال بیجا خرچ ہوگا، ہاں اگر تعظیمِ مسجد کے طور پر آرائش واقع ہو اور خرچ بیت المال سے نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں، اور اگر کوئی شخص وصیت کر جائے کہ اس کے مال سے مسجد کی گچ کاری اور اس میں سرخ وزرد رنگ کریں تو وصیت نافذ ہوگی کہ لوگوں میں جیسی نئی نئی باتیں پیدا ہوتی گئیں ویسے ہی ان کے لئے فتوے نئے ہوئے کہ اب مسلمانوں، کافروں سب نے اپنے گھروں کی گچکاری اور آرائش شروع کر دی اگر ہم ان بلند عمارتوں کے درمیان جو مسلمین تو مسلمین کافروں کی بھی ہوں گی کچی اینٹ اور نیچی دیواروں کی مسجدیں بنائیں تو نگاہوں میں ان کی بے وقعتی ہوگی۔'' (فتاوی رضویہ، ج۹، ص۴۹۱)

(2)......سنن سعیدبن منصور، فضائل القرآن، الحدیث: ۱۶۵، ج۲، ص۴۸۶، "زوقتم" بدله "زخرفتم"۔

الزهدلابن االمبارك، باب ماجاء فی ذنب التنعم فی الدنیا، الحدیث: ۷۹۷، ص۲۷۵، عن ابی الدرداء.

اور بعد والے ابھی زندہ ہیں۔ کچھ سمجھ نہیں آتا۔'' (1)

خطبۂ ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ:

{1333}......حضرت سیِّدُنا ابو یزید مَدِینِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں منبرِ رسول پر حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جگہ سے ایک زِینہ نیچے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ابو ہریرہ کو ہدایت بخشی۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ابو ہریرہ کو قرآنِ مجید کے علوم سے نوازا۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰی، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ابو ہریرہ پر احسان فرمایا۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے عمدہ کھلایا اور عمدہ پہنایا۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے غزوان کی بیٹی سے میری شادی کرائی حالانکہ پہلے میں کھانے کے عوض اس کا ملازم تھا۔ اب وہ مجھے سوار کرتی ہے جیسے پہلے میں اُسے سوار کرتا تھا۔'' اس کے بعد فرمایا: ''ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس شر اور برائی سے جو قریب آچکی ہے۔ ہلاکت ہے ان کے لئے لڑکوں کی حکمرانی سے کیونکہ وہ اپنی خواہش کے مطابق فیصلہ کریں گے اور محض غصہ کی بنا پر لوگوں کو قتل کریں گے۔ اے بنی فَرُّوخ (یعنی اہل فارس اور عجمی لوگو)! تمہارے لئے خوشخبری ہے! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر دین ثُرَیَّا میں بھی ہوتا تب بھی تم میں سے کچھ لوگ ضرور اسے حاصل کر لیتے۔'' (2)

15 کھجوروں پر 2 دِن گزارا:

{1334}......حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے خادِم حضرت سیِّدُنا ابو زِیاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''میرے پاس 15 کھجوریں تھیں، میں نے 5 کھجوروں سے روزہ افطار کیا، 5 سے سحری کی اور باقی 5 افطاری کے لئے بچا رکھیں۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1)......المصنف لعبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب القول اذا رأیت الجنازة، الحدیث: ٦٦٩٠، ج٣، ص ٣٦٠.

(2)......الزهد للامام احمدبن حنبل، اخبارمعاذ بن جبل، الحدیث: ١٠١٤، ص ٢٠٠.

لونڈی کو آزاد فرما دیا:

{1335}......حضرت سیِّدُ نا ابو مُتَوَکِّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک حبشیہ لونڈی تھی۔اس نے اپنی حرکتوں سے لوگوں کو تنگ کر رکھا تھا۔ایک دن حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس پر ڈنڈا اُٹھایا اور فرمایا:''اگر قصاص (یعنی بدلہ دینا) نہ ہوتا تو میں تجھے مار مار کر بے ہوش کر دیتا لیکن اب میں تجھے اسے فروخت کر دوں گا جو مجھے تیری پوری قیمت دے گا۔جا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد ہے۔''[1]

موت خالص سونے سے بھی زیادہ محبوب ہوگی:

{1336}......حضرت سیِّدُ نا ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار ہوگئے تو میں ان کی عیادت کے لئے گیا اور وہاں یہ دعا کی:''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ابو ہریرہ کو شفا عطا فرما۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے:''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس دعا کو قبول نہ فرما۔'' پھر فرمایا:''اے ابو سَلَمہ! لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ موت انہیں خالص سونے سے زیادہ پسند ہوگی۔''[2]

چھ چیزوں کے خوف سے موت کی تمنا:

{1337}......حضرت سیِّدُ نا عَطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''جب تم 6 چیزیں دیکھ لو تو اگر تمہاری جان تمہارے قبضے میں ہو تو اسے چھوڑ دو۔اسی وجہ سے میں موت کی تمنا کرتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں ان چیزوں کا زمانہ نہ پا لوں۔جب بے وقوف حکمران ہوں۔فیصلے بِکنے لگیں۔جانیں محفوظ نہ رہیں۔رِشتے کاٹے جائیں۔قوم کے محافظ قوم کے لُٹیرے بن جائیں اور لوگ قرآنِ مجید، گا کر پڑھنے لگیں۔''[3]

---

[1] ......الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابی هريرة، الحديث: ۹۹۰، ص۱۹۷، ''قد غمتم'' بدله ''قد عمتهم''.

[2] ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم ۵۲۰ ابو هريرة، ج۴، ص۲۵۲.

[3] ......الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم ۵۲۰ ابو هريرة، ج۴، ص۲۵۱، مختصرًا۔

المصنف لعبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب حسن الصوت، الحديث: ۴۱۹۷، ج۲، ص۳۲۲، مختصرًا۔

تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر، الرقم ۸۸۹۵ ابو هريرة، ج۶۷، ص۳۷۹.

اپنا کام خود کرتے:

{1338 }......حضرت سیِّدُ نا ثَعْلَبہ بن اَبی مالِک قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بازار گئے اور لکڑیوں کا گٹھا اُٹھالائے۔ چونکہ ان دنوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مروان کے نائب تھے۔فرمانے لگے:''اے ابن ابی مالک! امیر کے لئے راستہ کشادہ کرو۔''میں نے عرض کی:''اس کام میں آپ کو کفایت کرنے والے (آپ کے بچے اور غلام) موجود ہیں (تو پھر کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں)۔''تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دوبارہ یہی فرمایا:''امیر کے لئے راستہ کشادہ کرو اس کے سر پر لکڑیوں کا گٹھا ہے۔''(1)

گھر کے باہر کیا لکھواؤں:

{1339 }......حضرت سیِّدُ نا ابواَسود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں گھر بنوایا۔گھر کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد ایک دن وہ اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا کہ حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے عرض کی:''اے ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! ذرا ٹھہر جائیے! اور مجھے یہ بتائیے کہ میں گھر کے دروازے پر کیا لکھواؤں؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:''لکھواؤ گھر ویران ہونے کے لئے ہوتے ہیں۔اولاد فوت ہونے کے لئے اور مال ورثا کے لئے جمع کیا جاتا ہے۔''اس وقت وہاں ایک اَعرابی (یعنی دیہات کا رہنے والا) بھی موجود تھا۔اس نے کہا:''شیخ! تم نے کتنی بُری بات کہی ہے۔'' گھر کے مالک نے اَعرابی سے کہا:''تیری ہلاکت ہو! یہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی حضرت سیِّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔''(2)



(1)......الزھدلابی داؤد،من اخبارابی ھریرۃ،الحدیث:۲۸۴،ج۱،ص۳۰۷.

(2)......تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر،الرقم۸۸۹۵ابوھریرۃ،ج۶۷،ص۳۷۴.

اجمالی فہرست

اَصحاب صُفّہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہِم اَجْمَعِین

مبلغین کے لئے فہرست



مآخذومراجع

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآنِ مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن لاهور
کنزالایمان فی ترجمۃِ القرآن	اعلیٰحضرت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳٤٠ھ	ضیاء القرآن لاهور
تفسیر ابن ابی حاتم	امام عبد الرحمٰن بن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳۲۷ ھ	المکتبة الشاملة
تفسیرالطبری	امام ابو جعفرمحمد بن جریرطبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱٠ھ	دارالکتب العلمیة ۱٤۲٠ھ
تفسیر القرطبی	امام ابوعبد اللہ محمد بن احمدانصاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ٦۷۱ھ	دارالفکربیروت ۱٤۲٠ھ
تفسیر ابن کثیر	امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۷٤ھ	دارالکتب العلمیة۱٤۱۹ھ
تفسیرخزائن العرفان	مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۱۳٦۷ھ	ضیاء القرآن لاهور
تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یارخان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاهور
تفسیرنعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن لاهور
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۵٦ھ	دار السلام ریاض
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲٦۱ھ	دار السلام ریاض
جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۹ھ	دار السلام ریاض
سننِ ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان ابن اشعث رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۵ھ	دار السلام ریاض
سننِ نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳٠۳ھ	دار السلام ریاض
سننِ ابن ماجه	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجه رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۳ھ	دار السلام ریاض
صحیح ابن خزیمه	امام ابوبکرمحمد بن خزیمه رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی۱٤۱۲ھ
صحیح ابن حبان	علاء الدین علی بن بلبان فارسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیة۱٤۱۷ھ
کتاب المراسیل لابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان ابن اشعث رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۵ھ	ملتان پاکستان
الزهد	امام ابو داؤد سلیمان ابن اشعث رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۷۵ھ	المکتبة الشامله
مسند ابی داؤد الطیالسی	امام ابو داؤدطیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲٠٤ھ	دار المعرفة ۱٤۱۷ھ
مسند الحارث	حارث بن ابی اسامه رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۲۸۲ھ	المکتبةالشاملة
المسند	ابو یعلی احمدموصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی۳٠۷ھ	دارالکتب العلمیة۱٤۱۸ھ

المسند	امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه متوفّٰى ٢٤١هـ	دارالفكربيروت١٤١٤هـ
الزهد	امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه متوفّٰى ٢٤١هـ	دارالغدجديد١٤٢٦هـ
الورع	امام احمد بن حنبل رحمة الله عليه متوفّٰى ٢٤١هـ	المكتبة الالفيه
فردوس الاخبار	حافظ شهرويه بن شهر دارد يلمى رحمة الله عليه متوفّٰى٥٠٩هـ	دار الفكر بيروت١٤١٨هـ
البحرالزخا رالمعروف بمسندالبزا ر	امام ابو بكر احمد بن عمروبزا ر رحمة الله عليه متوفّٰى٢٩٢هـ	مكتبة العلوم والحكم١٤٢٤هـ
المعجم الكبير	حافظ سليمان بن احمدطبرانى رحمة الله عليه متوفّٰى٣٦٠هـ	داراحياء التراث ١٤٢٢هـ
المعجم الاوسط	حافظ سليمان بن احمدطبرانىرحمة الله عليهمتوفّٰى ٣٦٠هـ	دارالكتب العلمية١٤٢٠هـ
مسندالشاميين	حافظ سليمان بن احمدطبرانىرحمة الله عليه متوفّٰى ٣٦٠هـ	المكتبة الالفيه
موسوعه لابن ابى الدنيا	حافظ ابى بكر عبدالله ابن ابى الدنيارحمة الله عليه متوفّٰى ٢٨١هـ	دارالكتب العلمية١٤٢٦هـ
مكارم الاخلاق	حافظ ابى بكر عبدالله ابن ابى الدنيارحمة الله عليه متوفّٰى ٢٨١هـ	دارالكتب العلمية١٤٢٣هـ
سنن الدارمى	امام عبدالله بن عبدالرحمن رحمة الله عليه متوفّٰى٢٥٥هـ	دارالكتب ا لعربى١٤٠٧هـ
المستد رك	امام محمد بن عبد الله حاكم رحمة الله عليه متوفّٰى٤٠٥هـ	دارالمعرفةبيروت١٤١٨هـ
السنن الكبرٰى للنسائى	امام احمد بن شعيب نسائىرحمة الله عليه متوفّٰى٣٠٣هـ	دارالكتب العلمية١٤١١هـ
السنن الكبرٰى للبيهقى	اماماحمد بن الحسين بيهقى رحمة الله عليه متوفّٰى٤٥٨هـ	دارالكتب العلمية١٤٢٤هـ
دلائل النبوة للبيهقى	اماماحمد بن الحسين بيهقى رحمة الله عليه متوفّٰى٤٥٨هـ	دارالكتب العلمية ١٤٢هـ
شعب الايمان للبيهقى	اماماحمد بن الحسين بيهقى رحمة الله عليه متوفّٰى٤٥٨هـ	دارالكتب العلمية١٤٢١هـ
الزهد الكبير للبيهقى	اماماحمد بن الحسين بيهقى رحمة الله عليه متوفّٰى٤٥٨هـ	موسؤالكتب الثقافية١٤١٧هـ
البعث والنشور	اماماحمد بن الحسين بيهقى رحمة الله عليه متوفّٰى٤٥٨هـ	المكتبة الشامله
دلائل النبوة	اسماعيل بن محمد التيمى اصبهانى رحمة الله عليه متوفّٰى٥٣٥هـ	المكتبة الالفيه
كتاب العظمه	ابومحمدعبدالله بن محمد اصبهانى رحمة الله عليه متوفّٰى٥٣٥هـ	دارالكتب العلمية١٤١٤هـ
مؤطا امام مالك	امام مالك بن انس رحمة الله عليه متوفّٰى ١٧٩هـ	دارالمعرفةبيروت١٤١٨هـ
المصنف	امام عبدالله بن محمد بن ابى شيبةرحمة الله عليه٢٣٥هـ	دارالفكر بيروت١٤١٤هـ
المصنف	امام عبد الرزاق صنعانى رحمة الله عليهمتوفّٰى ٢١١هـ	دارالكتب العلمية١٤١٤هـ
التاريخ الكبير	امام محمد بن اسماعيل بخارى رحمة الله عليه متوفّٰى٢٥٦هـ	دارالحديث پاكستان

التاريخ الصغير	امام محمد بن اسماعيل بخارى رحمة الله عليه متوفّٰى٢٥٦ھ	المكتبة الالفيه
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعيل بخارى رحمة الله عليه متوفّٰى٢٥٦ھ	دارالكتب العلمية١٤٢٢ھ
الشمائل المحمدية	امام محمد بن عيسىٰ ترمذى رحمة الله عليه متوفّٰى٢٧٩ھ	داراحياء التراث العربى
الاؤسط لابن المنذر	علامه ابوبكرمحمدبن ابراهيم بن المنذ ررحمة الله عليه متوفّٰى٣١٨ھ	المكتبة الشامله
كتاب السنن	ابوعثمان سعيد بن منصورخراسانى رحمه الله عليه متوفّٰى٢٢٧ھ	المكتبة الالفيه
اخبارمكه	امام ابو عبد الله محمد بن اسحاق فاكهى رحمة الله عليه متوفّٰى٢٨٥ھ	دارخضربيروت١٤١٩ھ
السنة لابى عاصم	امام ابو بكر احمد بن عمرورحمة الله عليه متوفّٰى٢٨٧ھ	دار ابن حزم ١٤٢٤ھ
المطالب العاليه	امام احمد بن الحجرعسقلانى رحمة الله عليه متوفّٰى٨٥٢ھ	دارالكتب العلمية١٤٢٤ھ
تاريخ بغداد	امام ابو بكر احمد بن خطيب بغدادىرحمة الله عليه متوفّٰى٤٦٣ھ	دارالكتب العلمية١٤١٧ھ
الكامل فى ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد الله جرجانى رحمة الله عليه متوفّٰى ٣٦٥ھ	دارالكتب العلمية١٤١٨ھ
كتاب الثقات	امام ابوحاتم محمد بن حبان تميمى رحمة الله عليه متوفّٰى٣٥٤ھ	دارالكتب العلمية١٤٢٢ھ
حلية الاولياء	امام الحافظ ابو نعيم اصفهانى رحمة الله عليه متوفّٰى ٤٣٠ھ	دارالكتب العلمية١٤١٨ھ
الاستيعاب فى معرفة الاصحاب	ابو عمر يوسف عبدالله بن عبدالبرقرطبىرحمة الله عليه متوفّٰى٤٦٣ھ	دارالكتب العلمية١٤٢٢ھ
فتح البارى	امام احمدبن حجرعسقلانى رحمة الله عليه متوفّٰى٨٥٢ھ	دارالكتب العلمية ١٤٢ھ
الاصابه فى تمييزالصحابه	امام احمدبن حجرعسقلانى رحمة الله عليه متوفّٰى٨٥٢ھ	دارالكتب العلمية١٤١٥ھ
المغنى لابن قدامه	ابو محمد عبدالله بن احمد قدامة حنبلى رحمة الله عليه متوفّٰى ٦٢٠ ھ	مكتبه هجر١٤١٢ھ
سيراعلام النبلاء	امام شمس الدين محمد بن احمدذهبى رحمة الله عليه متوفّٰى٧٤٨ھ	دار الفكر بيروت١٤١٧ھ
كتاب الزهد	امام عبد الله بن مبارك مروزى رحمة الله عليه متوفّٰى ١٨١ھ	دار الكتب العلمية بيروت
الجهاد	امام عبد الله بن مبارك مروزى رحمة الله عليه متوفّٰى ١٨١ھ	المكتبة الالفيه
السيرة النبوية	ابو محمد عبدالملك بن هشام رحمة الله عليه متوفّٰى ٢١٣ھ	دارالكتب العلمية١٤٢٢ھ
الجامع الصغير	ابوبكربن عبدالرحمن جلال الدين سيوطىرحمة الله عليه متوفّٰى ٩١١ھ	دارالكتب العلمية١٤٢٥ھ
جامع الاحاديث	ابوبكربن عبدالرحمن جلال الدين سيوطىرحمة الله عليه متوفّٰى ٩١١ھ	دارالفكربيروت١٤١٤ھ
تاريخ الخلفاء	ابوبكربن عبدالرحمن جلال الدين سيوطىرحمة الله عليه متوفّٰى ٩١١ھ	كراچى پاكستان
تاريخ مدينه دمشق	حافظ امام ابن عساكررحمة الله عليه متوفّٰى ٥٧١ھ	دارالفكربيروت١٤١٥ھ

کتاب الجامع	امام الحافظ معمر بن راشد ازدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۵۱ھ	دارالکتب العلمیة ۱۴۲۱ھ
الجامع	عبداللہ بن وھب بن مسلم مصری قرشی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۹۷ھ	المکتبة الشامله
الاموال	حمید بن مخلد المعروف بابن زنجویه رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۱ھ	المکتبة الشامله
روضة العقلاء ونزهة الفضلاء	امام ابو حاتم محمدبن حبان تمیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	المکتبة الشامله
صفة الصّفوة	امام ابو الفَرَج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۲۳ھ
القصاص والمذکرین	امام ابو الفَرَج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	المکتبةالشاملة
الطبقات الکبریٰ	محمد بن سعد بن منبع ھاشمی بصری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیة ۱۴۱۸ھ
کنز العمال	علامة علاء الدین علی متقی ھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ
التمهید	امام یوسف بن عبد اللّٰه محمد بن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیة ۱۴۱۹ھ
الترغیب فی فضائل الاعمال	امام عمربن احمد المعروف بابن شاھین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	المکتبةالشاملة
مجمع الزوائد	انورالدین علی بن ابی بکرھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دارالفکربیروت ۱۴۲۰ھ
میزان الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمدذھبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الفکربیروت ۱۴۲۰ھ
سنن سعیدبن منصور	سعدبن عبداللہ بن عبدالعزیزآل حمید رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۲۷ھ	دارالصمیعی ۱۴۲۰ھ
فضائل الصحابة	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	المکتبة الالفیه
معرفة الصحابه	امام الحافظ ابو نعیم اصفهانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیه ۱۴۲۲ھ
فضائل الخلفاء الراشدین	حافظ امام ابو نعیم اصفهانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبةالشامله
المصاحف	ابوبکر عبداللہ بن سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۶ھ	المکتبةالشامله
المحدث الفاصل	حسن بن عبدالرحمن رامهرمزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	المکتبة الالفیه
السنن الوارة فی الفتن	ابوعمروعثمان بن سعیدمقرئ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۴۴ھ	المکتبة الالفیه
مسند ابن الجعد	علی بن جعدجوھری بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	المکتبة الالفیه
مسندحمیدی	علامه عبداللہ بن زبیرابوبکرحمیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۹ھ	المکتبة الالفیه
الزھد لوکیع	ابو سفیان وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۲۹ھ	المکتبةالشامله
فوائدابی علی الصواف	علامه ابوعلی محمدبن احمد صواف رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۹ھ	المکتبةالشامله
الرسالة القشیریة	امام ابو القاسم عبدالکریم قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۵ھ	دارالکتب العلمیة ۱۴۱۸ھ

الآحادوالمثانی	ابوبکراحمد بن عمرو بن ضحاك شیبانی رحمة الله علیه متوفّٰی ٢٨٧هـ	المکتبة الالفیة
معجم الاسامی شیوخ ابی بکر	....	المکتبةالشاملة
الزهد للمعافی	ابومسعودالمعافی بن عمران موصلی رحمة الله علیه متوفّٰی١٤٨ یا١٨٥هـ	المکتبةالشاملة
کتاب الضعفاء للعقیلی	محمد بن عمروبن موسیٰ بن حمادعقیلی رحمة الله علیه متوفّٰی ٣٢٢هـ	دارالصمیعی ١٤٢٠ هـ
الزهد لهناد	هناد بن سری کوفی رحمة الله علیه متوفّٰی ٢٤٣هـ	المکتبة الالفیة
شرح اصول عقائد	ابو القاسم هبة الله ابن الحسن بن منصوررحمة الله علیه متوفّٰی٤١٨هـ	دارالبصیرة مصر
کرامات اولیاء	هبة الله بن حسن طبری لالکائی رحمة الله علیه متوفّٰی ٤١٨ هـ	المکتبة الالفیه
مختصرجامع بیان العلم وفضله	ابوعمریوسف بن عبدالبرقرطبی اندلسی رحمة الله علیه متوفّٰی ٣٢٢هـ	دارالخیربیروت١٤١٣هـ
شرح العلامة الزرقانی	امام محمدبن عبدالباقی زرقانی رحمة الله علیه متوفّٰی ١١٢٢هـ	دارالکتب العلمیة١٤١٧هـ
رجال حول الرسول	علامه خالد محمد خالد	المکتبة الشامله
امالی ابن سمعون	علامه ابن سمعون	المکتبة الشامله
نزهة القاری	حضرت علامه شریف الحق امجدی رحمة الله علیه متوفّٰی ١٤٢١هـ	فرید بك اسٹال ١٤٢١هـ
مراة المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمة الله علیه متوفّٰی ١٣٩١هـ	ضیاء القرآن لاهور
فتاوی رضویه	اعلیٰحضرت امام احمد رضاخان رحمة الله علیه متوفّٰی ١٣٤٠هـ	رضافائونڈیشن١٤١٢هـ
الفتاوی الهندیه	علامه نظام الدین رحمة الله علیه متوفّٰی ١١٦١ه وعلمائے هند	کوئٹه پاکستان١٤٠٣هـ
بهارشریعت	صدرالشریعه مفتی امجد علی اعظمی رحمة الله علیه متوفّٰی١٣٧٦هـ	ضیاء القرآن لاهور
خطبات محرم	فقیه ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمة الله علیه متوفّٰی ١٤٢٢هـ	شبیر برادرزلاهور١٩٨٩ء
فیضان سنت	امیراهلِسنت حضرت علّامه مولانامحمدالیاس عطّارقادری مدظله العالی	مکتبة المدینة کراچی
نمازکے احکام	امیراهلِسنت حضرت علّامه مولانامحمدالیاس عطّارقادری مدظله العالی	مکتبة المدینة کراچی
رفیق الحرمین	امیراهلِسنت حضرت علّامه مولانامحمدالیاس عطّارقادری مدظله العالی	مکتبة المدینة کراچی
لسان العرب	جمال الدین محمدبن مکرم ابن منظورافریقی مصری متوفّٰی ٩١١هـ	مؤسسة الاعلمی١٤٢٦هـ



مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ202 کُتُب ورسائل مع عنقریب آنے والی13کُتُب ورسائل

{شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت}

اُردو کُتُب:

01......راہِ خدامیں خرچ کرنے کےفضائل(رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء)(کل صفحات:40)

02......فضائل دعا(اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء)(کل صفحات:326)

03......کرنسی نوٹ کےشرعی احکامات(كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم)(کل صفحات:199)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِيْدِفِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد)(کل صفحات:55)

05......والدین،زوجین اوراساتذہ کےحقوق(اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق)(کل صفحات:125)

06......معاشی ترقی کاراز(حاشیہ وتشریح تدبیرفلاح ونجات واصلاح)(کل صفحات:41)

07......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت(مکمل چارحصے)(کل صفحات:561)

08......شریعت وطریقت(مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِشَرْعٍ وَّعُلَمَاء)(کل صفحات:57) 09......اَلْوَظِيْفَةُالْكَرِيْمَة(کل صفحات:46)

10......ولایت کاآسان راستہ(تصورِشیخ)(اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة)(کل صفحات:60) 11......اولاد کےحقوق(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)(کل صفحات31)

12......اعلیٰ حضرت سےسوال جواب(اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي)(کل صفحات:100) 13......ایمان کی پہچان(حاشیہ تمہیدایمان)(کل صفحات:74)

14......حقوق العبادکیسے معاف ہوں(اَعْجَبُ الْاِمْدَاد)(کل صفحات:47) 15......ثبوتِ ہلال کےطریقے(طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال)(کل صفحات:63)

عربی کُتُب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَارعَلٰی رَدِّالْمُحْتَار(المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس)

(کل صفحات:570، 672،713،650،483) 21......اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضْوِی عَلٰی صَحِيْحِ الْبُخَارِی(کل صفحات:458)

22......كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم(کل صفحات:74) 23......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة(کل صفحات:62)

24......اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة(کل صفحات:93) 25......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِی(کل صفحات:46)

26......تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان(کل صفحات:77) 27......اَجْلَى الْاِعْلَام(کل صفحات:70)

28......اِقَامَةُ الْقِيَامَة(کل صفحات:60)

عنقریب آنے والی کُتُب

01......جَدُّ الْمُمْتَارعَلٰی رَدِّالْمُحْتَار(المجلدالسادس) 02......اولاد کےحقوق کی تفصیل(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)

{شعبہ تراجمِ کُتُب}

عنقریب آنے والی کُتُب

01......قوت القلوب (جلد 1 مکمل)

02......جہنم میں لے جانے والے اَعمال (جلد 2)

{شعبہ درسی کُتُب}

عنقریب آنے والی کُتُب

{شعبہ تخریج}

عنقریب آنے والی کُتُب

{ شعبہ اِصلاحی کُتُب }

{شعبہ امیر اہلسنت}

عنقریب آنے والے رسائل

01......V.C.D کی مدنی بہاریں (قسط3) (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟) 02......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب

03......دعوت اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک



{......حدیث قدسی......}

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! تعجب ہے اس شخص پر جو موت پر یقین رکھتا ہے پھر بھی خوش ہوتا ہے۔

- ......تعجب ہے اس پر جو حساب و کتاب پر یقین رکھتا ہے پھر بھی مال جمع کرنے میں مصروف ہے۔
- ......تعجب ہے اس پر جو قبر پر یقین رکھنے کے باوجود ہنستا ہے۔
- ......تعجب ہے اس پر جسے آخرت پر یقین ہے پھر بھی پُرسکون ہے۔
- ......تعجب ہے اس پر جو دُنیا (کی حقیقت کو جانتا) اور اس کے زوال پر یقین رکھتا ہے پھر بھی اس پر مطمئن ہے۔
- ......تعجب ہے اس پر جو گفتگو تو عالموں جیسی کرتا ہے لیکن اس کا دِل جاہلوں جیسا ہے۔
- ......تعجب ہے اس شخص پر جو پانی کے ذریعے پاکی تو حاصل کرتا ہے مگر اس کا دِل آلودہ ہے۔
- ......تعجب ہے اس پر جو لوگوں کے عیوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے لیکن اپنے عیوب سے غافل ہے۔
- ......تعجب ہے اس شخص پر جو جانتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ہر عمل سے باخبر ہے پھر بھی اس کی نافرمانی کرتا ہے۔
- ......تعجب ہے اس پر جو جانتا ہے کہ اسے اکیلے مرنا، اکیلے قبر میں داخل ہونا اور اکیلے ہی حساب دینا ہے پھر بھی لوگوں سے اُنسیت رکھتا ہے۔

(اے ابن آدم! سن!) میں ہی معبودِ حقیقی ہوں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے خاص بندے اور رسول ہیں۔ (مجموعة رسائل الامام الغزالی،المواعظ فی الاحادیث القدسیة،ص ۵٦۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دن بھر کا شُکر ادا کرنے والے کلمات

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جو شخص بوقتِ صُبح یہ کلمات کہے تو اُس نے آج کے دن کا اور جو شام کے وقت کہے تو اُس نے آج کی رات کا شُکر ادا کیا۔

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَاشَرِیْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ

شعب الایمان حدیث 4368

یاد رہے! مذکورہ دعائیہ کلمات میں شام کو "اَصْبَحَ" کی جگہ "اَمْسٰی" کہیے۔

آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک "صبح" ہے اور دوپہر ڈھلے (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) سے لیکر غروبِ آفتاب تک شام ہے۔

(شکر کے بارے میں مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 122 صفحات پر مشتمل کتاب "شکر کے فضائل" پڑھ لیجئے)





فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net